محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن

www.KitaboSunnat.com

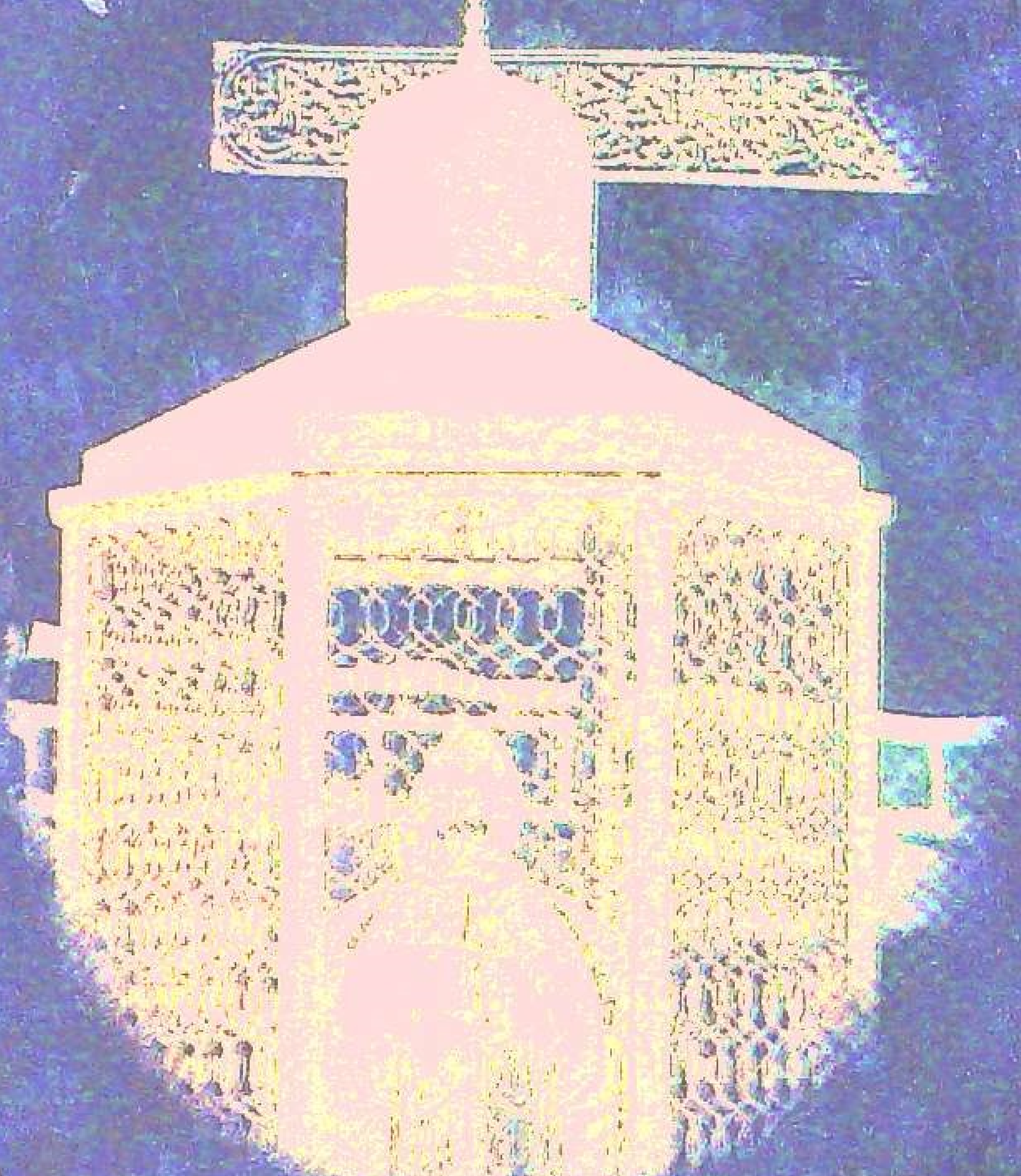

ڈاکٹر رفیق زکریا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور قرآن

ڈاکٹر رفیق زکریا کی شہرہ آفاق کتاب، جو سلمان رشدی کی کتاب "شیطانی آیات" کا مدلل اور عالمانہ جواب ہے

ڈاکٹر رفیق زکریا

www.kitabosunnat.com

مشتاق بک کارنر - الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق کتابت بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	________	محمد ﷺ اور قرآن
مصنف	________	ڈاکٹر رفیق زکریا
مترجم	________	ڈاکٹر مظہر محی الدین
اہتمام	________	سلمان منیر
طبع اول	________	
پرنٹرز	________	نیر اسد پرنٹرز لاہور
ناشر	________	مشتاق بک کارنر (الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور)
کمپوزنگ	________	نشر السنۃ (گلی سیکرٹری حسن، محلہ جنڈی حویلی لکھا)
قیمت	________	200 روپے

استدعا

پروردگار عالم کے فضل، کرم اور مہربانی سے، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاءاللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم آپ کے بے حد مشکور ہوں گے۔ (ناشر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

حرف آغاز — ڈاکٹر خلیق انجم — 5

عرض مترجم — ڈاکٹر مظہر محی الدین — 21

مقدمہ — رفیق زکریا — 24

باب اول

غزوات و سرایا — 59

ازواج مطہرات — 81

باب دوم

چند منتخبہ آیات اور اُن کا خلاصہ — 104

باب سوم

واقعات انبیاء کرام (سیدنا آدم علیہ السلام سے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک) — 327

باب چہارم

ترتیب قرآن کریم — 378

حیات محمد صلی اللہ علیہ وسلم ------ تاریخ وار جائزہ — 386

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلی کی تہذیب کے روشن چراغ

طبیب، معلم، صوفی، مفکر اور قوم کے ہمدرد

حکیم عبدالحمید

کی

نذر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرف آغاز

۱۹۸۸ء میں سلمان رشدی کا انگریزی ناول SATANIC VERSES, شائع ہوا' جس میں اسلام' قرآن اور رسول اللہ ﷺ کا انتہائی بے ہودہ' واہیات اور گستاخانہ انداز میں مضحکہ اڑایا گیا تھا۔

اس ناول کے خلاف مسلمانوں میں شدید ترین رد عمل فطری بات تھی۔ غالباً پہلی بار پوری دنیا کے مسلمانوں نے اسلام کے خلاف لکھے جانے والی کسی کتاب کے خلاف اتنے بڑے پیمانے پر احتجاج کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ اسلام کے خلاف صدیوں سے کتابیں لکھی جاتی رہی ہیں' لیکن ایسی بے ہودہ اور دل آزار کتاب پہلی بار لکھی گئی۔ اس لیے مسلمانوں نے مختلف طریقوں سے اپنے غم و غصے کا اظہار کیا' جلسے منعقد کیے گئے' جلوس نکالے گئے' مظاہرے ہوئے۔ حد تو یہ ہے کہ رشدی کی موت کا فتویٰ جاری کیا گیا تھا۔

اس ناول سے ڈاکٹر رفیق زکریا کو اتنی ہی ذہنی تکلیف ہوئی' جتنی سب مسلمانوں کو ہوئی۔ لیکن زکریا صاحب کا رد عمل دوسروں سے مختلف تھا۔ انہوں نے سلمان رشدی کی واہیات تحریر کا جواب غم و غصے سے نہیں بلکہ ایک مفکر' مدبر' فلسفی' ماہر سیاسیات' ماہر اسلامیات اور دانشور کی حیثیت سے دیا۔ انہوں نے بہت ٹھنڈے دل کے ساتھ رشدی کا ناول پڑھا۔ چونکہ انہوں نے اسلام کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ اس لیے مدلل اور منطقی انداز میں انگریزی ہی میں اس ناول کا جواب دیا۔ انہوں نے اپنی کتاب کا نام MUHAMMAD AND THE QURAN رکھا ہے۔ اس کتاب کی اہمیت یہ ہے کہ یہ صرف رشدی کے اعتراضات اور یاوہ گوئی کا جواب ہی نہیں' بلکہ قرآن اور پیغمبر اسلام کو صحیح پس منظر میں پیش کرنے کی کامیاب کوشش بھی ہے۔ ان کے مخاطب مسلمان بھی ہیں اور مشرق و مغرب کے وہ غیر مسلم بھی جو اسلام کے بارے میں صحیح معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

خوشی کی بات ہے کہ ہندوستان پہلا ملک ہے' جس کی حکومت نے سلمان رشدی کی کتاب پر پابندی عائد کی۔ اسی طرح ہندوستان کو یہ بھی فخر حاصل ہے کہ اس کے ایک دانشور نے انتہائی مدلل اور منطقی انداز میں نہ صرف اس کتاب کی بیہودگیوں کا جواب دیا'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ یہودیوں اور عیسائیوں نے پچھلی کئی صدیوں میں اسلام کے بارے میں جو غلط فہمیاں پھیلائی تھیں، انھیں بھی دور کرنے کی کامیاب کوشش کی۔

سلمان رشدی کی کتاب ممتاز بین الاقوامی پبلشرز پین گوئن بکس نے چھاپی تھی۔ ڈاکٹر زکریا کی یہ کتاب بھی اسی پبلشر نے انگلینڈ، امریکہ اور ہندوستان تینوں ملکوں سے شائع کی ہے اور اب اس کا اردو ترجمہ پیش کیا جارہا ہے۔ زکریا صاحب کی اس کتاب کو ہندوستان کے اندر اور ہندوستان سے باہر بیشتر ممالک میں غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی۔

اکونومکس ٹائمز (لندن) نے اس کتاب کے بارے میں رپورٹ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ :

"لندن اور امریکہ کے بہت سے اخباروں اور رسالوں میں زکریا صاحب کی اس کتاب پر تبصرہ شائع ہوا ہے۔ تبصرہ نگار عام طور سے غیر مسلم تھے اور بڑی بات یہ ہے کہ ہر تبصرہ نگار نے اس کتاب کو غیر معمولی اہمیت دی اور اس کی بہت تعریف کی۔"

بی۔ بی۔ سی (لندن) کے نمائندے نے ڈاکٹر رفیق زکریا کا انٹرویو لیتے ہوئے بڑی اہم بات کہی تھی :

"زکریا صاحب کی یہ کتاب رشدی کی یاوہ گوئی کا ایسا منطقی اور مدلل جواب ہے کہ اگر رشدی کی کتاب کے چھپنے کے فوراً بعد ہی یہ چھپ جاتی تو شاید وہ ہنگامے نہ ہوتے، جو ہوئے۔"

ایک خاتون شوبھاڈے نے ڈاکٹر رفیق زکریا کی کتاب پر (انڈین ایکسپریس ۲۲ ستمبر ۱۹۹۱ء) میں تبصرہ کرتے ہوئے بہت صحیح لکھا ہے کہ :

"رشدی نے شرانگیز اور بیہودہ کتاب لکھی ہے۔ جب کہ زکریا صاحب کی کتاب عالمانہ اور مستند ہے۔ رشدی کو کتاب لکھ کر روپوش ہونا پڑا، اس کے برعکس زکریا صاحب کو اپنی کتاب کی وجہ سے پوری دنیا میں غیر معمولی امتیاز اور اعزاز حاصل ہوا۔"

کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر اکبر احمد نے ایسی اہم کتاب کی تصنیف پر ڈاکٹر رفیق زکریا کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ :

"انیسویں صدی میں سید امیر علی کی کتاب SPIRIT OF ISLAM نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مغرب میں پھیلی ہوئی اسلام کے خلاف غلط فہمیوں کو دور کرنے کا جو کام کیا تھا' وہ بیسویں صدی میں زکریا صاحب کی یہ کتاب کر رہی ہے۔"

پاکستان کے مولانا کوثر نیازی نے ایسی عالمانہ کتاب کی تصنیف کو اسلام کی صحیح خدمت قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ :

"اس کتاب کی تصنیف سے ڈاکٹر زکریا نے جنت میں اپنے لیے جگہ محفوظ کر لی ہے۔"

اس کتاب کے بارے میں مزید کچھ اور لکھنے سے پہلے میں ڈاکٹر رفیق زکریا کے بارے میں چند اہم باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

یہ حقیقت ہے کہ علم و فن کی دنیا میں رہنے والے عملی زندگی سے کم ہی تعلق رکھتے ہیں لیکن زکریا صاحب کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔ وہ گفتار ہی کے نہیں' کردار کے بھی غازی ہیں۔ ایک طرف تو ان کا شمار ملک کے بڑے سیاست دانوں میں ہوتا ہے اور دوسری طرف وہ ہمارے عہد کے ایک اہم دانشور اور مفکر بھی ہیں۔ انہوں نے قانون' تعلیم' صحافت' تاریخ' سیاست' اسلامیات اور ادب کے شعبوں میں غیر معمولی کارنامے انجام دیے ہیں۔ ڈاکٹر رفیق زکریا کے طالب علمی کے زمانے کا کیریر بہت شاندار رہا ہے وہ ہر امتحان میں اچھے نمبروں سے کامیاب ہوئے۔ بمبئی یونیورسٹی کے ایم۔اے کے امتحان میں اول آنے کا امتیاز حاصل کرنے کی وجہ سے انہیں چانسلر گولڈ میڈل سے نوازا گیا تھا۔ لندن یونیورسٹی سے پی' ایچ' ڈی کی ڈگری حاصل کی اور پھر لنکلنز ان LINCOLN,S INN سے بار ایٹ لا کیا۔ ہندوستان آکر انہوں نے وکالت کا پیشہ اختیار کر لیا۔ اس پیشے نے ان کی معاملہ فہمی اور دلائل پیش کرنے کی صلاحیت کو غیر معمولی طور پر جلا بخشی' جو علمی کاموں میں زندگی بھر ان کے کام آئی۔

۱۹۶۰ء میں ڈاکٹر صاحب سیاست کے میدان میں داخل ہوئے۔ انہوں نے مہاراشٹر سے ایم۔ایل۔اے کے انتخاب میں حصہ لیا اور کامیاب ہوئے۔ پندرہ سال تک مہاراشٹر میں وزیر رہے اور پھر پارلیمنٹ کے رکن منتخب ہوئے۔ یہ وہ زمانہ تھا' جب اندرا گاندھی کانگریس کی لیڈر تھیں۔ اندرا جی نے ڈاکٹر زکریا کی ذہانت' معاملہ فہمی اور سیاسی سوجھ بوجھ سے متاثر ہو کر انہیں پارلیمنٹ کا ڈپٹی لیڈر بنا دیا۔ اس طرح زکریا صاحب کو برسوں تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اندرا جی کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔

۱۹۸۴ء میں اندرا جی نے ڈاکٹر زکریا کو بہت اہم خدمت سونپتے ہوئے انہیں اپنے خاص سفیر کی حیثیت سے مسلم ممالک کے دورے پر بھیجا۔ ڈاکٹر صاحب نے اقوام متحدہ میں بھی ہندوستان کی نمائندگی کی۔ ظاہر ہے کہ یہ اعزاز صرف اسی شخص کو مل سکتا ہے' جو اعلیٰ درجے کا سیاست دان اور صف اول کا دانشور ہو۔

زکریا صاحب کا عقیدہ ہے کہ اگر ہندوستان کو ترقی کرنی ہے تو مرکزی اور صوبائی حکومتوں' سیکولر اور قوم پرست ہندوؤں اور خود مسلمانوں کو ایسے حالات پیدا کرنے ہوں گے' جن سے عام مسلمانوں کی تعلیمی اور اقتصادی پسماندگی دور ہو اور وہ ترقی کر کے دوسرے مذہبی فرقوں کے دوش بدوش ہندوستان کی اقتصادی اور سماجی ترقی میں حصہ لے سکیں۔ اس لیے زکریا صاحب مسلمانوں کے تعلیمی معاملات میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ یہ دلچسپی صرف تقریر و تحریر تک محدود نہیں' بلکہ عملی ہے۔ انہوں نے اعلیٰ تعلیم کے ایسے دس بارہ ادارے قائم کیے ہیں' جو اپنی اعلیٰ کارکردگی کی وجہ سے مہاراشٹر صوبے کی آبرو بنے ہوئے ہیں۔

زکریا صاحب تقریباً بیس سال سے جامعہ اردو (علی گڑھ) جیسی اہم یونیورسٹی کے چانسلر بھی ہیں۔ ان کی رہنمائی میں اس یونیورسٹی نے غیر معمولی ترقی کی ہے۔ اب جامعہ اردو سے ہر سال تقریباً پچیس ہزار طلبہ امتحان دیتے ہیں۔ ان کا دوسرا اہم شاندار کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے بمبئی میں خلافت ہاؤس کو نئی زندگی بخشی ہے۔ علی برادران نے تحریک خلافت کے زمانے میں بمبئی میں خلافت ہاؤس کے نام سے ایک عمارت تعمیر کی تھی۔ یہ عمارت تحریک خلافت کا مرکز تھی۔ خلافت تحریک کے ختم ہونے اور علی برادران کی وفات کے بعد خلافت ہاؤس نے ایک شکستہ اور بوسیدہ عمارت کی شکل اختیار کر لی۔ ڈاکٹر رفیق زکریا نے لاکھوں روپے خرچ کر کے اس عمارت کی مرمت کرائی۔ بڑی بات یہ ہے عمارت کا اصل ڈیزائن برقرار رکھا گیا۔ ۱۹۸۱ء میں وزیر اعظم ہند محترمہ اندرا گاندھی نے اس عمارت کا افتتاح کرتے ہوئے ڈاکٹر زکریا کو اس عمارت کو نئی زندگی دینے پر مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ "ایسی تاریخی عمارت کو ہمیشہ کے لیے محفوظ کر کے زکریا صاحب نے بہت اہم کارنامہ انجام دیا ہے" آج کل خلافت ہاؤس بمبئی کے مسلمانوں کا سب سے بڑا تعلیمی اور ثقافتی مرکز بنا ہوا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زکریا صاحب نے انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں کتابیں لکھی ہیں' ان کی انگریزی کتابوں کے نام یہ ہیں :

1. A STUDY OF NEHRU.
2. THE RISE OF MUSLIMS IN INDIAN POLITICS.
3. THE TRIAL OF BENAZIR: AN INSIGHT INTO THE STATUS OF WOMEN IN ISLAM.
4. THE STRUGGLE WITHIN ISLAM.
5. IQBAL: THE POET & THE POLITICIAN.
6. MOHAMMAD AND THE QURAN.
7. HUNDRED GLORIOUS YEARS- A HISTORY OF INDIAN NATIONAL CONGRESS.
8. RAZIA: QUEEN OF INDIA.
9. PRICE OF POWER.

آخری دو کتابیں فکشن کے تحت آتی ہیں۔ اس فہرست پر نظر ڈالنے سے زکریا صاحب کی کثیر الجہات شخصیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ یہ کتابیں ہندوستان اور پاکستان کے سیاسی رہنماؤں' ہندوستان کی سیاست' اسلامیات اور ادب کے مختلف النوع موضوعات پر ہیں۔

زکریا صاحب کی کئی کتابوں کے اردو تراجم بھی شائع ہوئے ہیں "رضیہ" کا ترجمہ اردو کے ممتاز ترین شاعر علی سردار جعفری نے کیا اور جامعہ اردو (علی گڑھ) نے چھاپا ہے۔

زکریا صاحب کی ایک اور کتاب :

"THE RISE OF MUSLIMS IN INDIAN POLITICS"

کا اردو میں ترجمہ پروفیسر ثاقب انور نے کیا ہے اور ترقی اردو بورڈ نے چھاپا ہے۔

ڈاکٹر رفیق زکریا کے مختصر سوانح اور علمی خدمات بیان کر کے میں نے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ "محمد اور قرآن" کے مصنف یک رخے نہیں ہیں۔ قرآن' حدیث اور اسلامی علوم کے ساتھ مشرق اور مغرب کے مختلف علوم پر بھی ان کی گہری نظر ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی لیے انھوں نے اہم ترین اور حساس موضوع کے ساتھ انصاف کیا ہے۔ اسلام ہی دنیا کا واحد مذہب ہے' جس نے دوسرے مذاہب' ان کے پیغمبروں اور الہامی کتابوں کے احترام کی زبردست تلقین کی۔ اس سلسلے میں قرآن کہتا ہے :

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔ (النساء : ۱۵۲)

"اور جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان رسولوں میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کیا تو وہی لوگ ہیں جن کی مزدوری اللہ ان کو دے گا' اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

﴿ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ﴾ (البقرة : ۱۷۷)

"اور فرشتوں پر کتاب پر اور سب نبیوں پر ایمان لانا نیکی ہے۔"

﴿ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴾ (النسا : ۱۳۶)

"اور جس نے اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا' اور اس کے رسولوں اور قیامت کا انکار کیا وہ نہایت سخت گمراہ ہوا۔"

سورہ بقرہ کے خاتمہ میں ہے :

﴿ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ﴾ (البقرة : ۲۸۵)

"ہر ایک' اللہ پر' اور اس کے فرشتوں' اور کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا' ہم اللہ تعالیٰ کے رسولوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔"

﴿ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ﴾ (البقرة : ۱۸۵' آل عمران : ۸۴)

"ہم ان پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔"

اسلام نے اس کی اجازت نہیں دی کہ مسلمان دوسرے مذاہب کے پیغمبروں میں تفریق کریں' کچھ کو تسلیم کریں اور کچھ کو نہ مانیں۔ پیغمبروں کو ایک دوسرے پر ترجیح دیں۔ کسی کو افضل اور کسی کو کم تر درجے کا ثابت کریں۔

جہاں تک کتب الٰہی کا تعلق ہے' اس کے بارے میں قرآن نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توراۃ، سیدنا داوٗد علیہ السلام کی زبور، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل، سیدنا ابراہیم کے "صحف ابراہیم" (قرآن میں اس کا اصل نام نہیں بتایا گیا) کے بارے میں تفصیلات بیان کی ہیں۔ ان آسمانی صحیفوں کے بارے میں قرآن نے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ :

﴿ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ﴾ (آل عمران : ۸۴)

"کہ ہم اللہ تعالیٰ پر، اور جو کچھ ہم پر اتارا گیا، اس پر اور جو کچھ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور خاندان یعقوب پر اتارا گیا اس پر، اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اس پر، اور دوسرے سب پیغمبروں کو ان کے پروردگار کی طرف سے جو کچھ دیا گیا اس پر، ہم ان سب پر ایمان لائے۔"

سورہ نساء میں اس پر ایمان لانے کے حکم کے ساتھ ساتھ اس کے انکار کو کفر بھی قرار دیا گیا ہے :

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا ۢبَعِيْدًا ﴾ (الآیۃ) (النساء : ۱۳۶)

"اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے ہو، ایمان لاؤ اللہ پر اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر اتاری، اور اس کتاب پر جو پہلے اتاری، اور جس نے اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور آخرت کے دن کا انکار کیا وہ نہایت سخت گمراہ ہوا۔"

اس سلسلے میں قرآن نے یہ بھی کہا کہ جو لوگ پیغمبروں کی کتابوں اور ان کے پیغام کی تکذیب کریں گے، انہیں سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

﴿ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ڕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ ﴾ (المومن : ۷۰ تا ۷۱)

"جن لوگوں نے کتاب کو اور جو پیغام دے کر ہم نے اپنے پیغمبروں کو بھیجا، اس کو جھٹلا دیا، وہ عنقریب جانیں گے، جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں گی' وہ گھسیٹتے جائیں گے۔"

ظہور اسلام سے قبل لوگ اپنے مذہب کو باقی تمام مذاہب پر نہ صرف ترجیح دیتے تھے بلکہ انہیں برا بھلا بھی کہتے تھے۔ یہودیوں نے عیسائیت کی مخالفت میں انتہا کردی۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے بارے میں سیدہ مریم علیہا السلام پر واہیات الزامات عائد کیے گئے۔ اسی طرح عیسائی یہودیت کی مخالفت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتے۔ قرآن نے تمام مذہبی صحیفوں کے احترام کا بھی حکم دیا۔ لیکن یہ بھی کہا کہ قرآن سے پہلے کے آسمانی صحیفے تحریف و تصرف کا شکار ہو کر اپنی اصل سے بالکل بدل گئے ہیں' اسی لیے قرآن بھیجا گیا' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ ایک کامل دین پیش کرتا ہے یہ صحیفہ پچھلے تمام صحیفوں کا احاطہ کرتا ہے اور پچھلے تمام صحیفوں پر حاوی ہے۔ اللہ نے وعدہ کیا کہ قرآن ہمیشہ محفوظ اور سلامت رہے گا۔ اس میں کوئی ترمیم و تنسیخ' حذف اور اضافے نہیں ہوں گے۔ قرآن کے اسی دعوے نے یہودیوں اور عیسائیوں کو قرآن اور محمد ﷺ کے خلاف کردیا۔ یہ مخالفت اس وقت شروع ہوئی تھی' جب نبی اکرم ﷺ نے رسالت کا دعویٰ کیا تھا اور چودہ سو سال گزرنے کے باوجود یہ مخالفت آج تک اسی طرح برقرار ہے' بلکہ اب پہلے سے بھی کچھ زیادہ ہوگئی ہے۔

ظہور اسلام کے وقت عرب اور یورپ جہالت کی تاریکی میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اسلام نے علم حاصل کرنے پر بہت زور دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں نے یونان' روم' ہندوستان' چین اور دوسرے دور دراز ملکوں کے سفر کرکے علم حاصل کیا' اس میں غیر معمولی اضافہ کرکے یورپ تک پہنچایا۔ تقریباً سات آٹھ سو سال تک علم و دانش اور سائنس کی مشعل مسلمانوں کے ہاتھوں میں رہی' جس سے انہوں نے دنیا کے بڑے حصے میں جہالت کی تاریکی کو دور کیا۔

مسلمانوں نے یورپ میں قرطبہ کو سب سے زیادہ مہذب شہر بنا دیا تھا اسپین میں اس وقت عالیشان لائبریریاں قائم کی گئیں' جب مغرب میں کنگ الفریڈ علم الاغذیہ کو ختم کرنے کے لیے جدوجہد کر رہا تھا اور وہ یہ زمانہ تھا جب قرطبہ کے مسلمان حاکم کی ذاتی لائبریری میں چار لاکھ سے زیادہ کتابیں موجود تھیں۔ اس کے برعکس پورے یورپ کی تمام لائبریریوں میں کل ملا کر اتنی تعداد میں کتابیں نہیں تھیں۔ مسلمانوں نے چین سے کاغذ سازی کا علم حاصل کیا۔ جس کی وجہ سے یہ ممکن ہو سکا کہ لاکھوں مخطوطات تیار کیے گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یورپ والے کاغذ سازی کے علم سے مسلمانوں سے چار سال بعد واقف ہوئے۔ مغرب آج جن علوم پر فخر کرتا ہے' ان میں سے بیشتر وہ ہیں' جو مسلم ہسپانیہ کے راستے مسلمانوں کے ذریعے یورپ پہنچے تھے۔

یہ دنیا کا قاعدہ ہے کہ ایک تہذیب پیدا ہوتی ہے۔ بڑھتی ہے' عروج پر پہنچتی ہے اور پھر روبہ زوال ہو جاتی ہے۔ مسلم تہذیب کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ ساتویں صدی عیسوی میں مسلم تہذیب نے جنم لیا۔ سولہویں صدی تک پہنچتے پہنچتے یہ تہذیب روبہ زوال ہو گئی اور علم کی مشعل مغرب میں رہنے والے عیسائیوں کے ہاتھوں میں آگئی۔ مسلمانوں نے علم اور سائنس کو اس منزل پر پہنچا دیا تھا' جہاں ترقی کی رفتار بہت تیز ہو گئی تھی۔ اگر مسلمانوں کا علم اور سائنس میں یوگدان نہ ہوتا تو یورپ میں صنعتی انقلاب یا تو وجود ہی میں نہ آتا اور اگر آتا تو اس میں کئی اور صدیاں لگ جاتیں۔ صنعتی انقلاب نے کمیونکیشن کے طریقوں اور اس کی رفتار میں غیر معمولی ترقی کی۔ میں یہاں خاص طور سے پریس کا ذکر کروں گا۔ صنعتی انقلاب کا ایک بہت بڑا کارنامہ پریس کی ایجاد ہے۔ انسانی تاریخ میں یہ بہت بڑا کارنامہ ہے۔ لیکن اس ایجاد سے مسلمانوں کو ایک بڑا نقصان یہ ہوا کہ عیسائیوں کو اسلام دشمنی کا ایک بہت بڑا ہتھیار مل گیا۔ اس سے پہلے اسلام کے خلاف جو کچھ کہا' یا لکھا جاتا تھا' وہ کچھ ہی لوگوں تک محدود رہتا تھا۔ لیکن صنعتی انقلاب نے یہ ممکن کر دیا کہ ایک شخص جو کچھ اسلام کے خلاف لکھے' اسے کتابی صورت میں شائع کر کے چند ہی دنوں میں دنیا کے مختلف حصوں میں رہنے والے کروڑوں لوگوں تک پہنچا دے۔ اب آیئے سلمان رشدی کی انگریزی ناول "شیطانی آیات" کی طرف کسی بھی عقیدے' نظریے یا مذہب پر تہذیب کے دائرے میں رہ کر اعتراضات کیے جا سکتے ہیں۔ لیکن سلمان رشدی نے قرآن اور محمد ﷺ کا جو مضحکہ اڑایا ہے' اس کی بنیاد بدنیتی اور خباثت پر ہے۔

جبرئیل علیہ السلام ایک ایسے فرشتے ہیں' جن کا یہودیت اور عیسائیت میں بھی اعلیٰ مقام ہے۔ اسی لیے تمام یہودی اور عیسائی بھی ان کا بہت احترام کرتے ہیں۔ فرشتوں میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کا مقام بہت افضل ہے۔ چونکہ اسلام میں ان کی غیر معمولی اہمیت ہے۔ انہی کے توسط سے نبی اکرم ﷺ پر قرآن اتارا گیا تھا۔ اس لیے رشدی نے بہت بیہودہ الفاظ میں ان کا مضحکہ اڑایا ہے۔ ڈاکٹر رفیق زکریا نے جبرئیل علیہ السلام کی اہمیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اسلام میں ان کے مرتبے پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔

دشمنانِ اسلام نے شروع ہی سے نبی اکرم ﷺ کو (نعوذ باللہ) ایک ایسے جنگجو' ظالم اور طالع آزما فاتح کی شکل میں پیش کیا ہے' جس نے مقصد برآری کے لیے انسان دشمن حرکتیں کیں اور قتل و غارت گری کا بازار گرم کیا۔ رشدی نے اسلام کی ابتدائی جنگوں کو بنیاد بنا کر نبی اکرم ﷺ پر سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ ڈاکٹر رفیق زکریا نے عالم دین کے انداز میں تفصیل سے وہ حالات بیان کیے ہیں' جنھوں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے دفاع میں ہتھیار اٹھانے پر مجبور کیا تھا۔ زکریا صاحب نے اہل قریش کی ان سرگرمیوں کا بھی تفصیلی ذکر کیا ہے۔ جن کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ نبی اکرم ﷺ کو اسلام کی تبلیغ کے لیے ذہنی سکون اور وقت نہ مل سکے۔ ڈاکٹر زکریا نے جنگ بدر' جنگ احد اور جنگ خیبر کی تفصیلات بیان کر کے ثابت کیا ہے کہ ان جنگوں کے ذمہ دار مسلمان نہیں تھے۔ بلکہ مشرکین نے مسلمانوں کو ہتھیار اٹھانے پر مجبور کیا تھا۔ زکریا صاحب نے ثابت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہمیشہ جنگ اور خوں ریزی سے دامن بچاتے تھے۔ اپنے اس دعوے کے ثبوت میں ڈاکٹر صاحب نے میثاق مدینہ اور صلح حدیبیہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ بہت سے مسلمانوں کو صلح حدیبیہ سے اتفاق نہیں تھا بلکہ اس صلح کی وجہ سے بعض مسلمان نبی اکرم ﷺ سے ناراض ہو گئے تھے۔

زکریا صاحب نے ثابت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب بھی کوئی جنگ کی' انتہائی مجبوری کے عالم میں۔ آپ نے فتح پا کر کبھی دشمنوں کا مضحکہ نہیں اڑایا۔ کبھی اپنی کامرانی کا جشن نہیں منایا۔ یہ لڑائیاں ذاتی مفاد کے لیے نہیں' ایک عظیم مقصد کے لیے تھیں۔ اسی لیے بقول زکریا صاحب :

> "اقتدار کے نقطہ عروج پر بھی آپ ﷺ نے اپنے رویے اور شخصیت میں وہی سادگی برقرار رکھی' جو آپ کے زمانہ مصائب کا خاصہ تھا۔ آپ نے کبھی شاہانہ طور طریقے اختیار نہیں کیے۔"

ان جنگوں میں ہلاک ہونے والے لوگوں کی تعداد مبالغے کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔ زکریا صاحب نے اس مبالغہ آرائی پر بھی تنقیدی گفتگو کر کے منطقی استدلال سے اصل تعداد کے تعین کی کوشش کی ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے تعدد ازواج پر دشمنانِ اسلام ہمیشہ ہی سے تنقید کرتے رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رشدی نے اپنے ناول میں ایک قحبہ خانہ پیش کیا ہے۔ جس میں بارہ طوائفوں کے نام' نعوذ باللہ' وہی ہیں' جو ازواج مطہرات کے ہیں۔ ان طوائفوں کے جنسی افعال بھی انتہائی بیہودہ الفاظ میں پیش کیے گئے ہیں۔ تعدد ازواج پر دشمنان اسلام نے بہت اعتراض کیے ہیں۔ لیکن شاید ہی کسی نے دل دکھانے والی بیہودگی کی ہو۔ رشدی نے تنقید نہیں کی' بلکہ انتہائی بدتمیزی' واہیات طریقے اور فحش الفاظ میں مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے۔

زکریا صاحب نے نبی اکرم ﷺ کی ہر شادی کا پس منظر بیان کر کے بتایا ہے کہ انہوں نے وہ شادی کیوں کی تھی اور ان شادیوں سے اسلام کی تبلیغ میں کیا مدد ملی۔ زکریا صاحب نے اس سلسلے میں سیدہ خدیجہ' سیدہ عائشہ' سیدہ زینب اور سیدہ ماریا سے شادی کے حالات پر خاص طور سے روشنی ڈالی ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے معترضین کے اعتراضات کے مدلل اور معقول جواب دیتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ پیغمبر اسلام نے کوئی بھی شادی نفسانی خواہش یا جسمانی ضرورت کے لیے نہیں کی۔ سیدہ عائشہ اور سیدہ ماریا کے علاوہ باقی سب بیوہ یا مطلقہ تھیں۔ ڈاکٹر رفیق زکریا نے ثابت کیا ہے کہ کوئی بھی شادی جنسی لذت کے لیے نہیں کی گئی' بلکہ تمام شادیاں سیاسی اور معاشرتی ضرورتوں کے زیر اثر کی گئیں جن میں سے دو تین شادیاں انسانی ہمدردی کے جذبے کے تحت کی گئی تھیں اور تمام شادیوں کا بنیادی مقصد اسلام کی ترقی اور فروغ تھا۔

سلمان رشدی نے سب سے زیادہ واہیات باتیں "شیطانی آیات" کے بارے میں کی ہیں۔ اس نے لکھا ہے کہ مشرکین مکہ تین دیویوں لات' عزیٰ اور منات کے بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ایک دفعہ مسلمانوں کے ساتھ کچھ مشرکین بھی خانہ کعبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے گفتگو کر رہے تھے۔ گفتگو کے دوران نبی اکرم ﷺ نے اپنے پیروؤں کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لیے ان بتوں کی تعریف میں قرآنی آیتیں سنائیں۔ جن میں کہا گیا تھا کہ یہ تینوں بت اعلیٰ منصب پر فائز پرندے ہیں۔ یہ سن کر مشرکین نے زبردست خوشیاں منائیں اور وہ اپنی دیویوں کے گن گانے لگے۔ بقول رشدی "نبی اکرم ﷺ نے یہ بات صرف اس لیے کہی تھی کہ وہ مکے کے مشرکین سے مفاہمت کرنا چاہتے تھے۔ لیکن جب وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے تو انہوں نے بتوں کے سامنے کھڑے ہو کر ان آیات کو رد کیے جانے کا اعلان کیا اور فرمایا کہ شیطان نے یہ آیتیں ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے کان میں پھونک دی تھیں۔ بعد میں ان آیتوں کو قرآن شریف میں سے بھی خارج کر دیا گیا اور ان کی جگہ دوسری آیتیں شامل کر لی گئیں" رشدی نے اس واقعہ کی بنیاد پر نبی اکرم ﷺ کی شان میں ناقابل برداشت گستاخی کی ہے۔

زکریا صاحب کا کہنا ہے کہ یہ وہ واقعہ ہے جو صرف اسلام دشمن مصنفین کی کتابوں ہی میں نہیں بعض مسلمان دانشوروں کی تاریخوں میں بھی ملتا ہے۔ غالباً سب سے پہلے ابن اسحاق نے اس کا ذکر کیا ہے۔ بقول زکریا صاحب "ابن اسحاق کی یہ جذباتی تحریر' ان کے غیر متوازن رویے اور واقعات کو داستانوں اور رومانوی رنگ میں پیش کرنے کے رجحان کی وجہ سے وجود میں آئی یہی وجہ ہے کہ ابن اسحاق کے ہم عصر امام مالک نے غصے میں ابن اسحٰق کو ایسا شیطان کہا ہے' جو غلط واقعات بیان کر کے لوگوں کو بہکا رہا ہے" ابن اسحاق کے ایک اور ہم عصر اور ممتاز عالم ہشام بن عمران نے اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے: "بدمعاش جھوٹ بولتا ہے۔"

ابن اسحاق کے بعد واقدی' ابن مسعود اور طبری نے بھی نبی اکرم ﷺ کی ذات مقدس کے بارے میں کئی بے بنیاد واقعات اپنی تاریخوں میں شامل کر کے انہیں حقیقت کا درجہ دے دیا ہے۔ زکریا صاحب کا کہنا ہے کہ:

> "بدقسمتی سے ان تحریروں کو اسلام کے ابتدائی دور کی فن تاریخ نویسی کی بنیادی کتابوں کا درجہ حاصل ہو گیا۔"

ڈاکٹر صاحب نے اس واقعہ پر بحث کرتے ہوئے عظیم فلسفی اور مورخ اسلام ابن خلدون کا قول نقل کیا ہے:

> "لوگوں نے جنہیں تاریخ نویسی کے فن میں دخل اندازی کا حق نہیں تھا' افواہوں کو بھی اپنی تصنیفوں میں شامل کر لیا۔ بعض افواہیں ان کی اپنی ایجاد کردہ بھی تھیں۔ بعض غلط اور غیر مصدقہ قصوں کو بھی آرائش بیان کے لیے شامل کر لیا گیا۔ ان کے بعد آنے والے مصنفوں نے ان سے یہ قصے مستعار لے کر ہم تک پہنچا دیے۔"

سر ولیم میور نے اپنی کتاب LIFE OF MOHAMET میں اس واقعہ کو بیان کر کے نبی اکرم ﷺ اور قرآن شریف پر بیہودہ اعتراضات کیے ہیں۔ ولیم میور کے علاوہ اسپرنگر'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایچ گریبی اور لامنس جیسے مغربی دانشوروں نے بھی اس واقعے کی بنیاد پر نبی اکرم ﷺ کو 'نعوذ باللہ' دروغ گو ثابت کیا ہے۔ یہاں میں خاص طور سے سرولیم مویر کا ذکر کروں گا۔ کیوں کہ ان کے اعتراضات کا جواب سر سید احمد خاں نے بہت معقول طریقے سے دیا تھا۔

سرولیم مویئر نے چار جلدوں میں انگریزی میں LIFE OF MOHAMET لکھی' جس میں نبی اکرم ﷺ قرآن اور احادیث پر مدلل طریقے سے اعتراضات کیے گئے تھے۔ اس سے سر سید کو ذہنی تکلیف ہوئی۔ وہ ان اعتراضات کا جواب دینا چاہتے تھے۔ لیکن اس سلسلے کی بہت سی کتابیں اور اہم مواد ہندوستان میں موجود نہیں تھا۔ اس لیے وہ لندن گئے اور وہاں انہوں نے سیر کی عربی کتابیں' جو مصر اور فرانس میں چھپی تھیں' اور لاطینی اور انگریزی کی نایاب کتابیں قیمتاً حاصل کر کے ان کا مطالعہ کیا اور بارہ خطبات لکھے۔ ان خطبات کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ان میں جذباتیت سے کام نہیں کیا گیا۔ جو اعتراضات کیے گئے تھے' ان کا ایک ایک کر کے جواب دینے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ بلکہ بہت ہی محققانہ اور مدلل طریقے سے نبی اکرم ﷺ قرآن اور اسلام کو مغرب کے سامنے پیش کیا۔ غدر سے پہلے خود ہندوستان کے علمائے اسلام نے عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب میں بڑی بڑی ضخیم کتابیں تحریر کی تھیں۔ لیکن سر سید پہلے مسلمان تھے جنھوں نے اسلام کی حمایت میں کتاب لکھنے کے لیے یورپ کا سفر کیا اور وہاں کے اہم کتب خانوں سے مواد جمع کیا۔ جب یہ کتاب تیار ہو گئی تو سر سید نے کسی انگریز سے اس کا ترجمہ کرایا اور پھر سے اپنے ذاتی خرچ سے شائع کیا۔ یہ غالباً پہلی کتاب ہے جو اسلام پر کیے جانے والے اعتراضات کے جواب میں انگریزی میں چھاپی گئی۔ اس کی تفصیل حالی نے "حیات جاوید" میں بیان کی ہے۔ (حیات جاوید ۱۹۰۱ء کانپور' جلد دوم ص ۱۳۸'۱۴۲)

علامہ شبلی نے بھی سیرۃ النبی ﷺ میں ان زیر بحث روایتوں کا جائزہ لے کر ثابت کیا ہے کہ "واقدی کو سچائی اور صحت مواد کا احساس نہیں تھا۔ ان کی علمیت افواہوں اور اسکینڈلوں پر پھلتی پھولتی رہی۔"

زکریا صاحب کے کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اسلام پر رشدی کے حملے تین طرفہ تھے ایک تو نبی اکرم ﷺ اور ان کے کردار پر حملہ۔ دوسرا حملہ قرآن پر کہ وہ الہامی کتاب نہیں ہے بلکہ ایک معمولی تاجر کی لکھی ہوئی نعوذ باللہ' بکواس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ رشدی کا تیسرا الزام یہ تھا کہ قرآن میں کوئی خاص بات نہیں کہی گئی اور انسانیت کے لیے قرآن کے پاس کوئی غیر معمولی پیغام نہیں ہے ڈاکٹر زکریا نے بہت منظم، معقول اور منطقی انداز میں ان تینوں الزامات کے انتہائی مناسب جواب دیے ہیں۔

پہلے حصے میں نبی اکرم ﷺ کے مشن اور کردار کا بھرپور تعارف کرایا گیا ہے اور ان تمام اعتراضات کا مدلل طریقے سے جواب دیا ہے، جو سلمان رشدی اور دوسرے اسلام دشمن کرتے رہے ہیں۔ کتاب کے اس حصے کو پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ کتاب ایک ایسے عالم دین کی لکھی ہوئی ہے، جس کی ساری زندگی اسلامیات کے مطالعے میں گزری ہے جس نے مسلم مورخین کو بھی پڑھا ہے اور مستشرقین کو بھی اور جس کی نظر میں وہ تمام اعتراضات بھی ہیں، جو اسلام دشمن مغربی دانشور اسلام پر کرتے رہے ہیں۔

۱۔ کتاب کے دوسرے حصے میں زکریا صاحب نے قرآن شریف کی چھے ہزار چھے سو چھیاسٹھ آیتوں میں سے ایک ہزار ایک سو گیارہ آیتوں کا ترجمہ پیش کیا ہے۔ ان آیتوں کا پس منظر بیان کر کے بتایا ہے کہ وہ کن حالات میں وحی کی صورت میں نبی اکرم ﷺ پر اتاری گئیں۔

۲۔ ان کے بنیادی پیغام اور مقاصد کو نہایت ہی خوبصورت طریقے سے اس طرح پیش کیا ہے کہ غیر مسلم بھی ان آیتوں کو پڑھ کر قرآن شریف کی عظمت کے قائل ہو سکیں اور انہیں یہ احساس ہو سکے کہ قرآن کسی ایک نسل یا انسانی گروہ کو نہیں بلکہ پوری دنیا کو انسانیت کا پیغام دیتا ہے۔

۳۔ مشہور انگریزی مصنف اور صحافی خشونت سنگھ نے زکریا صاحب کے انگریزی ترجمے کی غیر معمولی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "انگریزی میں قرآن شریف کے بہت سے ترجمے ہو چکے ہیں۔ لیکن زکریا صاحب نے جس سادہ، سلیس اور شگفتہ زبان میں ترجمہ کیا ہے، اس نے اس ترجمے کو اب تک شائع ہونے والے تمام ترجموں میں سب سے بہتر بنا دیا ہے" دنیا کے ممتاز ترین اخبار "اکونومکس ٹائمز" لندن، نے کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "اسے پڑھنے کے بعد غیر مسلموں کو اس کی روحانیت، اعجاز و عظمت کا معترف ہونا پڑتا ہے۔" ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ پین گوئین پبلشرز نے سلمان رشدی کی کتاب چھاپی تھی۔ رشدی کی کتاب کی مقبولیت کے پیش نظر وہ اس کا پیپر بیک اڈیشن چھاپنا چاہتے تھے۔ لیکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زکریا صاحب کی کتاب شائع ہونے کے بعد انہوں نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا۔

۴۔ کتاب کے تیسرے حصے میں زکریا صاحب نے اختصار کے ساتھ قصص القرآن کو پیش کیا ہے۔ انہوں نے سیدنا آدم علیہ السلام، سیدنا ہود علیہ السلام، سیدنا صالح علیہ السلام، سیدنا ابراہیم علیہ السلام، سیدنا لوط علیہ السلام، سیدنا شعیب علیہ السلام، سیدنا یوسف علیہ السلام، سیدنا موسیٰ علیہ السلام، سیدنا داؤد علیہ السلام، سیدنا سلیمان علیہ السلام، سیدنا زکریا علیہ السلام، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ کے بارے میں قرآن نے جو کچھ بتایا ہے، اسے اختصار کے ساتھ پیش کر دیا ہے تاکہ غیر مسلموں پر یہ بات واضح ہو سکے کہ اسلام صرف اپنے پیغمبر ہی کا نہیں، تمام مذاہب کے پیغمبروں کا احترام کرتا ہے۔ وہ دنیا میں تفرقہ نہیں بلکہ انسانیت کے فروغ کے لیے آیا ہے۔ اس کتاب کی تصنیف میں زکریا صاحب نے قرآن، احادیث نبوی کے علاوہ تقریباً سو مصنفین کی کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔ ان مصنفین میں مسلم مورخین بھی ہیں اور غیر مسلم مستشرقین بھی۔ ابن اسحاق جیسے قدیم ترین محقق بھی اور مولانا ابو الاعلیٰ مودودی جیسے جدید ترین عالم دین بھی ہیں۔

یہ کتاب مسلموں اور غیر مسلموں دونوں میں مقبول ہوئی۔ دنیا کی مختلف زبانوں اور خاص طور سے انگریزی کے بہت سے اہم اخباروں اور رسالوں میں اس پر تبصرے شائع ہوئے اور زکریا صاحب کا یہی مقصد تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ قرآن کے فلسفے اور اس کی تعلیمات نبی اکرم ﷺ کی حیات مقدس غیر مسلموں کے سامنے پیش کر سکیں اور زکریا صاحب اپنے اس مقصد میں پوری طرح کامیاب ہیں۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ!

ہمارے عہد کے ممتاز ترین ہندوستانی عالم اور مذہبی رہنما حضرت مولانا ابو الحسن علی میاں نے ڈاکٹر زکریا کے نام ایک ذاتی خط میں اس کتاب پر تبصرہ کیا تھا۔ چونکہ مذہبی امور میں "مستند ہے اُن کا فرمایا ہوا" اس لیے اس خط کے اقتباسات پیش کر رہا ہوں۔ علی میاں لکھتے ہیں:

> ڈاکٹر رفیق زکریا نے بہت معقول اور صحیح طریقے سے پیغمبر اسلام اور قرآن کے بارے میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے ان نام نہاد مستند مورخین کا پردہ فاش کیا ہے جن کے بیانات پر مغربی مصنفوں نے انحصار کرتے ہوئے یاوہ گوئی کی ہے ..... "شیطانی آیات" میں انہی تہمتوں اور غلط فہمیوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دہرایا گیا ہے' جنہیں سلمان رشدی کے پیشروؤں نے حقائق کے طور پر اپنی تحریروں میں پیش کیا تھا۔ ضروری تھا کہ ان غلط فہمیوں کی تردید کی جائے! اور سنجیدہ انداز میں معقول جواب دیا جائے (ڈاکٹر زکریا نے اپنی انگریزی کتاب (محمد اور قرآن) میں بڑی کامیابی کے ساتھ یہ فرض انجام دیا ہے۔ انہوں نے تمام جعلی اور بے بنیاد ماخذ اور ان پر انحصار کر کے اسلام کو بدنام کرنے والوں نے جو تنقیدی نتائج اخذ کیے ہیں' ان کا تنقیدی جائزہ لے کر اصل حقیقت پیش کی ہے۔ زکریا صاحب نے تفصیل سے بتایا ہے کہ کس طرح رشدی اور اس کے مغربی پیشروؤں نے اسلامی تاریخ کے قابل اعتماد مواد (اندرونی اور خارجی طور پر) کو دانستہ طور پر نظرانداز کیا ہے۔ محمد ﷺ کے مشن لڑائیوں اور شادیوں کے بارے میں جو الزام تراشیاں کی گئی ہیں' زکریا صاحب نے نہ صرف ان کی وضاحت کے ساتھ تردید کی ہے۔ بلکہ انہوں نے اس سلسلے میں اسلامی تعلیمات کا نچوڑ بھی پیش کیا ہے اور سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر نبی اکرم ﷺ تک اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے تمام پیغمبروں کے وہ قصے نقل کیے ہیں' جنہیں قرآن پیش کرتا ہے۔ زکریا صاحب نے قرآن کی آیتوں کا بہت صاف اور شستہ انگریزی میں ترجمہ بھی پیش کیا ہے ..... انہوں نے رشدی کے الزامات کا ایسے سنجیدہ اور معقول انداز میں جواب دیا ہے کہ تصویر کا اصل رخ سامنے آجاتا ہے۔ یہ کتاب عوام و خواص اور خاص طور سے مغربی عوام کے سامنے اسلام کی صحیح تصویر پیش کرتی ہے۔"

مولانا آزاد کالج' اورنگ آباد' مہاراشٹر کے پرنسپل ڈاکٹر مظہر محی الدین نے اس کتاب کا انگریزی سے اردو ترجمہ کیا ہے۔ یہ ترجمہ آسان کام نہیں تھا' کیونکہ اس کے لیے اردو میں غیر معمولی مہارت' اسلامی تاریخ پر گہری نظر اور قرآن شریف کے مفاہیم سے کماحقہ' واقفیت ضروری تھی۔ ڈاکٹر مظہر محی الدین میں یہ تینوں خوبیاں موجود ہیں۔ اسی لیے انہوں نے اس کتاب کا ایسا شاندار اور معرکتہ الآراء ترجمہ کیا ہے۔ اس ترجمے کے لیے وہ ہمارے شکریے کے مستحق ہیں۔

خلیق انجم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض مترجم

اس کتاب کے مصنف ڈاکٹر رفیق زکریا کا شمار ملک کے ممتاز ترین دانشوروں میں ہوتا ہے۔ انہیں ایک سچے مسلمان کی طرح اپنے دین و مذہب سے ہمیشہ ہی قلبی لگاؤ رہا ہے۔ دیگر علوم کے ساتھ وہ زندگی بھر اپنے مذہب کی تعلیمات کا مطالعہ کرتے رہے ہیں۔ اسلام کے تاریخی اور دینی پہلوؤں پر ان کے قلم سے نکلی ہوئی کئی انگریزی نگارشات اس امر کی غماز ہیں کہ انہیں اپنے دین و مذہب سے عشق ہے۔ اسی لیے فاضل مصنف کا حساس دل ہر اس موقع پر کرب سے تڑپ اٹھتا ہے' جب مستشرقین کی جانب سے اسلام کی تصویر کو مسخ کرنے اور پیغمبر اسلام محمد مصطفےٰ ﷺ کے پاکیزہ کردار پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ چنانچہ سلمان رشدی کی بدنام زمانہ ناول "شیطانی آیات" نے دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا اور ان کے دلوں کو سخت ٹھیس پہنچائی۔

ناممکن تھا کہ ڈاکٹر رفیق زکریا جیسا محب رسول اس گھناؤنی سازش پر بے قرار نہ ہو جاتا۔ چنانچہ فاضل مصنف کے جوش ایمانی کا تقاضا تھا کہ فوری ایک ایسی مدلل اور جامع کتاب جو صحیح تصویر دنیا کے سامنے پیش کر سکے اور ایسی کتاب کے ذریعے ان غلط فہمیوں کا ازالہ اور اس گمراہ کن پروپیگنڈے کا تدارک ہو سکے جو برس ہا برس سے اہل مغرب نے جاری کر رکھا ہے۔ چنانچہ یہی جذبہ اس کتاب کے لکھنے کا محرک بنا۔ اس کتاب کی تدوین کے دوران فاضل مصنف کو یہ احساس بری طرح تڑپاتا رہا کہ اسلامی دنیا کے مسلم عالموں نے گذشتہ کئی صدیوں سے اجتہاد اور آزادانہ تحقیقی جستجو کے دروازوں کو یکسر بند کر رکھا ہے۔ اس کے نتیجے میں تمام عالم اسلام فکری جمود کا شکار ہو گیا ہے۔ حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی نے درست فرمایا ہے کہ :

"اجتہاد اس زمانے کی حاجت اور اس دین کی ضرورت ہے جو زندگی کے قافلہ کی رہنمائی اور قیادت کرتا ہے۔ خصوصاً اس زمانے میں اور بھی اس کی ضرورت ہے جبکہ تمدن اور صنعت و تجارت نے ایسی غیر معمولی اور حیرت انگیز ترقی کر لی ہے جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ جدید تجارتی معاملات اور معاہدوں میں ایسے فقہی احکامات اور فیصلوں کی ضرورت ہوتی ہے جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی فقہ کے اصولوں اور شریعت اسلامی کے مقاصد سے ہم آہنگ ہوں۔"
(منشور کاشف' نومبر ۱۹۹۲ء شمارہ گیارہ)

اجتہاد اس دین اور اس ملت کی ضرورت ہونے کے باوجود ہمارے اکثر مورخین نے اسلاف کی کتابوں میں پائی جانے والی ہر روایت کو من و عن بلا نقد و نظر نقل کر دیا ہے۔ اسلام دشمن مصنفوں کو بہت سارا مواد ہمارے اسلاف ہی کی تصانیف سے حاصل ہو گیا ہے اور اسی مواد کو بنیاد بنا کر ان اسلام دشمن لوگوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف تصانیف کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اس طرح ہم خود نادانستہ طور پر دوسروں کے ہاتھوں کھلونا بن کر اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے کا باعث بن گئے۔ اس کتاب کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ اس میں ڈاکٹر زکریا نے اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف غلط پروپیگنڈے کی تردید کے لیے نہ تو غیض و غضب کا اظہار کیا ہے اور نہ ہی دشنام طرازیوں کا۔ اور نہ ہی مخالفین کو جوابی تنقید کا ہدف بنانے کی کوشش کی ہے۔ بلکہ "تعصب کا جواب دلیل سے' غلط فہمی کا جواب حقائق سے اور تہمتوں کا جواب ناقابل تردید تاریخی مواد کے تجزیے کے ذریعے دینے کی کوشش کی ہے" ہمیں قوی امید ہے کہ ڈاکٹر رفیق زکریا کی اس پر خلوص کوشش کو علمی حلقوں میں بہ نظر استحسان دیکھا جائے گا اور اس کی روشنی میں طالبان حق کو منزل صداقت تک پہنچنے میں سہولت ہو گی۔

ایک بات اور واضح کر دینا ضروری ہے کہ ڈاکٹر زکریا نے انگریزی زبان میں یہ کتاب مغربی دنیا کے لوگوں میں اسلام کے متعلق پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کو دور کرنے اور اس مذہب اور رسول اللہ ﷺ کے پاکیزہ کردار کی صحیح تصویر پیش کرنے کے لیے لکھی ہے۔ اس لیے بعض جگہ بہت ہی معروضی انداز بیان اپنایا گیا ہے۔

اب رہا اردو ترجمے کا مسئلہ تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ ترجمہ از خود ایک فن ہے۔ خاص طور پر ڈاکٹر زکریا جیسے صاحب طرز ادیب کی جامع' بامحاورہ اور شگفتہ تحریر کو انگریزی سے اردو کے قالب میں ڈھالنا اگر مشکل نہیں تو اتنا آسان بھی نہیں ہے۔ اس کام کے لیے راقم الحروف کو بقول جمیل جالبی طویل عرصے تک "ہڈیاں چٹخانی پڑیں" تب کہیں ترجمے کا کام پایہ تکمیل کو پہنچ سکا۔

قرآنی آیات کا اردو ترجمہ مولانا آزاد کے "ترجمان القرآن" اور مولانا مودودی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"تفہیم القرآن" سے لیا گیا ہے۔

امید ہے قارئین کو یہ سلیس اردو ترجمہ پسند آئے گا اور وہ فاضل مصنف کی انگریزی کتاب کی روح کو پانے میں کامیاب ہو سکیں گے۔ ہمیں نہ تو زبان دانی کا دعویٰ ہے اور نہ فن ترجمہ پر مہارت کا۔ ہمیں اپنی کوتاہیوں اور بے بضاعتی کا پورا احساس ہے۔ لیکن ترجمے کے اس کام کا محرک جذبہ خلوص کے سوا کچھ اور نہیں' اس لیے ہمیں امید ہے کہ قارئین ہماری کوتاہیوں کو درگزر فرماتے ہوئے پوری توجہ فاضل مصنف کے اس اعلیٰ ترین مقصد پر مرکوز فرمائیں گے جو اس کتاب کی تالیف کا باعث بنا۔

اس کام میں تعاون کے لیے میں ڈاکٹر ثاقب انور' پروفیسر رضا' اللہ خاں' ڈاکٹر مجید بیدار اور پروفیسر ادریس فاروقی کا مشکور ہوں جنہوں نے پورے مسودے کو پڑھ کر گراں قدر مشوروں سے نوازا۔

ڈاکٹر مظہر محی الدین
پرنسپل مولانا آزاد کالج
اورنگ آباد' مہاراشٹر

۳۱/ دسمبر ۱۹۹۲ء

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

اس کتاب کے لکھنے کا خیال میرے دل میں سلمان رشدی کی کتاب "شیطانی آیات" پڑھنے کے بعد پیدا ہوا۔ غیر مسلم دانشوروں میں رشدی کی کتاب کی بے انتہا پذیرائی اور مرحوم امام خمینی کے فتوے کے بعد اس کی غیر معمولی مقبولیت نے مجھے یقین دلا دیا کہ غیر مسلم حضرات کے سامنے ایک بار پھر اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنا ازحد ضروری ہو گیا ہے' تاکہ لوگوں کے ذہن میں اسلام کا جو مسخ شدہ تصور سرایت کر گیا ہے' اس کی تصحیح کی جا سکے۔ اس میں شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق پھیلے ہوئے متعصبانہ نظریات کی تردید کرنے اور ان کے مشن کی نوعیت کی وضاحت کرنے کے لیے کثیر تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں' لیکن اس کے باوجود اسلام کے بارے میں وہی قدیم مسخ شدہ تصور جو کچھ عرصے کے لیے دب گیا تھا دوبارہ ابھرنے لگا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے کردار پر کیچڑ اچھالنے اور قرآن حکیم کے کلام الٰہی ہونے کی نفی کرنے کا سلسلہ دوبارہ شروع کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ آج بھی بقول کسے "پرانی شراب' نئی بوتل میں پیش کی جا رہی ہے۔"

اسلام اور پیغمبر اسلام کے متعلق ماضی میں جو کچھ لکھا گیا ہے اور آج بھی جو کچھ لکھا جا رہا ہے' ان دونوں کے تقابلی مطالعے کی میں تفصیل پیش کرنا ضروری نہیں سمجھتا' کیونکہ اسلام پر لکھے جا رہے مواد پر ایک سرسری نظر ہی اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لیے کافی ہے کہ مغربی دنیا میں اسلام دشمنی کے رجحانات میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی ہے۔ قدیم تعصبات اور غلط فہمیاں آج بھی تر و تازہ ہیں۔ تیل کی دولت سے مالا مال کچھ عرب ملکوں نے یورپ اور امریکہ میں اسلام کی اشاعت کے لیے جو کروڑ ہا ڈالر خرچ کیے ہیں' ان کا کوئی خاطر خواہ اثر نہیں ہوا۔ مسلمانوں کے احتجاج اور مظاہروں نے بھی انہیں متاثر نہیں کیا' بلکہ ان اقدامات سے غیر مسلم حضرات کے ذہنوں میں اسلام کے خلاف تعصب مزید پختہ ہو گیا ہے اور مغرب میں اس تاثر کو قائم کرنے میں مدد ملی ہے کہ مسلمانوں کے پاس ناقدین اسلام کی تحریروں کا کوئی جواب نہیں ہے' اس لیے وہ پرتشدد مظاہروں کا سہارا لیتے ہیں۔ مسلمانوں کے لیے یہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ اس غلط پروپیگنڈے کی تردید کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے غیض و غضب کا اظہار' شور و غوغا اور دشنام طرازی معقول طریقے نہیں ہیں اور نہ غیروں پر جوابی تنقید ہی دلائل کا نعم البدل بن سکتی ہے۔

میں نے تعصب کا جواب دلیل سے' غلط فہمی کا جواب حقائق سے اور تہمتوں کا جواب ناقابل تردید تاریخی مواد کے تجزیے کے ذریعے دینے کی کوشش کی ہے۔ یہ کتاب محمد ﷺ کی سوانح نہیں ہے اور نہ ہی قرآن حکیم کی تمام آیات کا ترجمہ پیش کرتی ہے۔ بلکہ اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کے بنیادی احکامات اور ان کی روشنی میں رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات اور آپ ﷺ کے عمل کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کتاب میں قاری کو رسول ﷺ کی زندگی کی جھلکیاں تاریخی تسلسل کے ساتھ (صفحات ۱۰۱۴۰ تا ۲۱۶) میں نظر آئیں گی۔ کتاب کے ابتدائی حصے میں نبی اکرم ﷺ کی زندگی کے ان گوشوں کو پوری تفصیل سے پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے' جن کو مخالفین نے اپنی زہرافشانی کا ہدف بنایا ہے۔ ناقدین اسلام نے حسب ذیل سوالات اٹھائے ہیں :

نعوذ باللہ کیا محمد ﷺ فریبی تھے؟ کیا ان کا مشن دھوکہ دہی پر مشتمل تھا؟ کیا قرآن حکیم اختراع ہے؟ کیا یہ کسی مجذوب ذہن کی لفاظی ہے؟ کیا پیغمبر اسلام کا کردار قابل اعتراض تھا' کیا وہ جنس زدہ تھے کہ ایک کے بعد ایک کئی بیویوں سے شادی کی؟ کیا وہ سازشی تھے کہ اپنی مقصد براری کے لیے اپنے ایمان کی بنیادی باتوں کا سودا کرنے بھی تیار ہو جاتے تھے تاکہ اپنے دشمنوں سے کچھ رعایت حاصل کر سکیں؟ کیا وہ جنگ کے شائق تھے تاکہ اسلام کو تلوار کے زور پر پھیلا سکیں؟ یہی وہ الزامات ہیں جو حضور ﷺ پر صدیوں سے لگائے جاتے رہے ہیں۔ میں نے ان الزامات کا مدلل جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ میں نے حقائق کو خود بولنے کا موقع دیا ہے۔

اپنے نظریات پیش کرنے کے بجائے میں نے قابل اعتماد مسلم اور غیر مسلم دانشوروں کی تحریروں سے اقتباسات پیش کیے ہیں۔ ان قابل اعتماد و احترام دانشوروں کی شہادت متنازعہ فیہ واقعات کے تجزیے کو اعتبار عطا کرتی ہے۔ بدقسمتی سے مسلم عالموں نے گذشتہ چند صدیوں سے اجتہاد کے تمام تر دروازے یکسر بند کر دیئے ہیں۔ ماضی کی جو تحریریں ان کو دستیاب ہوئیں' ان ہی کو ان عالموں نے اس طرح قبول کر لیا' گویا وہ فرمان الٰہی ہوں۔ مذہبی مسائل پر بحث و تمحیص کا طریقہ تقریباً ترک کر دیا گیا' حالانکہ یہی طریقہ اسلام کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نشانِ امتیاز تھا۔ جب کہ غیر ضروری مسائل پر مفسروں کی موشگافیوں کا سلسلہ جاری رہا۔ دنیا بھر میں اسلام کے متعلق غلط رجحان کے پنپنے کی ذمہ داری بڑی حد تک ان ہی لوگوں پر عائد ہوتی ہے، کیوں کہ یہ لوگ حقائق سے ناواقف اور ذاتی مفاد کی خاطر تاریخ کو مسخ کر کے پیش کرتے ہیں۔ اپنے تعصب اور فرقہ وارانہ منافرت کے زیر اثر حالات کا تجزیہ کرتے ہیں۔ ایسے مصنفین یہ دعوا نہیں کر سکتے کہ انہوں نے اسلام کی خدمت کی ہے۔ اس کے برعکس دانستہ یا نادانستہ طور پر یہ لوگ دوسروں کے ہاتھوں میں کھلونا بن گئے۔

اس کتاب میں منتخبہ قرآنی آیات بھی شامل کی گئی ہیں۔ جن کا انگریزی ترجمہ میں نے بول چال کی عصری زبان میں پیش کیا ہے۔ چھے ہزار چھے سو چھیاسٹھ قرآنی آیات میں سے میں نے ایک ہزار ایک سو گیارہ آیتوں کا انتخاب کیا ہے۔ قرآن مجید کی آیتیں کن مختلف اوقات اور کن مخصوص حالات میں وحی کی صورت میں محمد ﷺ پر نازل ہوئیں۔ ان امور سے کماحقہ واقف ہوئے بغیر قرآن حکیم کا سمجھنا، غیر مسلم حضرات کے لیے ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے لیے بھی ممکن نہیں۔ میں نے حتی المقدور ایسی آیات کا انتخاب کیا ہے، جو بنیادی اصولوں کی تصویر کشی کرتی ہوں۔ یہ آیات اسلام کی صحیح نوعیت اور روح کو پیش کرتی ہیں اور پیغام وحدانیت کو واضح کرتی ہیں اور خیر و شر کا اس دنیا اور آخرت میں کیا انجام ہوتا ہے اس بات کو بھی بخوبی واضح کرتی ہیں۔ کچھ آیتیں دین کی تبلیغ و اشاعت میں پیغمبر ﷺ کے کردار پر بھی روشنی ڈالتی ہیں۔ منتخبہ آیات کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے میں نے قرآن کی ہر سورہ کی مختصر تفسیر بھی درج کر دی ہے۔ اس طرح اس کتاب میں، میں نے محمد ﷺ کے مشن اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کا ایک امتزاج پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

یوں تو میں نے قرآن شریف کے کئی انگریزی ترجموں کا مطالعہ کیا ہے لیکن میں نے مشہور مفسر علامہ عبداللہ یوسف علی کے ترجمے سے بہت زیادہ استفادہ کیا ہے۔ یہ ترجمہ ہر وقت میری رہنمائی کرتا رہا۔ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک کے پیغمبروں کے جو حالات قرآن حکیم میں بیان کیے گئے ہیں، انہیں اس کتاب میں ایک علیحدہ حصے میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ حالات ایک مومن کو ان مثالی کرداروں کی خوبیوں کو اپنانے کی بصیرت عطا کرتے ہیں۔ مولانا ابو الاعلیٰ مودودی کی تفسیر سے مجھے قرآن شریف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے پیغام کی روح کو سمجھنے میں بہت مدد ملی ہے۔ ان کی تخلیقی صلاحیت اور ذہنِ رسا نے بڑی خوبی سے اُن پر اسرار عقدوں کو کھولنے اور الجھا دینے والی تعبیروں سے آزادی حاصل کرنے میں بڑی مدد کی ہے' جو اس کتاب کے گرد ہالہ کیے ہوئے تھیں۔ تفسیر کے میدان میں ان کی معرکتہ الآراء تفسیر "تفہیم القرآن" آج بھی عدیم المثال ہے۔

میرے لیے کتاب "محمد اور قرآن" لکھنے کا کام بہت ہی دشوار گزار تھا۔ میں نہ ہی عربی زبان کا عالم ہوں اور نہ ہی میں ماہر اسلامیات ہونے کا دعویٰ کرتا ہوں لیکن میں پوری زندگی اپنے مذہب کی تعلیمات کا مطالعہ کرتا رہا ہوں اور میرا مذہب مجھے ہمیشہ محبوب رہا ہے۔ میں نے اس پر بہت کام کیا ہے۔ میں اپنے مذہب کے تاریخی اور دینی پہلوؤں پر لکھتا رہا ہوں۔ میری تحریروں پر لوگوں کا ردعمل بہت حوصلہ افزا رہا ہے۔ اسی لیے اس کتاب کو لکھنے کی ہمت مجھ میں پیدا ہوئی۔ میرے ضمیر کی آواز نے مجھ کو مجبور کیا کہ میں ایسی کتاگ لکھوں' جو محمد ﷺ کی حیات طیبہ اور قرآن کو صحیح تناظر میں پیش کر سکے اور اس کے متعلق پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں اور غلط بیانیوں کا ازالہ ہو سکے۔ میں اتنا کم عقل بھی نہیں ہوں کہ اپنی کتاب کو ان تمام باتوں کا جواب سمجھوں جو اسلام کے خلاف لکھی یا لکھوائی جاتی رہی ہیں۔ کئی عظیم دانشوروں نے ماضی میں ایسی کتابیں لکھنے کی کوشش کی ہے۔ ان کا کام یقینی طور پر قابل قدر ہے۔ میں نے ان سے بہت استفادہ کیا ہے' لیکن مسلم دانشوروں اور ہمدرد غیر مسلم مستشرقین کی کوششوں کے باوجود محمد ﷺ کی کردار کشی اور قرآن حکیم کو غلط انداز میں سمجھنے اور پیش کرنے کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج کے روادارانہ ماحول میں بھی یہ معاندانہ رویہ اپنایا جاتا ہے۔ اس حقیقت کا اظہار ایک نومسلم یہودی محمد اسد سے بہتر کسی نے نہیں کیا ہے' جو خود بھی ایک مشہور مصنف ہیں۔ وہ لکھتے ہیں :

> "اسلام کے متعلق مغربی مصنفین کا رویہ محض ناپسندیدگی پر مشتمل نہیں ہے جیسا کہ دوسرے "غیر ملکی" مذاہب اور تمدنوں کے سلسلے میں رہا ہے بلکہ یہ ایک شدید مجنونانہ نفرت پر مبنی ہے' جس کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ یہ نفرت صرف عقل و دانش تک محدود نہیں ہے بلکہ جذباتی طور پر بھی دلوں میں گھر کر چکی ہے۔ مغربی ذہن بدھمت اور ہندو مذہب کے فلسفے کو قبول نہیں کرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا لیکن ان مذاہب کے متعلق اس کا رجحان متوازن اور سنجیدہ غور و فکر پر مشتمل ہو گا۔ اس کے برخلاف جب اسلام کا سوال آتا ہے تو یہ توازن بگڑ جاتا ہے اور ایک جذباتی تعصب در آتا ہے۔ چند ایک کو چھوڑ کر یورپ کے بہت سے مشہور اور معروف مستشرقین بھی اسلام کے متعلق اپنی تحریروں میں غیر سائنسی تعصب کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ان کی تحقیقی کتابوں سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا اسلام کو ایک تحقیقی موضوع کا نہیں بلکہ کٹہرے میں کھڑے ہوئے ملزم کا درجہ ہی دیا جا سکتا ہے' جو اپنے محتسبوں کے سامنے صفائی پیش کر رہا ہو۔ بعض مستشرقین سرکاری وکیل کا کردار ادا کرتے ہیں' جن کا مقصد ہی اسلام کو مجرم قرار دینا ہوتا ہے جبکہ دوسرے مستشرقین ایسے وکیل صفائی کا کردار ادا کرتے ہیں' جن کو یہ خود یقین ہوتا ہے کہ ان کا مؤکل قصوروار ہے پھر بھی وہ بے دلی سے سزا میں تخفیف کی وکالت کرتے ہیں۔"

یورپی مستشرقین کے اپنائے ہوئے طرز استدلال سے ہمیں ان تحقیقی عدالتوں کی کاروائیوں کی یاد آجاتی ہے جو عہد وسطیٰ میں کیتھولک چرچ نے اپنے مخالفوں کو سزا دینے کے لیے قائم کی تھیں۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کھلے ذہن سے تاریخی حقائق کی تحقیق کبھی نہیں کرتے' بلکہ اپنے تعصب کے زیر اثر آغاز ہی میں نتیجہ اخذ کر لیتے ہیں۔ ہر مقدمے کا ایک ہی انجام ہوتا ہے۔

مجھے اپنی کم مائیگی کا پورا احساس ہے میں نے یہ کام اس لیے ہاتھ میں لیا ہے کہ بہ حیثیت مسلمان یہ میرا فرض ہے کہ اپنے مذہب کے اصلی جوہر کو ان لوگوں کے روبرو پیش کروں جو دانستہ یا نادانستہ طور پر اس کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔ لہٰذا جس جذبے نے مجھے یہ حوصلہ بخشا ہے اسے دیکھتے ہوئے میری کوتاہیوں کو نظر انداز کر دینا چاہیے کیونکہ میرے نزدیک اس کتاب کی تالیف کا اصل مقصد یہ رہا ہے کہ قرآن حکیم کی تعلیمات اور محمد ﷺ کے کردار کے متعلق حقائق کو بلاکم وکاست قارئین کے روبرو پیش کر سکوں' خواہ وہ نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی سے عقیدت رکھتے ہوں یا عداوت۔ اگر میری کوشش سے اسلام کے متعلق پھیلی ہوئی غلط فہمیوں میں تھوڑی سی بھی تخفیف ہو جائے اور سوجھ بوجھ رکھنے والے لوگوں پر مشتمل دنیا کے تاریک گوشوں میں تھوڑی سی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روشنی بھی پھیل جائے تو میں سمجھوں گا کہ مجھ کو میری محنت کا صلہ مل گیا۔

میرے اس کام میں کئی دوستوں نے میری مدد کی ہے۔ یہاں ان تمام کا ذکر کرنے کی گنجائش نہیں ہے' لیکن ضروری سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے ڈاکٹر ایف۔ ایم کلے کا شکریہ ادا کروں' جو عربی زبان پر مہارت اور اسلامی فلسفہ پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ قرآنی آیات کے جوہر کو جدید انگریزی میں پیش کرنے کی میری کوشش ان ہی کی مدد کی مرہون منت ہے۔ اپنے اداروں کے دو ممتاز صدور پرنسپل اے۔ اے منشی مہاراشٹر کالج بمبئی اور مولانا آزاد کالج کے پرنسپل مظہر محی الدین کا بھی مشکور ہوں' جنہوں نے صحیح حوالے مہیا کرنے میں میری مدد کی۔ سویتا چندی رمانی نے بڑی جانفشانی سے پروف ریڈنگ کی ہے۔ میں ان کا بھی مشکور ہوں۔

ہندوستانی صحافت کے مینار' دانشور اور مدیر گری لال جین کا میں انتہائی مشکور ہوں' جنہوں نے مسودہ کا بغور مطالعہ کیا اور اپنے ناقدانہ مشوروں سے نوازا میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ اپنی بیوی فاطمہ کا شکریہ ادا کروں' جن کا طویل صحافتی تجربہ اور مدیرانہ مہارت میرے لیے ایک عظیم اثاثہ ثابت ہوئی۔ ان کی انتھک اور نہ ختم ہونے والی ترمیمات' اضافے اور حذف سے میں اکثر بے چین بھی ہو جاتا تھا' لیکن اس کا نتیجہ بہر حال قابل قدر رہا۔

ڈاکٹر خلیق انجم کا شمار اردو کے ممتاز ترین محققوں اور نقادوں میں ہوتا ہے۔ آزادی کے بعد وہ دہلی کے دبستان کے سب سے بڑے نمائندے ہیں۔ یوں تو ان کے کام کے بہت سے میدان ہیں۔ لیکن تین میدان ایسے ہیں' جن میں انہوں نے کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں۔ ایک تدوین متن دوسرے غالبیات اور تیسرے آثار قدیمہ۔

ان سے گفتگو کرکے اور یہ حرف آغاز پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ قرآن اور ہمارے پیارے رسول ﷺ کے بارے میں ان کا مطالعہ کتنا گہرا ہے اور اسلامی تاریخ پر بھی ان کی کتنی گہری نظر ہے۔ ایسے عالمانہ حرف آغاز کے لیے میں ان کا شکر گزار ہوں۔

رفیق زکریا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیغمبر اسلام کا مشن

قرآن مجید اسلام کی بنیاد ہے۔ اس مقدس کتاب کی آیات بہ یک وقت سکون بخش بھی ہیں اور دل دہلا دینے والی بھی لطیف بھی ہیں اور ہیبت ناک بھی۔ پر جلال بھی ہیں اور دل آویز بھی۔ حیرت افزا بھی ہیں اور دم بخود کر دینے والی بھی۔ قرنہا قرن سے یہ آیات مسلمانوں کے جذبہ ایمان کو تازہ دم رکھتی آئی ہیں اور ان کا یہ اعجاز آج بھی جاری ہے۔ محمد ﷺ اصل منشائے الٰہی کے اظہار کا ایک ذریعہ تھے۔ جیسا کہ معروف مورخ ایچ۔ آر۔ اے۔ گب H.R.A. GIBB نے کہا ہے :

"پندرہ سو سال میں صوتی عمق کے حامل اس آلے (عربی زبان) کا استعمال دنیا کے کسی شخص نے اس قوت' اس جرات اور ایسی اثر آفرینی کے ساتھ نہیں کیا جیسا کہ (حضرت) محمد (ﷺ) نے کیا ہے۔"

مسلمانوں کے لیے قرآن مجید اللہ کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے۔ لیکن یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو قرآن مجید بھی نہ اترتا۔ وہ نہ صرف قرآن مجید کی ترسیل کا ذریعہ ہیں بلکہ قرآنی تعلیمات کا مجسم نمونہ بھی ہیں۔ اسی لیے قرآن حکیم میں ان کی زندگی کی جھلکیاں ملتی ہیں۔ قرآن مجید میں آپ کے کام اور مشن (تحریک دین) کے متعلق حوالے بھی ہیں اور آپ کی جدوجہد اور سوانحی حالات کا بیان بھی۔ یہ تاریخی واقعات دنیا کی دوسری روایتوں کے مقابلے میں زیادہ معتبر سمجھے جاتے ہیں۔ آپ کے مخالفین بھی آپ کی زندگی کے واقعات کو دنیا کے دوسرے تاریخی مواد سے زیادہ معتبر مانتے ہیں۔ چاہے وہ روایت پر ہی مبنی کیوں نہ ہوں۔

انگریزی زبان میں قرآن مجید کا اولین ترجمہ جارج سیل (George Sale) نے کیا۔ اس ترجمے کے ابتدا میں اس نے ایک طویل پیش لفظ پیغمبر اسلام کی زندگی سے متعلق لکھا جس کا نام "ابتدائی مکالمہ" ہے۔ قرآن مجید کے ترجمے کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے سوانحی حالات کی شمولیت قدیم مبصروں کے انداز تحریر کے عین مطابق ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ اور قرآن حکیم کا رشتہ اتنا ہم آہنگ ہے کہ ایک کو دوسرے سے الگ کرنا مشکل ہے۔

قرآن مجید رسول اکرم ﷺ پر ساتویں صدی عیسوی میں نازل ہوا۔ یہ دور عام بے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چینی' سیاسی عدم استحکام اور غیر یقینی حالات کا دور تھا۔ یہود و نصاریٰ اپنے اپنے داخلی جھگڑوں میں الجھے ہوئے تھے۔ ان کی اخلاقی اور دینی قدریں روبہ زوال تھیں۔ یہ مذاہب ابھی تک یورپ کو اپنی لپیٹ میں نہ لے سکے تھے۔ ایران اور بازنطین کی عظیم سلطنتیں خوں ریز جنگوں میں مصروف تھیں۔ ایشیا میں کہیں کہیں بدھ مت اور کنفیوشس کے فلسفے نے لوگوں کو متاثر کیا تھا' لیکن اکثر علاقوں میں بت پرستی عام تھی۔ ایسے پر آشوب زمانے میں تہذیب و تمدن کے مراکز سے دور سرزمین عرب کے وسطی صحرا میں سرور کائنات محمد ﷺ نے توحید کی صدا بلند کی اور لوگوں کے سامنے قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا۔ یہ لوگ قدیم وحشیانہ رسم و رواج کے عادی تھے۔ توہم پرستی کو قابل فخر سمجھتے تھے اور جادو ٹونے پر کامل یقین رکھتے تھے۔ ان کی تمام توانائیاں نسل در نسل چلنے والی جنگوں میں ضائع ہوتی تھیں۔

مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ پر قرآن مجید نازل فرمایا۔ اس کتاب کی تخلیق میں نبی اکرم ﷺ کا کوئی دخل نہیں ہے۔ اسی لیے مسلمان اس کتاب میں تبدیلی کی بات کسی بھی حالت میں برداشت نہیں کر سکتے۔ خود رسول اللہ ﷺ بھی اس کتاب میں ایک بھی لفظ کا اضافہ یا تخفیف نہیں کر سکتے تھے۔ قرآن مجید میں صاف کہہ دیا گیا ہے کہ اگر نبی اکرم ﷺ نے اس کتاب میں رد و بدل کی ذرا سی بھی کوشش کی تو ان پر اللہ تعالیٰ کا عتاب نازل ہو گا۔ پھر کسی اور شخص کو آج یا آئندہ رد و بدل کی اجازت کس طرح دی جا سکتی ہے۔

قرآن مجید مسلمانوں کے لیے ایک ایسا آسمانی صحیفہ ہے' جس میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔ یہ تبدیلی نہ استعاراتی طور پر ممکن ہے۔ نہ لفظی طور پر اور یہی مسلمانوں کے ایمان و ایقان کا معاملہ ہے اور عقلیت پسندی انہیں اس ایقان سے منحرف نہیں کر سکتی۔ جس طرح دنیا میں اللہ تعالیٰ کو انسانی ذہن کی تخلیق کہنے والے لوگ موجود ہیں۔ اسی طرح ایسے لوگ بھی موجود ہیں' جو قرآن مجید کو نبی اکرم ﷺ کی تخلیق ثابت کرنے پر بضد ہیں۔ ایسے لوگوں کو قائل کرنے کی کوشش کرنا لاحاصل ہے۔ دنیا کے عظیم مفکر اور ماہر اسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول پر مسلمانوں کو یقین کامل ہے کہ "جہاں عقلیت پسندی کی حد ختم ہوتی ہے وہیں ایمان کی سرحد شروع ہوتی ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کون سے امور روحانی ہیں اور کون سے مادی؟ آسمانی وحی کیا ہے؟ اور مخصی تخلیق کیسے کہتے ہیں؟ یہ ایسے سوالات ہیں' جو صدیوں سے متجس ذہنوں کو پریشان کرتے آئے ہیں۔ لیکن ان سوالات پر بحث کا یہ موقع نہیں ہے اور نہ مافوق الفطرت امور سے متعلق فلسفیانہ نظریات پر روشنی ڈالنے کا یہ محل ہے۔ ہمارے مخاطب وہ باایمان لوگ ہیں جن کے لیے نظر نہ آنے والا عالم روحانی نظر آنے والی مادی دنیا سے زیادہ حقیقی اور اہم ہے۔ قرآن مجید میں تاکید کے ساتھ بار بار یہ بات کہی گئی ہے کہ اس مقدس کتاب کی تخلیق میں کوئی انسان شریک نہیں ہے۔ یہ مسلمانوں کے ایمان و عقیدہ کا مرکزی نقطہ ہے کہ قرآن مجید صرف اور صرف اللہ کا کلام ہے اور اللہ کے کلام کو انسان تبدیل نہیں کر سکتا۔

عیسائیوں اور یہودیوں کی طرح مسلمانوں کا بھی یہ عقیدہ ہے کہ زمین اور آسمان پر پائی جانے والی ہر چیز کا خالق صرف اللہ ہے۔ اور اس کی مرضی کے بغیر پتا بھی نہیں ہل سکتا۔ لیکن یہودی تورات کو اور اکثر عیسائی بائبل کو مِنْ وَعَنْ اللہ کا کلام نہیں سمجھتے۔ جب کہ مسلمان قرآن مجید کے ہر لفظ کو کلام الٰہی مانتے ہیں۔ مسلمان دوسرے مذاہب کے پیغمبروں پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور ان کی کتابوں کو بھی قبول کرتے ہیں بشرط کہ وہ اسی حالت میں ہوں جیسی کہ نازل ہوئیں تھیں۔ لیکن مسلمانوں کے لیے رسول اللہ ﷺ خاتم المرسلین ہیں۔ آپ پیغمبر آخر الزماں ہیں اور آپ کے بعد نبوت پر مہر لگ گئی۔ وہ آخری پیغمبر کیوں ہیں اور کیوں نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا؟ ان سوالوں کا جواب علامہ اقبال نے دیا ہے:

"اسلام میں منصب رسالت درجہ کمال کو پہنچ کر خود اپنے اختتام کا تقاضا کرتا ہے۔ اس بات کی اساس یہ خیال ہے کہ حیات انسانی تا قیامت خارجی بیساکھیوں کے سہارے نہیں چل سکتی' انسان کو مکمل شعورِ ذات کے لیے' خود اپنے وسائل پر انحصار کے لیے آزاد چھوڑ دینا ناگزیر ہے۔"

پیغمبری الوہیت کی خالق نہیں ہو سکتی۔ پیغمبر دراصل صفات الوہیت سے متصف نہیں تھے۔ وہ صرف اللہ کے پیغام کو بندوں تک پہنچانے کا ایک ذریعہ تھے۔ اس لیے قرآن مجید اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ دوسرے پیغمبروں کی طرح نبی اکرم ﷺ بھی ایک انسان تھے اور تمام انبیاء علیہم السلام نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اپنے اچھے اور برے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعمال کے لیے انسان صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہے۔ جزا اور سزا کا فیصلہ صرف اسی ذات مطلق کے ہاتھ میں ہے اور روز قیامت وہی متقی لوگوں کو انعام سے نوازے گا اور گناہ گاروں کو سزا کا مستحق قرار دے گا۔ اس لیے اسی ذات واحد کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فیصلوں میں دخل اندازی کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام لفظ بہ لفظ نبی اکرم ﷺ کے ذریعے ان تک پہنچا ہے' جو قرآن مجید کی شکل میں آج تک محفوظ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کے علاوہ کوئی مافوق الفطرت طاقت نہیں تھی۔ ایسی طاقت کی نہ کبھی آپ نے تمنا کی اور نہ ہی آپ ﷺ کو اللہ کی طرف سے عطا کی گئی۔ جب آپ ﷺ کے دشمنوں نے مطالبہ کیا کہ آپ ﷺ پیغمبری کے دعوے کے ثبوت میں کوئی معجزہ دکھائیں تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ قرآن مجید ہی آپ کا واحد معجزہ ہے جو آپ ﷺ پر وحی کی صورت میں نازل ہوا ہے۔ اللہ کے پیغام کی ترسیل ہی آپ ﷺ کا مقصد حیات تھا۔ اور اس مقصد کی تکمیل میں آپ ﷺ کے قدم کبھی نہیں ڈگمگائے۔ اس منزل تک پہنچنے کے لیے آپ ﷺ کو بے پناہ دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا بے شمار مصیبتیں جھیلنی پڑیں۔ پھر آپ ﷺ ثابت قدم رہے اور بالآخر کامیاب و کامران ہوئے۔ آپ ﷺ کی کامیابی نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔ ایچ۔ جی۔ ویلس (H.G. WELLS) اپنے معاندانہ رویے کے باوجود یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوا کہ :

> "اسلام اس لیے غالب ہوا کہ یہ اس زمانے کا سب سے بہتر سیاسی و سماجی نظام تھا۔ یہ مذہب جہاں بھی پہنچا وہاں کے لوگوں کی اکثریت سیاسی شعور سے بے گانہ تھی۔ لوگ غیر تعلیم یافتہ اور غیر منظم تھے۔ انہیں دھمکایا جاتا تھا۔ ڈرایا جاتا تھا۔ لوٹا جاتا تھا اور اس وقت کی حکومتیں عوام سے لاپرواہ اور ان کے مسائل سے ناواقف تھیں۔ اسلام ایک وسیع ترین۔ تازہ ترین اور صاف و شفاف سیاسی تصور پیش کرتا تھا جو تاریخ میں پہلی مرتبہ کامیابی سے برتا گیا۔ دوسرے تمام مذاہب کے مقابلے میں اسلام نے نوع انسانی کی بھلائی و فلاح کو زیادہ مقدم رکھا اور انہیں بہتر زندگی گزارنے کے مواقع فراہم کیے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی سیاست اعلیٰ وارفع ترین معنوں میں سیاست تھی۔ جس کا مقصد غریبوں اور ناداروں کی ترقی اور کچلے ہوئے طبقوں کی بھلائی و بہبودی تھا اور نبی اکرم ﷺ کو یقین تھا کہ ان دونوں مقاصد کا حصول تب ہی ممکن ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے کو اختیار کرلے۔ آپ نے لوگوں کو یہ بھی یقین دلایا کہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی انہیں حاصل ہے اور قرآن حکیم اللہ کے انہی رہنمایانہ احکامات پر مشتمل کتاب ہے۔

اسلام قبول کر لینے کے بعد جب لوگوں کو آپ ﷺ کا قرب حاصل ہوا تو ان کی نظروں میں نبی اکرم ﷺ کے لیے نہ صرف تعظیم و تحسین کے جذبات پیدا ہوئے' بلکہ ایک طرح کا تقدس بھی شامل ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہیں اور وہ عام انسانوں سے بلند تر درجہ رکھتے ہیں۔ سب کی طرح انسان ہیں اور اعلیٰ وارفع ترین انسان کا بھی رب جلیل سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا اور صرف اللہ کی ذات ہی قابل پرستش ہے۔

سیدنا محمد ﷺ نے بڑے عجز و انکساری سے اپنا کام جاری رکھا۔ آپ ﷺ نے نہ روحانی برتری ظاہر کرنے کی کوشش کی اور نہ کبھی دنیاوی شان و شوکت کا اظہار فرمایا۔ ایک انسان کی حیثیت سے آپ ﷺ سے بعض بشری عمل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر تاکید بھی کی گئی۔ مثال کے طور پر ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ بہت ہی اہم قبیلوں کے سرداروں سے محو گفتگو تھے اور ان کو قبول اسلام کی طرف راغب کرنے کی کوشش فرما رہے تھے۔ اسی اثناء میں ایک اندھا آدمی دینی معاملات میں رہنمائی کے لیے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس اندھے کو واپس کر دیا۔ اس بے اعتنائی پر اللہ تعالیٰ نے فوراً وحی کے ذریعہ ارشاد فرمایا :

"جب ایک اندھا آدمی تمہارے پاس آیا تو تمہارے ماتھے پر بل پڑ گئے۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہی سدھرنے اور سنورنے کے لیے آیا ہے۔ یا وہ نصیحت پر غور کرتا تو اس کو نفع ہوتا۔ تم اس کی طرف زیادہ توجہ کرتے ہو جو لاپرواہی برتتا ہے۔ اگر وہ پاکیزہ راہ قبول نہ کرے تو تم پر کوئی الزام نہیں ہے۔ اور تم اس کی طرف توجہ نہیں کرتے جو تمہارے پاس دوڑتا چلا آتا ہے۔ اور وہ اللہ سے ڈرتا بھی ہے۔ تم اس سے بے رُخی کرنے لگے' ایسا نہ کرو۔ بیشک یہ ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نصیحت نامہ ہے۔" (سورہ عبس : ا تا ۱۱)

اس کے علاوہ کئی اور موقعوں پر بھی نبی اکرم ﷺ کی یاد دہانی کرائی جاتی رہی کہ آپ کو کن باتوں پر عمل کرنا ہے اور کئی باتوں سے پرہیز گویا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے درمیان ایک ربط سا قائم رہا۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیشہ خود کو اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجز و حقیر ظاہر کیا۔ آپ ﷺ نے اپنی امت کو خبردار فرمایا کہ اللہ اور رسول ﷺ کو ایک سطح پر نہ رکھیں۔ آپ ﷺ اس معاملے میں اتنے محتاط تھے کہ آپ ﷺ نے کبھی اپنی تصویر یا مجسمہ بنانے کی اجازت نہیں دی۔ اور نہ ہی اپنے مزار مبارک پر کسی معبد کی تعمیر کی اجازت دی کیونکہ آپ ﷺ کو اندیشہ تھا کہ لوگ کہیں ان چیزوں کی پرستش نہ شروع کردیں اور اس طرح شرک کے مرتکب ہوں۔

کئی احادیث اس بات کی شہادت میں ملتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خود کو دیوتا بنانے کی کوششوں کی سختی سے ممانعت فرمائی۔ درحقیقت قرآن مجید میں یہ واضح کردیا گیا ہے کہ شرک بھی کفر کی طرح ہی گناہ عظیم ہے۔

اس کے باوجود آپ ﷺ کے بیشتر پیروؤں نے اپنی بے پناہ عقیدت کے باعث غلو سے کام لیتے ہوئے آپ ﷺ کے مقام کو الوہیت کے درجے تک پہنچانے کی کوشش کی۔ مسلمانوں کے بعض فرقے تو آپ ﷺ کو اللہ سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔ ماہر اسلامیات پروفیسر کینٹول اسمتھ (CANTWELL SMITH) کے الفاظ میں :

"مسلمان اللہ کے خلاف کلمات کو برداشت کرلیں گے۔ ان میں دہریے بھی ہیں اور دہریت پر مبنی تصانیف بھی اور عقلیت پسند سوسائٹیاں بھی موجود ہیں۔ لیکن محمد ﷺ کے خلاف ایک لفظ بھی مسلمانوں کو برافروختہ کرنے کے لیے کافی ہے۔ وہ چاہے کتنے ہی روشن خیال کیوں نہ ہوں۔"

یعنی "باخدا دیوانہ باش' با محمد (ﷺ) ہوشیار۔"

مختلف ممالک میں اسلام کی اشاعت میں گزری ہوئی کئی صدیوں کے دوران نبی اکرم ﷺ کے خلاف دشنام طرازیوں کے ردعمل کے طور پر مسلمانوں نے آپ ﷺ کی عظیم شخصیت کے گرد ہزار رنگ داستانوں اور خیالی افسانوں کا ایک جال سا بن دیا ہے۔ یہ مبالغہ آرائی رسول اللہ ﷺ کی سخت ممانعت کے باوجود روا رکھی گئی۔ کئی احادیث میں ایسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مبالغہ آمیز تعظیم پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ متعدد بار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ بھی اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح ایک انسان ہیں۔

مثال کے طور ایک دن آپ ﷺ نے لوگوں کو کھجور کی کاشت کرتے ہوئے پایا۔ آپ ﷺ نے انہیں درخت لگانے کا نیا طریقہ بتایا۔ لیکن اس سے پیداوار میں خاصی کمی واقع ہوگئی۔ جب یہ بات آپ ﷺ کے علم میں لائی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا :

"میں بھی صرف ایک انسان ہوں۔ جب میں تمہیں دینی امور میں اللہ کے نام پر حکم دوں تو تم اس کی تعمیل کرو لیکن دنیاوی معاملات میں اپنی شخصی رائے کا اظہار کروں تو سمجھ لو کہ ان معاملات میں میری حیثیت ایک بشر سے زیادہ نہیں۔"

اسلام کے دشمنوں نے چند قرآنی آیات کو اس بہانے سے ہدف بنایا کہ نبی اکرم ﷺ نے بعض حالات اور مسائل سے نمٹنے کے لیے (نعوذ باللہ) آیات کو اپنے ذہن سے اختراع کیا ہے۔ لیکن آیات قرآنی کا سرسری مطالعہ بھی یہ بات ثابت کرنے کے لیے کافی ہے کہ قرآن حکیم کی اساس ہی ایسے احکامات پر مبنی ہے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کی روز مرہ زندگی میں رہنمائی فرماتا ہے۔ آپ ﷺ پر قرآنی آیات پاکیزہ راستہ دکھانے کے لیے رہنمایانہ اصولوں کی صورت میں نازل ہوئیں یا پھر غلطیوں کی تصحیح کے لیے نصیحت کی صورت میں۔ لہٰذا صرف عام واقعات یا پھر صرف اخلاقی مسائل کا بیان ہی ان کا مقصد نہیں ہو سکتا۔ ان میں کچھ خاص واقعات کا بھی ذکر ملتا ہے۔

رسول اللہ کے ناقد آپ ﷺ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ بعض ہنگامی حالات کے زیر اثر آپ ﷺ نے (نعوذ باللہ) اختراع کا کام لیا۔ خاص طور سے ذاتی نوعیت کے معاملات میں۔ مثلاً جب سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی گئی تو ان کی پاک دامنی کے ثبوت میں وحی نازل ہوئی۔ دوسری وحی میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے شادی کی اجازت مرحمت فرمائی گئی۔ جو سیدنا زید رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں اور سیدنا زید رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے متبنٰی بیٹے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے ازدواجی تنازعات کے سلجھانے کے لیے بھی ایک وحی نازل ہوئی۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے یہ واقعات بہت ہی اہمیت اور دور رس نتائج کے حامل تھے اور پوری امت کا ان سے متاثر ہونا لازمی تھا۔ ان معاملات میں آپ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی کی درخواست کی اور اللہ نے آپ ﷺ کو صحیح راہ دکھائی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعلق وحی میں کسی پاک دامن عورت پر بہتان تراشی کی ممانعت کی گئی اور بہتان لگانے والے لوگوں کے لیے سزا تجویز کی گئی۔ ایسے واقعات کی تصدیق کے اصول بھی بتائے گئے۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے متعلق وحی میں گود لینے کی قدیم رسم کو ترک کرنے کے احکامات نازل ہوئے اور ازواج مطہرات سے متعلق وحی میں ازدواجی تعلقات کے بارے میں ضابطہ اخلاق نازل ہوا۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید میں مسلمانوں کی روز مرہ زندگی سے متعلق ہدایات موجود ہیں۔ مثلاً گھر میں کس طرح داخل ہونا چاہیے۔ سلام میں پہل کرنا چاہیے۔ کس طرح کا لباس پہننا چاہیے۔ گفتگو کا انداز کیسا ہو۔ اگر یہ واقعات چیدہ چیدہ ہوتے تو شخصی مفاد کے لیے قرآنی آیات کا استعمال سمجھ میں آسکتا تھا۔ لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ تمام آیات قرآنی احکامات کا ایک اٹوٹ حصہ ہیں۔

قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کی شخصیت کو قرآنی تعلیمات کا مجسم نمونہ اور ایک مثالی انسان کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے۔ ایسے واقعات کو حذف کر دینا ممکن نہیں تھا جو نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے پریشانی اور الجھن کا باعث بنے ہوئے تھے کیوں کہ یہ بات قرآن مجید کے مزاج کے مطابق نہ ہوتی۔ آپ ﷺ کی زندگی ایک کھلی کتاب ہے۔ قرآنی آیات کو سمجھنے اور ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے لیے یہ بات ضروری بھی تھی۔ اسی لیے آپ ﷺ نے اپنی زندگی کے تمام حالات سے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو واقف رکھا اور کوئی بات مخفی نہیں رکھی۔

قرآن مجید دوسرے آسمانی صحیفوں سے کئی باتوں میں مختلف ہے۔ یہ صرف اخلاقی ضابطوں، فلسفے اور الطبیعاتی امور پر مشتمل کتاب نہیں ہے بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو پاکیزہ اعمال کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ مقامی واقعات سے متعلق نازل شدہ آیات بھی سبق آموز ہیں۔ یہ آیات مذہبی اعتبار سے کم اور تاریخی اعتبار سے زیادہ اہمیت کی حامل ہو سکتی ہیں یا آخرت سے زیادہ مادی اُمور سے متعلق ہو سکتی ہیں۔ لیکن ہر صورت میں اُن کی اخلاق سازی کی اہمیت مسلم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ آیات مادی اور روحانی امور کا حسین امتزاج ہیں۔ کہیں پر ایک پہلو حاوی ہے تو کہیں پر دوسرا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ کی زندگی مسلمانوں کے لیے ایک آئینہ ہے جس میں وہ قرآنی احکامات کو ثمر آور ہوتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔ آپ ﷺ انسانیت کی معراج کا نمونہ ہیں اور آپ ﷺ کی تقلید ضروری ہے۔ پھر بھی آخری دم تک آپ ﷺ اسی انسانی معاشرے کے ایک فرد رہے۔ آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم ہی کی طرح گفتگو بھی کرتے تھے۔ مسکراتے بھی تھے۔ اور صدمے بھی برداشت کرتے تھے۔ سب کی طرح آپ ﷺ کی آنکھیں بھی نم ہوتی تھیں۔ آپ ﷺ نے سب کی طرح شادیاں بھی کیں۔ اولادیں بھی پیدا کیں۔ نبی اکرم ﷺ دین فطرت کے مبلغ بھی تھے اور ایک بہترین منتظم بھی۔ آپ ﷺ ایک بہترین منصف بھی تھے اور ایک عظیم قانون ساز بھی۔ آپ ﷺ بہادر سپاہی بھی تھے اور ایک بہترین پیغامبر بھی۔ آپ ﷺ سے پہلے کسی مذہبی رہنما میں یہ تمام خوبیاں ایک ساتھ جمع نہ ہو سکتی تھیں۔ آپ ﷺ کی عظیم شخصیت کو کسی بنے بنائے سانچے میں سمیٹنا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ذریعے حق کی ترسیل کے لیے آپ ﷺ کو منتخب کیا۔

قرآن مجید مختلف سورتوں کی شکل میں نازل ہوا جن میں موقع بہ موقع ہدایتیں نازل ہوتی رہیں۔ ان ہدایات سے قدرتی طور پر اصول و ضوابط حاصل ہوئے۔ اگرچہ ہر زمانے میں ان کی مختلف تعبیریں کی گئیں۔ چونکہ پیغمبر اسلام اپنی امت کے لیے ایک مثالی انسان تھے اس لیے یہ ضروری تھا کہ آپ کا ہر عمل عوامی تنقیح کے لیے کھلا ہو۔ دوسرے مذاہب کے پیغمبروں کی شخصیتیں افسانوں اور داستانوں کے غبار میں دھندلائی ہوئی تصویر کی طرح ہیں۔ ان کے افعال و اقوال کو ثابت کرنے کے لیے بہت کم تاریخی شہادتیں دستیاب ہیں۔ لیکن دونوں ہی اظہر من الشمس ہیں۔ رام چندر جی کا جنم آج سے پانچ ہزار سال قبل ہوا تھا۔ اس لیے اُن کی شخصیت کو تاریخی تناظر میں دیکھنا ممکن نہیں ہے۔ یہی حال مہاتما گوتم بدھ۔ زرتشت اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا ہے۔ حتیٰ کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے حالات بھی واضح طور پر دنیا کے سامنے نہیں آسکے۔ لیکن نبی اکرم ﷺ کی زندگی سے متعلق مکمل تاریخی مواد آج بھی دستیاب ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آج کے معیار کے مطابق یہ مواد مکمل نہ تسلیم کیا جائے۔ جیسا کہ مشہور مورخ فلپ ہٹی نے اپنی کتاب "عربوں کی تاریخ" میں لکھا ہے :

"دنیا کے پیغمبروں میں وہ تنہا پیغمبر ہیں جو تاریخ کی روشنی میں پیدا ہوئے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ عرصہ بعد ہی آپ کی امت نے آپ کو الوہی صفات کی حامل شخصیت بنا دیا۔ آپ کی احادیث میں تحریف کی گئی اور آپ کے افعال کو بھی غلط انداز میں پیش کیا گیا۔ آپ نے جن مخصوص حالات میں اپنا فرض انجام دیا ان کی روشنی میں آپ کی زندگی کو پرکھنے میں اکثر مسلم مورخ اور مبصر بھی ناکام رہے۔ یہ مورخ اس عہد کی اہمیت کو سمجھنے سے قاصر رہے۔ ان لوگوں نے دنیاوی اور عارضی امور کو تقدس کا درجہ دے دیا اور مادی و روحانی معاملات کا فرق نہ سمجھ سکے۔ ان لوگوں نے اسلام کو ایک جامد فلسفہ بنا دیا اور نبی اکرم ﷺ کو ایک جمہوریت پسند شخصیت کی بجائے ایک آمر کے روپ میں پیش کیا۔ آپ یقیناً ایک انقلابی شخصیت کے مالک تھے۔ اور آپ کی تعلیمات زماں و مکاں کی حدود سے بالاتر ہیں۔ آپ نے اپنی امت کے عادات و خصائل کو زیر و زبر کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ قدیم رسم و رواج کی بیخ کنی کیے بغیر آپ نے ضروری ترمیم کے ساتھ انہیں برقرار رکھا۔

قرآن حکیم نے خود آپ کو اپنے کام میں احتیاط برتنے کی تلقین کی ہے۔ یہ تلقین بھی کی گئی کہ لوگوں کو زور زبردستی سے نہیں بلکہ نرمی کے ساتھ سمجھا کر اسلام کی طرف راغب کیا جائے اور بالآخر آپ ایک ایسے معاشرتی نظام کی تعمیر میں کامیاب ہوئے جس نے ایک سو سال کی قلیل مدت میں دنیا کے لاکھوں انسانوں کی تقدیر بدل دی۔ اسی لیے ون ووڈ ریڈ (WIN WOOD RIED) نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف "انسان کی شہادت" (MARTYRDOM OF MAN) میں لکھا ہے کہ:

> "بجائے یہ شور مچانے کے کہ نبی اکرم ﷺ نے کچھ نہیں کیا ہمیں اس بات پر حیرت کرنی چاہئے کہ آپ ﷺ نے اتنا کچھ کر دکھایا۔ ایک فرد واحد تاریخ انسانی کو کس حد تک متاثر کر سکتا ہے اس کی بہترین مثال آپ کی شخصیت ہے۔ اس فرد واحد نے چہار دانگ عالم میں اپنی قوم کی عظمت کا سکہ بٹھا دیا اور نصف کرہ ارض پر اپنی زبان کی ترویج کا باعث بنا۔"

میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ پر مکمل قرآن بہ یک وقت نازل نہیں ہوا۔ بلکہ حسب ضرورت وقفے وقفے سے نازل ہوتا رہا۔ قرآن مجید کا نزول اس وقت شروع ہوا جب آپ کی عمر چالیس سال تھی اور تیئس سال بعد آپ کے وصال تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ سلسلہ جاری رہا۔ لہٰذا آیات قرآنی کا جائزہ اس زاویے سے لینا چاہیے جس کو اسلامی دینیات میں "شان نزول" کہا جاتا ہے۔ یہ حالات قرآن مجید کا ضروری حصہ ہیں۔ قرآنی آیات کے لب و لہجے میں وقت کے تقاضوں کے مطابق تبدیلی محسوس کی جا سکتی ہے۔ بعض اوقات صرف چند آیات کا نزول ہوا اور بعض مرتبہ پوری ایک سورت کا۔ قرآن مجید میں اکثر بیانات اور احکامات کی تکرار ملتی ہے۔ مختلف واقعات سے متعلق نازل ہونے والی آیات میں وقت کے تقاضے کے مطابق پہلے نازل شدہ احکامات اور رہنما اصولوں کو دہرایا جانا ناگزیر تھا۔ لیکن تمام آیات میں اللہ کی وحدانیت اور اس کے قادر مطلق ہونے کا بنیادی پیغام بار بار دہرایا گیا ہے۔ باایمان لوگوں کو مسلسل تاکید کی گئی کہ ان باتوں پر سمجھوتہ ممکن نہیں۔ ان حقائق کی روشنی میں "آیات شیطانی" کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ جن کو سلمان رشدی کے ناول کی وجہ سے دنیا بھر میں شہرت حاصل ہوئی ہے۔

اپنے ناول "شیطانی آیات" میں سلمان رشدی نے اس قصے کو اپنے مخصوص انداز میں پیش کیا ہے۔ مشرکین مکہ میں تین دیویاں لات، عزیٰ اور منات بہت مقبول تھیں۔ ان کے بتوں کی پرستش کی جاتی تھی۔ سلمان رشدی کا بیان ہے کہ اپنے پیروؤں کی تعداد میں اضافے کی خاطر رسول اللہ ﷺ نے (نعوذ باللہ) ان بتوں کی تعریف میں کچھ آیات سنائیں اور ان بتوں کو "اعلیٰ منصب پر فائز پرندے" قرار دیا "جن کی مداخلت کی یقیناً خواہش کی جاتی ہے" یہ سنتے ہی خانہ کعبہ میں موجود مسلمانوں اور مشرکوں کے ملے جلے مجمع میں ہلچل مچ گئی۔ ایک شور برپا ہو گیا اور یہ چیخ و پکار ایک اسکینڈل کی شکل اختیار کر گئی۔ خوشیاں منائی گئیں اور مشرکین مکہ اپنی دیوی "لات" کے گن گانے لگے۔ رشدی کا بیان ہے کہ "جب مشرکین مکہ کے ساتھ مفاہمت کی کوشش ناکام ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے بتوں کے سامنے کھڑے ہو کر ان آیات کے رد کیے جانے کا اعلان کیا۔ اور فرمایا کہ یہ آیات شیطان نے آپ کے کان میں پھونک دی تھی۔ ان آیات کو قرآن مجید میں سے خارج کر دیا گیا اور ان کی جگہ دوسری آیات شامل کر لی گئیں۔

یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ کئی مستشرقین نے بھی اس قصے کی اسی طرح تشہیر کی ہے۔ اس روایت کو مستشرقین نے بھی قدیم مسلم مورخوں کی تحریروں سے حاصل کیا۔ اور اس میں مزید ریشہ دوانیاں کی ہیں۔ ... کے بیان کے مطابق یہ واقعہ اس وقت پیش آیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب رسول اللہ ﷺ نے برملا تبلیغ دین کی ابتدا کی تھی۔ آپ ﷺ کے مخالفین اور ناقدین نے اس واقعہ کو کافی نمایاں انداز میں پیش کیا ہے کیونکہ کہا جاتا ہے کہ اس سے آپ ﷺ کے مشن (دینی تحریک) کے کھوکھلے پن کا اظہار ہوتا ہے۔ خصوصاً یہ دعویٰ مشکوک ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید ایک آسمانی کتاب ہے اور یہی دعویٰ اسلام کے عقیدے کی بنیاد ہے چونکہ اس قصے کو رسول اللہ ﷺ کے پاکیزہ کردار کو بھی مشکوک بنانے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ اس لیے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ اس قصے کی پوری چھان بین کی جائے اور اس کو صحیح تاریخی پس منظر میں سمجھا جائے۔

میں پہلے ہی واضح کر چکا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے اسلام کے اس بنیادی عقیدے کی اشاعت کی کہ "نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے وہ تمام کائنات کا خالق ہے۔ وہ سب کو دیکھتا ہے لیکن اس کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ وہ قادر مطلق ہے' ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ اس کے اور اس کی مخلوق کے درمیان کوئی شخص وسیلہ نہیں بن سکتا۔" یہی اسلام کے عقیدہ توحید کی روح ہے۔ یہ عقیدہ ہر شک و شبہ سے اور ہر شرط سے بالاتر ہے۔ اور اس پر کوئی سمجھوتہ ممکن نہیں۔ خالق و مخلوق کے درمیان نہ انسان واسطہ بن سکتا ہے اور نہ ہی کوئی دیوتا۔ نہ کوئی جاندار نہ ہی کوئی بے جان پیغمبر صرف اللہ کے پیغام کی ترسیل کا ذریعہ ہیں۔ کسی پیغمبر کو یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلوں میں مداخلت کر سکے اور نہ ہی وہ اللہ اور بندے کے رشتے پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ روز حشر اللہ اپنے بندوں کو نیک یا بد اعمال کی کسوٹی پر جانچے گا۔ اور جزا یا سزا کا فیصلہ سنائے گا۔ وہ لوگ جو پیغمبروں کے بتائے ہوئے رستے پر گامزن ہوں گے اور نیک اعمال پر کاربند ہوں گے اللہ کے انعام کے حقدار قرار پائیں گے۔ اور جو لوگ پیغمبروں کی نافرمانی کریں گے اور اعمال بد کے مرتکب ہوں گے وہ سزا کے مستحق قرار دیئے جائیں گے یہی قرآنی تعلیمات کی بنیاد ہے۔

اب ہم "شیطانی آیات" سے متعلق نام نہاد روایت کا مطالعہ کریں گے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ واقعہ نبی اکرم ﷺ کی نبوت کے ابتدائی دور میں پیش آیا۔ ایک دن آپ ﷺ نے خانہ کعبہ (اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا) میں سورہ نجم کی تلاوت فرما رہے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اس موقع پر نبی اکرم ﷺ کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کیا کبھی تم نے لات' عزیٰ اور تیسری دیوی منات پر غور کیا ہے۔ وہ اعلیٰ منصب پر فائز پرندے ہیں جن کی مداخلت کی امید کی جا سکتی ہے۔"

اس وقت خانہ کعبہ میں موجود مسلمانوں اور مشرکوں کے ملے جلے مجمع میں ہلچل مچ گئی۔ مشرکین مکہ ان دیویوں کا بہت احترام کرتے تھے۔ اس بات پر انہیں بے حد مسرت ہوئی کہ ان بتوں کے نام نبی اکرم ﷺ کی زبان پر آگئے۔ ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح ان سے مصالحت کے لیے پہل کر رہے ہیں۔ ان آیات کو سنتے ہی مسلمانوں کے ساتھ مشرک بھی سجدے میں گر پڑے۔ کہا جاتا ہے کہ اللہ کے فرشتے جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یہ الفاظ شیطان نے آپ کی زبان پر جاری کر دیئے تھے۔ لہٰذا ان الفاظ کو رد کر دیا جائے' اسی لیے یہ الفاظ شیطانی آیات کے نام سے مشہور ہوئے۔

صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ کہانی قرآنی تعلیمات کے سراسر منافی ہے۔ قرآنی تعلیمات میں توحید بنیادی عقیدہ ہے۔ اس لیے یہ من گھڑت کہانی رسول اللہ ﷺ کے مشن کے خلاف بھی ایک سازش ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے ابتدائی دور میں مشرکین مکہ کے ایک نمائندہ وفد نے جب آپ ﷺ سے یہ درخواست کی کہ آپ ﷺ ان کے بتوں کو مان لیں تو وہ بھی اللہ پر ایمان لے آئیں گے تو آپ ﷺ نے جواب دیا تھا: "اگر تم میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند رکھ دو تب بھی میں اس اعلان سے باز نہیں آؤں گا کہ اللہ ایک ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔"

ابن اسحاق (متوفی ۷۶۸ء) نے سب سے پہلے اس قصے کو اپنی کتاب "سیرت رسول اللہ ﷺ" میں شامل کیا۔ کہا جاتا ہے کہ کئی راویوں نے اس روایت کو بیان کیا ہے۔ ابن اسحاق نے اس روایت کو رسول اللہ ﷺ کے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ (وفات ۶۸۷ء) کے نام سے منسوب کیا ہے۔ اس کتاب کے اوراق مختلف شہروں میں بکھرے پڑے تھے۔ ابن اسحاق کی موت کے ایک سو سال بعد ابن ہشام (وفات ۸۳۴ء) نے ان منتشر اوراق کو جمع کر کے کتابی صورت میں ترتیب دیا اس طرح یہ کتاب نبی اکرم ﷺ کے سیرت نگاروں کے لیے بنیادی ماخذ بن گئی۔ لیکن ابن ہشام نے اپنی مرتبہ کتاب میں شیطانی آیات کی روایت کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس نے اس قصے کو دروغ گوئی پر محمول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے نظرانداز کر دیا' لیکن بعد کے مؤرخوں نے اس قصے کو اپنی کتابوں میں شامل کر لیا۔ مثلاً واقدی (۷۵۷ء تا ۸۲۲ء) ابن مسعود (۷۶۴ء تا ۸۴۵ء) اور طبری (۸۳۹ء تا ۹۲۳ء) نے احتیاط کا دامن ہاتھ سے چھوڑ کر ابن اسحاق کے حوالے سے اس قصے کو اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی زندگی سے متعلق تفصیلات جمع کرنے میں ابن اسحاق کے کام کی بڑی اہمیت ہے۔ لیکن اکثر وہ غیر ذمہ دارانہ بیانات لکھنے پر مائل ہو جاتا ہے۔ حقائق کے جمع کرنے میں اس نے اگرچہ بہت محنت کی ہے لیکن اکثر وہ حقیقت اور افسانے میں امتیاز کرنے سے قاصر ہے۔ اسی لیے وہ اپنے کئی ہم عصر عالموں کی ملامت کا نشانہ بنا۔ اکثر علما نے ابن اسحاق کے جذباتی طرز تحریر' غیر متوازن رویے اور واقعات کو رومانوی رنگ میں پیش کرنے کے رجحان کی مذمت کی ہے۔ اسلام کے چار مسلکوں میں سے ایک کے بانی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (جو ابن اسحاق کے ہم عصر تھے) نے اس کو شیطان کہا ہے۔ جو غلط واقعات کے ذریعے لوگوں کو بہکا رہا ہے۔ اُسی زمانے کے ممتاز عالم ہشام بن عرامہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابن اسحاق کے بارے میں کہا کہ "بدمعاش جھوٹ بکتا ہے۔" اسلام کے عظیم ماہر فقہ امام حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ابن اسحاق کی تصنیف کو ناقابل اعتبار قرار دیا۔

دیگر کئی عالموں نے بھی ابن اسحاق کی کتاب کے بارے میں ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اس کے بعد آنے والے مورخوں واقدی' ابن مسعود اور طبری کا حال بھی اس سے مختلف نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی تحریریں بھی بہت سی افسانوی داستانوں پر مشتمل ہیں۔ بدقسمتی سے ان تحریروں کو اسلام کے ابتدائی دور کی فن تاریخ نویسی کی بنیادی کتابوں کا درجہ حاصل ہو گیا ہے۔ اس لیے میری رائے میں "شیطانی آیات" کی طرح کے قصوں کی تشہیر کے لیے یہی مصنف مورد الزام قرار پاتے ہیں۔ اگرچہ ان کی تصنیفات ایک طرح سے قابل قدر بھی ہیں۔ اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ انہوں نے یہ کتابیں نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ لکھیں۔ لیکن غیر مصدقہ روایات کو اپنی تصنیفوں میں شامل کر کے انہوں نے اسلام کو جو نقصان پہنچایا ہے اس کی تلافی ممکن نہیں۔

دنیا کے عظیم مورخ ابن خلدون (۱۳۳۲ء تا ۱۴۰۶ء) نے اپنی معرکتہ الآرا تصنیف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مقدمہ" کے پیش لفظ میں لکھا ہے :

"ممتاز مسلم مورخوں نے بڑی جانفشانی سے واقعات کو جمع کر کے کتابی صورت میں شائع کیا ہے۔ لیکن کچھ لوگوں نے جنہیں تاریخ نویسی کے فن میں دخل اندازی کا حق نہیں تھا' افواہوں کو بھی اپنی تصنیفوں میں شامل کر لیا۔ یہ افواہیں ان کی اپنی ایجاد کردہ بھی تھیں۔ بعض غلط اور غیر مصدقہ قصوں کو بھی آرائش بیان کے لیے شامل کر لیا گیا۔ ان کے بعد آنے والے مصنفوں نے بھی ان سے یہ قصے مستعار لے کر ہم تک پہنچا دیئے۔"

ابن خلدون نے اس سلسلے میں واقدی کو سب سے زیادہ مورد الزام ٹھہرایا ہے۔ واقدی اور طبری نے اپنی کتابوں میں "شیطانی آیات" کے قصے کو جس انداز میں بیان کیا ہے اُس سے سر ولیم موئیر (SIR WILLIAM MUIR) نے پورا فائدہ اٹھایا اور اپنی کتاب "حیات محمد" (LIFE OF MOHAMET) میں پیغمبر اسلام کو بدنام کرنے کی پوری کوشش کی ہے' وہ لکھتا ہے :

"یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اگر اس کہانی میں کچھ نہ کچھ سچائی نہ ہوتی تو اس کو کس طرح ایجاد کیا جا سکتا تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ حبش سے مسلم مہاجر واپس مکہ پہنچ گئے تھے اور اس حقیقت کو تمام لوگ تسلیم کرتے ہیں۔ یہ لوگ اسی افواہ پر واپس آئے تھے کہ مکہ مشرف بہ اسلام ہو چکا ہے۔ اس حقیقت کا قابل فہم سراغ واقدی اور طبری کے بیانات سے ملتا ہے۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ ہم مسلمانوں کے بیان کردہ واقعات کو جوں کا توں تسلیم کر لیں یا پیغمبر اسلام کے افعال کی توضیح مافوق الفطرت مداخلت کی روشنی میں کریں جبکہ یہ عمل پیغمبر کے ذہن کی فطری کارکردگی کا نتیجہ بھی ہو سکتا ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ یہ لغزش کوئی اچانک حادثہ نہیں تھی۔ یہ کوئی اچنبھے میں ڈال کر حاصل کی ہوئی رعایت بھی نہیں تھی۔ ایسی بات بھی نہیں کہ نادانستہ طور پر کچھ غلط کلمات زبان سے ادا ہو گئے اور پھر فوراً ہی رد کر دیئے گئے۔ لوگوں کی مسلسل عداوت نے نبی اکرم ﷺ کے جوش و جذبے کو متاثر کرنا شروع کر دیا تھا۔ یہ بات راسخ العقیدہ راوی بھی مانتے ہیں کہ وہ دل ہی دل میں کسی ایسے ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقرے پر غور کر رہے تھے جو کہا جاتا ہے کہ شیطان نے ان کی زبان سے ادا کر دیا۔"

جرمن دانشور اے اسپرنگر (A. SPERINGER) نے بھی اس قصے کا سہارا لے کر اپنی کتاب (LEBENDES MOHAMED) میں نبی اکرم ﷺ کے کردار کی نام نہاد کمزوریوں کی نشان دہی پر زور دیا ہے۔ اس نے بڑی محنت اور مکاری سے مواد کو ترتیب دیا ہے۔ لیکن اسپرنگر کا رویہ بھی تاریخی حقائق کے مغائر ہے۔ مسلم محدثین کے علاوہ اس نے عیسائی پادریوں سے سنی ہوئی کہانیوں کو بھی اپنی کتاب میں استعمال کیا ہے۔ لیکن رچرڈ بیل (Richard Bell) کا کہنا ہے کہ "ان معاملات سے متعلق روایتیں انتہائی ناقابل بھروسہ ہیں۔"

دیگر کئی مغربی دانشور بھی نبی اکرم ﷺ کو "جھوٹے پیغمبر" ثابت کرنے میں پیش پیش تھے مثلاً ایچ گریمے (H. GRIMME) اور ایچ لامنس (H. Lemeens) وغیرہ۔ گریمے یہ مانتا ہے کہ آپ ایک عظیم مصلح قوم تھے اور آپ نے دولت کی غیر مساویانہ تقسیم کے خلاف بغاوت کی۔ لامنس بھی یہ تسلیم کرتا ہے کہ اکثر مسلم روایتیں ناقابل بھروسہ ہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کے خلاف وہ ان ہی روایتوں کا استعمال کرتا ہے۔ اس کی تحریروں میں وہی مخاصمانہ رویہ دکھائی دیتا ہے جو قدیم عیسائی مورخوں کا وطیرہ رہا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے خلاف ان بہتان تراشیوں سے انیسویں صدی کے ایک اہم رہنما اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے بانی سر سید احمد خاں اتنے پریشان ہوئے کہ یہاں کے تمام کام ادھورے چھوڑ کر وہ لندن روانہ ہوئے اور اپنے خرچ پر وہاں دو سال قیام کیا تاکہ ان الزامات کی تردید کے لیے انڈیا آفس لائبریری اور برٹش میوزیم آرکائیوز سے تاریخی حوالے جمع کر سکیں۔ ان حوالوں کی مدد سے انہوں نے اردو میں ایک ضخیم کتاب "خطبات احمدیہ" لکھی۔ جس کا بعد میں خود ہی انگریزی میں ترجمہ بھی کیا۔ انہوں نے شیطانی آیات" پر مبنی قصے کا تفصیلی تجزیہ کیا ہے۔ اس ضمن میں سر سید نے کئی ماہرین فقہ کے حوالوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ اس روایت میں رمق برابر صداقت نہیں ہے۔ سر سید نے خاص طور سے امام فخر الدین رازی اور قرآن مجید کے مشہور مفسر احمد البیہقی کی تحریروں سے کافی استفادہ کیا۔ سر سید نے اس زمانے کے قابل احترام ماہر دینیات حافظ ابن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حجر کا یہ اقتباس بھی نقل کیا ہے۔

"طبری نے جن احادیث اور روایتوں پر انحصار کیا ہے ان کی صحت کی کوئی اساس نہیں ہے۔"

زیر بحث احادیث اور روایتوں کی صحت کی پوری چھان بین کرنے کے بعد "سیرت النبی" کے مشہور مصنف مولانا شبلی نعمانی اس نتیجے پر پہنچے کہ "واقدی کو سچائی اور صحت مواد عزیز نہیں تھے۔ اس کی علیت افواہوں اور اسکینڈل پر پھلتی پھولتی رہی۔" ابن سعد نے متعلقہ روایت کو ابن اسحاق کی کتاب سے نقل کیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ "یہ توضیحی ساحری ہے۔" پھر بھی ان غیر مصدقہ اور جھوٹے بیانات کو بنیاد بنا کر مختلف مستشرقین نے "شیطانی آیات" کی کہانی کو نہ صرف صحیح تسلیم کر لیا بلکہ اس میں مزید رنگ آمیزی بھی کی۔ اور اس قصے کو نبی اکرم ﷺ کے کردار پر کیچڑ اچھالنے کے لیے استعمال بھی کیا۔ ان لوگوں نے اپنی تحریروں میں رسول اللہ ﷺ کی ایسی تصویر پیش کرنے کی کوشش کی گویا وہ ایک غیر اہم مقامی رہنما تھے جن کا کوئی پختہ عقیدہ نہیں تھا اور آپ ﷺ وقت کے تقاضوں کے تحت توحید جیسے بنیادی عقیدہ پر بھی سمجھوتہ کرنے کے لیے آمادہ ہو گئے تھے۔

میکسیم راڈن سن (MEXIM RODINSEN) اپنی کتاب "محمد" (ﷺ) میں لکھتا ہے کہ "ایک واقعہ ایسا ہے جس کو صحیح تسلیم کیا جا سکتا ہے کیوں کہ مسلم محدثین اس قدر ضرر رساں نتائج کے حامل واقعہ کو ایجاد نہیں کر سکتے تھے۔" لیکن ان محدثین یا راویوں نے یہی کچھ کیا ہے۔ آج اُس زمانے کی بہتیری شہادتیں دستیاب ہیں جو اس قصے کو غلط ثابت کرتی ہیں۔ پیغمبر اسلام سے متعلق ہمدردانہ جذبات رکھنے کے باوجود منٹگمری واٹ نے اپنی کتاب (BELLS INTRODUCTION TO QURAN) میں اس روایت کے بیان میں کئی صفحے سیاہ کیے ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ :

"ایسا لگتا کہ بنیادی باتوں میں یہ کہانی سچی ہے۔ کیوں کہ کوئی مسلمان محمد ﷺ کے متعلق ایسی کہانی ایجاد نہیں کر سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن میں اس واقعے کی تصدیق ملتی ہے۔"

واٹ کے دونوں ہی مفروضے غلط ہیں۔ لیکن بہ استثنائے چند، اکثر مستشرقین نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑے ذوق و شوق کے ساتھ اپنی کتابوں میں ان مفروضوں سے استفادہ کیا ہے۔ ان کا مقصد صرف پیغمبر اسلام کے کردار کو مشکوک بنانا تھا۔

سلمان رشدی کے ناول "شیطانی آیات" میں اس واقعہ کی تصویر کشی بہت ہی صدمہ پہنچانے والے انداز میں کی گئی ہے۔ اس نے ایک وحشت ناک تصویر کھینچی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ معاملہ بہت سنگین نوعیت اختیار کر گیا ہے۔ رشدی نے پرانے زخموں کو تازہ کر دیا ہے اور ساری دنیا کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو بری طرح مجروح کیا ہے۔

چنانچہ ہمارے لیے یہ اور بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم اس قصے کی تفصیلی جانچ کریں۔ کیوں کہ یہ جملہ قرآن مجید کی بنیاد ہی کو مشکوک بنا دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے "شیطانی آیات" کب' کہاں اور کیسے ادا کی تھیں؟ ان کا مسلمانوں اور منکروں پر کیا اثر ہوا تھا؟ کیا یہ آیات بعد میں رد کر دی گئیں۔ اور کیا اللہ تعالیٰ نے اس فروگذاشت پر نبی اکرم ﷺ سے باز پرس کی؟ کیا یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی طرز زندگی اور آپ کے کردار سے مطابقت رکھتا ہے؟ ان سوالوں پر ہم بعد از تحقیق تفصیل سے بحث کریں گے۔

حضرت محمد ﷺ یتیم تھے' آپ ہاشمی خاندان کے چشم و چراغ تھے جو مکہ کے ممتاز قبیلے قریش سے تعلق رکھتا تھا۔ آپ ﷺ نے بہت ہی سادہ زندگی گزاری اور ایک چرواہے کی حیثیت سے کام کیا۔ بعد میں سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے تجارتی قافلوں کے نگراں مقرر ہوئے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ایک دولت مند بیوہ تھیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی ایمانداری اور خلوص سے اس قدر متاثر ہوئیں کہ آپ ﷺ کی زوجیت قبول کر لی۔ اس وقت آپ ﷺ کی عمر پچیس سال تھی اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال تھی۔

حضرت محمد ﷺ اکثر ریاضت کے لیے پہاڑوں پر تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دن غار حرا میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتے جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے آپ ﷺ پر وحی نازل فرمائی۔ یہاں سے آپ ﷺ کی زندگی نے ایک نیا رخ اختیار کیا۔ آپ ﷺ نے بت پرستی کی مخالفت شروع کر دی اور اعلان فرما دیا کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔ بت پرستوں نے آپ ﷺ کی مخالفت بھی کی اور مذاق بھی اڑایا۔ اس مخالفت میں قبیلہ قریش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے تعلق رکھنے والے آپ کے رشتے دار ہی پیش پیش تھے۔ یہ لوگ خانہ کعبہ کے محافظ تھے۔ اس وقت خانہ کعبہ میں سینکڑوں بت نصب تھے۔ ان لوگوں نے حضرت محمد ﷺ کو سرداری کا منصب بھی پیش کیا۔ اور مال و دولت کا لالچ بھی دیا تاکہ آپ ﷺ بت پرستی کی مخالفت سے باز آجائیں۔ لیکن آپ ﷺ نے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔

مشرکین مکہ نے "شیطانی آیات" کی کہانی اس لیے ایجاد کی تاکہ اس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کو بدنام کیا جا سکے۔ اور لوگوں کو یہ باور کرایا جا سکے کہ اللہ تعالیٰ سے آپ ﷺ کی عقیدت اور صرف اُسی کی عبادت کا جذبہ دونوں مشکوک ہیں۔ اس طرح یہ کوشش اسلام کی بنیاد کو ہی ڈھا دینے کی ایک سازش تھی۔ کیوں کہ توحید کے عقیدے کے بغیر اسلام اپنی معنویت کھو دیتا۔

جنوبی ایشیا کی ایک اہم احیا پسند تنظیم جماعت اسلامی کے بانی مولانا ابو الاعلیٰ مودودی ایک اعلیٰ پائے کے مفسر قرآن ہیں۔ مولانا مودودی نے قرآن حکیم کی ایک بہت ہی بصیرت افروز تفسیر "تفہیم القرآن" لکھی ہے۔ اس تفسیر میں مولانا نے "شیطانی آیات" کی کہانی پر تفصیلی بحث کی ہے۔ اور نہایت مدلل انداز میں حقائق کا تجزیہ کیا ہے۔ انہوں نے اس موضوع سے متعلق تمام مسلم مورخین اور محدثین کی تحریریں یکجا کی ہیں۔ اور پھر یہ ثابت کیا ہے کہ ان تحریروں میں کس قدر تضاد ہے۔ مزید یہ بھی ثابت کیا ہے کہ ان مورخین میں سے کسی بھی مورخ نے قابل اعتماد تاریخی شواہد پیش نہیں کیے۔ ہر ایک نے اپنے اپنے قیاس سے کام لیا ہے۔ اس کے بعد مولانا مودودی رحمہ اللہ نے اُن حالات کا تجزیہ کیا ہے جن میں "شیطانی آیات" آپ سے منسوب کر دی گئیں تھیں اور کہا گیا تھا کہ یہ الفاظ آپ نے شیطان کے بہکانے پر پڑھ دیئے تھے۔ چونکہ یہ الفاظ آیات قرآنی کے عقیدہ توحید سے مطابقت نہیں رکھتے تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ سے اپنی خفگی کا اظہار فرمایا اور اس نتیجے میں یہ الفاظ قرآن مجید سے "خارج" کر دیئے گئے۔

مولانا مودودی سوال کرتے ہیں کہ کیا یہ الحاق الفاظ کچھ معنی رکھتے ہیں؟ کیا رسول اللہ ﷺ اتنے سادہ اور بھولے تھے کہ ان کا مقصد نہ سمجھ سکے؟ سورہ نجم کی متعلقہ آیات (۵۳ : ۱۹ تا ۲۲) کو اگر "شیطانی آیات" کے ساتھ پڑھا جائے تو اس طرح کی عبارت حاصل ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کیا تم نے لات' عزیٰ اور تیسری دیوی منات پر غور کیا ہے۔ یہ اعلیٰ منصب پر فائز پرندے ہیں' جن کی شفاعت متوقع ہے۔ خود اپنے لیے تو بیٹوں کی تمنا کرتے ہو اور اس (اللہ) کے لیے صرف بیٹیاں؟ یہ تو یقیناً غیر منصفانہ تقسیم ہے۔"

کیا اضافہ شدہ الفاظ بعد کی آیت کے متضاد نہیں ہیں؟ مولانا مودودی ایک اور پہلو پر روشنی ڈالتے ہیں۔

"نبی اکرم ﷺ کے ازلی دشمن قریش کیا اتنے احمق تھے کہ انہوں نے اس تضاد کو محسوس نہیں کیا اور آپ ﷺ کو سنتے ہی سجدے میں گر پڑے اور اعلان کر دیا کہ نبی اکرم ﷺ سے ان کے اختلافات ختم ہو گئے۔ کیا یہ واقعات کا صحیح تجزیہ کہا جا سکتا ہے؟"

اللہ تعالیٰ کی جانب سے نبی اکرم ﷺ کی تنبیہہ کا معاملہ بھی قابل غور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شیطانی آیات کی تلاوت کے لیے اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ پر خفا ہوئے' جس کی روداد سورہ بنی اسرائیل (۱۷ : ۷۳تا۷۵) میں ملتی ہے۔ اس کے بعد سورہ حج (۲۲ : ۵۲'۵۳) میں ان آیات کے اخراج کا ذکر ہے۔ شیطانی آیات کے چھ سال بعد خفگی کی آیات (سورہ بنی اسرائیل) نازل ہوئیں اور اس کے بھی تین سال بعد سورہ حج میں اخراج کی آیات نازل ہوئیں۔ لیکن یہ بات حیرت انگیز نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خفگی یا تنبیہہ کے لیے چھ برس تک انتظار فرمایا۔ جب کہ اندھے آدمی کے ایک معمولی سے واقعہ پر فوراً ہی خفگی کا اظہار فرمایا۔ پھر اس سنگین معاملے میں جس کے نتائج اتنے مضرت رساں تھے اتنی مدت کیوں درکار ہوئی؟

مولانا مودودی بجا طور پر یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ :

"عتاب (خفگی) کی آیات کو چھ سال تک التواء میں کیوں رکھا گیا؟ اور پھر اس کے بعد سورہ بنی اسرائیل (۱۷ : ۷۳تا۷۵) میں شامل کیا گیا (جن میں اللہ نے اپنے نبی پر عتاب نازل فرمایا) اور اس کے مزید تین سال بعد سورہ حج میں شیطانی آیات کی "منسوخی" کی آیات (۵۲ : ۵۳) نازل ہوئیں۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ عتاب کی آیات ایک موقع پر نازل کی گئیں اور منسوخی کی آیات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے موقع پر؟"

یہ حقیقت بھی واضح ہے کہ ان آیات کا ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ مکمل طور پر بے جوڑ ہیں۔ اور اپنے سیاق و سباق سے ہٹی ہوئی ہیں۔ اسلام دشمن مصنفین کی توضیحات اس قدر مسخ شدہ ہیں کہ کوئی ذی فہم یا محتاط آدمی ان کو قبول نہیں کرے گا۔ موئیر اور واٹ نے قیاسی اکتساب سے کام لے کر اس قصے کو قابل اعتبار بنانے کی کوشش کی ہے' ان کی تحریریں متعصب ذہن کی پیداوار ہیں۔ رشدی یہ تسلیم کرتا ہے کہ اس نے واٹ کی کتاب سے استفادہ کیا ہے۔ واٹ کی تحریر کو بنیاد بنا کر رشدی ملعون نے اپنے تخیل کو بے لگام چھوڑ دیا۔ اور نبی اکرم ﷺ کے کردار کو مضحکہ خیز انداز میں پیش کرنے کی مذموم کوشش کی ہے۔

مولانا مودودی نے انتہائی مدلل انداز میں اس روایت کے کھوکھلے پن کو بے نقاب کیا ہے جس پر ابن اسحاق' واقدی' ابن سعد' طبری اور دیگر کئی مورخوں نے انحصار کیا تھا۔ مولانا افسوس کرتے ہیں کہ یہ مورخ اپنی نیک نیتی کے باوجود اس کہانی کے تضاد اور لغویت کو سمجھنے میں ناکام رہے۔ یہ لوگ کافروں کی پھیلائی ہوئی افواہ کا شکار ہو گئے جس کو چند مسلمانوں نے بھی ناسمجھی میں دہرایا تھا۔

مولانا مودودی نے اس واقعہ کا ایک واضح خاکہ کھینچا ہے جو حقیقی واقعہ سے زیادہ قریب نظر آتا ہے۔ بمقابلہ اس مسخ شدہ خاکے کے جو ابن اسحاق نے تحریر کیا ہے۔ اور جس کو بعد کے آنے والے مورخوں نے دہرایا ہے۔ مولانا مودودی کا کہنا ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ میں سورہ نجم کی تلاوت فرما رہے تھے۔ ان آیات کے جاہ و جلال اور اثر آفرینی کا یہ عالم تھا کہ خانہ کعبہ میں موجود مشرک بھی مسلمانوں کے ساتھ سجدہ ریز ہو گئے۔ قرآن مجید میں اپنی تین دیویوں لات' عزیٰ اور منات کے ذکر پر مشرک خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے۔ اس جوش و خروش میں وہ آیات کو پوری طرح سن نہیں پائے۔ مشرکین مکہ سمجھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بتوں کی تعریف کی ہے۔ لہٰذا جب نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے تو وہ لوگ بھی سجدے میں گر پڑے۔ کعبہ میں موجود مسلمان بھی یہ سمجھے کہ رسول اللہ ﷺ اور قریش میں سمجھوتہ ہو گیا ہے لیکن جیسے ہی مشرکین مکہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو انہوں نے اپنے فعل کو جائز ثابت کرنے کے لیے یہ افواہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشہور کر دی کہ محمد ﷺ نے ان کے بتوں کی مداخلت کو تسلیم کر لیا تھا اور بعد میں اپنا ارادہ بدل دیا۔ اس دوران یہ خبر عام ہو گئی کہ محمد ﷺ اور قریش میں مصالحت ہو گئی ہے۔ جب یہ خبر ملک حبش تک پہنچی تو وہاں سے کئی مہاجر مکہ لوٹ آئے۔ چنانچہ اس بارے میں مولانا مودودی کا کہنا ہے کہ :

"تین واقعات کے یکے بعد دیگرے وقوع پذیر ہونے کی وجہ سے اس جھوٹی کہانی نے جنم لیا (۱) مشرکین مکہ کا سجدہ ریز ہو جانا (۲) ان کی جانب سے شیطانی آیات کی غلط توجیہہ اور (۳) ملک حبش سے مسلم مہاجرین کی واپسی۔ بعض ذمہ دار لوگوں نے بھی اس پر یقین کر لیا۔ کیونکہ غلطی کرنا انسانی فطرت کا خاصہ رہا ہے۔ اس طرح بعض نیک اور ذی فہم مسلمان بھی اس کا شکار ہو گئے۔"

مولانا مودودی بجا طور پر کہتے ہیں کہ وہ مسلم مورخ اور مبصر بھی جو اس روایت کو رد کرتے ہیں اس کے صحیح نتائج اور عواقب سے واقف نہیں ہیں۔ ان میں سے بعض اس روایت کو اس لیے رد کرتے ہیں کہ ایک کی بیان کردہ کہانی کو دوسرے کی تحریروں سے جوڑنے والی کڑیاں کمزور ہیں۔ جب کہ دوسرے مورخ مختلف مصنفین کی تحریروں کے تضاد کی نشاندہی کرتے ہیں اور اس لیے اس کہانی کو مشکوک قرار دیتے ہیں۔ مولانا مودودی کے الفاظ میں :

"اس نوعیت کا استدلال ان لوگوں کو تو مطمئن کر سکتا ہے جو ایمان لانے کے عزم پر قائم ہوں مگر ان کو نہیں، جو پہلے ہی شکوک میں مبتلا ہوں یا جو آج تحقیق کر کے یہ فیصلہ کرنا چاہتے ہیں کہ ایمان لائیں یا نہ لائیں۔"

اس واقعے کے بے بنیاد ہونے کے ثبوت میں اور ناقدین رسول اللہ ﷺ کے جھوٹے بیانات کی تردید کے لیے مزید شواہد بھی موجود ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ "شیطانی آیات" میں موجود تضادات اور ان کے وقوع پذیر ہونے کے وقت کا تعین انہیں مشکوک بنانے کے لیے کافی ہیں۔ اس کے علاوہ سورہ بنی اسرائیل میں شامل تنبیہہ کی آیات پر غور کرنا ضروری ہے۔ جن میں بیان ہوتا ہے کہ :

"اور جو کوئی یہاں ہدایت کے راستے کو دیکھنا نہ چاہے۔ اور آنکھ بند کر کے زندگی گزار دے تو وہ آخرت میں بھی اندھا اٹھایا جائے گا۔ اس لیے کہ حق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے راستے سے بہت دور ہٹ چکا ہو گا۔ اور انہوں نے آپ ﷺ کو ستانے اور پھسلانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی تھی۔ جو وحی ہم نے آپ پر نازل کی ہے اس سے ہٹا کر دوسری طرف آپ کو لے جاتے ہیں۔ یہ لوگ پورا زور لگا چکے تھے اور اگر ایسا کرنے میں کامیاب ہوتے تو آپ کو اپنا دوست بھی بنا لیتے۔"

مولانا مودودی کا بیان ہے کہ ان آیات کے سرسری مطالعے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نہ شیطان کے بھکانے سے متاثر ہوئے اور نہ ہی منکروں کے بلکہ اللہ پر ایمان میں آپ ثابت قدم رہے لہٰذا بالراست یا بالواسطہ تنبیہہ کی ضرورت ہی کیا تھی۔

کہا جاتا ہے کہ شیطانی آیات کو منسوخ کرنے کے لیے سورہ حج کی حسب ذیل آیات نازل ہوئیں۔

"آپ سے پہلے ہم نے جب کسی رسول یا نبی کو بھیجا تو ہر موقع پر شیطان نے اس کی دعوت اور کام میں خلل ڈالنے کی کوشش کی۔ اور بہت اڑنگے ڈالے تب اللہ نے شیطان کی ہر دخل اندازی کو ملیا میٹ کر دیا۔ اور اللہ کی آیات ثابت اور فیصلہ کن رہیں۔ اور اللہ ہی خوب جاننے والا اور دانا ہے۔ بس جن لوگوں کے دلوں میں بیماری تھی وہ تو شیطان کی ایسی حرکتوں سے فتنوں میں جا پڑے اور وہ لوگ بھی شیطان کا شکار بن گئے جن کے دل سخت تھے اور یقیناً ایسے لوگ حق کی مخالفت میں بہت آگے بڑھ گئے۔"

ان آیات اور ان سے پہلے اور بعد کی چند آیات کا تنقیدی مطالعہ کرنے والا ایک غیر متعصب شخص بہ آسانی اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ آیات پیغمبروں اور نبیوں سے متعلق عام نوعیت کے بیان پر مشتمل ہیں۔ ان میں کسی خاص واقعہ کی طرف اشارہ نہیں کیا گیا ہے۔ لہٰذا شیطانی آیات کے منسوخ کیے جانے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر کینتھ کریگ (KENETH CRAGG) جو اپنے پڑوسیوں کے صحیفے میں دلچسپی رکھتے ہیں' کا کہنا ہے کہ "کسی بھی حالت میں ابہام سے بھری ہوئی اس فضا میں کیا یہی نظریہ قابل قبول ہے کہ دانستہ طور پر بات چیت کے ذریعے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصالحت ہو گئی تھی جو بعد میں رد کر دی گئی۔ کیا قریش اب بھی یہ سمجھتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ مصالحت پر مائل ہیں؟" گریگ اس کا خود ہی جواب دیتا ہے۔ خانہ کعبہ میں یہ پہلی مثال نہیں تھی کہ مختلف عقائد کے لوگ ایک ساتھ اپنی اپنی عبادت میں مشغول ہوں۔ اس کے باوجود محمد ﷺ اپنے عقیدے پر ثابت قدم رہے اور بت پرست اپنی ضد پر اڑے رہے۔"

اس کے علاوہ چند آیات کو یہاں' وہاں سے لے کر انہیں آپس میں مربوط کرنا ہی مقصد ہے تو سورہ یونس کی یہ آیات بھی کیوں نہ ساتھ ہی پڑھی جائیں جو شیطانی آیات کی ضد ہیں اور توحید کے عقیدے پر رسول اللہ ﷺ کے مکمل ایقان کو ثابت کرتی ہیں۔

"جب ان پر ہماری صاف صاف آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ کافی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لاؤ یا اس میں کچھ تبدیلی کر دو۔ اے محمد (ﷺ) ان سے کہہ دو یہ میرے بس کی بات نہیں کہ اس قرآن میں ردوبدل کر سکوں۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے خوف ہے کہ ایک دن عذاب میں مبتلا کر دیا جاؤں۔" (سورہ یونس : ۱۵ تا ۱۶)

قرآن حکیم میں ایک اور جگہ نبی اکرم ﷺ کو تاکید کی گئی ہے کہ اگر اپنی طرف سے یا شیطان کے بہکانے میں آکر قرآن میں ردوبدل کی کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو "داہنے ہاتھ سے پکڑ لیں گے۔ پھر تو ہم تمہاری رگ حیات کاٹ دیں گے" اور پھر "کوئی تمہیں بچانے کے لیے نہیں آئے گا۔" (۶۹ : ۴۴ تا ۴۷)

حضرت محمد ﷺ نے ہمیشہ قرآن مجید پر اپنے مکمل ایمان کا اظہار کیا۔ اس مقدس کتاب سے ان کی وفاداری کبھی مشکوک نہیں رہی۔ لہٰذا آپ یہ بات سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ خود اپنی خواہش پر یا شیطان کے بہکانے میں آکر کلام اللہ میں تبدیلی کریں۔ "تنسیخ" یا "منسوخ" کیے جانے کا قدیم نظریہ یہاں قطعی غیر متعلق ہے۔ بنا کسی تضاد کے ایک آیت کو دوسری آیت سے بدلنے کی وضاحت کے لیے یہ اصطلاح استعمال کی جاتی تھی۔ چند احکامات کی تنسیخ قرآن کے بتدریج ارتقا کا ایک حصہ ہے۔ شیطانی آیات کو ان کی روائتی ہیئت میں اٹلی کے دانشور سیتانی (CETANI) نے بھی رد کر دیا ہے۔ وہ اپنی کتاب "انالی ڈیل اسلام" (ANNALI DELL ISLAM) میں لکھتا ہے :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اگر ہم اس بات کو مدنظر رکھیں کہ دیگر کئی موقعوں پر قریش مکہ نے محمد ﷺ سے اپنی دشمنی کا برملا اظہار کیا ہے اور وہ لوگ آپ ﷺ کو ہمیشہ حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے تو یہ بات بعید از قیاس لگتی ہے کہ وہ آپ ﷺ سے تلاوت کلام (پاک) سننے پر راضی ہو گئے۔ چہ جائیکہ وہ آپ ﷺ کو اللہ کا رسول ﷺ مان لینے پر راضی ہو جائیں وہ تھوڑی سی رعایت کے لیے۔ پھر آپ ﷺ نے جس عقیدے کی اشاعت بڑے خلوص اور جوش و خروش سے کی اس کو اس طرح یک لخت بدل دینے سے نہ صرف آپ ﷺ کے تقدس کو دھچکا پہنچتا بلکہ مسلمانوں میں آپ ﷺ کی توقیر کے گھٹ جانے کا اندیشہ تھا۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کی چند آیات میں تبدیلی کر کے قریش کے ساتھ مفاہمت ممکن نہیں تھی۔ وہ بھی ایسے وقت جب کہ قرآن کا بیشتر حصہ مشرکین مکہ اور ان کے دیوتاؤں کی سخت ترین مذمت پر مشتمل تھا۔"

سیتانی کی کتاب سے حوالے دینے کے بعد ٹور آندرے (TOR ANDRAE) اپنی کتاب "محمد (ﷺ) شخص اور عقیدہ" :

(MUHAMMED: THE MAN AND HIS FAITH)

میں لکھتا ہے کہ :

"ابن سعد کی لکھی ہوئی کہانی مشکل سے ہی قابل بھروسہ کہی جا سکتی ہے۔"

وہ مزید لکھتا ہے کہ :

"اس ہیئت میں یہ شیطانی آیات کی مکمل کہانی تاریخی اور نفسیاتی اعتبار سے تضادات سے پر ہے۔"

رسول اللہ ﷺ کے مخالفین نے آپ ﷺ کو زندگی میں اتنا ہی بدنام کیا جتنا کہ آپ ﷺ کے وصال کے بعد مکہ میں دشمنوں نے کہا کہ آپ ﷺ "آسیب زدہ" ہیں یا آپ ﷺ "کاہن" ہیں یا کبھی کہا کہ آپ ﷺ "شاعر" ہیں۔ ان لوگوں نے قرآن حکیم کو نعوذ باللہ "جعل سازی" یا "ساحری" سے تعبیر کیا۔ جس میں قدیم قصے لکھے ہوئے ہیں۔ اور آپ ﷺ سے کہا گیا کہ آپ ﷺ مایوس نہ ہوں اور یہ یقین دہانی بھی کی گئی کہ آپ ﷺ حقیقتاً اللہ کے رسول ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان الزامات کے علاوہ آپ ﷺ کو قریش کے ہاتھوں جسمانی ایذا رسانی بھی برداشت کرنی پڑی۔ انہوں نے آپ ﷺ کے پیروؤں پر ایسے ظلم ڈھائے کہ آپ ﷺ نے مجبور ہو کر کئی مسلمانوں کو حبش کی ہجرت کرنے کا مشورہ دیا۔ آپ ﷺ نے بھی اپنے صحابہ کے ساتھ مکہ سے ہجرت فرمائی اور مدینہ میں سکونت اختیار کی۔ ۶۳۰ء میں مکہ پر آپ ﷺ کی فیصلہ کن فتح کے بعد ہی سرزمین عرب میں اسلام کو عام قبولیت حاصل ہوئی۔ بعد ازاں دنیا کے دوسرے ملکوں میں اسلام کی اشاعت نے غیر مسلم لوگوں کے دلوں میں اسلام سے نفرت کو مزید ہوا دی۔ خصوصاً عیسائیوں کے دلوں میں نفرت کا یہ لاوا دہک اٹھا۔ کیوں کہ وہ پے در پے شکست کھا کر ایشیا اور افریقہ میں اپنے علاقے مسلمانوں کے حوالے کرنے پر مجبور ہوئے۔ مسلم فوجیں تقریباً قلب یورپ تک پہنچ گئی تھیں۔

میک گل اور برکلے یونیورسٹی کے پروفیسر ہائیکم جائیٹ (HICHEM DJAIT) کا بیان ہے کہ :

"صدیوں کی جدوجہد کے بعد نصاریٰ اسلام کو ایک غیر سنجیدہ اور پریشان کن تحریک سمجھنے لگے۔ اسلام کے خلاف نفرت کا یہ جذبہ اس لیے بھی شدید ہوتا کہ مسلمانوں نے وہی علاقے فتح کیے جو پہلے عیسائیوں کے قبضے میں تھے۔"

مایوسی کی انتہا کو پہنچ کر عیسائی راہب محمد ﷺ اور قرآن مجید کے خلاف گھٹیا قسم کی بدکلامی پر اتر آئے۔ صلیبی جنگوں کے بعد تو حالات مزید ابتر ہو گئے۔ عیسائی مصنفوں اور شاعروں نے بھی ان کی تقلید کی' قرون وسطیٰ کی اسلام دشمن تحریکوں اور عیسائیوں نے مسلمانوں کے خلاف نفرت آمیز مہم شروع کر دی۔ جو عیسائی تعصب کی بدترین اور افسوس ناک مثالیں ہیں۔ اٹلی کے دانشور فرانسیسکو گیرائیلی نے بہت ہی موزوں الفاظ میں اس تعصب کو بیان کیا ہے۔ لکھتے ہیں :

"ہمیں کئی ایسی تحریریں ملتی ہیں جو تاریخی مواد کے اعتبار سے تو بے ربط دروغ گوئی کی مظہر ہیں لیکن نفرت آفرینی اور دشنام طرازی میں ایک دوسرے سے بے حد مطابقت رکھتی ہیں۔ قرون وسطیٰ کے مورخوں' اولیا کے سوانح نگار' اعتذار پسند مصنفین اور انسائیکلوپیڈیا کے مرتبین کی تحریروں میں اسلام دشمنی کا رجحان ایک عام بات ہے۔

گیارہویں صدی میں نوجنٹ کا گوبرٹ (GUIBERT OF NOGENT)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹورز کا ہلڈبرٹ (HILDEBERT OF TOURS) بارہویں صدی میں قابل احترام پیٹر اور تیرہویں صدی میں جیکس ڈی ویٹری (JACQUES DE VITARY) مارٹی نس پولونس ہووائس کے ونسنٹ اور جیسکولیس اور داراجین سے لے کر برونیٹو لاٹنی (BRUNETTO LATINI) اور اس کے مقلدین۔ بلکہ ڈانٹے (DANTE) اوراس کے تبصرہ نگاروں تک تمام لوگ اسلام دشمنی کی مہم میں پیش پیش رہے ہیں۔"

ڈانٹے (DANTE) کے ڈرامے طربیہ یزدانی (DIVINE COMEDY) میں نعوذ باللہ "حضرت محمد ﷺ کو آگ کے شعلوں میں جلتا ہوا دکھایا گیا ہے؟ ہاں بد جانور آپ ﷺ کے جسم مبارک کو نوچ رہے ہیں۔" پروفیسر گیرائیلی نے اس ڈرامے کو جہالت' ناواقفیت' تخیلی بے ضابطگی اور مذہبی جنون کے زیر اثر تخلیق شدہ بیہودہ ادبی کاوش قرار دیا ہے۔ گیرائیلی کہتا ہے کہ "ڈانتے نے گھاس پھوس کا جو بیج بویا تھا وہ اس کی زندگی کے ساتھ ختم نہیں ہوا بلکہ نفرت کے ایک پیڑ کی شکل اختیار کر گیا' جس کی شاخیں مشرق اور مغرب میں پھیل گئیں۔"

یورپ میں روشن خیالی کے دور کے آغاز کے بعد بھی اسلام سے متعلق عیسائی دانشوروں کے رویے میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ لوتھر نے حضرت محمد ﷺ اور پوپ کو ایک ہی خانے میں رکھا۔ اور دونوں کو "عیسیٰ مسیح کے دشمن" قرار دیا۔ دوسری طرف کیتھولک عقیدے کے حامل لوگوں نے مسلمانوں اور پروٹسٹنٹ فرقے کو ایک ہی سطح پر رکھا اور دونوں کو ملامت کا نشانہ بنایا۔

کبھی کبھار ساری دنیا میں پھیلے ہوئے کروڑوں مسلمانوں کے عقائد کو نیک نیتی سے سمجھنے کی کوشش کی گئی کیوں کہ ان کی طاقت میں دن بہ دن اضافہ ہو رہا تھا۔ لہٰذا ان کے ساتھ مفاہمت ضروری ہو گئی تھی۔ یورپ کی زبانوں میں قرآن مجید کے ترجمے چھپنے شروع ہوئے۔ ان میں سیل (SALE) کا انگریزی اور ساوری (SAVARY) کا فرانسیسی ترجمہ قابل ذکر ہیں۔ باؤلین ولیرز (Boulan Villiers) اور گوئٹے (GOETHE) نے حضرت محمد ﷺ اور ان کے مشن کو سمجھنے کی مخلصانہ کوشش کی ہے۔ جس کی وجہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یورپ میں اسلام سے متعلق ہمدردانہ جذبات پیدا کرنے میں مدد ملی ہے۔ لیکن اس کے بعد بھی کئی لوگ اسلام دشمنی کے قدیم رویے پر بضد ہیں۔ ان میں والٹیئر (VOLTAIRE) نمایاں ہے۔ اُس نے ۱۷۴۲ء میں اپنا ڈرامہ "محمت" (محمد ﷺ) لکھا۔ اس ڈرامے میں والٹیئر نے پیغمبر اسلام کی ایک بدنما تصویر پیش کی ہے۔ دشمنی اور تعصب کی جڑیں اتنی گہری تھیں کہ یورپ کے بہترین دماغ بھی ان کا شکار ہونے سے نہیں بچ سکے۔

یورپ میں اسلام کی بگڑی ہوئی شکل کو درست کرنے کا کام کارلائیل (CARLYLE) نے انجام دیا۔ والٹیئر کے رسول اللہ ﷺ پر مخاصمانہ حملے کے تقریباً سو برس بعد ۱۸۴۰ء میں کارلائیل نے اپنے ایک خطبے میں نبی اکرم ﷺ کو تمام پیغمبروں میں ایک سردار کی حیثیت سے روشناس کرایا۔ اس نے اعلان کیا کہ :

"محمت (محمد ﷺ) کے متعلق ہمارا موجودہ خیال یہ ہے کہ وہ ایک سازش اور خود ساختہ پیغمبر تھے (نعوذ باللہ) یا دروغ مجسم تھے اور ان کا مذہب غیر مستند اور احمقانہ عقائد کا مجموعہ ہے۔ لیکن موجودہ زمانے میں یہ نظریہ کسی ذی فہم شخص کے لیے قابل قبول نہیں ہے۔ ہمارے مخلصانہ مذہبی جنون نے اس شخص کے اطراف جھوٹ و افترا کا جو جال بن دیا ہے وہ خود ہمارے لیے باعث شرم ہے۔"

قرآن مجید کو پڑھنا کارلائیل کے لیے ایک دشوار مرحلہ تھا لیکن قرآن حکیم کے بارے میں بھی وہ سوال کرتا ہے کہ :

"کیا ہم یہ سمجھ لیں کہ یہ کتاب (قرآن) ایک قابل رحم روحانی شعبدہ بازی سے بھرپور تحریر ہے۔ کیا یہ کتاب جس کی ہدایات کی روشنی میں اللہ کے اَلْھوں بندے زندگی گزار رہے ہیں اور جس کے لیے وہ جان بھی قربان کرنے کے لیے تیار ہیں، ایسی تحریر پر مشتمل ہو سکتی ہے۔ میں شخصی طور پر اس مفروضے پر یقین نہیں کر سکتا۔ کوئی بھی شخص اس بات پر حیران ہو گا کہ اس دنیا کو کیا سمجھے، جس میں ایسی شعبدہ بازی نہ صرف پنپتی رہی بلکہ مقبول بھی ہوئی۔"

کارلائیل نے اسلام کے صحیح معنی بھی بتائے۔ "اپنے آپ کو مکمل طور پر اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے سپرد کر دینا۔" اس نے گوئٹے کا حوالہ بھی دیا جس نے کہا تھا کہ "اگر یہی اسلام ہے تو ہم سب اسلامی زندگی گزار رہے ہیں۔"

اگر تعصب کی عینک اتار کر قرآن مجید کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت مزید واضح ہو جاتی ہے کیوں کہ اسلام ان تمام اصولوں کی تصدیق کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کے ذریعے دوسری قوموں تک پہنچائے۔ قرآن مجید اس ازلی سچائی کو دہراتا ہے کہ اللہ ایک ہے اور مخلوق خدا سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اللہ پر غیر متزلزل اور مکمل ایمان لائیں۔ اور نیک اعمال اختیار کریں۔ یہی دو اصول ہیں جن کو ماننا مسلمانوں پر لازم قرار دیا گیا ہے' یہی اسلام کی بنیاد ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

ООО

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب اول

غزوات و سرایا (جنگیں و معرکے)

سلمان رشدی کے ناول "شیطانی آیات" کے چند کرداروں نے قرآن حکیم کی الوہیت کو اپنے مذاق اور استہزا کا نشانہ بنایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے مشن (تحریک) کو ابتدا ہی سے قریش نے بھی تضحیک اور استہزا کے ذریعے دبانے کی کوشش کی۔ یہود و نصاریٰ کو سب سے پہلے اس تحریک کا سامنا کرنا پڑا۔ لہٰذا ان لوگوں نے قرآنی الہامات اور پیغمبر اسلام کے کردار کو داغدار بنانے کے لیے ایک منظم مہم کا آغاز کر دیا۔ انہوں نے پیغمبر اسلام کا چین سے بیٹھنا مشکل کر دیا اور ہر موقعہ پر آپ کے پیروؤں کو مشتعل کرنے کی کوشش کی نتیجتاً اس پر امن تحریک کو اکثر و بیشتر خون آشام معرکوں سے دوچار ہونا پڑا۔ مسلمانوں کے ہاتھوں شکست اور مدینہ منورہ سے اخراج کے بعد بڑی حد تک یہودیوں نے مخاصمانہ رویہ ترک کر دیا۔ لیکن نصاریٰ نے اپنی مخالفانہ روش مزید شدت سے جاری رکھی۔

انہوں نے ایسے ذلیل ہتھکنڈے استعمال کیے جو یہودیوں نے بھی کبھی روا نہیں رکھے تھے۔ انہوں نے مختلف انداز میں پیغمبر اسلام کو اپنے غم و غصہ کا نشانہ بنایا۔ پہلے تو کہا کہ نبی اکرم ﷺ قرآن کے الہامی کتاب ہونے کا کوئی ثبوت فراہم نہیں کر سکتے۔ پھر یہ کہا کہ یہ آیات کسی نبی کے پیغام سے زیادہ کسی بیمار ذہن کی پیداوار معلوم ہوتی ہیں۔ کیوں کہ یہ مشہور کر دیا گیا تھا کہ نبی اکرم ﷺ پر مرگی کے دورے پڑتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ قدیم انبیاء علیہم السلام کے جو قصے نبی اکرم ﷺ سناتے ہیں وہ عہد نامہ قدیم (OLD TESTAMENT) سے مستعار لیے گئے ہیں۔ وہ لوگ کہتے تھے کہ نوجوانی میں آپ جب ملک شام کے سفر پر جایا کرتے تھے تو وہاں کے بازاروں میں یہ کہانیاں سن کر یاد کر لیتے تھے مزید یہ کہ آپ کوئی معجزہ نہیں دکھلا سکتے تھے ان لوگوں کا یہ دعویٰ تھا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام آگ پر چل سکتے تھے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام لکڑی کو سانپ میں تبدیل کر سکتے تھے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ لیکن محمد ﷺ کے پاس ایسی کوئی مافوق الفطرت صلاحیت نہیں تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکہ کے مشرکین بھی یہی الزامات لگاتے تھے۔ وہ محمد ﷺ سے کہتے تھے کہ اگر آپ ﷺ پیغمبر ہیں تو قدیم پیغمبروں کی طرح آپ کو بھی ہواؤں کو طوفان میں بدلنے، حسب منشاء بارش برسانے اور مُردوں کو زندہ کرنے کے اعجاز کا حامل ہونا چاہیے۔ ان تمام باتوں کا محمد ﷺ نے بڑے عجز کے ساتھ جواب دیا کہ "اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ وحی ہی میرا واحد معجزہ ہے۔ اللہ رب العزت نے کمال مہربانی اور دانائی سے مجھ کو اپنے رسول کی حیثیت سے منتخب کیا ہے۔" اس پر قریش نے آپ ﷺ کی مذمت کی اور کہا کہ آپ خود ساختہ پیغمبر ہیں۔ ان الزامات کی پرواہ کیے بغیر آپ اپنے تبلیغی کام میں مصروف رہے۔ قرآن حکیم نے آپ ﷺ کو حکم دیا کہ منکروں سے کہہ دیں کہ :

> "اللہ جو چاہتا ہے وہی ہو کر رہتا ہے۔ میں تو خود اپنے نفع و نقصان کا مختار بھی نہیں۔ اگر میں غیب جان لیا کرتا تو میں سب نفع اور ساری خوشیاں سمیٹ لیتا اور کوئی تکلیف مجھے نہیں پہنچ پاتی۔ میں تو ایمان والوں کو ڈر اور خوشی (کی خبر) سنانے والا ہوں۔" (۷ : آیت ۱۸۸)

اس سے زیادہ سیدھے سادے انداز میں ایمانداری کے ساتھ آپ ﷺ کے مقام کا تعین ممکن نہیں۔ دوسرے پیغمبروں کے معجزے ان کے پیروؤں کی ایجاد ہیں۔ پھر بھی وہ لائق تعظیم و تکریم قرار دیئے جاتے ہیں جب کہ حضرت محمد ﷺ لائق ملامت۔ وہ بھی اس حقیقت کے باوجود کہ معجزوں کو نہ سائنس ہی لائق اعتناء سمجھتی ہے اور نہ فلسفہ۔ قدیم تاریخی ادوار میں بھی کئی فلسفیوں نے معجزوں کو شدید شک و شبہ کی نظر سے دیکھا۔ مثلاً سسرو (CICERO) نے کہا تھا : "معجزوں کا کوئی وجود نہیں ہے۔ معصوم لوگوں کی نیک خصلت کو برقرار رکھنے کے لیے ان کو ایجاد کیا گیا تھا۔ معجزوں کی تصدیق کے لیے انتہائی کمزور شہادتیں دستیاب ہیں چاہے یہ معجزے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ہوں یا سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے، ان کا وجود غیر یقینی ہے۔" قرون وسطیٰ میں بھی کئی لوگوں نے ان کی صحت پر شبہ ظاہر کیا ہے۔

اٹھارویں اور انیسویں صدی میں معجزے کے نظریے کی کھلے عام مذمت کی گئی۔ ڈیوڈ ہیوم (DAVID HUME) نے اپنی کتاب "انسانی سمجھ بوجھ سے متعلق تحقیق" میں اس نظریے کی دھجیاں اڑا دیں۔ ان کی صداقت ثابت کرنے کے لیے کوئی سائنسی شواہد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجود نہیں ہیں۔ حتیٰ کہ بعض عیسائی پادریوں نے بھی معجزات کو رد کر دیا۔ مثلاً رڈالف بٹمین نے اس بات کی اشاعت کی کہ عیسائیت روحانی قوت سے زیادہ اخلاقی قدروں پر مشتمل ہے۔ اپنی زندگی کی آخری سانس تک حضرت محمد ﷺ نے حامل معجزات ہونے سے انکار کیا۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معجزات دکھا سکتا ہے۔ اگرچہ بعد کے آنے والے محدثین نے آپ سے کچھ مافوق الفطرت واقعات کو منسوب کر دیا ہے۔ تاہم کئی ماہرین دینیات نے واقعات کو صحیح تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ کیوں کہ ان کے مطابق یہ واقعات قرآنی آیات اور نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کے مغائر تھے۔

جارج برنارڈ شاہ (GEORGE BERNARD SHAH) نے اس موضوع پر اپنے ناقابل تقلید انداز میں لکھا ہے کہ :

"معجزات کی کہانیاں سننے سے لوگ کبھی نہیں تھکتے۔ حضرت محمد (ﷺ) نے بیکار ہی ان معجزات کی تردید کی جو آپ ﷺ سے منسوب کر دیے گئے تھے۔ بیکار ہی (سیدنا) عیسیٰ (علیہ السلام) نے ان لوگوں کی سخت سرزنش کی جنھوں نے ساحرانہ کمالات دکھانے کا مطالبہ کیا تھا۔ بیکار ہی سنتوں' صوفیوں نے اعلان کیا کہ اللہ نے انہیں ان کے کمال کی وجہ سے نہیں بلکہ کمزوریوں کی وجہ سے چنا ہے تاکہ منکر لوگوں کو فضیلت ملے اور مغروروں کو ذلت۔ لوگ اپنے معجزات پر اپنی کہانیوں پر اپنے ہیروؤں اور ہیروئنوں پر اپنے سنتوں' صوفیوں اور شہیدوں پر یقین رکھتے رہیں گے۔ تاکہ اپنی عقیدت اپنی چاہت اپنی حیرانی اور پرستش کے پھول نچھاور کر سکیں۔ ان کہانیوں سے صحت مند انداز میں لطف اندوز ہونے کی صرف ایک کڑی شرط ہے اور وہ شرط یہ ہے کہ کوئی بھی شخص انہیں حقیقت تسلیم نہیں کرے گا۔"

یہ رویہ نہ تو عہد روشن خیالی کی آمد سے متاثر ہوا اور نہ ہی مارکس ازم (اشتراکیت) کے فروغ سے برنارڈ لیوس نے ٹھیک ہی کہا ہے کہ چند ایک یورپی مارکسسٹوں کے کام کو چھوڑ دیا جائے تو دوسرے مصنفوں کی نظریاتی تحریروں میں عالمانہ تجسّس اور آزادانہ مطالعہ کی خواہش کا نام و نشاں بھی نہیں ملتا۔ چاہے یہ مصنف عیسائی ہوں یا مارکسسٹ ۔ ان خوبیوں کو ایک نے گناہ سے تعبیر کیا تو دوسرے نے نظریاتی غلطی سے۔

رسول اللہ ﷺ آسانی سے اپنے اطراف تقدس کا یہ ہالہ بنا سکتے تے اگر آپ ایسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے تو آپ کے پیرو آپ کے اس عمل کو بڑی خوشی سے سراہتے بھی۔ اس کے برخلاف آپ نے اس رجحان کی سختی سے مذمت کی اور اپنے پیروؤں کو تاکید کی کہ آپ کو الوہیت سے متصف نہ کریں۔ جب آپ سخت بیمار تھے تو لوگوں نے اطلاع دی کہ مسلمانوں میں یہ افواہ پھیل گئی ہے کہ آپ کا وصال ہو گیا ہے جس کی وجہ سے ان میں مایوسی پھیل گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی قوت مجتمع کی اور مسجد میں داخل ہوئے اور وہاں مجمع کو مخاطب فرمایا کہ "مجھے معلوم ہوا کہ تمہارے نبی کے وصال کی اطلاع سے تم اندیشوں میں گھر گئے ہو۔ لیکن کیا مجھ سے پہلے کوئی پیغمبر ہمیشہ کے لیے زندہ رہا؟ ہر چیز اللہ کی مرضی سے وقوع پذیر ہوتی ہے اور ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے۔ جس کو نہ آگے کیا جا سکتا ہے اور نہ پیچھے ہٹایا جا سکتا ہے۔ مجھ کو میرے رب نے یہاں بھیجا تھا اور میں اس کی طرف لوٹنے والا ہوں۔"

اس توضیح کے باوجود جب آپ کا وصال ہوا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس حقیقت کو ماننے سے انکار کر دیا اور انہیں یقین دلانے کے لیے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو وہ قرآنی آیات سنانی پڑیں جن میں یہ مذکور تھا کہ محمد ﷺ فانی ہیں اور صرف اللہ کی ذات لافانی ہے۔

نبی اکرم ﷺ تمام زندگی لوگوں کو سمجھاتے رہے اور اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے رہے۔ لوگوں کو اپنا پیرو بنانے کے لیے آپ نے نہ تو طاقت کا استعمال کیا نہ جادو کا اور نہ ہی مسمیریزم کا۔ آپ نے ہمیشہ عقل، دانش کی قدر کی اور انسانی کردار کے نشوونما میں استدلال کی اہمیت پر زور دیا۔ قرآن حکیم میں ایسی متعدد آیات موجود ہیں۔ جن میں آپ کو یہ تاکید کی گئی کہ دین میں زبردستی نہ کریں اور صبر سے سمجھا بجھا کر لوگوں کو دین حق پر آنے کی دعوت دیں۔

"اے نبی لوگوں کو پروردگار کے راستے کی طرف دعوت دیتے رہو لیکن حکمت و دانائی کے ساتھ (لوگوں کو) حسن و خوبی سے سمجھاتے رہو۔" (النحل : ۱۲۵)

آپ نے ایک سادہ انسان کی طرح زندگی گزاری اور الوہی صفات کے حامل ہونے سے انکار کیا اور اسی بنا پر آپ کو بدنام کیا گیا۔ مسلم حکمرانوں نے درباری عالم مقرر کیے ان درباری عالموں نے اپنے آقاؤں کے افعال بد کے دفاع کے لیے نئی نئی احادیث وضع کر لیں۔ ان موضوعی احادیث سے فائدہ اٹھا کر مستشرقین نے نبی اکرم ﷺ کی زندگی کا صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخی پس منظر میں جائزہ لینے کے بجائے آپ پر بہتان تراشی میں کئی صفحے کالے کیے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں جھوٹی احادیث وضع کرلی گئی تھیں۔ جو سالہا سال سے رائج ہیں۔ اس دوران ان میں مزید بناوٹی کہانیوں کا اضافہ ہوتا رہا۔ ایسی ہی روایتوں کو بنیاد بنا کر ابن اسحاق اور واقدی جیسے کئی مورخوں نے اپنی تواریخ لکھیں اور ان کتابوں کو افواہوں اور اسکینڈل کے مسالے سے مزین کیا۔

تقریباً دو سو سال کے بعد دو معتبر ترین محدثین امام بخاری اور امام مسلم نے ایسے نوے فیصد احادیث کو غلط قرار دے کر رد کر دیا۔ تحقیق کی معقول سہولتوں کے فقدان کی وجہ سے ابن سعد اور طبری جیسے مورخوں نے پیغمبر اسلام کے متعلق تمام سنی سنائی باتوں کو جمع کیا اور ان قصوں کو اپنی کتابوں میں شامل کر لیا۔ اپنے جوش عقیدت کے زیر اثر نبی اکرم ﷺ کو ایک طرف "الوہی صفات کے حامل" قرار دیا تو دوسری طرف "دنیوی مسرت و انبساط کے متوالے" رسول اللہ ﷺ کے یہودی اور عیسائی ناقدوں کو ان تحریروں میں اپنے مطلب کا کافی مواد مل گیا اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے خلاف زہرافشانی کے لیے ان کتابوں سے حسب منشا اقتباسات منتخب کر لیے۔ ان اسلام دشمن مصنفین نے بڑی ہوشیاری سے اس مواد کو مسخ کر کے نبی اکرم ﷺ کو نعوذ باللہ "نفسانی خواہشات کا شکار" "ایک موقع پرست" "بے رحم سپاہی" اور سیاسی بازی گر کی حیثیت سے روشناس کرایا ہے۔

جارج سیل نے قرآن مجید کا جو انگریزی ترجمہ کیا ہے اس کا مقدمہ سر ایڈورڈ ڈینی سن راس نے لکھا ہے۔ اس مقدمے میں اس نے بجا طور پر لکھا کہ "کئی صدیوں تک محمڈن ازم (اسلام) سے یورپ کے اکثر لوگوں کی واقفیت ان مسخ شدہ اطلاعات پر مبنی تھی جو اسلام دشمنی کے جنون میں مبتلا عیسائی مورخوں نے پیش کی تھیں۔ جس کے نتیجے میں اس مسخ شدہ مواد نے ان کے سامنے تہمتوں اور ملامتوں کا ایک پہاڑ کھڑا کر دیا تھا۔ محمڈن ازم (اسلام) کی خوبیوں کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا تھا اور بلاد یورپ کی نظروں میں اس مذہب کی جو خامیاں تھیں ان کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا یا ان کے غلط مطالب سمجھائے گئے۔"

دلائل سے اس بات کا فیصلہ نہیں ہو سکتا کہ آیا قرآن حکیم الہامی کتاب ہے یا نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں یا نہیں بلکہ ان سے گتھیاں اور الجھ جاتی ہیں۔ یہ بات دوسرے صحیفوں اور پیغمبروں کے بارے میں بھی اتنی ہی سچ ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں اگر کوئی شخص اللہ پر ایمان لاتا ہے تو وہ اس کے پیغمبروں سے انکار نہیں کر سکتا۔ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ اگر دنیا کے لاکھوں لوگ سیدنا ابراہیم علیہ السلام' سیدنا موسیٰ علیہ السلام' سری کرشن' مہاتما بدھ' زرتشت جیسے پیغمبروں کا احترام کرتے ہیں' جن کی تعلیمات نے نوع انسانی کو بلند منصب عطا کیا تو پھر حضرت محمد ﷺ اس احترام کے زیادہ مستحق ہیں کیونکہ آپ ﷺ نے تاریخ کی روشنی میں زندگی گزاری اور اپنے فرائض انجام دیئے۔

اگر ہم وحی (الہام) کی صداقت کو تسلیم کر لیں تو اس کے مرسل کا مذاق نہیں اڑا سکتے لیکن رشدی نے یہی کچھ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس نے اپنے ناول میں جبرئیل علیہ السلام کا مضحکہ خیز خاکہ کھینچا ہے اور نام بھی "جبرئیل فرشتہ" رکھا ہے۔ مسلمان جبرئیل علیہ السلام کی بہت تعظیم کرتے ہیں کیونکہ وہی کلام الٰہی کو نبی اکرم ﷺ تک پہنچاتے تھے۔ یہودی اور عیسائی مذہب میں بھی اس فرشتہ کا وہی مقام ہے' جو کہ اسلام میں ہے' فرشتوں میں ان کا درجہ افضل ہے اور ان کے وجود کی صداقت کو جس قدر مسلمان تسلیم کرتے ہیں اسی قدر یہود و نصاریٰ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ شیطان بھی فرشتہ ہی تھا اور اللہ کی نافرمانی کا مرتکب ہونے کی وجہ سے راندہ درگاہ ہوا۔ دنیا میں ہر بدی کا سرچشمہ شیطان ہی ہے۔ آج بھی وہ نہ صرف مذہبی بلکہ سیکولر ادبی تحریروں کا اہم کردار ہے۔ جس طرح شیطان ہر بدی اور برائی کا نمائندہ ہے اسی طرح حضرت جبرئیل تمام نیکی ہی نیکی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ وہ نوع انسانی کے بہترین مقاصد کے حصول کی تاریخ کے ارتقا کا جزو لاینفک ہیں تو شیطان ان مقاصد کی شکست کا حصہ رہا ہے۔

اقبال نے جبرئیل علیہ السلام اور شیطان کے بیچ ایک مکالمے کو نظم کیا' جس میں ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان کامل کا حامل ہے تو دوسرا منکرانہ خیالات کا۔ قرآن مجید میں شیطان اور اس کے پیروؤں کے متعلق کئی حوالے موجود ہیں جن میں گناہ ثواب' خیر و شر کے درمیان ازلی جد جہد کا عکس جھلکتا ہے۔ اللہ کی وحدانیت مرکزی عقیدہ ہے۔ اقبال نے ایک طرف جبرئیل علیہ السلام کے غیر متزلزل ایمان کی تصویر کشی کی ہے تو دوسری طرف شیطان کی مسلسل نافرمانی کی۔

www.KitaboSunnat.com

جبرئیل فرماتے ہیں :

کھو دیئے انکار سے تو نے مقامات بلند
چشم یزداں میں فرشتوں کی رہی کیا آبرو

ابلیس (جواب دیتا ہے) :

ہے میری جرات سے مشت خاک میں ذوق نمو
میرے فتنے جامۂ عقل و خرد کا تار و پو
دیکھتا ہے تو فقط ساحل سے رزم خیر و شر
کون طوفاں کے طمانچے کھا رہا ہے میں کہ تو؟
خضر بھی بے دست و پا' الیاس بھی بے دست و پا
میرے طوفاں یم بہ یم' دریا بہ دریا' جو بہ جو
گر کبھی فرصت میسر ہو تو پوچھ اللہ سے
قصہ آدم کو رنگیں کر گیا کس کا لہو
میں کھٹکتا ہوں دل یزداں میں کانٹے کی طرح
تو فقط اللہ ہو' اللہ ہو' اللہ ہو

ایک اور جگہ اقبال منکروں سے کہتے ہیں ؂

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

ان تمام عقیدوں کو رشدی کے ناول میں مذاق کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اِس لئے یہ کتاب عالم گیر توجہ کا باعث بن گئی اور مسلمانوں کے غم و غصہ کا شکار بھی۔ لیکن یہ بھی اسلام کے خلاف تہمت تراشیوں کے طویل سلسلے کی محض ایک کڑی ہے۔ غیر مسلم لوگوں کی نظر میں (چاہے وہ یہودی ہوں یا عیسائی' ہندو ہوں یا بدھسٹ) مسلمان ہمیشہ ''محاوٗنڈ'' کے پیرو رہے ہیں۔ جس کے معنی ''شیطان'' ہوتے ہیں یا ''ظلمات کی روح'' کسی خاص تبدیلی کے بغیر آج بھی یہ رویہ عام ہے۔ اگرچہ کبھی کبھی کوئی مارگریٹ تھیچر یا کوئی جارج بش مسلمانوں کو خوش کرنے کے لیے اسلام کی تحسین و تعریف میں چند کلمے کہہ دیتے ہیں۔ زمانہ ماضی کے تعصبات کی بنیاد پر اکثر غیر مسلم آج بھی مسلمانوں کو مذہبی کٹرپن کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شکار سمجھتے ہیں یا دہشت پسند ایک طویل عرصہ تک یہ سمجھا جاتا رہا کہ نبی اکرم ﷺ نے غیر مسلموں کے سامنے دو ہی متبادل رکھے تھے۔ "قرآن یا تلوار" یہ نظریہ بھی عام تھا کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلا۔

تھامس ارنالڈ نے بڑی جانکاہی سے حقائق و شواہد جمع کر کے اپنی معرکتہ الآراء کتاب "اسلام کی تبلیغ" لکھی۔ ارنلڈ نے ثابت کیا کہ اسلام "اس اسطوری کردار یعنی مسلم سپاہی کے ذریعے نہیں پھیلا۔ جس کے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں قرآن ہوتا تھا بلکہ یہ قرآنی تعلیمات کے اعجاز اور محمد ﷺ کے پاکیزہ کردار کی وجہ سے پھیلا ہے۔" لیکن سر تھامس ارنلڈ کی آواز صدا بہ صحرا ثابت ہوئی۔ کئی دوسرے اتنے ہی ممتاز مصنف رسول اللہ ﷺ کو ایک "بے رحم سپاہی" ثابت کرنے پر مصر رہے۔ ایسے لوگ اسلام کے بنیادی عقیدے کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ وہ اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے لیے تیار ہی نہیں ہیں کہ آپ ﷺ کو تشدد سے سخت نفرت تھی اور آپ نے ہمیشہ رحم دلی اور درگزر کی تعلیم دی۔ جب آپ کے مخالفین بدکلامی کرتے تو آپ جواب نہیں دیتے تھے۔ ان کی زیادتیاں اور ظلم آپ نے بڑے صبر سے برداشت کیں۔ جب آپ کے پیروؤں کو ایذائیں پہنچائی گئیں تو آپ نے انہیں مشورہ دیا کہ انتقامی کاروائی کی بجائے وہ لوگ حبش کو ہجرت کر جائیں۔

غرض آپ کی نرم مزاجی اور بردباری سے فائدہ اٹھا کر آپ کے دشمن یعنی قریش مکہ نے آپ کو مزید تکلیفیں پہنچائیں۔ آپ پر سنگ باری کی گئی، کوڑا کرکٹ بھی پھینکا گیا اور بالآخر آپ کے قتل کا منصوبہ بنا لیا گیا۔ ان کے ناپاک ارادوں کو ناکام بنانے کے لیے آپ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ یثرب کو ہجرت فرمائی جو بعد میں مدینہ کہلایا۔ یہ شہر مکہ سے تین سو میل دور واقع تھا۔ یہاں پہنچ کر آپ نے اپنی تبلیغی سرگرمیاں پرامن ماحول میں جاری رکھیں۔ اگرچہ مدینہ کے اکثر لوگوں نے آپ کو اپنا سردار مان لیا۔ وہاں کے دیگر لوگوں پر آپ نے زبردستی اپنی مرضی مسلط نہیں کی۔ آپ نے وہاں کے مختلف مسلم یہودی اور بت پرست قبیلوں کو ایک دوسرے کے قریب لا کر روزمرہ کے معاملات کی انجام دہی کے لیے ایک انتظامی خاکہ مرتب کیا۔

آپ نے ان تمام قبیلوں سے ایک معاہدہ کر لیا جس کو "میثاق مدینہ" (یا دستور مدینہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا جاتا ہے۔ اس طرح آپ نے ایک متحدہ ریاست کی بنیاد رکھی۔ اس معاہدے میں خاص طور پر یہ ضمانت دی گئی تھی کہ جو یہودی اس دولت مشترکہ کے رکن بن جائیں گے ان کی "پوری حفاظت کی جائے گی نہ کوئی ان کی توہین کر سکے گا اور نہ ہی انہیں پریشان کر سکے گا ان کو مسلمانوں کے ساتھ مساویانہ حقوق حاصل ہوں گے اور وہ ہماری مدد اور تعاون کے مستحق ہوں گے۔" اس معاہدے میں اس بات کی بھی ضمانت دی گئی کہ یہودیوں کو اپنے دین پر قائم رہنے کی پوری آزادی ہو گی اوز مسلمانوں کو اپنے دین پر یہودیوں کے حلیف اور ہمنوا بھی ان تمام ضمانتوں کے حقدار ہوں گے اور انہیں بھی آزادی حاصل ہو گی۔ خاطیوں کا پیچھا کیا جائے گا اور انہیں سزا دی جائے گی۔ دشمنوں سے شہر مدینہ کی حفاظت میں یہودی مسلمانوں کا ساتھ دیں گے۔ اس معاہدے کے تمام شرکا مدینے کے تقدس کی حفاظت کریں گے۔ مزید یہ بھی واضح کر دیا گیا کہ "جو لوگ اس معاہدے میں شریک ہوں گے وہ ہماری مدد اور یاوری کے حقدار ہوں گے۔ بشرطیکہ وہ ہمیں نقصان نہ پہنچائیں اور ہمارے دشمنوں کی مدد نہ کریں۔"

کچھ دنوں بعد نجران اور اس کے قرب و جوار میں بسنے والے عیسائیوں کو بھی ایسے ہی تیقنات دیے گئے۔ حضرت محمد ﷺ نے وعدہ فرمایا کہ "آپ ان کی زندگی، ان کے مذہب اور ان کے اموال کی حفاظت فرمائیں گے اور ان کے دین میں دخل نہیں دیا جائے گا۔ انہیں اپنے مذہبی امور کی ادائیگی کی پوری آزادی ہو گی۔ ان کو حاصل شدہ حقوق اور رعایتوں کو برقرار رکھا جائے گا۔" انہیں یہ یقین بھی دلایا گیا کہ "کسی شخص کو اس کے عہدے سے نہیں ہٹایا جائے گا اور نہ ہی کسی راہب کو اس کی خانقاہ سے بے دخل کیا جائے گا اور نہ ہی کسی پادری کو اس کے منصب سے محروم کیا جائے گا۔ وہ لوگ حسب سابق اپنے حقوق سے فیضیاب ہوتے رہیں گے۔ لیکن نہ انہیں ظلم کرنے کی اجازت ہو گی نہ ہی ان پر ظلم کیا جائے گا۔"

لیکن ان تمام یقین دہانیوں اور تحفظی وعدوں کے باوجود رسول اللہ ﷺ اور ان کے پیرووں کی مختصر جماعت کو ابتدا سے ہی ایسے دشمنوں کا سامنا کرنا پڑا جو انہیں مٹا دینے کے درپے تھے۔ یہ دشمن تشدد پر پھلتے پھولتے تھے۔ ان کا پسندیدہ نغمہ تھا :

"اگر ہم کو جنگ کرنے کے لیے کوئی دشمن قبیلہ نہ ملے تو ہم حلیف قبیلوں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنگ کرتے ہیں۔ اس طرح ہماری خوں آشامی کی خواہش پوری ہوتی ہے۔"

۶۲۴ء میں حضرت محمد ﷺ پر جنگ بدر مسلط کر دی گئی تھی۔ آپ ﷺ قریش کی مخاصمت کا مقابلہ کرنے پر مجبور کر دیئے گئے تھے۔ کیونکہ وہ خفیہ طور پر آپ ﷺ کو ختم کر دینے کی سازش کر رہے تھے۔ اپنے ہم مذہبوں کے جذبہ جہاد اور بہادری کو قابل فخر بنانے کے لیے مسلم واقعہ نویسوں نے جس مبالغہ آمیزی سے جنگ اور ما قبل جنگ کے معاملات کو قلم بند کیا ہے اس سے یہ حقیقت بدل نہیں جاتی کہ یہ ایک دفاعی جنگ تھی نہ کہ حملہ۔ مستشرقین نے واقعات کو مسخ کر کے پیش کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کو ایک "ہتھیار بند پیغمبر" ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن سچائی کچھ اور ہی ہے۔ قریش نبی اکرم ﷺ کو پر سکون زندگی گزارنے کا موقع نہیں دینا چاہتے تھے۔ اور جنگ کے لیے بے چین تھے۔ ان کے ظلم و تشدد سے بچنے کے لیے آپ ﷺ نے اپنے پیرووں کو حبش بھیج دیا۔ لیکن قریش نے وہاں بھی ان کا پیچھا کیا اور حبش کے بادشاہ نجاشی سے مطالبہ کیا کہ وہ مہاجرین کو ان کے حوالے کر دے۔

اسی طرح جب مسلمانوں نے یثرب میں پناہ لی تو قریش کے سردار ابو سفیان نے مدینہ کے اہم قبیلوں اوس و خزرج کے سردار کو دھمکی دی کہ اگر انہوں نے نبی اکرم ﷺ اور مسلمانوں کو مدینہ سے شہر بدر نہیں کیا تو انہیں سزا دینے کے لیے کاروائی کی جائے گی۔ اس پس منظر میں کیا یہ ممکن تھا کہ قریش کے بے پناہ جنگی وسائل سے بخوبی واقف ہونے کے باوجود پیغمبر اسلام قریش کی طاقت سے ٹکرانے کے بارے میں سوچ بھی سکتے؟ وہ بھی ایسے وقت جب کہ مہاجرین اور انصار مدینہ میں کئی تنازعات اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ یہود و نصاریٰ سے دوستی کی مخلصانہ کوشش کے باوجود دونوں آپ کی مخالفت پر کمر بستہ تھے۔ مدینہ کے انصار میں بھی کئی منافقین دھوکے سے آپ ﷺ کی پیٹھ میں خنجر گھونپنے کے لیے تیار تھے۔ ان کا سردار عبداللہ بن اُبی مدینہ کی حکمرانی کے خواب دیکھ رہا تھا اور حضرت محمد ﷺ کی بڑھتی ہوئی طاقت کو اپنے لیے خطرہ سمجھتا تھا۔

کیا یہ بات قرین قیاس معلوم ہوتی ہے کہ ایسے حالات میں رسول اللہ ﷺ مدینہ سے ۸۵ میل دور بدر کی مہم پر روانہ ہوئے اور آپ ﷺ نے قریش کو اشتعال دلا کر جنگ پر مجبور کیا۔ پھر آپ ﷺ کی فوج کی تعداد کیا تھی؟ صرف تین سو غیر تربیت یافتہ مسلمان جن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے پاس پوری طرح جنگی ہتھیار بھی نہیں تھے اور ان کا مقابلہ ابوجہل کی طاقتور فوج سے تھا۔ جو ایک ہزار تربیت یافتہ اور مسلح فوجیوں پر مشتمل تھی۔ اگر حضرت محمد ﷺ حملہ آور تھے تو اس حملے کا محرک کیا ہو سکتا تھا۔ آپ ﷺ کے ناقد کہتے ہیں کہ مال غنیمت (لوٹ کا مال) ہی آپ ﷺ کا مقصد تھا۔ لیکن نبی اکرم ﷺ کے کردار میں کوئی ایسی بات نہیں تھی کہ آپ پر "لٹیرے" ہونے کا الزام لگایا جا سکے۔ پھر ایسی پر خطر مہم پر تو کوئی ڈاکو بھی راضی نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ ایک معجزہ ہی تھا کہ آپ ﷺ اس جنگ میں فتح یاب ہوئے۔ اسی لیے آپ ﷺ نے اس فتح کو اللہ کی نصرت اور حمایت کا نتیجہ قرار دیا۔

جنگ بدر کی شکست نے قریش کی آتش غیض کو بھڑکا دیا۔ وہ بڑی تندی سے اپنی شکست کا بدلہ لینے کی تیاریوں میں جٹ گئے۔ اپنے وقار کی بحالی کی خاطر ان کے لیے رسول اللہ ﷺ کو نیچا دکھانا ضروری ہو گیا تھا۔ اپنی آتش انتقام کو ٹھنڈا کرنے کے لیے ابوسفیان اور اس کے پیروؤں نے ایک سال بعد ہی دوبارہ مدینہ کا رخ کیا۔ یہ لڑائی ۶۲۵ء میں اُحد کے مقام پر لڑی گئی۔ مکہ کے سردار ابوسفیان نے قسم کھائی تھی کہ وہ اپنی بیوی ہندہ کے ساتھ نہیں سوئے گا جب تک کہ مسلمانوں سے بدلہ نہ لے لے۔ خود ہندہ نے بھی قسم کھائی تھی کہ اپنے عزیزوں کے قتل کا بدلہ لیے بغیر وہ چین سے نہیں بیٹھے گی۔

حضرت محمد ﷺ کے پاس اپنے دفاع کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا۔ چنانچہ معاہدے کے مطابق آپ نے یہودیوں سے مدد طلب کی۔ لیکن انہوں نے مدد سے انکار کر دیا۔ منافقوں کے سردار عبداللہ بن اُبی نے بھی رسول اللہ ﷺ کو دھوکہ دیا۔ اس نے پہلے تو تین سو لوگوں کی جمعیت مہیا کی، لیکن عین وقت پر یہ لوگ واپس چلے گئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی جنگ کی حکمت عملی پر متفق نہیں تھے۔ آپ کو اتفاق رائے سے ایک لائحہ عمل طے کرنا پڑا۔ دوران جنگ کچھ لوگوں کو یہ غلط فہمی ہو گئی کہ مسلمان جنگ جیت چکے ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے مورچے چھوڑ کر مال غنیمت جمع کرنے میں لگ گئے جس کی وجہ سے بڑی افراتفری پھیل گئی۔ فوجیوں کی نقل و حرکت کی نگرانی کرنے والے تیرانداز بھی پہاڑ کی چوٹی سے اُتر آئے اور مال غنیمت جمع کرنے میں شریک ہو گئے۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ کی دشواریوں میں اضافہ ہو گیا پھر بھی آپ ﷺ مضبوطی سے دفاع کرنے میں کامیاب ہوئے۔ جب تک تیرانداز اپنی جگہوں پر جمے رہے جنگ میں آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کی فتح یقینی نظر آرہی تھی۔ لیکن مسلمان تیر اندازوں کی بداحتیاطی اور دشمنوں کے فوجی جنرل خالد بن ولید کی جنگی حکمت عملی نے تختہ پلٹ دیا اور مسلمانوں کو شکست ہوئی۔

قریش کے لیے اتنی کامیابی کافی تھی۔ وہ اس قدر تھک چکے تھے کہ ان کے لیے مدینہ فتح کرلینا مشکل تھا۔ کیونکہ مدینہ کی فتح ایک طویل جنگ کی متقاضی تھی جس کے لیے وہ تیار نہیں تھے۔ وہ مطمئن تھے کہ انہوں نے بدر کی شکست کا انتقام لے لیا ہے۔ اس لیے وہ مکہ لوٹ گئے اور مدینے کی فتح کو آئندہ کے لیے ملتوی کردیا۔ قریش کی اس فتح سے مدینہ کے آس پاس کے قبائل کے حوصلے اتنے بڑھ گئے کہ وہ مدینے پر چڑھائی کرنے لگے۔ یہودیوں کی بھی اتنی ہمت بڑھ گئی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے دشمنوں کا ساتھ دینے لگے۔ جنگ میں شکست نے کچھ دنوں کے لیے مسلمانوں کے حوصلے پست کردیئے نبی اکرم ﷺ کے ناقابل شکست حوصلے اور عزم نے اور سردار کی حیثیت سے آپ کی بے پناہ صلاحیت نے مسلمانوں کو دوبارہ ہمت بخشی۔ بدر کی فتح اور اُحد کی شکست ہر دو واقعات نے مسلمانوں کو یقین دلایا کہ اللہ تعالیٰ ان کا امتحان لے رہا ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو وہ اُحد میں بہ آسانی جیت سکتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ فتح و شکست دونوں میں مسلمانوں کی ثابت قدمی آزمانا چاہتا تھا۔ مسلمانوں کے مشن (تحریک) کی کامیابی کا راز ہی اس بات میں پوشیدہ تھا کہ وہ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہیں ان کو اندازہ ہوگیا تھا کہ انسان کی ترقی میں افتاد و افلاس بھی اتنے ہی اہم ہیں جتنی کہ خوش حالی' وہ یہ بھی سمجھ گئے کہ روحانی پاکیزگی کے لیے شکست بھی اتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ حصول مقصد کے لیے فتح۔

مدینہ کے یہودیوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے رویے کو دشمنان اسلام نے اکثر اپنی تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ ایسے مصنفین اس بات کو فراموش کردیتے ہیں کہ ان یہودیوں نے جنگ اُحد میں کیا کردار ادا کیا تھا۔ واٹ (WATT) نے بغیر کسی تردد کے یہ تسلیم کیا ہے کہ "یہودی ان تمام نظریات پر حملے کررہے تھے جن پر (حضرت) محمد ﷺ کے مقام کا دارومدار تھا۔" کئی یہودی قریش کو جوش دلانے میں پیش پیش تھے کہ وہ جنگ بدر کی شکست کا بدلہ لیں۔ یہ بات ثابت کرنے کے لیے کئی تاریخی شواہد موجود ہیں۔ یہودیوں کا سردار کعب بن اشرف کئی بار مکہ پہنچا اور قریش کو اپنی حمایت کا یقین دلاتا رہا۔ اس نے ایک نغمہ انتقام بھی لکھا تھا جس میں اہل مکہ کو غیرت دلا کر مسلمانوں کے خلاف جنگ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابھارا۔ اپنی نظم میں وہ کہتا ہے:

بدر کے سانحے پر تمہیں رونا چاہیے
بہترین لوگ تہ تیغ ہوئے
کئی شریف اور خوبصورت لوگ
جو بے گھروں کا سہارا تھے
قتل کر دیے گئے
میں نے سنا ہے کہ
الحارث ابن ہشام
مدینہ پر چڑھائی کے لیے
فوج جمع کر رہا ہے
بے شک اشراف اور بہادر لوگ ہی
اپنے بلند وقار کی حفاظت کرتے ہیں

مدینہ میں یہودیوں کے تین اہم قبائل آباد تھے۔ بنو قینقاع' بنو نضیر اور بنو قریضہ۔ ان میں بنو قینقاع سب سے طاقتور قبیلہ تھا جس نے رسول اللہ ﷺ کی مدد کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن نبی اکرم ﷺ کی سرداری کو کبھی قبول نہیں کیا۔ ان لوگوں نے قریش سے ہمیشہ ربط بنائے رکھا اور ہمیشہ قریش کی حتی المقدور مدد کی اور نبی اکرم ﷺ کے خلاف سازش کرتے رہے۔ اسی لیے مسلمانوں اور یہودیوں کے تعلقات ہمیشہ کشیدہ رہے اور وقت گزرنے کے ساتھ مزید ابتر ہوتے گئے۔ ایک یہودی دکاندار کے مسلمان عورت پر دست درازی کا واقعہ دونوں کے درمیان تنازعہ کا فوری موجب بن گیا۔ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی اور مسلمانوں نے بنو قینقاع کا محاصرہ کر لیا اور بالآخر ان کو مدینہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں فرقوں کے درمیان تعلقات کتنے بگڑ چکے تھے۔

بنو نضیر کے پورے قبیلے کی جلاوطنی کا واقعہ بھی قابل ذکر ہے۔ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے خلاف مہم چلانے میں پیش پیش تھے اور ان لوگوں نے جنگ بدر میں قریش کی شکست پر کھلے عام اظہار افسوس کیا تھا اور قریش سے اصرار کیا تھا کہ "وہ (حضرت) محمد ﷺ کو قتل کر دیں۔" یہ یہودی قریش کے ناپاک ارادوں کو کامیاب بنانے کی سازش میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن اُبی کے بھی شریک کار تھے۔ نتیجتاً مسلمانوں نے بنو نضیر کو سزا دینے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ مسلمانوں نے ان کے قلعے کا محاصرہ کر لیا اور رسد مسدود کر دی۔ ان کے مدینہ سے جلاوطنی کے واقعہ کو ابن اسحاق نے بڑے شوخ انداز میں پیش کیا۔ وہ لکھتا ہے : "وہ مدینہ سے ایک جلوس کی شکل میں ایسی شان و شوکت اور مسرت کے ساتھ روانہ ہوئے کہ اس سے قبل ایسا جلوس دیکھنے کو نہیں ملا تھا۔" واقدی مزید لکھتا ہے کہ ان کی عورتیں نفیس ترین لباسوں میں ملبوس تھیں اور بہترین زیورات سے آراستہ تھیں۔" وہ واقعی پاگل ہو گئے تھے کہ اپنے گھر اور جائیداد سے بے دخل ہونے پر ایسی خوشیاں منا رہے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ خیبر میں آباد ہوتے ہی ان لوگوں نے ذلت کا انتقام لینے کی تیاریاں شروع کر دی تھیں۔ ان کے ہر دلعزیز شاعر سمانخ (SAMANAK) نے یہودیوں کو جنگ پر ابھارنے کے لیے شعر کہے تھے۔

النفیر اور ان کے حلیفوں کے قتل کے لیے
اور ثمر اُتارے بغیر کھجور کے درختوں کو کاٹنے کے لیے
اگر میں زندہ رہا تو ہم شمشیر بکف تمہاری طرف آئیں گے
اور ہر تیز تلوار کے ساتھ جو ہمارے پاس ہے
انتقام لینے کے لیے ہم آئیں گے۔

اس جنگ (جنگ خیبر) میں یہودی محفوظ مقام پر تھے۔ ان کے پاس جنگ کے لیے تمام وسائل موجود تھے۔ ان کے قلعے مضبوط تھے۔ اور دفاع کا معقول بندوبست تھا وہ قرب و جوار کے قبائل خصوصاً قبیلہ غطفان کی مدد حاصل کرنے میں بھی کامیاب ہو گئے جو ان کے ساتھ جنگ میں شریک ہو گئے۔ اس طرح ایک کثیر فوج کے ساتھ وہ مدینہ پر حملے کا منصوبہ بنا چکے تھے۔ مسلمان گھبرائے اور انہوں نے صلح کی کوشش کی لیکن یہودیوں نے صلح کی خواہش کو ٹھکرا دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے طے کیا کہ مدینہ پر حملے سے قبل ہی یہودیوں کو گھیر لیا جائے آپ ﷺ فوجی دستوں کے ساتھ خیبر پہنچ گئے اور دشمنوں کے ساتھ کئی جھڑپوں کے بعد خیبر پر بالادستی حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ جب محصور یہودیوں نے امن کی درخواست کی تو رسول اللہ نے اس شرط پر صلح کر لی کہ یہودیوں کی زرخیز زمینیں ان ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے قبضے میں رہیں گی۔ لیکن وہ پیداوار کا نصف حصہ مسلمانوں کو دیں گے۔ یہودیوں نے یہ شرط قبول کر لی اور صلح کا جشن منانے کے لیے نبی اکرم ﷺ اور ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مدعو کیا۔ جب دستر خوان پر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے پہلے ہی نوالے میں محسوس کیا کہ گوشت کا عجیب مزا ہے۔ آپ ﷺ نے فوراً ہی تھوک دیا۔ آپ ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کھانا شروع کر چکے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو آگاہ کرنے کی کوشش کی لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ صحابی رضی اللہ عنہ کا فوراً انتقال ہو گیا۔ گوشت پکانے والی عورت کو طلب کیا گیا تو اس نے تسلیم کر لیا کہ کھانے میں زہر ملا دیا گیا تھا۔ اس پر مسلمان چراغ پا ہو گئے اور وہ چاہتے تھے کہ صلح کے معاہدے کو منسوخ کر کے دوبارہ جنگ شروع کی جائے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو معاف فرمایا اور صلح کے معاہدے پر کاربند رہے۔

حضرت محمد ﷺ کی بہترین کوششوں کے باوجود یہودی آپ ﷺ کی سرداری کو قبول کرنے پر تیار نہیں تھے۔ وہ مسلسل آپ ﷺ کے خلاف سازشوں میں مصروف رہے۔ اس سازش میں بنو قریظہ نے سب سے زیادہ مخاصمانہ کردار ادا کیا۔ جنگ اُحد میں قریش کی فتح سے ان یہودیوں کو یقین ہو گیا تھا کہ ”حضرت محمد ﷺ اور مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینا ممکن ہے۔“ اس مقصد کے حصول کے لیے انہوں نے نہ صرف مکہ کے سردار ابو سفیان کو اپنی سازش میں شامل کر لیا بلکہ اطراف کے قبیلوں کے سردار کو بھی اس بات پر تیار کیا کہ سب مل کر چاروں طرف سے مدینہ پر حملہ کریں ان کا منصوبہ یہ تھا کہ مدینے کو محصور کر لیا جائے اور رسول اللہ اور ان کے پیروؤں کو گھیر کر ختم کر دیا جائے۔ لیکن شمالی جانب گہری خندق کھودنے کی نبی اکرم ﷺ کی حکمت عملی نے ان کے منصوبوں پر پانی پھیر دیا۔ اس خندق کی وجہ سے دشمنان اسلام حملہ کرنے سے قاصر رہے اور قریش اور ان کے حلیف ناکام و نامراد واپس لوٹنے پر مجبور ہوئے۔

مسلم مورخوں نے اس معرکہ کو ”جنگ خندق“ کہا ہے۔ اس جنگ میں بنو قریظہ نے اہم کردار ادا کیا تھا۔ اس طرح وہ غداری کے مرتکب بھی ہوئے کیونکہ میثاق مدینہ کی رُو سے وہ مدینہ کی حفاظت کے ضامنوں میں شامل تھے۔ ان کی اس حرکت سے مسلمان بہت ناراض ہوئے اور ان کو سزا دینے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ چنانچہ حملے کا خطرہ ٹلتے ہی مسلمانوں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نے بنو قریضہ کا محاصرہ کر لیا۔ ابن اسحاق لکھتا ہے کہ مدینے کے بازاروں میں خندقیں کھودی گئیں۔ مجرموں کو ٹولیوں میں لایا جاتا تھا اور قتل کر کے ان خندقوں میں پھینک دیا جاتا تھا۔ تعداد میں چھ سو یا سات سو افراد تھے۔ اگرچہ بعض لوگ اس تعداد کو (۸۰۰) یا (۹۰۰) بتاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب یہودیوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور محاصرہ اٹھا لیا گیا تو یہودیوں پر مقدمہ چلایا گیا۔ یہویوں کی خواہش پر ان کے حلیف اور قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث بنایا گیا۔

سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کی کتاب میں مندرج قانون کے مطابق فیصلہ کیا۔ اس قانون کے مطابق "اگر (دشمن) صلح نہ کریں تو ان کا محاصرہ کرو اور جب تیرا اللہ تجھ کو ان پر قبضہ دلا دے تو جس قدر مرد ہیں سب کو قتل کر دے۔ عورتیں اور جانور اور جو چیزیں شہر میں موجود ہوں سب تیرے لیے مال غنیمت ہوں گی۔" بنو قریضہ پر غداری کا جرم ثابت ہوا اور حکم ہوا کہ ان کے مردوں کو تہ تیغ کر دیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ تمام نو سو (۹۰۰) مردوں کو قتل کر دیا گیا۔ صرف عورتوں اور بچوں کو بخش دیا گیا۔

ایسی بھیانک داستان کا بیان نہ صرف ابن اسحاق کی کتاب میں بلکہ واقدی اور ابن سعد کی تحریروں میں بھی ملتا ہے۔ لیکن صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ محتاط تحقیق پر مبنی نہیں ہے۔ چند سال قبل مشہور دانشور اور مدبر برکت احمد نے اپنی کتاب "محمد اور یہود" (MOHAMMED AND THE JEWS) کی تصنیف کے لیے قدیم تاریخی ماخذ کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ انہوں نے بڑی محنت اور تحقیق کے بعد بعض چونکا دینے والے انکشافات کیے ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان مورخوں کے بیان کردہ اکثر واقعات نہ صرف خلاف واقعہ ہیں بلکہ بے بنیاد بھی ہیں۔ برکت احمد کی تحقیق کے مطابق اس زمانے کے کئی مورخوں کی تحریروں میں ان واقعات کا ذکر نہیں ملتا۔ مثلاً الذہری اور قتادہ نے ان واقعات کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ ابن اسحاق اور دوسرے مورخوں نے جن روایات کو اپنی تحریروں کی بنیاد بنایا ہے وہ غیر معتبر ہے۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ یہودی مصنفین کی کتابوں میں ان مظالم کا ذکر نہیں ملتا۔ برکت احمد کا کہنا ہے کہ "اپنے پر ہوئے مظالم کا ذکر نہ کرنا یہودیوں کی فطرت کے خلاف ہے۔"

یہودی شہیدوں کے متعلق لکھی ہوئی سموئیل عسق (SAMUAL USQUE) کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصنیف یہودی کی مصیبتیں تیسرا مکالمہ" میں اس واقعے کے متعلق ایک لفظ بھی درج نہیں ہے۔ پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں تمام چھوٹی بڑی جنگوں میں مرنے والے مسلم اور غیر مسلم لوگوں کی مجموعی تعداد پانچ سو افراد سے بھی کم ہے۔ تو پھر اس روایت کے مطابق ایک ہی جنگ میں بنو قریظہ کے نو سو یہودی کیسے قتل ہو سکتے ہیں؟ مزید یہ کہ اگر نبی اکرم ﷺ کا مقصد بنو قریظہ کے پورے قبیلے کو نیست و نابود کرنا تھا تو پھر آپ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کے ساتھ رعایت کیوں کی جنھوں نے آپ کو زہر دینے کی کوشش کی تھی۔

یہودیوں کے ساتھ آپ ﷺ کے رویے کی ایک اور تاریخی شہادت موجود ہے جب آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ خیبر سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو ایک یہودی ربی (مذہبی پیشوا) نے آپ سے شکایت کی کہ کچھ مسلمانوں نے تورات کے چند نسخے بھی مال غنیمت میں اپنے پاس رکھ لیے ہیں۔ سرور کائنات نے فوراً حکم دیا کہ مقدس کتاب کے تمام نسخے یہودیوں کو واپس کر دیے جائیں۔ اور مسلمانوں کی اس لغزش پر آپ نے معذرت بھی چاہی۔ اس واقعہ پر مشہور یہودی دانشور اسرائیل ولفنسن (ISRAIL WILPHENSON) لکھتا ہے کہ :

> "اس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دل میں یہودیوں کی مقدس کتاب کا کتنا احترام تھا۔ آپ کی رواداری اور ہمدردی کے برتاؤ سے یہودی بے حد متاثر ہوئے۔ وہ یہ کبھی نہیں بھول سکے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی مقدس کتاب کی بے حرمتی نہیں کی۔ یہودی جانتے تھے کہ ۷۰ قبل مسیح میں جب رومی سپاہیوں نے یروشلم (بیت المقدس) پر قبضہ کیا تھا تو انہوں نے یہودیوں کی مقدس کتابوں کو اپنے قدموں سے کچل کر نذر آتش کر دیا تھا۔ کٹر پسند عیسائیوں نے بھی اسپین میں ان کے مذہبی صحیفے آگ میں پھینک دیے تھے۔ دنیا کے دوسرے فاتحین اور پیغمبر اسلام کے رویوں کا یہی فرق ہمیں متاثر کرتا ہے۔"

میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں لڑی گئی دوسری جنگوں سے متعلق کچھ لکھنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ وہ اتنی اہمیت کی حامل نہیں ہیں۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر موقع پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے اپنے دفاع میں ہی جنگی کاروائی کی۔ آپ ﷺ کا عام رجحان ہمیشہ مصالحت پسندانہ رہا۔ آپ ﷺ نے کبھی حملے میں پہل کی اجازت نہیں دی۔ کیونکہ قرآن حکیم ایمان والوں کو تاکید کرتا ہے کہ "اللہ حملہ آوروں کو عزیز نہیں رکھتا۔" نہ ہی آپ ﷺ لوٹ مار کی اجازت دے سکتے تھے کہ قرآن مجید میں اس کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔

حملے میں پہل کرنے سے آپ ﷺ کے اجتناب (ناپسندیدگی) کی بہترین مثال صلح حدیبیہ کا معاہدہ ہے جو آپ ﷺ نے مشرکین مکہ کے ساتھ کیا تھا۔ جب مشرکین مکہ اور ان کے حلیف مدینہ منورہ کو فتح کرنے میں ناکام ہوئے تو نبی اکرم ﷺ (۱۴۰۰) مسلمانوں کی جمعیت کے ساتھ حج کے لیے مکہ پہنچے ان کے پاس کوئی ہتھیار نہیں تھے اور وہ لوگ حج کے لیے احرام باندھے ہوئے تھے۔ مکہ معظمہ سے نو میل دور واقع مقام حدیبیہ پر جب آپ ﷺ پہنچے تو آپ ﷺ نے قریش سے مکہ میں داخل ہونے کی اجازت چاہی۔ لیکن قریش کے سرداروں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ کافی تقاضوں کے بعد قریش معاہدہ صلح پر دستخط کرنے کے لیے تیار ہوئے۔ اس معاہدے کی شرائط مسلمانوں کے لیے بہت ہی اہانت آمیز تھیں۔ سب سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ تھی حج کئے بغیر مدینہ واپس چلے جانے سے ان کا وقار مجروح ہو سکتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے قریش کی یہ شرط قبول فرمائی کہ مسلمان حج کے لیے اگلے سال آئیں۔ اس معاہدے کی ایک شرط بظاہر قریش مکہ کے حق میں بہتر محسوس ہوتی تھی لیکن اس شرط نے بالآخر اسلام کی تحریک کو مضبوط کیا۔ یہ شرط حمل و نقل کی آزادی سے متعلق تھی۔ قریش مکہ اور مدینے کے مسلمان دونوں ہی کو یہ حق مل گیا کہ وہ آزادی کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ آجا سکتے تھے۔ مہاجرین کو مکہ واپس آنے کی اجازت مل گئی۔ جس کی وجہ سے مکہ میں اپنے عزیز و اقارب سے تعلقات اور دیگر اہل مکہ سے ربط و ضبط نے اسلام کی اشاعت میں مدد کی۔ اسی طرح اہل مکہ کے مدینہ آنے سے قبولیت اسلام کے لیے راہیں ہموار ہوئیں اور کئی لوگ ایمان لائے۔ ایمان لانے والوں میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ جیسے اہم اور بہادر سپاہی بھی شامل تھے۔

صلح حدیبیہ سے نبی اکرم ﷺ کے کئی صحابہ رضی اللہ عنہم ناخوش تھے اور رنج و ملال کے ساتھ مدینہ پہنچے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو "توہین آمیز" معاہدہ کہا لیکن محمد ﷺ دور رس نگاہ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ جانتے تھے کہ اس معاہدے سے اسلام کی اشاعت میں مدد ملے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گی۔ اور ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے اس کو قرآن پاک میں عظیم فتح سے تعبیر فرمایا۔ اگلے ہی سال محمد ﷺ کی رہنمائی میں مسلمان مکہ پہنچے اور پر امن ماحول میں فرائض حج انجام دے کر مدینہ واپس پہنچے۔ اہل مکہ شہر سے باہر خیموں میں مقیم تھے۔ وہاں سے انہوں نے دو ہزار سے بھی زیادہ مسلمانوں کے حج کا منظر دیکھا۔ مسلمانوں کے پر وقار اور منظم انداز میں حج کی ادائیگی کا اہل مکہ پر بہت اچھا اثر ہوا۔ یہ بڑا ہی روح پرور نظارہ تھا۔ اسلام کی دنیاوی سادگی اور روحانی بلندی کا موثر اور دلکش منظر تھا۔

ایک سال بعد ہی مسلمانوں کے حلیف قبیلہ بنو خزاعہ پر قریش مکہ کے حلیف قبیلہ بنو بکر نے بلاوجہ حملہ کر دیا۔ معاہدہ کے مطابق بنو خزاعہ نے رسول اللہ سے مدد اور حفاظت کی درخواست کی نبی اکرم ﷺ نے قریش سے مطالبہ کیا وہ اپنے وعدے پورے کریں یا معاہدہ صلح کو منسوخ کریں۔ قریش نے نادانی سے موخر راستہ اختیار کیا۔ رسول اللہ کو احساس ہو گیا کہ ان کی نیت میں فتور ہے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو دشمن سے حتمی اور فیصلہ کن جنگ کے لیے تیار کیا۔ آپ ﷺ نے اپنے دس ہزار پیروؤں کو جمع کیا۔ ان کو ہتھیاروں سے پوری طرح لیس کیا اور ضرورت کی ہر چیز مہیا کی اور اس تیاری سے مکہ کی طرف کوچ فرمایا۔ آپ ﷺ کی فوج شہر مکہ سے کچھ فاصلے پر خیمہ زن ہو گئی۔

مسلمانوں کے جذبہ ایمانی اور مقصد جہاد نے ان کی فتح کو یقینی بنا دیا تھا۔ دوسری طرف مشرکین مکہ بے ترتیبی اور افراتفری کا شکار تھے۔ ان کے چند سپہ سالار بھی اسلام کی آغوش میں آ گئے تھے۔ حتیٰ کہ ان کے سردار ابو سفیان بھی ہمت ہار بیٹھے تھے اور پیغمبر اسلام سے مصالحت و مفاہمت کی کوششوں میں مصروف تھے۔ صرف ان کی بیوی ہندہ ثابت قدم رہی اور کسی طرح جھکنے پر راضی نہ تھی۔ لیکن اس کی سرکشی کی تائید کرنے والا کوئی نہ تھا۔ بت پرستوں کے کسی بھی طبقے میں لڑائی کی ہمت نہیں تھی اور سب لوگ نبی اکرم ﷺ کو عربوں کا نجات دہندہ سمجھنے لگے تھے۔ ان کو یقین ہو گیا تھا کہ مسلمان اب ناقابل شکست طاقت بن چکے ہیں۔ اسی لیے ابو سفیان نے امن کی درخواست کی۔ سرور کائنات نے بہت ہی فراخ دلی سے اس کی درخواست قبول کی۔ چند ایک غداروں کو چھوڑ کر تمام مشرکوں کو امان دے دی گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم جاری فرمایا کہ کوئی گھر نہ لوٹا جائے۔ کسی شخص کا نہ مال چھینا جائے اور کسی عورت سے دست درازی نہ کی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب کے لیے عام معافی کا اعلان کیا گیا۔ دوست و دشمن کے ساتھ مساویانہ سلوک کی ضمانت کا بھی اعلان کیا گیا۔ مہاجرین کو بھی یہ اجازت نہیں دی گئی کہ وہ مکہ میں چھوڑے ہوئے اپنے گھربار ان پر قابض لوگوں سے واپس لے سکیں۔ نہ صرف ابو سفیان بلکہ نبی اکرم ﷺ کے خلاف سازشیں کرنے والی ان کی بیوی ہندہ کو بھی معاف کر دیا گیا۔ اس تعلق سے قرآنی احکامات بہت واضح تھے :

"جب اللہ کی مدد اور نصرت سے فتح نصیب ہوئی۔ اور تم نے دیکھ لیا کہ انسانوں کی (بڑی) فوج اللہ کے دین میں داخل ہوتی جارہی ہے۔ تو اپنے رب کی حمد کرو' اس کی عظمت اور جلال کا اعلان کرو اور اس سے مغفرت کی درخواست کرتے رہو' بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔" (سورۃ النصر)

رسول اللہ ﷺ اپنے پیروؤں کے ہمراہ بڑی متانت کے ساتھ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے۔ اور اللہ کے گھر کو بتوں سے پاک کیا۔ وہاں نماز پڑھی اور اپنی فیصلہ کن فتح پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ خانہ کعبہ میں اہل مکہ سے آپ ﷺ نے خطاب فرمایا :

"نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے' کوئی اس کا شریک نہیں' اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور صرف اسی نے مشرکین کی جماعت کو شکست دے کر بھگا دیا۔ ہاں سنو آج سے دورِ جہالت (اسلام کے قبل کے) کے تمام مالی اور فوجداری مطالبات (خون کا بدلہ خون) کے دعوے میرے قدموں نے روند کر رکھ دیئے (کیونکہ وہ ناقابل سماعت تھے) لیکن خانہ کعبہ کی موزوں حفاظت کی جائے گی اور حاجیوں کو مفت پانی مہیا کیا جائے گا۔ اے قریش! آج سے اللہ نے جاہلیت کی نخوت اور برتری ختم کر دی۔ حسب و نسب کا غرور رخصت کر دیا گیا۔ سنو! ہر انسان آدم کی اولاد ہے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا۔"

آپ نے اعلان فرمایا کہ تمام انسان برابر ہیں اور قرآن کی حسب ذیل آیات سنائیں :

"لوگو! ہم نے تم (سب) کو مرد (آدم) اور عورت (حوا) سے پیدا کیا۔ پھر تمہاری ذاتیں اور قبیلے بنائے۔ (برادریاں ٹھہرائیں) تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو (ورنہ) اللہ کے نزدیک تم میں وہی بڑا شریف (قابل احترام) ہے جو بڑا پرہیز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گار ہے۔ بے شک اللہ جاننے والا (اور) باخبر ہے۔" (الحجرات : ۱۳)

پھر آپ نے قریش کے سب چھوٹے بڑے سرداروں کو بلایا اور انہیں عام معافی عطا کی اور یقین دلایا کہ اگر وہ لوگ اسلام قبول کرلیں تو ان کا درجہ دیگر مسلمانوں سے مختلف نہیں رہے گا بلکہ انہیں مساویانہ حقوق حاصل ہو جائیں گے۔

ہر پیغمبر کی کارکردگی کا اپنا الگ انداز تھا' الگ طریقہ تھا۔ پیغمبران دین مختلف اوقات میں مختلف قوموں (ملکوں) میں بھیجے گئے۔ ایک پیغمبر کا دوسرے سے مقابلہ کرنا ممکن نہیں۔ اور قرآن حکیم میں بھی اس بات کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔ یہ سچ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے کوئی جنگ نہیں لڑی مگر ان کو جنگ کی ضرورت بھی پیش نہیں آئی۔ لیکن ہم دیکھ چکے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو اپنی بقا کے لیے جنگ کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ لہٰذا ایک وسیع تاریخی پس منظر میں ان جنگوں کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ مذہبی جنگیں تھیں۔ لیکن یہ بات اس لیے ضروری تھی کہ آپ کا مذہب (دین) ہی مسلسل حملوں کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ جیسا کہ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا میں مذکور ہے۔

خیال و عمل کے اعتبار سے مقدس جنگیں آج ہمیں کتنی ہی قابل نفریں معلوم ہوں۔ لیکن اسلام کے پس منظر میں یہ بدی کے خلاف شدید رجعت کا شاخسانہ تھا اور یہ احساس بھی کہ برائی و بدی کے خلاف پورے خلوص کے ساتھ صف آرا ہونا اس پر فتح پانا ضروری ہے۔ ایک قوی اور قادر مطلق اللہ کی اطاعت کے ذریعے مسلمانوں نے نوع انسانی کی ایک نئی تاریخ ترتیب دی۔ اسلام نے اس نکتے کی وضاحت کہ ضروری نہیں کہ تقدیر الٰہی پر ایقان مجہول احساس شکست خوردگی کا حامل بھی ہو۔

نبی اکرم ﷺ اور آپ کے جاں بازوں نے جن معرکوں میں حصہ لیا ان کو موجودہ جنگوں کی اصطلاح میں "جنگ" کا نام دینا بھی مناسب نہیں ہے۔ حقیقت میں ان کو معرکے بھی مشکل ہی سے کہا جا سکتا ہے۔ وہ تو صرف جھڑپیں کہی جا سکتی ہیں۔ اگر سنہ ۶۲۲ء اور سنہ ۶۳۲ء کے درمیان وقوع پذیر ہونے والے مقابلوں کا جائزہ لیا جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ دونوں طرف پانچ سو سے بھی کم لوگ مارے گئے۔ مثال کے طور پر "جنگ خندق" میں دس ہزار مشرکین اور ان کے حلیف مدینہ پر حملے کے لیے آئے تھے اور مسلمانوں کی بھی اتنی تعداد شہر کے دفاع پر مامور تھی۔ یہ معرکہ ایک مہینے تک جاری رہا۔ لیکن جیسا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایچ لامینس (H. LAMMENS) لکھتا ہے کہ ”قرون وسطیٰ کی جنگوں میں دونوں حریفوں کے ہزاروں لوگ مارے جاتے تھے۔ حسب بالا اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کس صبر و ضبط اور رحم دلی سے کام لیتے تھے اور آپ ﷺ کی نظر میں انسانی زندگی کی کتنی زیادہ قدر و قیمت تھی۔ اسی لیے آپ ﷺ کو جنگ پسند نہیں کہا جا سکتا۔ آپ ہر زندگی کو مقدس سمجھتے تھے۔ آپ بلا ضرورت خون بہانے سے نفرت کرتے تھے۔ آپ ﷺ کی زندگی امن و امان کے لیے وقف تھی۔

آپ ﷺ کے اقتدار کے انتہائی عروج کے وقت بھی جب مکہ آپ ﷺ کے رحم و کرم پر تھا۔ اور کافر یکے بعد دیگرے حلف وفاداری اٹھانے کے لیے آ رہے تھے۔ تو آپ ﷺ کی نظر ایک بوڑھے آدمی پر پڑی جو لڑکھڑاتے قدموں سے آپ ﷺ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا ”تم اتنی حیرانی سے کس کو دیکھتے ہو؟ میں بھی تمہاری طرح ایک معمولی آدمی ہوں۔ تمہاری ہی طرح مجھ کو بھی ایک ماں نے جنم دیا ہے۔ جو سکھایا ہوا گوشت کھاتی تھی۔

واشنگٹن اِرونگ (WASHINGTON IRVING) اپنی کتاب ”حیات محمد“ (ﷺ) (LIFE OF MOHAMMED) میں لکھتا ہے :

”فوجی فتح نے بھی آپ میں نہ تکبر کو جگایا اور نہ ہی بے جا شان کو۔ اگر یہ فتح ذاتی مفاد کے لیے ہوتی تو ممکن تھا کہ ایسی باتیں ظاہر ہوتیں۔ اپنے اقتدار کے نقطہ عروج پر بھی آپ نے اپنے رویے اور شخصیت میں وہی سادگی برقرار رکھی جو آپ کے زمانہ مصائب کا خاصہ تھی۔ آپ نے شاہانہ طور طریقے اختیار نہیں کیے بلکہ آپ کی آمد پر اگر کوئی شخص حد سے زیادہ تعظیم سے پیش آتا تو آپ ناپسندیدگی کا اظہار کرتے تھے۔ اگر آپ کی منزل کوئی عظیم سلطنت تھی تو وہ صرف دین کی سلطنت تھی۔ دنیاوی اقتدار کی باگ ڈور جب ہاتھ میں آئی تو آپ نے بغیر کسی طمطراق کے اس کا استعمال کیا اور نہ ہی آپ نے اس اقتدار کو اپنے خاندان میں موروثی بنانے کے لیے کوئی قدم اٹھایا۔“

OOO

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ازواج مطہرات

جنگوں کی طرح ہی تعدد ازواج بھی دشمنانِ اسلام کی تنقید کا موضوع رہے ہیں۔ موجودہ دور میں ایک نکاح کے حامی افراد اس عمل کو قابلِ ملامت سمجھتے ہیں۔ تعدد ازواج نے ناقدوں کو آپ کے کردار پر کیچڑ اچھالنے کے لیے کافی مواد فراہم کیا ہے۔ رشدی نے بھی اس مواد سے فائدہ اٹھا کر ایک قحبہ خانے کی تصویر کشی کی ہے اور یہاں کی بارہ طوائفوں کے نام بھی (نعوذ باللہ) ازواج مطہرات کے ناموں پر رکھے ہیں اور ان کے عادات و اطوار کی بھی نقل کی۔ ان طوائفوں کے بے ہودہ جنسی افعال کی بھی تفصیل لکھی ہے۔ اس حرکت نے بجا طور پر مسلمانوں کے احساسات کو مجروح کیا ہے۔ مسلمانوں کے لیے ازواج مطہرات اُم المومنین ہیں۔ اگرچہ کچھ مغربی مصنفین بھی الزام تراشیوں میں اس سے پیچھے نہیں رہے' ایک مثال موئیر (MUIR) کی یہ تحریر ہے۔

> ”بیویوں کی کثیر تعداد بھی (حضرت) محمد (ﷺ) کو اپنے جرم تک محدود رکھنے میں ناکام رہی بلکہ اس کی وجہ سے ضبط کا بندھن کمزور ہو گیا اور حسن و جمال کی طرف رغبت میں اضافہ ہوا۔“

موئیر کو اس زمانے میں مسلمانوں کی سخت تنقید کا نشانہ بنایا گیا پھر بھی موئیر کی تحریر میں دل دکھانے والی ایسی فحش نگاری نہیں ملتی جیسی کہ رشدی نے اپنے ناول میں پیش کی ہے۔

ازواج مطہرات کے متعلق مواد کا مآخذ بھی مسلم محدثین اور مورخوں کی تحریریں ہی ہیں۔ ان مورخوں میں سے اکثر نبی اکرم ﷺ کو ایک مافوق الفطرت اور بے پناہ جنسی قوت کے حامل انسان کے طور پر پیش کرنا چاہتے تھے۔ ابن سعد نے اپنی کتاب ”طبقات“ میں ایک حدیث بھی نقل کی ہے (جو شاید خلیفہ وقت کی جنسی بے راہ روی کو جائز قرار دینے کے لیے وضع کر لی گئی تھی۔) جس کے مطابق ”سرورِ عالم ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج کو مطمئن کر سکتے تھے۔“ لیکن واٹ (WATT) لکھتا ہے کہ ”یہ حدیث بعد کی ایجاد معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ تاریخی شواہد سے پتا چلتا ہے کہ آپ ﷺ باری باری ہر بیوی کے ساتھ ایک رات گزارا کرتے تھے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یہ حرکت نہ صرف اختراع سے بھی بدتر ہے بلکہ ایک ایسے شخص کے متعلق ہتک و توہین آمیز کلمات ہیں جو انتہائی نیک اور پاکیزہ کردار کے مالک تھے۔ آپ ﷺ نے سادہ ترین زندگی گزاری۔ سخت محنت کی اور اپنی قوم کی فلاح کے لیے خود کو وقف کر دیا۔

کارلائیل (CARLYLE) نے درست لکھا ہے کہ :

"(حضرت) محمد (ﷺ) (نعوذ باللہ) بوالہوس نہیں تھے۔ ہم ایک فاش غلطی کے مرتکب ہوں گے اگر ہم یہ سمجھیں کہ آپ صرف جنسی لذت کے متوالے تھے اور سستی تفریحات میں وقت گزارتے تھے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے کسی بھی قسم کی تفریح میں حصہ نہیں لیا۔"

اب ہم موجودہ شواہد کی روشنی میں اس بیان کا جائزہ لیتے ہیں۔ حالیہ تحقیق نے کئی گتھیوں کو سلجھا دیا ہے۔

ابتدا ہی میں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ اخلاقی ضوابط کے نفاذ کے لیے عیسائیوں میں صرف ایک شادی کا رواج ایک حالیہ تصور ہے۔ قرون وسطیٰ میں دنیا کے اکثر و بیشتر حصوں میں ایک سے زیادہ شادیوں کا رواج عام تھا۔ سیکڑوں بیویوں کو اپنے حرم میں شامل کرنا ایک اعلیٰ سماجی رتبے کا نشان امتیاز سمجھا جاتا تھا۔ عیسیٰ علیہ السلام ہی تنہا مجرو پیغمبر تھے۔ ان کو چھوڑ کر دوسرے تمام انبیاء نے کئی شادیاں کی تھیں۔ حتیٰ کہ سینٹ اور پادری بھی کئی کنیزیں رکھتے تھے۔ عرب میں تو عورتوں کے ساتھ جانوروں سے بدتر سلوک کیا جاتا تھا۔ والدین اپنی نوزائیدہ بچیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ اپنی سماجی سہولتوں کی خاطر شادیوں کے معاہدے کیے جاتے تھے۔ طلاق دینا ایک عام بات تھی اور اس کو برا نہیں سمجھا جاتا تھا۔ لہٰذا اس وسیع تاریخی پس منظر میں نبی اکرم ﷺ کی شادیوں کا جائزہ لینا چاہیے۔ ہر زمانے میں اخلاقی قدریں بدلتی رہی ہیں۔ قدیم مصر میں بھائی اپنی بہنوں سے شادی کرتے تھے۔ آج مغربی ممالک میں جنسی آزادی ایک عام رواج بن گئی ہے۔ ساتویں صدی میں سرزمین عرب میں شادیاں مختلف قبیلوں میں مفاہمت کا ذریعہ تھیں۔

یہ سچ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی کئی بیویاں تھیں۔ ان کی صحیح تعداد آج بھی ایک متنازعہ مسئلہ ہے۔ قدیم ترین سیرت نگاروں کے بیان کے مطابق ازواج مطہرات کی تعداد گیارہ ہے۔ ان میں یہودی نژاد ریحانہ اور عیسائی ماریہ شامل نہیں ہیں۔ بنو قریظہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شکست کے بعد ریحانہ کو جنگی قیدی کی حیثیت سے آپ کے حضور میں پیش کیا گیا تھا۔ یہ بڑی ضدی' گرم مزاج اور مغرور خاتون تھیں۔ حافظ بن حجر نے کہا ہے کہ "ان (ریحانہ) کو آزاد کر دیا گیا تھا اور وہ اپنے خاندان میں واپس پہنچ گئی تھیں۔ انہوں نے بقیہ زندگی گوشہ تنہائی میں گزاری۔" مولانا شبلی نعمانی نے اس روایت کو بہت ہی مصدقہ قرار دیا ہے۔ ابن سعد کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے شادی کر لی تھی۔ لیکن اس نے کوئی تاریخی شواہد کا حوالہ نہیں دیا ہے۔

سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ اس سے مختلف ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے فرزند ابراہیم کو جنم دیا تھا (جن کا بچپن ہی میں انتقال ہو گیا تھا) کئی ماہرین فقہ ان کو نبی اکرم ﷺ کی بیوی ہی مانتے ہیں۔ زمانہ حاضر کے مشہور و محترم سیرت نگار محمد حسین ہیکل (M.H. HAYKAL) نے کہا ہے "ابراہیم کی پیدائش کے بعد ان (سیدہ ماریہ) کے مقام سے متعلق تمام شکوک رفع ہو گئے تھے۔"

یہ نکتہ اہم نہیں ہے کہ ازواج مطہرات کی تعداد کیا تھی۔ اہم بات یہ ہے کہ آپ نے ان سے نکاح کیوں کیا اور عورتوں سے متعلق آپ کا کیا رویہ تھا۔

سرور کائنات ﷺ کے وصال کے دو سو سال بعد کئی ایسی روایتیں مشہور کی گئیں۔ جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جسمانی کشش نے آپ ﷺ کو عورتوں کی طرف متوجہ کیا۔ ان مفروضات میں کوئی سچائی نہیں ہے۔ میں یہ بات ماننے کے لیے تیار ہی نہیں کہ اپنی ازواج کے علاوہ بھی نعوذ باللہ آپ ﷺ کے تعلقات دیگر عورتوں کے ساتھ رہے ہوں۔ یہ بات نہ آپ ﷺ کے کردار سے میل کھاتی ہے اور نہ ہی آپ ﷺ کی تعلیمات سے کئی مسلم حکمراں اپنے حرم میں کنیزیں رکھتے تھے۔ ایسے حکمرانوں نے مومنوں کی نظر میں اپنی بداعمالیوں کو جائز قرار دینے کے لیے پیغمبر اسلام کے نام سے ایسی من گھڑت روایتیں منسوب کر دیں۔

قرآن حکیم نے ازواج کی تعداد کو چار تک محدود کر دیا ہے۔ اور اس کے لیے بھی کڑی شرطیں مقرر کی گئی ہیں۔ اپنی تمام بیویوں کے ساتھ محبت اور شفقت (انس) میں مساویانہ سلوک ضروری قرار دیا گیا ہے اور یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ ایسا کرنا ناممکن نہیں ہے۔ چار سے زیادہ شادیوں کی ممانعت کے بعد نبی اکرم ﷺ نے کوئی شادی نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی۔ لہٰذا یہ الزام بے بنیاد ثابت ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے تو گیارہ یا بارہ شادیاں کیں۔ جب کہ آپ ﷺ کی امت کو صرف چار شادیوں کی اجازت دی گئی۔ یقیناً آپ ﷺ کے ناقدیہ توقع نہیں رکھتے ہوں گے کہ ازواج مطہرات کی تعداد چار تک گھٹانے کے لیے آپ ﷺ چند کو طلاق دے دیتے۔ اگرچہ یہ تعداد چار سے زیادہ تھی لیکن یہ بہ آسانی ثابت کیا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ نے یہ نکاح نہ شخصی مفاد کے لیے کئے تھے اور نہ ہی مسرت و انبساط کے لیے بلکہ ہر نکاح ایک خاص مقصد کے تحت کیا گیا تھا۔ یا انصاف کے تقاضے کے زیر اثر۔

نبی اکرم ﷺ سے نکاح سے پہلے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا دو یا تین بار بیوہ ہو چکیں تھیں۔ نکاح کے وقت ان کی عمر چالیس برس تھی جب کہ نبی اکرم ﷺ کی عمر صرف پچیس سال تھی، لیکن ان کے ساتھ آپ ﷺ کی ازدواجی زندگی ہر اعتبار سے پر مسرت اور خوشی سے بھرپور زندگی تھی۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے رسول اللہ ﷺ کے چھ بچے پیدا ہوئے۔ چار بیٹیاں اور دو بیٹے دونوں بیٹوں کا انتقال بچپن ہی میں ہو گیا۔

حضرت محمد ﷺ نے پہلے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے تجارتی قافلوں کے نگراں کی حیثیت سے کام کیا۔ لیکن آپ کے پاکیزہ کردار خلوص نیت اور دیانت سے متاثر ہو کر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی زوجیت اختیار کی۔ اگر آپ ﷺ سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے لیے اطمینان بخش سہارا تھے تو وہ آپ ﷺ کے لیے حوصلے اور قوت کا سرچشمہ ثابت ہوئیں۔ جب غار حرا میں آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ ﷺ بہت پریشان ہوئے۔ اس وقت سیدہ خدیجہ نے ہی آپ ﷺ کی ہمت بندھائی اور سب سے پہلے آپ ﷺ پر ایمان لائیں۔ اپنے وصال تک آپ ﷺ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ گزرے ہوئے خوشگوار دنوں کو یاد کرتے تھے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی تک آپ ﷺ نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔ آخری چند سالوں میں جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کی لافانی محبت پر رشک و حسد کا اظہار کیا تو آپ ﷺ بہت خفا ہوئے اور فرمایا کہ "ان (خدیجہ رضی اللہ عنہا) کی مجھ سے وفاداری کے سبب مجھ کو ان کی یاد مرغوب ہے۔ جب لوگوں نے میری نبوت کا انکار کیا تو مجھ پر ایمان لائیں۔ جب لوگ میری مدد کرنے سے ڈرتے تھے تو وہ میرے ساتھ چٹان کے مانند کھڑی رہیں۔ وہ میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہترین ساتھی تھیں اور میرے بچوں کی ماں بھی۔" کیا اب بھی آپ کو جنس زدہ شخص کہا جا سکتا ہے؟ ان تمام دلائل سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک مشفق شوہر تھے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد آپ بہت پریشان کن حالات سے دوچار ہوئے۔ ایک طرف آپ ﷺ کا گھریلو سکون غارت (رخصت) ہو گیا۔ تو دوسرے طرف بت پرست قریش کے سرداروں کے ظلم و ستم کا سامنا کرنا پڑا۔ بچے ابھی چھوٹے تھے اور ان کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ دوسرے نکاح کے لیے دوستوں کے تقاضے بڑھتے گئے پہلے تو آپ گریز فرماتے رہے لیکن آپ کے دوست آپ کو راضی کرنے میں کامیاب ہوئے۔ آپ کی دوسری بیوی سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا بھی بیوہ تھیں۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے ساتھ اسلام قبول کر لیا تھا۔ اور نبی اکرم ﷺ کے مشورہ پر دونوں ہجرت کر کے حبش چلے گئے۔ حبش سے واپسی میں شوہر کا انتقال ہو گیا جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی بچیوں کی دیکھ بھال کے لیے ان سے نکاح کیا تو اس وقت سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال سے زیادہ تھی۔ ان کے پہلے شوہر سے ایک بیٹا بھی تھا۔ لیکن نبی اکرم ﷺ سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

آپ ﷺ کی تیسری بیوی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ جو آپ ﷺ کے قریب ترین دوست اور مسلمانوں کے پہلے خلیفہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ آپ ﷺ سے اپنی دوستی کو مزید مستحکم بنانے کے لیے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چاہتے تھے کہ یہ شادی ہو جائے لیکن اظہار مدعا سے جھجکتے تھے۔ کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بہت کمسن تھیں۔ نبی اکرم ﷺ کو بھی پہلے تامل تھا۔ لیکن پھر آپ ﷺ اس شادی پر راضی ہو گئے۔ ابن سعد کے مطابق نکاح کے وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۱۵ سال تھی نہ کہ گیارہ سال جیسا کہ کچھ مورخوں نے بتایا ہے۔ نبی اکرم ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خوبصورتی سے زیادہ اُن کی ذہانت سے خوش تھے۔

ایک دفعہ اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے قافلے کے ساتھ سفر کر رہی تھیں۔ جب قافلہ روانہ ہوا تو آپ قضائے حاجت کے لیے گئی ہوئیں تھیں۔ قافلے کی طرف واپسی کے وقت آپ کا ہار کہیں گر گیا۔ آپ اس کی تلاش میں واپس گئیں۔ اس دوران قافلہ روانہ ہو گیا اور کسی کو گمان نہ ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہا راستہ کے کنارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھڑی ہوئی تھیں۔ سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا کو پہچان لیا اور اپنے اونٹ کو آپ کے قریب لا کر آپ سے سوار ہونے کی التجا کی۔ دشمنوں نے یہ خبر اڑا دی کہ آپ جان بوجھ کر پیچھے رہ گئی تھیں۔ آپ پر جھوٹی تہمتیں لگائی گئیں۔ ان افواہوں سے رسول اللہ ﷺ کو بہت رنج ہوا۔ ایک مہینے تک نبی اکرم ﷺ نے ان سے بات بھی نہیں کی۔ پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاک دامنی سے متعلق وحی نازل ہوئی۔ ان آیات میں نہ صرف زنا کے متعلق سزا متعین کی گئی بلکہ پاک دامن عورت کو بدنام کرنے کی کوشش کرنے والے لوگوں کے لیے سزا کا حکم بھی نازل ہوا۔ اس قصے نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو ایک بحران سے دوچار کر دیا اس قصے کے نتائج اتنے سنگین تھے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے مومنوں کی رہنمائی فرمائی۔

رسول اللہ ﷺ کے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے تعلقات کی نوعیت دیگر ازواج مطہرات سے مختلف تھی۔ آپ ﷺ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جسمانی سطح کے مقابلے ذہنی سطح پر زیادہ قریب تھے۔ محدثین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم ﷺ کی عزیز ترین بیوی قرار دیتے ہیں۔ لیکن یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ قرآن حکیم یہ شرط عائد کرتا ہے کہ تمام بیویوں سے مساویانہ سلوک کیا جائے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ اس لیے پسند فرماتے کہ وہ آپ ﷺ سے دینی امور میں سوالات کرتیں اور بحث و مباحثے کے ذریعے اپنے علم میں اضافہ کرتی تھیں۔ وہ علم کی شوقین طالبہ تھیں۔ وہ فخر فرماتی تھیں کہ مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ پر اکثر آیات اس وقت نازل ہوئیں جب نبی اکرم ﷺ ان کی معیت میں تھے۔ اس کو وہ اللہ تعالیٰ کا فضل قرار دیتی تھیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی دو ہزار سے بھی زیادہ احادیث اور روایات بیان کی ہیں۔ جو اسلام کی تاریخ میں بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔ آپ آہنی ارادے اور مضبوط قوت ارادی کی مالک تھیں۔ آپ کا کردار انتہائی پاکیزہ تھا جس کی حفاظت آپ نے نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد بھی کی۔

اسی لیے سلمان رشدی کے ناول میں آپ کے کردار کی تصویر کشی نہ صرف بے بنیاد اور غیر منصفانہ ہے بلکہ ارزل درجے کی کردار کشی پر مشتمل بھی ہے۔ آپ بعض وقت اضطراری طور پر تلخ نوائی پر بھی مجبور ہو جاتی تھیں۔ اور کبھی کبھی آپ کی ذکاوت اور طنز و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مزاح کی حس آپ کی ذہانت اور دانائی پر حاوی ہو جاتی تھی۔ لیکن آپ نبی اکرم ﷺ کی بہترین رفیق تھیں اور وفادار و جانثار بیوی بھی اور نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مسلمانوں کے لیے طاقت کا سرچشمہ اور ایمانی تحریک کا منبع بنی رہیں۔ آپ سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ٦٦ سال کی عمر میں آپ مالک حقیقی سے جا ملیں۔ مشہور مستشرق ڈی۔ ایس۔ مارگولیتھ (D.S. MARGOLIOUTH) لکھتا ہے کہ "نبی اکرم ﷺ کے حرم مبارک میں تنہا (سیدہ) عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ذہانت اور پاکیزہ کردار کے بل بوتے پر اسلام کی سیاسی اور دینی تاریخ میں اپنے لیے خاص مقام بنا لیا ہے۔"

نبی اکرم ﷺ کی چوتھی بیوی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ آپ دوسرے خلیفہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آپ کے قریب ترین اور قابل بھروسہ صحابی رضی اللہ عنہ تھے۔ جنگ بدر میں شدید زخمی ہونے کی وجہ سے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کا انتقال ہو گیا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آپ کو بہت چاہتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تیسرے خلیفہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے درخواست کی تھی کہ وہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لیں۔ ان کے انکار پر آپ رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہی درخواست کی لیکن انہوں نے بھی معذرت چاہی۔ اپنے صحابی (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ) کی پریشانی دیکھتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بہت تیز مزاج تھیں اور رشک حسد و غصہ پر جلد مائل ہو جاتی تھیں۔ مزاج کے اعتبار سے ان میں کوئی خوبی نہیں ملتی۔ دیگر ازواج مطہرات سے آپ رضی اللہ عنہا کے تعلقات کشیدہ رہے۔ بعض اوقات رسول اللہ ﷺ کے سامنے بھی غم و غصہ کا اظہار کرنے سے نہیں چوکتی تھیں۔ حدیث کی معتبر ترین کتاب صحیح بخاری میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ "ایک دفعہ کسی معاملے پر میری بیوی مجھ سے بحث کرنے لگیں۔ میں نے اس سے پوچھا مجھ کو نصیحت کرنے والی تم کون ہوتی ہو۔ تو اس نے جواب دیا کہ آپ ایک معمولی معاملے میں بھی مجھ کو بولنے کی اجازت نہیں دیتے۔ جب کہ آپ کی بیٹی رسول اللہ ﷺ پر اپنے غصہ کا اظہار کرتی ہے۔ اور ہر وقت نبی اکرم ﷺ کو تکلیف پہنچاتی ہے۔ میں یہ سن کر سیدھا سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچا اور اس سے دریافت کیا کہ کیا یہ صحیح ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غصہ سے گفتگو کرتی ہو۔ اس نے جواب دیا۔ ہاں یہ درست ہے۔ میں نے کہا میں تمہیں ایسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے پر تنبیہہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے تمہیں سزا دے گا۔ تمہیں اپنا مقابلہ (سیدہ) عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں کرنا چاہیے۔"

نبی اکرم ﷺ کی پانچویں بیوی ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ تھی۔ یہ بھی بیوہ تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے شوہر جنگ احد میں اللہ کی راہ میں شہید ہوئے۔ اس جنگ میں قریش کے ہاتھوں حزیمت اٹھانی پڑی تھی۔ وہ بہت رحم دل اور نیک بی بی تھیں اور انہوں نے اپنی زندگی غریبوں کی امداد کے لیے وقف کر دی تھی۔ وہ اپنا زیادہ تر وقت غریبوں اور مصیبت زدہ لوگوں کے کھانے پینے کے انتظام میں گزارتی تھیں۔ اسی لیے ان کو "ام المساکین" کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کے دل میں مصیبت زدہ مسلمانوں کے لیے جذبہ ہمدردی سے نبی اکرم ﷺ بہت متاثر تھے۔ آپ ﷺ نے ان کو اپنے نکاح میں لے لیا۔ لیکن شادی کے تین مہینے بعد ہی ان کا انتقال ہو گیا۔ جب ان کی عمر صرف تیس سال تھی۔

نبی اکرم ﷺ کی چھٹی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی بیوہ تھیں۔ آپ کے پہلے شوہر نے بھی جنگ اُحد میں زخمی ہو کر شہادت پائی۔ آپ بنی فراش کے ایک ممتاز قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ اسلام قبول کرنے والے پہلے چند لوگوں میں شامل تھیں۔ آپ اپنے شوہر کے ساتھ اس لیے مدینہ نہ جا سکیں کہ قریش نے آپ کے لڑکے کو ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں دی تھی۔ یہ بھی دشمنان رسول کے ظلم و ستم کا ایک طریقہ تھا۔ کچھ دنوں بعد بچ بچا کر آپ مدینہ پہنچنے میں کامیاب ہوئیں۔ لیکن آپ کی ہجرت کے چند روز بعد ہی آپ کے شوہر کا انتقال ہو گیا۔ وہ بھی اسلام کی راہ میں شہید ہوئے۔ اس وقت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حمل سے تھیں۔ ان کے لیے یہ سانحہ بہت پریشان کن اور تکلیف دہ تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمدردی کا اظہار کیا اور نکاح کی پیش کش کی۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے وقار کا پورا احساس تھا۔ اپنے مرحوم شوہر کے بچوں کی وجہ سے پہلے انہوں نے اپنے تردد کا اظہار کیا۔ لیکن جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں یقین دلایا کہ آپ ان کے بچوں کی پرورش اپنی اولاد کی طرح کریں گے تو آپ کے ہمدردی کے جذبے سے متاثر ہو کر سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نکاح کے لیے راضی ہو گئیں۔ خوبصورت ہونے کے باوجود سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کبھی اپنے حسن کی آرائش یا مادی آرائش کی طرف دھیان نہیں دیا۔ تقویٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی آپ کی زندگی کا واحد مقصد تھا۔ آپ اکثر رات بھر عبادت میں مصروف رہتی تھیں اور مہینے میں تین دن روزہ رکھتی تھیں۔ آپ نبی اکرم ﷺ کی باتیں توجہ سے اور احترام سے سنتیں تھی اور آپ کے احکامات کی فوراً تعمیل کو فرض سمجھتی تھیں۔ ایک مرتبہ والدین کا دیا ہوا ہار پہنے ہوئے تھیں۔ اس پر جب رسول اللہ نے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس ہار کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور یہ سونا غریبوں میں تقسیم کر دیا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بہت صاف گو تھیں۔ ایک مرتبہ کسی دوست نے ان سے رسول اللہ ﷺ کی خانگی زندگی کے بارے میں کچھ سوالات کیے تو آپ نے جواب دیا کہ نبی اکرم ﷺ کی خانگی زندگی اور عام زندگی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ تمام ازواج مطہرات کے بعد آپ کا انتقال ہوا۔ اور عالم اسلام کی آپسی خانہ جنگیوں کو آپ نے اپنی زندگی میں دیکھا۔

حضرت محمد ﷺ کی ساتویں بیوی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش تھیں۔ آپ ایک کم عمر بیوہ تھیں۔ جب ہجرت کر کے مدینہ پہنچیں تو رسول اللہ ﷺ نے آپ کی شادی اپنے گود لیے بیٹے زید بن حارث رضی اللہ عنہ سے کر دی۔ ان کی طلاق کے بعد رسول اللہ ﷺ نے خود سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی۔ اس وقت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی عمر اڑتیں سال تھی۔ اس شادی پر نبی اکرم ﷺ کے مخالفین الزامات لگاتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے متبنیٰ بیٹے زید رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں لہٰذا وہ ان کی (نعوذ باللہ) بیٹی کے برابر تھیں۔ دوسرے یہ کہ نبی اکرم ﷺ نے (نعوذ باللہ) کوشش فرما کر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو سیدنا زید رضی اللہ عنہ سے طلاق دلائی تا کہ خود ان سے شادی کر سکیں۔ لیکن غیر جانبدارانہ تجزیہ کیا جائے تو یہ دونوں ہی الزام بے بنیاد ثابت ہوتے ہیں۔

سیدنا زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک غلام کی حیثیت سے پیش ہوئے تھے۔ آپ نے ان کو آزاد فرمایا اور اپنا متبنیٰ ہونے کا اعلان کیا۔ آپ سیدنا زید کو اتنا چاہتے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی شادی اپنے چچا ابو طالب کی خوبصورت نواسی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے کرا دی۔ بعد میں پتا چلا کہ شوہر و بیوی کے سماجی رتبے میں فرق کی وجہ سے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اپنے شوہر سے خوش نہ تھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ الزام کہ طلاق کے لیے رسول اللہ ﷺ ذمہ دار تھے ایک نہایت ہی بے بنیاد روایت پر مبنی ہے۔ اس روایت کے مطابق ایک دن نبی اکرم ﷺ بغیر اطلاع سیدنا زید رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ گئے۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ گھر میں موجود نہ تھے۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے آپ کا استقبال کیا۔ اس وقت یہ پر تکلف پوشاک پہنے ہوئے تھیں۔ انہیں ایسے لباس میں دیکھ کر نبی اکرم ﷺ کی رغبت ہو گئی۔ اور آپ بے چین ہو کر فوراً وہاں سے لوٹ گئے۔ اس واقعہ کے بعد سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے شادی کا خیال آپ ﷺ کے دل میں جاگزیں ہو گیا۔ اس سے زیادہ دروغ گوئی اور افتراء کی مثال ملنا مشکل ہے محمد ﷺ کے لیے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کوئی اجنبی خاتون نہیں تھیں۔ وہ آپ کی پھوپھی کی صاحبزادی تھیں۔ اور آپ ﷺ انہیں بچپن ہی سے جانتے تھے۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بیوہ ہو جانے کی وجہ سے آپ ﷺ ان کی زندگی کی بحالی کے لیے خواہش مند تھے اگر آپ ﷺ ان کے حسن و جمال سے متاثر ہوتے تو سیدنا زید سے ان کی شادی کرنے کی بجائے خود اپنے نکاح میں لا سکتے تھے۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا ہمیشہ اس بات پر افسوس کرتی تھیں کہ ان کی شادی ایک غلام کے ساتھ کر دی گئی تھی۔ وہ اپنے شوہر کو کمتر درجے کا آدمی سمجھتی تھیں اور ان سے اسی طرح کا برتاؤ روا رکھتی تھیں۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کئی بار نبی اکرم ﷺ سے ان کے توہین آمیز رویہ کی شکایت بھی کی لیکن نبی اکرم ﷺ نے ان کو ہمیشہ صبر کی تلقین فرمائی۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا ہمیشہ رسول اللہ کو اپنی ذلت کے لیے ذمہ دار قرار دیتیں۔ اور خواہش کرتی تھیں کہ نبی اکرم ﷺ ان سے شادی کر لیں تاکہ ان کے قبیلے میں ان کا مقام بحال ہو سکے۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ بھی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے احساس برتری سے اتنے تنگ آ گئے تھے کہ ایک دن غصہ میں آ کر انہوں نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے رشتہ داروں نے نبی اکرم ﷺ کو مجبور کیا کہ آپ ان سے نکاح کر لیں۔ آپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ آپ کے متبنیٰ کی بیوی ہے کیونکہ بت پرستوں میں متبنی بیٹے کی حیثیت بھی حقیقی بیٹے کے برابر ہوتی تھی۔ تب آپ پر وحی نازل ہوئی۔ جس میں وضاحت کی گئی تھی کہ گود لیا ہوا لڑکا (متبنی) بیٹا نہیں ہو سکتا۔ اولاد کے رشتے قدرتی ہوتے ہیں' بنائے نہیں جا سکتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس طرح اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے شادی کی اجازت مرحمت فرمائی۔ آخری دم تک سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے وقار کے احساس برتری کو برقرار رکھا۔ انہوں نے کبھی کسی اعانت کو قبول نہیں کیا۔ حتیٰ کہ خلیفہ دوم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی مدد بھی قبول نہیں کی۔ اور کپڑے سی کر اپنی گزر بسر کرتی رہیں۔

آپ ﷺ کی آٹھویں بیوی سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا تھیں جو حارث بن ابی ضرار کی صاحبزادی تھیں۔ جو بنو مصطلق جیسے طاقتور قبیلے کے سردار تھے۔ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا اسی قبیلے کے ایک مقتدر شخص کی بیوی تھیں۔ ان کے شوہر اور والد دونوں ہی رسول اللہ ﷺ کے دائمی دشمن تھے۔ ان کے والد جنگ خندق میں مشرکین کی فوج میں شامل تھے اسی جنگ میں سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کو غلام بنا کر لایا گیا تھا۔ ان کی رہائی کے لیے ان کے والد حارث زرفدیہ لے کر کئی صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس پہنچے لیکن کسی نے ان کی پذیرائی نہیں کی۔ بالآخر جھجکتے ہوئے وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ "اے! محمد ﷺ ایک قبیلے کے سردار کی حیثیت سے ہوتے ہوئے مناسب نہیں ہے کہ میری دختر ایک کنیز کی طرح رہے۔ میں آپ ﷺ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ﷺ اسے آزاد فرما دیں میں زر فدیہ ادا کرنے کے لیے تیار ہوں۔" نبی اکرم ﷺ نے سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا تمہاری بھی یہی مرضی ہے؟" حارث نے اپنی بیٹی سے کہا کہ وہ کوئی ایسی بات تسلیم نہ کرے جس سے اس کے خاندان کی عزت پر حرف آتا ہو۔

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ "تب تو سب سے بہتر راستہ یہی ہو گا کہ محمد ﷺ مجھ سے شادی کر لیں۔" اس جواب سے حارث بہت خوش ہوئے۔ اور فوراً ہی زرفدیہ ادا کر دیا۔ تب نبی اکرم ﷺ نے سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کو اپنی زوجیت میں قبول کر فرمایا۔ اس شادی نے مسلمانوں کے دل میں ان کے قبیلے کے لیے ایسے خیر سگالی کے جذبات پیدا کر دیئے کہ ان کے تمام جنگی قیدی آزاد کر دیئے گئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کو بہت چاہتی تھیں۔ اور اسلامی تعلیمات سیکھنے میں ان کی مدد کرتی تھیں۔ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے سیکھنے میں بہت تیزی دکھائی اور بہت جلد اس دین کی حامی اور معتقد بن گئیں۔ ان کی شخصیت کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے۔

"ان کے حسن و جمال کی زد سے کوئی دامن نہیں بچا سکتا۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی نویں بیوی رملہ رضی اللہ عنہا تھیں جو سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے نام سے مشہور تھیں۔ یہ مشرکین کے سردار اور نبی اکرم ﷺ کے ازلی دشمن ابو سفیان اور دریدہ دہن ہندہ کی بیٹی تھیں۔ اپنے والدین کی مرضی کے خلاف رملہ اور ان کے شوہر نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ اپنے والدین کی زیادتیوں سے بچنے کے لیے وہ اپنے شوہر کے ساتھ حبش ہجرت کر گئیں۔ وہاں ان کے شوہر نے عیسائی مذہب قبول کر لیا۔ لیکن سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اسلام چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ اس دوران ان کے شوہر نے لہولعب کی زندگی اپنا لی۔ وہ کثرت سے شراب پینے لگا۔ جس کی وجہ سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ ان کے مکہ واپس آنے پر سرور کائنات کو اس کی حالت پر رحم آیا اور آپ ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا۔ آپ ﷺ کو یہ احساس بھی تھا کہ اس شادی سے اسلام کے مقصد کو فائدہ پہنچے گا۔

آپ ﷺ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے عقیدے کی پختگی سے بہت متاثر تھے۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے تقدس کا اتنا خیال رکھتی تھیں کہ اپنے والد کو بھی نبی اکرم ﷺ کے بستر پر بیٹھنے سے منع کر دیا اور اس طرح نبی اکرم ﷺ نے مسلسل دشمنی کی بنا پر اپنے والد سے بیزاری کا اظہار کیا۔ شادی کے وقت سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کی عمر اڑتیس سال تھی۔ انہوں نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے لیے وقف کر دیا تھا۔ وہ آپ ﷺ کے بیس سال بعد تک زندہ رہیں اور اپنے بھائی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں ۷۳ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر سے دو بیٹے تھے۔ نبی اکرم ﷺ سے ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

رسول اللہ ﷺ کی دسویں بیوی سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا ان کو جنگ خیبر میں جنگی قیدی بنا لیا گیا تھا۔ ان کے والدین یہودی تھے اور یہودیوں کے ممتاز قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے باپ خود کو سیدنا ہارون علیہ السلام کی نسل سے بتاتے تھے۔ جب کہ ماں کا تعلق مشہور یہودی قبیلہ قرصیہ سے تھا۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نام زینت تھا۔ اور وہ ایک مشہور یہودی شاعر سالم بن مشکان کی بیوی تھیں۔ لیکن میاں بیوی میں تعلقات کے بگاڑ کی وجہ سے شوہر نے انہیں طلاق دے دی تھی۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے ایک مشہور یہودی سپاہی سے دوسری شادی کر لی وہ بھی جنگ خیبر میں ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے والد اور دوسرے رشتہ دار بھی شامل تھے۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا قید کر لی گئیں اور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کی کنیز بنا دی گئیں۔ دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس پر اعتراض کیا کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بھی قبیلہ کے سردار کی بیٹی ہیں۔ اس لیے وہ صرف نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ہی پیش کی جا سکتی ہیں۔ سیدنا زینت (سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا) نے بھی اسلام قبول کرنے اور مسلمانوں کے سردار سے شادی کرنے کی خواہش کی۔ ان کا کہنا تھا کہ یہی اقدام ان کے قبیلے میں ان کے وقار کو بحال کر سکتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی ان کو اپنے اونٹ پر سوار کر کے ایک کمبل سے ڈھک دیا اور انہیں اپنے نکاح میں قبول فرمایا۔ اسی موقع پر آپ ﷺ نے ان کا نام صفیہ رضی اللہ عنہا رکھا۔ گھر پہنچنے پر نبی اکرم ﷺ نے سیدہ عائشہ سے پوچھا کہ "کیا تمہیں صفیہ پسند آئی" سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا "مگر یہ تو یہودی ہے۔" اس پر نبی اکرم ﷺ نے ڈانٹ کر کہا: "تو کیا ہوا وہ بھی اتنی ہی اچھی مسلمان ہیں جتنا کوئی اور ہو سکتا ہے۔"

ایک دن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ وہ اب بھی یہودیت کا پاس رکھتی ہیں؟ تو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ میں اتوار کی بجائے جمعہ کا اہتمام کرتی ہوں لیکن میرے یہودی رشتہ داروں سے مجھے آج بھی محبت ہے۔ اسلام میں اس کی ممانعت نہیں ہے۔"

اس صاف جواب پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دنگ رہ گئے۔

ایک روایت کے مطابق سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی اور چوتھے خلیفہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ فاطمۃ الزہریٰ سے بہت قریب تھیں۔ ان کی نبی اکرم ﷺ سے کوئی اولاد نہیں تھی۔ ساٹھ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔ دوسری روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا تھا۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا ایک صاحب رائے خاتون تھیں اور آخر دم تک انہوں نے اپنا وقار برقرار رکھا۔

میمونہ بنت حارث رسول اللہ ﷺ کی گیارہویں بیوی تھیں۔ ان کے پہلے شوہر نے انہیں طلاق دے دی تھی۔ اور جب وہ اکیاون سال کی تھیں تو ان کے دوسرے شوہر کا انتقال انتہائی نامساعد حالات میں ہوا۔ اس طرح ان کی حالت قابل رحم ہو گئی تھی۔ وہ نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکرم ﷺ کے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی سالی تھیں جو نبی اکرم ﷺ کے وفادار اور عقیدت مند تھے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ شادی کا پیغام لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول ﷺ نے تردد کا اظہار فرمایا۔ لیکن اپنے چچا کے چہرے پر مایوسی کے آثار دیکھ کر رضامندی ظاہر فرمائی۔

اسلام کے جان باز سپاہی سیدنا خالد بن ولید جن کو "سیف اللہ" کا خطاب دیا گیا تھا' سیدہ میمونہ کے رشتے کے بھتیجے تھے۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی چاہتے تھے کہ سیدہ میمونہ کا گھر دوبارہ بس جائے۔ قریش کے دو ممتاز قبیلوں کے اس ملاپ سے مشرکین مکہ کی صفوں میں تشویش پھیل گئی۔ اس لیے انہوں نے مکہ میں اس شادی کی مزاحمت کی۔ چنانچہ مکہ سے پندرہ میل دور ایک مقام پر نبی اکرم ﷺ نے سیدہ میمونہ سے شادی کی۔ سیاسی اعتبار سے یہ شادی نہایت اہم واقعہ تھی۔ کیونکہ ان کی وجہ سے مختلف قبیلوں کے درمیان حائل دیواریں گر گئیں۔ اس اتحاد کی وجہ سے سیدنا عباس کے کئی سسرال عزیز و اقارب اور سیدنا میمونہ رضی اللہ عنہا کے مرحوم شوہر ابو رحیم کے کئی قرابت داروں نے اسلام قبول کر لیا اور مسلمانوں کی صفوں میں اضافہ کیا۔ ان میں سے بیشتر لوگ بڑے جنگجو سپاہی تھے اور پھر سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بہت ہی رحم دل اور فیاض مزاج خاتون تھیں۔ انہوں نے کئی غلاموں کو آزاد کیا۔ اس طرح وہ ایک ترقی یافتہ معاشرے کے قیام میں رسول اللہ کی مددگار ثابت ہوئیں۔

سیدہ ماریہ قبطیہ کی کہانی نے بھی رسول اللہ ﷺ کے ناقدین نانہجار کے لیے کافی مواد فراہم کیا ہے۔ سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کو اسکندریہ کے اسقف اعلیٰ (آرچ بشپ) نے ایک کنیز کی حیثیت سے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ ان سے نبی اکرم ﷺ نے بعد میں شادی کر لی۔

سر ولیم موئیر (SIR WILLIAM MUIR) اپنی کتاب "لائف آف محمت (حیات محمد ﷺ) میں لکھتا ہے کہ :

> "اسکندریہ کے گورنر مقوقس (MUCKOUKAS) نے (حضرت) محمد (ﷺ) کی خدمت میں دو قبطی کنیزیں اور ماریہ کو بطور تحفہ روانہ کیا تھا۔ وہ مزید لکھتا ہے کہ ماریہ کے حسن کو ان کے رنگ کی صباحت' نقوش کی نزاکت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور گھنے کالے بالوں نے اور بھی جاذب نظر بنا دیا تھا۔ ان کے حسن و جمال سے محمد ﷺ مسحور ہوئے۔ یہ پتا نہیں چلتا کہ سیدہ ماریہ کے حسن کی یہ تفصیل موئیر نے کس ماخذ سے حاصل کی۔ نہ ہی اس بات کا کوئی ثبوت ملتا ہے کہ ماریہ اور شیریں اسکندریہ کے گورنر کا تحفہ تھیں۔ یہ بھی واقدی کی ایک ایجاد کردہ روایت ہے۔ مصر کے بہت ہی معتبر سیرت نگار محمد ﷺ حسین ہیکل نے اپنی تحقیق میں ابتدائی ماخذوں کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات ثابت کی ہے کہ شیریں اور ماریہ ایک اہم قبطی سردار سیمن (SIMON) کی لڑکیاں تھیں اور اسکندریہ کے اسقف اعلیٰ نے اُنہیں اس درخواست کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا تھا کہ اُنہیں اسی احترام کے ساتھ رکھا جائے جس کی وہ مستحق تھیں۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے سیدہ ماریہ سے شادی کر لی اور شیریں کو اپنے صحابی حسن بن ثابت کے نکاح میں دیا۔ (ماریہ کا نام عاریہ تھا' شادی کے بعد ماریہ رکھ دیا گیا تھا) نبی اکرم ﷺ ان دونوں بہنوں کو اگر کنیزوں کی طرح رکھتے تو آپ پر بداخلاقی کا الزام لگایا جا سکتا تھا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سیدہ ماریہ ہی کے بطن سے آپ کے بیٹے ابراہیم پیدا ہوئے۔ جن کا دو مہینے بعد ہی انتقال ہو گیا۔"

ان حقائق کی روشنی میں یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کوئی بھی شادی جنسی لذت کے لیے نہیں کی تھی۔ آپ کی پہلی بیوی آپ ﷺ سے پندرہ سال بڑی تھیں۔ اپنی چار بیٹیوں کی دیکھ بھال کے لیے جب آپ ﷺ نے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا' اس وقت ان کی عمر تقریباً چالیس برس تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے قریب ترین صحابہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادیاں تھیں جو عرب کے قدیم رواج کے مطابق نبی اکرم ﷺ سے اپنے رشتے مزید استوار کرنا چاہتے تھے۔ زینب بنت خزیمہ جنگ احد کے شہیدوں میں سے ایک کی دختر تھیں۔ اس جنگ میں ستر مسلم خواتین بیوہ ہو گئی تھیں۔ محمد ﷺ مومنین کے لیے ایک مثال قایم کرنا چاہتے تھے تاکہ وہ بھی بیوہ عورتوں سے شادی کر لیں۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا مدینے کو ہجرت کرنے والی پہلی خاتون تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے شوہر بھی جنگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

احد میں شہید ہوئے تھے اور ان کے پہلے لڑکے کو مشرکین نے بہت ایذائیں پہنچائی تھیں۔ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش نبی اکرم ﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھیں اور سیدنا زید رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دی گئی تھیں وہ شوہر کے ساتھ نباہ نہ کر سکیں اور بضد تھیں کہ رسول اللہ ان سے شادی کرلیں تاکہ ان کا مجروح وقار بحال ہو سکے۔

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا دونوں یہودیوں کے ممتاز قبیلوں سے تعلق رکھتی تھیں اور جنگی قیدی کی حیثیت سے لائی گئی تھیں۔ رملہ یا اُم حبیبہ قریش کے سردار ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی دختر تھیں۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی سالی تھیں اور اسلام کے عظیم سپہ سالار کی پھوپھی تھیں۔ سیدہ ماریہ اسکندریہ کے آرچ بشپ کا تحفہ اور اہم قبطی سردار کی دختر تھیں۔ ان میں سے اکثر خواتین نبی اکرم ﷺ سے شادی کے وقت چالیس یا پچاس سال کی عمر کی تھیں اور اپنی جوانی کا بہترین زمانہ پار کر چکیں تھیں۔ وہ دو یا تین بار بیوہ بھی ہو چکی تھیں اور اکثر کے ان کے سابقہ شوہروں سے بچے بھی تھے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو چھوڑ کر ازواج مطہرات میں سے کسی سے بھی نبی اکرم ﷺ کے اولاد نہیں ہوئی۔

ان حقائق سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی شادیاں سیاسی اور معاشرتی ضرورتوں کے زیر اثر کی گئیں تھیں یا انسانی ہمدردی کے جذبے کے زیر اثر اور اس مقصد کی ترقی کے لیے کی گئیں تھیں جو آپ ﷺ کا مقصد حیات تھا۔

ازواج مطہرات کے ساتھ آپ بہترین سلوک کرتے تھے۔ ہر ایک کے لیے ایک دن مختص تھا۔ وہ مدینہ سے باہر اپنے سفر میں بھی باری باری ہر بیوی کو لے جاتے تھے۔ آپ نے مسلمانوں کے لیے یہ مثال قائم کردی کہ اپنی بیوی کے ساتھ کس طرح مساویانہ سلوک کیا جا سکتا ہے جس کا قرآن حکیم مطالبہ کرتا ہے۔ ازواج مطہرات آپ کے ساتھ مٹی کے گھروں میں رہتی تھیں اور پانی و کھجور پر گزارہ کرتی تھیں۔ اکثر و بیشتر گھر میں کھانے کے لیے کچھ بھی نہ ہوتا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اگر وہ آرام و آسائش کی زندگی گزارنا چاہتی ہوں تو آپ ﷺ انہیں شادی کے بندھن سے آزاد کرنے کے لیے تیار ہیں۔ لیکن تمام ازواج مطہرات نے مادی آسائشوں کی بجائے آپ ﷺ کی رفاقت پسند کی۔

پروفیسر ہٹی (HITTI) لکھتا ہے "(حضرت) محمد (ﷺ) نے اپنے اقتدار کے انتہائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عروج کے زمانہ میں بھی اتنی ہی سادہ زندگی گزاری جیسی کہ زمانہ عسرت میں۔ آپ (ﷺ) کو اکثر اپنے کپڑے خود رفو کرتے دیکھا گیا۔ لوگ جب چاہتے آپ ﷺ کے پاس پہنچ سکتے تھے۔" تو پھر مادی مسرت اور انبساط کے لیے آپ ﷺ کے پاس وقت کہاں تھا؟

واٹ جیسے ناقد کو بھی مجبوراً تسلیم کرنا پڑا کہ بعد کے آنے والے مسلم مصنف نسوانی حسن سے آپ کی رغبت کی کتنی ہی کہانیاں کیوں نہ ایجاد کرلیں یہ حقیقت اپنی جگہ اٹل ہے کہ آپ ﷺ کو اپنے جذبات پر پوری طرح قابو حاصل تھا۔ اگرچہ آپ نے حسن و جمال کی کشش کو انسانی حیات سے بالکلیہ خارج نہیں کیا (یعنی راہبانہ زندگی کی تلقین نہیں کی) آپ ﷺ نے کوئی شادی ایسی نہیں کی جو سیاسی اور معاشرتی ضرورت سے بری ہو۔

ایسی تقدس مآب شخصیت پر یہ الزام لگانا کہ آپ بوالہوس تھے' سراسر ظلم و زیادتی ہے۔ جو تاریخی شواہد دستیاب ہیں' ان سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ تمام ازواج مطہرات نفیس ترین اور پاکیزہ کردار کی حامل تھیں جو نہ صرف تقویٰ کے اعتبار سے اعلیٰ ترین کردار کا نمونہ تھیں بلکہ حسب و نسب کے اعتبار سے بھی بلند مقام رکھتی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد بھی انہوں نے سادگی اور پرہیز گاری سے زندگی گزاری۔ ان میں سے کسی کے بھی متعلق کوئی اسکنڈل کا پتا نہیں چلتا اس کے باوجود ملعون رشدی ان کے مبارک نام ایک قحبہ خانے سے جوڑنے میں شرم محسوس نہیں کرتا۔ اس کو ہم آزادی اظہار کا نام دیں گے یا ان لوگوں کی دل آزاری کی کھلی چھوٹ کا نام دیں جو ان پاکباز متقی اور پرہیز گار بیبیوں کو اُم المومنین سمجھ کر دل سے ان کا احترام کرتے ہیں۔

یہ بڑی افسوس ناک بات ہے کہ رشدی ملعون نے ان مسلم محدثین اور مورخین کی من گھڑت تحریروں سے ناجائز فائدہ اٹھایا جو یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ غیر معمولی قوت مردانہ کے حامل تھے۔ ان میں سے اکثر مورخ تو اپنے حکمرانوں کی جنسی بے راہ روی کو جائز قرار دینے کے لیے ایسی من گھڑت احادیث اور روایات وضع کر لیتے تھے۔ ایسی روایات نہ تو نبی اکرم ﷺ کی شادیوں کی نوعیت سے مطابقت رکھتی ہیں اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ کے اپنی ازواج کے ساتھ تعلقات کی نوعیت سے ہی۔ اُن من گھڑت کہانیوں نے مستشرقین کے لیے اپنے مخاصمانہ جذبات کے اظہار کا راستہ ہموار کر دیا۔ ان اسلام دشمن تحریروں پر مسلمانوں نے اپنے سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ سعودیہ کے مشہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عالم دین امام راشد خلیفہ نے ابتدائی مآخذات کا مطالعہ کرنے کے بعد یہاں تک کہہ دیا ہے کہ "انتہائی عام احادیث اور سنتوں کا رسول اللہ ﷺ کی زندگی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔" انہوں نے مزید یہ بھی لکھا ہے کہ "ان احادیث اور سنتوں پر عمل کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری پیغمبر کے احکامات کی صریح خلاف ورزی ہے۔"

امام راشد خلیفہ نے اپنے دعوے کے ثبوت میں قرآن حکیم کی چھٹی سورہ کی ایک سو بارھویں آیت اور پچیسویں سورہ کی اکتیسویں آیت کا حوالہ دیا ہے اور کہا ہے کہ "یہ احادیث شیطانی ایجادات ہیں۔" یہ الزام انتہائی لغو ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کنیزیں بھی تھیں۔ یہ بات قرآنی تعلیمات کے مغائر ہے جو ناجائز جنسی تعلقات کو انتہائی گھناؤنا گناہ قرار دیتی ہیں۔ حتیٰ کہ غلام عورتوں سے جنسی اختلاط کے لیے بھی نکاح ضروری قرار دیا گیا ہے۔ بعض ماہرین فقہ، قرآن حکیم کی ابتدائی آیات (سورہ : ۲۳، آیت ۶، سورہ : ۷۰ آیت ۲۹، ۳۰) کا سہارا لے کر باندیوں کو مباح قرار دیتے ہیں۔ لیکن اکثر ماہرین فقہ اس بات پر متفق ہیں کہ بعد کی آیات میں ان کی تصحیح کر دی گئی ہے۔ جن میں ہر قسم کے ناجائز جنسی تعلقات کو قابل سزا گناہ قرار دیا گیا ہے۔ حسب ذیل آیت تو بہت واضح ہے۔

> "زانیہ عورت اور زانی مرد دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور ان پر ترس کھانے کا جذبہ اللہ کے دین کے معاملے میں تم کو دامن گیر نہ ہو اگر تم اللہ تعالیٰ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو اور ان کو سزا دیتے وقت اہل ایمان کا ایک گروہ موجود رہے۔" (النور : ۲)

اسلام کے لیے بڑی بدنصیبی کی بات ہے کہ جن تعلیمات کا حکم قرآن مجید میں دیا گیا ہے اور جن پر رسول اللہ ﷺ نے پوری زندگی عمل کیا، مسلم حکمرانوں نے بڑی آزادی کے ساتھ ان کے خلاف عمل کیا اور اپنے ضمیر کے اطمینان کے لیے من گھڑت احادیث وضع کروا لیں۔ ان من گھڑت احادیث اور روایات نے اسلام کے تصور کو کافی نقصان پہنچایا اور دشمنان اسلام کو مزید رنگ آمیزی کرنے کا موقع فراہم کیا۔

ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ قرآن حکیم نہ صرف حالات حاضرہ کا احاطہ کرتا ہے بلکہ بنیادی اور لافانی اہمیت کے حامل مسائل کا بھی احاطہ کرتا ہے۔ جیسا کہ میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ قرآنی آیات کا "شان نزول" بھی اس وقت پیش آنے والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقعات کو سمجھنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ کی شادیوں کو بھی اس زمانے کے حالات اور رواجوں کے سیاق و سباق میں دیکھنا ضروری ہے۔

برطانوی سیرت نگار آر۔ وی۔ سی۔ باڈلی (R.V.C. BODLEY) کہتا ہے کہ :

"(حضرت) محمد (ﷺ) کی ازدواجی زندگی کو نہ ہی مغربی معیار سے جانچنا چاہیے اور نہ ہی عیسائی عقائد کی روشنی میں۔ وہ لوگ ایسے ملک اور ایسے زمانے میں اپنی زندگی گزار رہے تھے جہاں ان کی اپنی اخلاقی قدریں موجود تھیں۔"

باڈلی یہ سوال بھی کرتا ہے کہ امریکہ اور یورپ کے ضابطہ اخلاق کو ایشیا اور افریقہ سے بہتر کیوں سمجھا جائے؟ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ :

"جب تک مغربی ممالک کے لوگ یہ ثابت نہیں کر دیتے کہ وہ دوسرے لوگوں کے مقابلے میں ایک بلند اخلاقی سطح پر زندگی گزار رہے ہیں اس وقت تک دوسرے ممالک اور مذاہب کے متعلق اپنے فیصلوں کو محفوظ رکھنا چاہیے۔"

مشکل یہ ہے کہ آج بھی جب جدید ترین تحقیقات کی روشنی میں معروضی انداز میں ہمدردانہ تصانیف شائع ہو رہی ہیں۔ اس کے باوجود عام غیر مسلم لوگوں کے ذہن قدیم تعصبات سے آزاد نہیں ہو سکے۔ خصوصی طور پر عیسائی حضرات آج بھی یہ بات ماننے کو تیار نہیں ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اللہ کے رسول ﷺ تھے۔ وہ آج بھی یہ سمجھتے ہیں کہ :

"(سیدنا) عیسیٰ (علیہ السلام) مجرد تھے جب کہ (سیدنا) محمد (ﷺ) نے کئی شادیاں کیں۔ (سیدنا) عیسیٰ (علیہ السلام) مخلص تھے جب کہ (حضرت) محمد (ﷺ) نے نفرت اور جنگ کی۔"

سیدنا مسیح علیہ السلام نے نوع انسانی کی نجات کے لیے اپنی جان قربان کر دی۔ جب کہ (حضرت) محمد ﷺ نے اپنے دشمنوں کو دبانے کے لیے تشدد کا راستہ اپنایا۔ رشدی نے ان تعصبات کو مزید پختہ کر دیا اور ان کو ایک نئی اور رنگین نوعیت دے دی ہے۔

ان تعصبات کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عیسائی پادریوں نے انسانی زندگی کی رنگا رنگی کو اہمیت دینے کی بجائے بعض قدروں کو بے جا اہمیت دی ہے۔ مثلاً محبت' رحم دلی اور مجرد و راہبانہ زندگی کو مبالغہ آمیز تقدس کا سرچشمہ ٹھہرایا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ بہترین قدریں ہیں لیکن صدیوں کا انسانی تجربہ یہ بھی بتاتا ہے کہ ان کے اضداد کو بھی نظر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انداز نہیں کیا جا سکتا۔ نوع انسانی کی ترقی میں انسانی کردار کی طاقت کے ساتھ اس کی کمزوریاں بھی ہم قدم رہی ہیں۔ ان کے آپسی رابطہ کا نام ہی تاریخ ہے۔ کئی عظیم سپہ سالاروں نے اپنی فتوحات سے نہ صرف اپنے ملک و فوج کو عظمت بخشی ہے بلکہ اپنی فتوحات کے ذریعے مختلف قوموں کے درمیان تعلقات بھی استوار کئے ہیں۔ اسی لیے دنیا میں بعض عظیم تہذیبیں بے رحم اور ظالمانہ جنگوں کے نتیجے میں اُبھری ہیں۔

اگر ہم اپنے مفروضہ اخلاقی سانچوں کے ذریعہ لوگوں کی زندگیوں کا جائزہ لیں تو کئی شاعر، ادیب، محقق اور سائنس دان بداخلاقی کے لیے موردِ الزام قرار پائیں گے۔

مغربی ممالک کے لوگ جہاں ایک طرف انسانی مساوات اور اخوت پر عمل پیرا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو دوسری طرف خود بدترین نسلی تعصب اور اس سے پھوٹنے والی برائیوں کا شکار ہیں۔ اس بات سے انکار کرنا بھی مشکل ہو گا کہ امریکہ اور یورپ میں وسیع پیمانے پر آزادانہ جنسی اختلاط کی ایک وجہ عیسائیوں کا ایک ہی شادی پر اصرار بھی ہے جس کو وہ ایک اعلیٰ اخلاقی ضابطہ سمجھتے ہیں۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ خود عیسائی لوگ مسیحی عقائد کی خلاف ورزیوں کے زیادہ مرتکب ہو رہے ہیں۔ یہ مقابلہ غیر عیسائیوں کے کیتھولک راہبوں کے مجردانہ زندگی گزارنے کے طریقے پر آج کافی اعتراضات کیے جا رہے ہیں۔ اسی طرح اسقاط حمل اور ضبط تولید کی مسلسل مخالفت پر خود ویٹیکن کے رویے کو ناپسند کیا جا رہا ہے۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ دو ہزار سال کے تجربات اور دوسری تہذیبوں سے ارتباط کے باوجود مسیحی مبلغ یہ بات ماننے پر تیار ہیں کہ مادہ اور روح ایک دوسرے کے متضاد نہیں ہیں بلکہ ایک دوسرے کی تکمیل کا ذریعہ ہیں اور دونوں ہی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ اس کے نتیجے میں مسیحی مغرب میں آج بھی یہ نظریہ عام ہے کہ جب تک روح اپنے مادی بندھنوں سے آزاد نہیں ہو جاتی انسان کی نجات ممکن نہیں ہے۔

سینٹ پیٹر نے اس عقیدے کی اشاعت کی تھی کہ انسانی جسم (گوشت) ہی سارے گناہوں کی جڑ ہے۔ لیکن جسم کے بغیر انسان کا وجود ہی باقی نہیں رہتا اور اگر مادہ واقعی تمام برائیوں کا ماخذ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اسے پیدا ہی کیوں کرتا؟ کئی قدیم مسیحی مفکروں کی طرح ای۔ باریئر (E.BAREER) اور آر پریسٹن نے کہا ہے کہ عہد نامہ جدید میں جن معیاروں کو مقرر کیا گیا ہے وہ ناقابل حصول ہیں اور وہ ہمارے روزمرہ کے معاملات پر عائد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیے جاسکتے۔ لیکن اسلام زندگی کے تمام رنگوں سمیت اس کی کلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے زندگی کا ایک حقیقت پسندانہ نظریہ رکھتا ہے۔ اسلام "مقدس گناہ" کے نظریے اور اس کے متعلقات کو مکمل طور پر رد کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خود اس طرح زندگی گذاری کہ آپ مسلمانوں کے لیے نمونہ بن سکیں اور وہ نبی اکرم ﷺ کی سنتوں پر عمل کر سکیں۔

ایک روایت ہے کہ آپ کے چند اصحاب نے اپنے تقویٰ پر فخر کا اظہار کیا۔ ایک نے کہا کہ انہوں نے شادی نہیں کی۔ دوسرے نے کہا کہ وہ گوشت نہیں کھاتے۔ تیسرے نے کہا کہ وہ زمین پر سوتے ہیں۔ چوتھے صحابی نے کہا کہ وہ ہمیشہ روزے سے رہتے ہیں۔ رسول اللہ نے اُن سے فرمایا یہ تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے میں شادی شدہ ہوں اور تقویٰ کی زندگی گزارتا ہوں۔ میں گوشت بھی کھاتا ہوں اور روزہ بھی رکھتا ہوں۔ میں جاگتا بھی ہوں اور سوتا بھی ہوں۔

اس طرح آپ نے زندگی میں ایک توازن برقرار رکھنے پر زور دیا۔ آپ نے اس بات پر بھی زور دیا کہ دینی سرگرمیوں کو مادی تقاضوں سے بھی مربوط ہونا چاہیے۔ آپ نے نہ تو مادیت کو زیادہ اہمیت دی اور نہ ہی روحانی سعادت اور مسرت کی اہمیت کو کم ظاہر کیا۔ آپ نے مال و دولت کے بے جا اضافے اور دنیاوی شان و شوکت کو ناپسند فرمایا۔ لیکن رہبانیت اور ترک دنیا کو بھی پسند نہیں فرمایا۔ آپ نے دنیا کو اللہ اور قیصر روم کے درمیان تقسیم نہیں کیا۔ نبی اکرم ﷺ اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بتائے ہوئے راستوں میں یہی بنیادی فرق ہے۔ اسلام انسانی رویے میں انتہا پسندی کی ہمت افزائی نہیں کرتا۔ نہ وہ جسمانی لذت کی ہمت افزائی کرتا ہے اور نہ ہی جسمانی ایذا پسندی کی اسلام یک زوجگی کو پسند کرتا ہے لیکن اس پر اصرار نہیں کرتا۔ حالت مجبوری میں اسلام جنگ کی اجازت دیتا ہے۔ لیکن اس کا بنیادی پیغام خود کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنے اور امن و امان پر مبنی ہے۔ مختصر یہ انسانی رویوں کو ان کی شخصی صلاحیتوں' ضروریات اور مجبوریوں کے مطابق منظم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن وہ انسانی فطرت کو مکمل طور پر بدل دینے پر اصرار نہیں کرتا۔ کیوں کہ یہ عمل نہ طبعی طور پر ممکن ہے اور نہ ہی روحانی طور پر پسندیدہ ہے جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ریمنڈ سے ٹالیڈو کے مارک تک' راجر بیکن (ROGER BACAN) سے ولیم مویئر (WILLIAM MUIR) تک اور ڈانٹے (DANTE) سے والیٹر (WELTAIRE) تک تمام دانشوروں اور مورخوں نے پیغمبر اسلام کے اُلوہی مشن پر شک و شبہ کا اظہار کیا ہے اور آپ کے کردار کی بدترین تصویر کشی کی ہے۔ ان میں سے اکثر کے لیے وہ پیغمبر تو کجا خدا رسیدہ بزرگ بھی نہیں تھے اور نہ ہی ایک پسندیدہ انسان تھے۔ آپ کے ناقدوں کی فہرست بہت طویل ہے۔ ان میں مغربی دنیا کے بعض بہت عظیم نام بھی شامل ہیں۔ ان کے حملوں کے باوجود محمد ﷺ اور دین اسلام دونوں ہی سربلند رہے ہیں۔ گذشتہ پندرہ سو سال میں ہر ملک اور ہر زمانے میں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد دوسرے مذاہب سے کہیں زیادہ رہی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جتنا اسلام کو دبانے کی کوشش کی گئی اتنا ہی یہ مضبوط ہوتا گیا۔

حیات انسانی کو اعلیٰ مدارج سے روشناس کرانے میں حضرت محمد ﷺ نے جو کردار ادا کیا ہے اس پر فرانس کے بہت ہی معتبر اور محترم دانشور ریگس بلاشیئر (REGIS BLACHERE) نے اپنی کتاب "می پرابلم ڈی محمد" (محمد کا مسئلہ) میں اپنا شاندار نذرانہ عقیدت اس طرح پیش کیا ہے :

"لاتعلقی سے نظر انداز کر دیئے جانے کا غم آپ نے سہ لیا۔ عزت نفس کو پہنچائے ہوئے زخم آپ نے برداشت کر لیے۔ سازشوں اور دھمکیوں کی آپ نے پرواہ نہیں کی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مشرکین مکہ نے مفاہمت کے لیے جو فراخ دلانہ پیشکش کی تھی اس کو آپ نے ٹھکرا دیا۔ غرض ان میں سے کوئی بھی بات آپ کو اپنے مشن سے منحرف نہیں کر سکی۔ قرآن اس بات کا شاہد ہے کہ نازک ترین موقعوں پر بھی آپ اپنے متوازن قوت فیصلہ کو برقرار رکھنے پر قادر تھے۔ اپنے ساتھیوں کی ہمت اور حوصلے کو دوبارہ بحال کر سکتے تھے۔ آپ لوگوں کی معمولی لغزشوں سے چشم پوشی فرماتے تھے تاکہ غداری کے رجحان کو بڑھاوا نہ مل سکے۔ دنیا کے بہترین رہنما کی حیثیت سے آپ اپنے مشیروں کا صحیح انتخاب کر سکتے تھے۔ آپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی وفاداری' سیدنا ابو بکر صدیق کی اعتدال پسندی' سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طاقت و توانائی اور سیدنا عثمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غنی رضی اللہ عنہ کی مستعدی کی قدر و قیمت کا پورا احساس رکھتے تھے۔ اپنے لوگوں کے متعلق آپ کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں تھے' اسی لیے لوگوں کو بار بار ان کے فرائض کی یاد دہانی کراتے رہتے تھے۔ جن لوگوں میں آپ پیدا ہوئے ان کی خوبیوں اور خامیوں سے پوری طرح واقف تھے۔ ایمان کے جذبے سے سرشاری کے باوجود آپ نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ اللہ کی نصرت اور مدد کے بغیر آپ کبھی کامیاب ہو سکیں گے۔ پھر بھی آپ مستقبل کے پردے میں جھانک سکتے تھے۔ اپنے دشمنوں کی طاقت اور کمزوری کا صحیح اندازہ کر سکتے تھے۔ دنیا آپ کے بارے میں چاہے کچھ کہے لیکن آپ نیک اور سخی انسان تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر عام معافی کا اعلان سیاسی مصلحت سے کہیں زیادہ بلند و بالا اقدام تھا۔ سیرت نگاروں نے دیگر پیغمبروں کی طرح آپ کے ساتھ بھی انصاف نہیں کیا۔ فن سیرت نگاری کی مجبوری یہ ہے کہ عوامی ذوق کی تسکین کے لیے وہ اپنے ممدوح کے ساتھ معجزات کی توقع وابستہ کر دیتا ہے۔ حالانکہ قرآن میں بار بار یہ صراحت کی گئی ہے کہ آپ بھی دوسروں کی طرح ایک انسان ہیں۔ اگر (حضرت) محمد ﷺ دمِ وصال اپنے آپ سے اپنے مشن کی کامیابی کے بارے میں سوال کرتے تو آپ اپنے ہی جواب سے مسرور اور مطمئن اپنے مالک حقیقی سے جا ملتے کہ میں نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے۔"

اس کام کی تکمیل کا بہترین ذریعہ قرآن مجید رہا ہے جو آپ نے اپنی اُمت کے لیے چھوڑا تاکہ وہ اس کی تعلیمات کی روشنی میں اپنی زندگی کو ڈھال سکیں۔ لیکن افسوس کہ یہی وہ کتاب ہے جس کو ہاتھ میں لے کر برطانیہ کے وزیر اعظم ولیم گلیڈاسٹون (WILLIAM GLADSTONE) نے ایوان زیریں میں کہا تھا کہ "جب تک یہ کتاب موجود ہے دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔" اس کا غصہ عثمانی ترکوں پر تھا جن کی طاقت یورپ کے عیسائی حکمرانوں کو للکار رہی تھی۔ لیکن یہ غصہ اس نے قرآن مجید پر اتارا۔ اور یہ اقرار بھی کیا کہ اس نے "یہ کتاب نہیں پڑھی" تعصبات فنا نہیں ہوتے' وہ دشمنی کی غذا پر پھلتے پھولتے ہیں اور بہترین ذہنوں کی قوت فیصلہ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

OOO

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

چند منتخبہ آیات اور ان کا خلاصہ

۱۔۔۔سورۃ الفاتحۃ (آغاز کلام)

(تعداد آیات ۷)

اس سورت کی اہمیت پر قرآن مجید روشنی ڈالتا ہے :

"(اے محمد ﷺ) ہم نے آپ کو سات آیات عطا فرما دیں جو بار بار دہرائی جائیں گی اور بڑی عظمت والا قرآن بھی عطا کیا۔" (الحجر : ۸۷)

ایک حدیث شریف کے مطابق (جس کو سبھی نے تسلیم کیا ہے)

رسول اللہ ﷺ "سورہ فاتحہ" کو "عظیم ترین اور نفیس ترین سورۃ" سمجھتے تھے۔ اگر اس سورۃ کی آیات کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ یہ سورۃ قرآنی تعلیمات کا نچوڑ ہے۔ اس سورۃ کے بعد جو کچھ بھی قرآن میں بیان ہوا ہے۔ وہ اس سورۃ کی تفسیر ہے۔ اس کا لہجہ دعائیہ ہے اور یہ سورۃ نہ صرف ہر نماز میں پڑھی جاتی ہے۔ بلکہ ہر اہم موقع پر بھی۔ اس میں بیان کردہ اہم نکات اس طرح ہیں۔ (۱) اللہ کی وحدت پر یقین کامل (۲) اللہ کی بنیادی صفات کا مکمل ادراک اور ان پر ایمان لانا (۳) اس بات پر ایمان لانا کہ دنیا میں جہاں بھی کوئی حسن' کوئی خوبی' کوئی کمال ہے تو اس کا سرچشمہ اللہ کی ذات ہے۔ (۴) نیکی اور بدی کی پہچان اور روز قیامت اور جزا و سزا پر ایمان لانا (۵) گناہوں سے بچنے کے لیے صحیح راستے کی طلب۔

اگرچہ "سورۃ فاتحہ" قرآن کی ابتدائی سورۃ ہے لیکن یہ قرآن کی تمہید یا مقدمہ نہیں ہے جیسا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔ یہ سورۃ "ایک دعا ہے بندے کی جانب سے اور قرآن اس کا جواب ہے اللہ کی جانب سے۔ بندہ اپنے پروردگار سے رہنمائی کی درخواست کرتا ہے اور پروردگار عالم پورا قرآن اس کے سامنے رکھ دیتا ہے کہ یہ ہے مطلوبہ رہنمائی و ہدایت۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مولانا مودودی کا بیان ہے کہ یہ پہلی سورۃ ہے جو مکمل طور پر ایک ہی وقت میں نازل ہوئی۔)

سورہ فاتحہ

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے انتہا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے

۱۔ تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام کائنات کا رب ہے۔
۲۔ نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔
۳۔ روز جزا کا مالک ہے۔
۴۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔
۵۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔
۶۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔
۷۔ جو معتوب نہیں ہوئے اور جو بھٹکے ہوئے نہیں ہیں۔

۲...سورۃ البقرۃ (گائے)

(تعداد آیات ۲۸۶)

یہ قرآن مجید کی سب سے طویل سورۃ ہے۔ بعض فقہاء اور مفسروں نے اس کو "مختصر قرآن" یا "اجمالی قرآن" کہا ہے۔ کیونکہ یہ اسلام کے تمام بنیادی عقیدوں کا احاطہ کرتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "دنیا میں ہر چیز کا ایک نقطہ عروج ہوتا ہے۔ قرآن کا نقطہ عروج سورۃ "البقرہ" ہے۔

سورہ کی ابتدا اس اعلان سے ہوتی ہے کہ قرآن ہدایت کی کتاب ہے اور منکروں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس سے انکار کریں گے تو خوفناک انجام سے دوچار ہوں گے۔ پھر سیدنا آدم علیہ السلام کا قصہ ہے جب اللہ نے ان کو زمین پر اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا اور شیطان کے بہکانے میں آکر آدم علیہ السلام اور حوا کے شجر ممنوعہ کے پھل کھانے کی غلطی کا بیان ہے۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو گیا۔ بہرحال ان کو معاف کر دیا گیا اور ہدایت کی گئی کہ آئندہ وہ شیطان کے بہکاوے میں نہ آئیں۔ یہ حکایت انسانوں کے قلوب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اندر صحیح و غلط اور خیر و شر کے درمیان جاری جدوجہد کی نشاندہی کرتی ہے۔ لیکن مسیحی مذہب کے "ابتدائی گناہ" کے نظریہ کو رد کرتی ہے۔

اس کے بعد بنی اسرائیل کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ قرآن ایمان والوں کو یاد دلاتا ہے کہ وہ حق و باطل کو باہم نہ ملائیں بلکہ حق کو باطل سے ممیّز کرلیں' اور مسلمانوں کو تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرنے کی ہدایت دیتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ صبر اور عبادت کے ذریعے اللہ کی مدد طلب کریں۔ فرعون مصر کے ظلم و استبداد کے خلاف سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی شاندار جدوجہد کے قصہ کے ذریعہ کئی دینی اور اخلاقی سبق سکھائے گئے ہیں۔ خصوصاً یہ بات ذہن نشین کرائی گئی ہے کہ بالآخر مظلوم ہی ظالموں پر غالب آیا کرتے ہیں اور ظلم کو مٹا دیتے ہیں۔ اس واقعہ کے بارے میں موجودہ زمانے کے مفسر قرآن سید قطب نے لکھا ہے کہ "پڑھنے والوں کو محسوس ہوتا ہے کہ ان کی نظروں کے سامنے دریا کا پانی پھٹ رہا ہے۔ اسرائیل کا قافلہ مصر سے روانہ ہو رہا ہے۔" یہ خوبصورت تصویر کشی قرآن مجید کی امتیازی شان ہے۔ پیغمبروں میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا اپنا منفرد مقام ہے۔ وہ اللہ کے پہلے گھر یعنی "کعبہ" کے معمار ہیں۔ اس سورہ میں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ قبلے کا رخ بیت المقدس (یروشلم) کی بجائے مکہ میں کعبے کی طرف پھیرلو۔ اس طرح مسلمانوں کو ہدایت دی گئی کہ وہ آئندہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں۔

> "نادان لوگ ضرور کہیں گے انہیں کیا ہوا کہ پہلے یہ جس قبلے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے اس سے یکایک پھر گئے؟ اے نبی! ان سے کہو مشرق اور مغرب سب اللہ کے ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔" (البقرۃ : ۱۴۲)

یہ ہدایت صرف ایک جغرافیائی تبدیلی نہیں تھی۔ بلکہ اس سے بھی بالاتر رویے کی طرف نشاندہی تھی۔ یہاں سے اسلام کا راستہ مسیحی اور یہودی مذاہب کی غلط رویوں سے الگ ہو جاتا ہے۔ قرآن بہت ہی واضح انداز میں بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے میں اور ہر قوم میں اپنے نبی بھیجے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث کے مطابق ان انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر قرآن مجید میں ملتا ہے۔ اور کئی انبیاء کا ذکر نہیں ملتا۔ عہد نامہ قدیم کے انبیاء کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ محمد ﷺ سب سے آخر میں مبعوث فرمائے گئے۔ اس لیے آپ ﷺ کو "خاتم المرسلین" کہا گیا ہے۔ نوع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسانی کو آخری بار خوف دلانے اور پیغام مسرت پہنچانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا ہے۔

اس کے بعد غذا کے بارے میں ہدایتیں ہیں کہ ایمان والوں کے لیے کون سی چیزیں حلال ہیں اور کون سی چیزیں حرام۔ روزے کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور روزہ رکھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حج کیوں فرض کیا گیا ہے؟ اور اسلام میں حج کتنا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ نکاح اور طلاق کے اصول بیان کیے گئے ہیں۔ مومنوں کو اچھے اور پاکیزہ کردار کی تلقین کی گئی ہے اور خصوصاً تقویٰ' نماز' رحم دلی۔ خیرات' دیانت داری اور مصیبتوں کا صبر سے مقابلہ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ شراب نوشی' یا دیگر منشیات کے استعمال' جوئے اور سود کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

جہاد یعنی اللہ کی راہ میں جدوجہد کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اس ضمن میں طالوت اور سیدنا داؤد علیہ السلام اور جالوت کے واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ یہ سورہ ہمت و حوصلے' بے پناہ عقیدت اور اللہ پر غیر متزلزل ایمان ان تینوں اوصاف کی وضاحت کرتی ہے۔

سورہ کا اختتام عظیم الشان آیت "آیت الکرسی" پر ہوتا ہے جس کو مسلمان اللہ کی قدرت اور عظمت کا نفیس ترین اظہار سمجھتے ہیں۔ یہ آیت اپنی صفت اور غنائی حسن میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔

یہ آیت انسان میں پر اسرارِ غیبی طاقتوں کو جگاتی ہے۔ اگر خلوص دل سے پڑھی جائے تو کہا جاتا ہے تمام بلاؤں کو ٹال دیتی ہے اور مصیبتوں سے چھٹکارا دلا دیتی ہے۔ تصوف کے بانی ابن عربی اس آیت یعنی آیت تخت یا آیۃ الکرسی کو قرآن کی عظیم ترین آیت سمجھتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے اس قول کی تصدیق کرتی ہے کہ "انسان کے دل میں اللہ کا تخت بچھا ہوتا ہے۔"

اس سورہ کا نام البقرہ اس لیے ہے کہ اس میں گائے کے متعلق حکایت کا ذکر ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف جانے والے لوگوں کا انجام کتنا افسوس ناک ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ : ۲

۱۔ الم۔

۲۔ یہ الکتاب ہے' اس میں کوئی شبہ نہیں' متقی انسانوں پر (سعادت کی) راہ کھولنے والی۔

۳۔ (متقی انسان وہ ہیں) جو غیب (کی حقیقتوں) پر ایمان رکھتے ہیں (اور نماز قائم کرتے ہیں) اور ہم نے جو کچھ روزی انہیں دے رکھی ہے اسے (نیکی کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

۴۔ وہ لوگ جو اس (سچائی) پر ایمان رکھتے ہیں جو تم پر (یعنی پیغمبر اسلام پر) نازل ہوئی ہے اور ان تمام (سچائیوں) پر جو تم سے پہلے (یعنی پیغمبر اسلام سے پہلے) نازل ہو چکی ہیں اور (ساتھ ہی) آخرت (کی زندگی) کے لیے بھی ان کے اندر یقین ہے۔

۶۔ (لیکن) وہ لوگ جنہوں نے (ایمان کی جگہ) انکار کی راہ اختیار کی (اور سچائی کے سننے اور قبول کرنے کی استعداد کھو دی) تو (ان کے لیے ہدایت کی تمام صدائیں بیکار ہیں) تم انہیں (انکار حق کے نتائج سے) خبردار کرو یا نہ کرو وہ ماننے والے نہیں۔

۷۔ ان کے دلوں اور کانوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا' سو (جن لوگوں نے اپنا یہ حال بنا لیا ہے وہ کبھی ہدایت نہیں پا سکتے' کامیابی کی جگہ) ان کے لیے عذاب جان کاہ ہے۔

۲۱۔ اے افراد نسل انسانی! اپنے پروردگار کی عبادت کرو (اس پروردگار کی) جس نے تمہیں پیدا کیا' اور ان سب کو بھی پیدا کیا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ (اور اس لیے پیدا کیا) تاکہ اس کی نافرمانی سے بچو۔

۲۲۔ وہ پروردگار عالم جس نے تمہارے لیے زمین فرش کی طرح بچھا دی اور آسمان کو چھت کی طرح بلند کر دیا اور (پھر تم دیکھ رہے ہو کہ وہی ہے) جو آسمان سے پانی برساتا ہے جس سے زمین شاداب ہو جاتی ہے اور طرح طرح کے پھل تمہاری غذا کے لیے پیدا ہو جاتے ہیں پس (جب خالقیت اسی کی خالقیت ہے اور ربوبیت اسی کی ربوبیت تو) ایسا نہ کرو کہ اس کے ساتھ کسی دوسری ہستی کو شریک اور ہم پایہ بناؤ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور تم جانتے ہو (کہ اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔)

۲۸۔ (اے افراد نسل انسانی!) تم کس طرح اللہ سے (اور اس کی عبادت سے) انکار کر سکتے ہو جبکہ حالت یہ ہے کہ تمہارا وجود نہ تھا اس نے زندگی بخشی' پھر وہی ہے جو زندگی کے بعد موت طاری کرتا ہے اور موت کے بعد دوبارہ زندگی بخشے گا اور بالآخر تم سب کو اسی کے حضور لوٹنا ہے۔

۲۹۔ (اور پھر) یہ اسی (پروردگار) کی کار فرمائی ہے کہ اس نے زمین کی ساری چیزیں تمہارے لیے پیدا کیں۔ (تاکہ جس طرح چاہو ان سے کام لو) پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور سات آسمان درست کر دیے (جن سے طرح طرح کے فوائد تمہیں حاصل ہوتے ہیں) اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

۸۸۔ اور یہ لوگ اپنے جمود اور بے حسی کی حالت پر فخر کرتے ہیں اور کہتے ہیں! ہمارے دل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں (یعنی اب کسی نئی بات کا اثر ان تک پہنچ ہی نہیں سکتا' حالانکہ یہ اعتقاد کی پختگی اور حق کا ثبات نہیں ہے) بلکہ انکار حق کے تعصب کی پھنکار ہے (کہ کلام حق سننے اور اثر پذیر ہونے کی استعداد ہی کھو دی) اور اسی لیے بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ وہ دعوت حق سنیں اور قبول کریں۔

۱۰۸۔ ہم اپنے احکام میں سے جو کچھ بدل دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس کی جگہ اس سے بہتر یا اس جیسا حکم نازل کر دیتے ہیں (پس اگر اب ایک نئی شریعت ظہور میں آئی ہے تو یہ کوئی ایسی بات نہیں جس پر لوگوں کو حیرانی ہو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں؟ (اگر وہ ایک مرتبہ تمہاری ہدایت کے لیے حسب ضرورت احکام بھیج سکتا ہے تو یقیناً اس کے بعد بھی بار بار ایسا کر سکتا ہے۔)

۱۱۰۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو (۴۳) (یاد رکھو!) جو کچھ بھی تم اپنے لیے نیکی کی پونجی پہلے سے اکٹھی کر لو گے اللہ کے پاس اس کے نتیجے موجود پاؤ گے۔ (یعنی مستقبل میں اس کے نتائج و ثمرات ظاہر ہوں گے) تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

۱۱۱۔ اور یہودی کہتے ہیں جنت میں کوئی آدمی داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ یہودی نہ ہو۔ اسی طرح عیسائی کہتے ہیں جنت میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسائی نہ ہو (یعنی ان میں سے ہر گروہ سمجھتا ہے آخرت کی نجات صرف اسی کے حصے میں آئی ہے اور جب تک ایک انسان اس کی مذہبی گروہ بندی میں داخل نہ ہو نجات نہیں پا سکتا (اے پیغمبر!) یہ ان لوگوں کی (جاہلانہ) اُمنگیں اور آرزوئیں ہیں نہ کہ حقیقت حال۔ تم ان سے کہو اگر تم اپنے اس زعم میں سچے ہو تو ثابت کرو تمہارے دعویٰ کی دلیل کیا ہے۔

۱۱۲۔ ہاں! (بلاشک) نجات کی راہ کھلی ہوئی ہے' مگر وہ کسی خاص گروہ بندی کی راہ نہیں ہو سکتی' وہ تو ایمان (عمل کی راہ ہے) جس کسی نے بھی اللہ کے آگے سر جھکا دیا اور وہ نیک عمل بھی ہوا تو وہ اپنے پروردگار سے اپنا اجر ضرور پائے گا' نہ تو اس کے لیے کسی طرح کا کھٹکا ہے نہ کسی طرح کی غمگینی۔

۱۱۳۔ یہودی کہتے ہیں : عیسائیوں کا دین کچھ نہیں ہے' عیسائی کہتے ہیں یہودیوں کے پاس کیا دھرا ہے؟ حالانکہ اللہ کی کتاب دونوں پڑھتے ہیں (اور اصل دین دونوں کے لیے ایک ہی ہے) ٹھیک ایسی ہی بات ان لوگوں نے بھی کہی جو (مقدس نوشتوں کا) علم نہیں رکھتے (یعنی مشرکین عرب نے کہ وہ بھی صرف اپنے طریقے کو سچائی کا طریقہ سمجھتے ہیں) اچھا! قیامت کے دن اللہ ان کے درمیان حاکم ہو گا اور جس بات میں جھگڑ رہے ہیں اس کا فیصلہ کر دے گا۔

۱۱۴۔ اور (غور کرو!) اس سے بڑھ کر ظلم کرنے والا انسان کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی عبادت گاہوں میں اس کے نام کی یاد کو روکے اور ان کی ویرانی میں کوشاں ہو؟ جن لوگوں کے ظلم کا یہ حال ہے یقیناً وہ اس کے لائق نہیں کہ اللہ کی عبادت گاہوں میں قدم رکھیں بجز اس حالت کہ) دوسروں کو اپنی طاقت سے ڈرانے کی جگہ جو دوسروں کی طاقت سے) ڈرے سہمے ہوئے ہوں (یاد رکھو!) ایسے لوگوں کے لیے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی سخت عذاب ہے۔

۱۳۸۔ (ہدایت اور نجات کی راہ کسی رسمی اصطباغ یعنی رنگ دینے کی محتاج نہیں جیسا کہ عیسائیوں کا شیوا ہے) یہ اللہ کا رنگ دینا ہے اور بتلاؤ! اللہ سے بہتر اور کس کا رنگ دینا ہو سکتا ہے اور ہم اسی کی بندگی کرنے والے ہیں۔

۱۳۹۔ (اے پیغمبر! تم ان لوگوں سے) کہو : (ہماری راہ تو اللہ پرستی کی راہ ہے' پھر) کیا تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو؟ (یعنی اللہ پرستی کے شیوے ہی سے تمہیں اختلاف ہے) حالانکہ ہمارا اور تمہارا دونوں کا پروردگار وہی ہے ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال۔ اور ہمارا طریقہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ صرف اس کی بندگی کرنے والے ہیں۔

۱۴۰۔ یا پھر (یعنی یہود و نصاریٰ کا) دعویٰ یہ ہے کہ ابراہیم' اسماعیل' اسحاق' یعقوب اور اولاد یعقوب بھی یہودی اور نصرانی تھے (۵۹) (اے پیغمبر! ان سے) کہو : تم زیادہ جاننے والے ہو یا اللہ ہے؟ (اگر اللہ ہے تو اس کی گواہی تو تمہارے خلاف خود تمہاری کتاب میں موجود ہیں جسے تم دیدہ و دانستہ چھپا رہے ہو پھر بتاؤ!) اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جس کے پاس اللہ کی ایک گواہی موجود ہو اور وہ اسے چھپائے (اور محض اپنی بات کے لیے سچائی کا اعلان کرے' یاد رکھو!) جو کچھ بھی تم کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہیں۔

۱۴۸۔ (ایسی بات نہیں جسے حق و باطل کا معیار سمجھ لیا جائے اصلی چیز جو مقصود ہے وہ تو نیک عملی ہے۔) بس نیکی کی راہ میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش کرو۔ تم جہاں کہیں بھی ہو (یعنی جس جگہ اور جس سمت میں بھی اللہ کی عبادت کرو) اللہ تم سب کو پالے گا۔ یقیناً اس کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں۔

۱۵۵۔ اور یاد رکھو! یہ ضرور ہونا ہے کہ ہم تمہارا امتحان لیں۔ خطرات کا خوف' بھوک کی تکلیف' مال و جان کا نقصان' پیداوار کی تباہی' وہ آزمائشیں ہیں جو تمہیں پیش آئیں گی پھر جو لوگ صبر کرنے والے ہیں انہیں (فتح و کامرانی کی) بشارت دے دو۔

۱۶۴۔ اور اس بات میں کہ ہر قسم کے جانور زمین کے پھیلاؤ میں پھیلے ہوئے ہیں اور ہواؤں کے (مختلف رخ) پھیرنے میں اور بادلوں میں جو آسمان و زمین کے درمیان (اپنی مقرر جگہ کے اندر) بندھے ہوئے ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھنے والے ہیں (اللہ کی ہستی و یگانگی اور اس کے قوانین کی رحمت کی) بڑی ہی نشانیاں ہیں۔

۱۷۲۔ (اور سمجھتے ہو کہ حلال و حرام میں حکم اسی کا حکم ہے تو) (۸۶) وہ تمام پاکیزہ چیزیں کھاؤ جو اللہ نے تمہاری غذا کے لیے مہیا کر دی ہیں اور اس کی نعمتیں کام میں لا کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی بخشائشوں کے شکر گزار رہو۔

۱۷۳۔ اللہ نے جو چیزیں تم پر حرام کر دی ہیں وہ تو صرف یہ ہے کہ مردار جانور' حیوانات کا خون' سور کا گوشت اور وہ (جانور) جو اللہ کے سوا کسی دوسری ہستی کے نام پر پکارے جائیں۔ (۸۷) البتہ اگر ایسی بات پیش آجائے کہ ایک آدمی (حلال غذا نہ مل سکنے کی وجہ سے) بحالت مجبوری کھالے اور (۸۸) یہ بات نہ ہو کہ حکم شریعت کی پابندی سے نکل جانا چاہتا ہو یعنی اتنی مقدار سے زیادہ کھانا چاہتا ہو جتنی کہ (زندگی بچانے کے لیے) ضرورت ہے تو اس صورت میں مجبور آدمی کے لیے گناہ نہ ہو گا۔ بلاشبہ اللہ (خطاؤں' لغزشوں کو) بخش دینے والا اور (ہر حال میں) تمہارے لیے رحمت رکھنے والا ہے۔

۱۷۷۔ نیکی اور بھلائی (کی راہ) یہ نہیں ہے کہ تم نے (عبادت کے وقت) اپنا منہ' پورب کی طرف پھیر لیا یا پچھم کی طرف کر لیا (یا اسی طرح کی کوئی دوسری بات رسم ریت کر لی) نیکی کی راہ تو ان لوگوں کی راہ ہے جو اللہ پر' آخرت کے دن پر' فرشتوں پر' آسمانی کتابوں پر اور اللہ کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اللہ کی محبت کی راہ میں اپنا مال رشتہ داروں' یتیموں' مسکینوں' مسافروں اور سائلوں کو دیتے ہیں اور غلاموں کو آزاد کرانے کے لیے خرچ کرتے ہیں' نماز قائم کرتے ہیں' زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اپنی بات کے پکے ہوئے ہیں۔ جب قول و قرار کر لیتے ہیں تو اسے پورا کر کے رہتے ہیں۔ تنگی و مصیبت کی گھڑی ہو یا خوف و ہراس کا وقت ہو ہر حال میں صبر کرنے والے اور اپنی راہ میں (ثابت قدم) ہوتے ہیں تو بلاشبہ ایسے ہی لوگ ہیں جو نیکی کی راہ میں سچے ہوئے اور یہی ہیں جو برائیوں سے بچنے والے انسان ہیں۔

۱۸۳۔ مسلمانو! جس طرح ان لوگوں پر جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ روزہ فرض کر دیا گیا تھا اسی طرح تم پر بھی فرض کر دیا گیا ہے (۹۴) تاکہ تم میں پرہیزگاری پیدا ہو۔

۱۸۶۔ اور (اے پیغمبر!) جب میرا کوئی بندہ میری نسبت تم سے دریافت کرے (کہ کیونکر مجھ تک پہنچ سکتا ہے تو تم اسے بتا دو کہ میں) (۹۷) تو اس کے پاس ہوں وہ جب پکارتا ہے تو میں اس کی پکار سنتا ہوں اور اسے قبول کرتا ہوں پس (وہ واقعی میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلب رکھتے ہیں تو) چاہیے کہ میری پکار کا جواب دیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ حصول مقصد میں کامیاب ہوں۔

۱۹۰۔ اور (دیکھو!) جو لوگ تم سے لڑائی لڑ رہے ہیں چاہیے کہ اللہ کی راہ میں تم بھی ان سے لڑو (پیٹھ نہ دکھلاؤ) البتہ کسی طرح کی زیادتی نہیں کرنی چاہیے اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو زیادتی کرنے والے ہیں۔

۲۱۳۔ (ابتدا میں ایسا تھا کہ) لوگ (الگ الگ گروہوں میں بٹے ہوئے نہیں تھے۔) ایک ہی قوم و جماعت تھے (پھر ایسا ہوا کہ باہم دیگر مختلف ہو گئے اور الگ الگ ٹولیاں بن گئیں) پس اللہ نے (ایک کے بعد ایک) نبیوں کو مبعوث کیا وہ (ایمان عمل کی برکتوں کی) بشارت دیتے اور (انکار و بد عملی کے نتائج سے) متنبہ کرتے تھے نیز ان کے ساتھ کتاب الٰہی نازل کی گئی تاکہ جن باتوں میں لوگ اختلاف کرنے لگے تھے ان میں وہ فیصلہ کر دینے والی ہو (اور تمام لوگوں کو راہ حق پر مستعد کر دے) اور یہ جو لوگ باہم دیگر مختلف ہوئے تو اس لیے نہیں ہوئے کہ ہدایت سے محروم اور حقیقت سے بے خبر تھے۔ نہیں' وحی الٰہی کے واضح احکام ان کے سامنے تھے (۱۱۷) بالآخر اللہ نے ایمان لانے والوں کو (دین کی) وہ حقیقت دکھا دی جس میں لوگ مختلف ہو گئے تھے) اور اللہ جسے چاہتا ہے دین کی سیدھی راہ دکھلا دیتا ہے۔

۲۱۶۔ لڑائی کا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ اور وہ تمہیں ناگوار ہے۔ لیکن بہت ممکن ہے ایک بات کو تم ناگوار سمجھتے ہو اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو۔ اور ایک بات تمہیں اچھی لگتی ہو اور اسی میں تمہارے لیے برائی ہو۔ اللہ جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے۔

۲۱۹۔ (اے پیغمبر!) تم سے لوگ شراب اور جوئے کی بابت دریافت کرتے ہیں۔ ان سے کہہ دو' ان دونوں چیزوں میں نقصان بہت ہے اور انسان کے لیے فائدے بھی ہیں لیکن ان کا نقصان ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہے۔ اور تم سے پوچھتے ہیں' (راہ حق میں خرچ کریں تو کیا خرچ کریں؟ ان سے کہہ دو' جس قدر (تمہاری ضروریات معیشت سے) فاضل ہو۔ (دیکھو!) اللہ اس طرح کے احکام دے کر تم پر اپنی نشانیاں واضح کر دیتا ہے تاکہ دنیا اور آخرت (دونوں) کی مصلحتوں میں غور و فکر کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۵۵۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ "الحی" (یعنی زندہ ہے اور اس کی زندگی کے لیے فنا و زوال نہیں)۔ "القیوم" ہے (یعنی ہر چیز اس کے حکم سے قائم ہے' وہ اپنے قیام کے لیے کسی کا محتاج نہیں)۔ اس (کی آنکھ) کے لیے نہ تو اونگھ ہے نہ (دماغ کے لیے) نیند۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور اسی کے حکم سے ہے۔ کون ہے جو اس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر کسی کی شفاعت کے لیے زبان کھولے؟ جو کچھ انسان کے سامنے ہے وہ اسے بھی جانتا ہے اور جو کچھ پیچھے ہے وہ بھی اس کے علم سے باہر نہیں' انسان اس کے علم سے کسی بات کا بھی احاطہ نہیں کر سکتا مگر یہ کہ جتنی بات کا علم وہ انسان کو دینا چاہیے اور دے دے۔ اس کا تخت (حکومت) آسمان و زمین کے تمام پھیلاؤ پر چھایا ہوا ہے اور ان کی نگرانی اور حفاظت میں اس کے لیے کوئی تھکاوٹ نہیں' اس کی ذات بڑی ہی بلند مرتبہ ہے۔

۲۵۶۔ دین کے بارے میں کسی قسم کا جبر نہیں ہے۔ (کیونکہ وہ دل کے اعتقاد سے تعلق رکھتا ہے اور جبر و تشدد سے اعتقاد پیدا نہیں کیا جا سکتا)۔ بلاشبہ ہدایت کی راہ گمراہی سے الگ اور نمایاں ہو گئی ہے (اور اب دونوں راہیں لوگوں کے سامنے ہیں' جسے چاہیں اختیار کریں)۔ پھر جو کوئی بھی طاغوت سے انکار کرے (یعنی سرکشی و فساد کی قوتوں سے بیزار ہو جائے) اور اللہ پر ایمان لائے تو بلاشبہ اس نے (فلاح و سعادت کی) مضبوط ٹہنی پکڑ لی۔ یہ ٹہنی ٹوٹنے والی نہیں (جس کے ہاتھ آ گئی وہ گرنے سے محفوظ ہو گیا) اور (یاد رکھو!) اللہ سب کچھ سننے والا ہے۔

۲۵۷۔ اللہ ان لوگوں کا ساتھی اور مددگار ہے جو ایمان کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ وہ انہیں (ہر طرح کی) تاریکیوں سے نکالتا اور روشنی میں لاتا ہے۔ مگر جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے تو ان کے مددگار سرکش اور مفسد (معبودان باطل) ہیں۔ وہ انہیں روشنی سے نکالتے اور تاریکیوں میں لے جاتے ہیں۔ سو یہی لوگ ہیں جن کا گروہ دوزخی گروہ ہوا' ہمیشہ عذاب جہنم میں رہنے والا۔

۲۶۱۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کی نیکی (اور نیکی کی برکتوں کی) مثال اس بیج کے دانے کی سی ہے جو زمین میں بویا جاتا ہے (جب بویا گیا تھا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف ایک دانہ تھا' لیکن جب بار آور ہوا تو) ایک دانے سے سات بالیاں پیدا ہو گئیں اور ہر بالی میں سو دانے نکل آئے (یعنی خرچ کیا ایک اور بدلے میں ملے سینکڑوں) اور اللہ جس کسی کے لیے چاہتا ہے اس سے بھی دوگنا کر دیتا ہے۔ وہ بڑی ہی وسعت رکھنے والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے۔

۲۶۳۔ سیدھے منہ سے ایک اچھا بول اور (رحم و شفقت سے) عفو و درگزر کی کوئی بات اس خیرات سے کہیں بہتر ہے جس کے ساتھ اللہ کے بندوں کے لیے اذیت ہو۔ اور (دیکھو! یہ بات نہ بھولو کہ اللہ بے نیاز (اور) حلیم ہے۔

۲۶۴۔ مسلمانو! اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور لوگوں کو اذیت پہنچا کر برباد نہ کرو جس طرح وہ آدمی برباد کر دیتا ہے جو محض لوگوں کو دکھانے کے لیے مال خرچ کرتا ہے اور اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔ سو ایسے لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے (پتھر کی) ایک چٹان' اس پر مٹی کی تہ جم گئی اور اس میں بیج بویا گیا' جب اوپر سے پانی برسا (ساری مٹی مع بیج کے بہ گئی اور) ایک صاف اور سخت چٹان کے سوا کچھ باقی نہ رہا۔ (سو یہی حال ان ریاکاروں کا بھی ہے) انہوں نے اپنے نزدیک خیرات کر کے جو کچھ بھی کمایا تھا وہ (ریاکاری کی وجہ سے) رائیگاں گیا' کچھ بھی ان کے ہاتھ نہ لگا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ ان لوگوں پر (فلاح و سعادت) کی راہ نہیں کھولتا جو کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں۔

۲۶۵۔ (برخلاف اس کے) جو لوگ اپنا مال (نمود و نمائش کے لیے نہیں بلکہ) اللہ کی خوشنودی کی طلب میں اپنے دل کے جماؤ کے ساتھ خرچ کرتے ہیں تو ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اونچی زمین پر اُگایا ہوا باغ' اس پر پانی برسا تو دوچند پھل پھول پیدا ہو گئے' اگر زور سے پانی نہ برسے تو ہلکی بوندیں بھی اسے شاداب کر دینے کے لیے کافی ہیں۔ اور (یاد رکھو!) تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ کی نظر سے پوشیدہ نہیں۔

۲۶۷۔ مسلمانو! جو کچھ تم نے (محنت' مزدوری یا تجارت سے) کمائی کی ہو' اس میں سے خرچ کرو یا جو کچھ ہم تمہارے لیے زمین میں پیدا کر دیتے ہیں اس میں سے نکالو' کوئی صورت ہو لیکن چاہیے کہ اللہ کی راہ میں خیرات کرو تو اچھی چیز خیرات کرو۔ ایسا نہ کرو کہ فصل کی پیداوار میں سے کسی چیز کو ردی اور خراب دیکھ کر خیرات کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دو (کہ بے کار کیوں جائے' اللہ کے نام پر نکال دیں) حالانکہ اگر ویسی ہی چیز تمہیں دی جائے تو تم کبھی اسے خوش دلی سے لینے والے نہیں' مگر ہاں (جان بوجھ کر) آنکھیں بند کر لو (تو دوسری بات ہے) یاد رکھو! اللہ کی ذات بے نیاز اور ساری ہی ستائشوں سے ستودہ ہے (اسے تمہاری کسی چیز کی احتیاج نہیں' مگر تم اپنی سعادت و نجات کے لیے عمل خیر کے محتاج ہو۔

۲۶۸۔ شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور برائیوں کی ترغیب دیتا ہے' لیکن اللہ تمیں ایسی راہ کی طرف بلاتا ہے جس میں اس کی مغفرت اور اس کے فضل و کرم کا وعدہ ہے۔ اور (یاد رکھو!) اللہ وسعت رکھنے والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے۔

۲۶۹۔ وہ جسے چاہتا ہے حکمت دے دیتا ہے اور جس کسی کو حکمت مل گئی تو (یقین کرو!) اس نے بڑی ہی بھلائی پالی۔ اور نصیحت حاصل نہیں کرتے مگر وہی لوگ جو عقل و بصیرت رکھنے والے ہیں۔

۲۷۰۔ (اور دیکھو!) خیرات کی قسم میں سے تم جو کچھ بھی خرچ کرو! یا اللہ کی نذر ماننے کے طور پر جو کچھ بھی نکالنا چاہو تو (یہ بات یاد رکھو کہ) اللہ کے علم سے وہ پوشیدہ نہیں ہے۔

۲۷۲۔ (اے پیغمبر!) تم پر کچھ اس بات کی ذمہ داری نہیں کہ لوگ ہدایت قبول ہی کر لیں۔ (تمہارا کام) صرف راہ دکھا دینا ہے' یہ کام اللہ کا ہے۔ جسے چاہے راہ پر لگا دے۔ (پس تم لوگوں سے کہہ دو) جو کچھ بھی تم خیرات کرو گے تو (اس کا فائدہ کچھ مجھے نہیں مل جائے گا اور نہ کسی دوسرے پر اس کا احسان ہو گا) خود اپنے ہی فائدے کے لیے کرو گے اور تمہارا خرچ کرنا اسی غرض کے لیے ہے کہ اللہ کی رضا جوئی کی راہ میں خرچ کرو اور (پھر یہ بات بھی یاد رکھو کہ) جو کچھ تم خیرات کرو گے تو (اللہ کا قانون یہ ہے کہ) اس کا بدل پوری طرح تمہیں دے گا' تمہاری حق تلفی نہ ہو گی۔

۲۷۴۔ (غرض یہ کہ) جو لوگ رات کی تاریکی میں اور دن کی روشنی میں پوشیدہ طور پر اور کھلے طور پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو یقیناً ان کے پروردگار کے حضور ان کا اجر ہے' نہ تو ان کے لیے (عذاب کا) ڈر ہو گا نہ (نامرادی کی) غمگینی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۷۵۔ جو لوگ (حاجت مندوں کی مدد کرنے کی جگہ الٹا ان سے) سود لیتے ہیں اور ان سے اپنا پیٹ پالتے ہیں وہ (یاد رکھیں' ان کے ظلم و ستم کا نتیجہ ان کے آگے آنے والا ہے۔ وہ) کھڑے نہیں ہو سکیں گے مگر اس آدمی کا سا کھڑا ہونا جسے شیطان کی چھوت نے باولا کر دیا ہو (یعنی مرگی کا روگی ہو) یہ اس لیے ہو گا کہ انہوں نے (سود کے ناجائز ہونے سے انکار کیا اور) کہا "خرید و فروخت کرنا ایسا ہی ہے جیسے قرض دے کر سود لینا" حالانکہ خرید و فروخت کو تو اللہ نے حلال ٹھہرایا ہے اور سود کو حرام (دونوں باتیں ایک طرح کی کیسے ہو سکتی ہیں؟) سو اب جس کسی کو اس کے پروردگار کی یہ نصیحت پہنچ گئی اور وہ آئندہ سود لینے سے رک گیا تو جو کچھ پہلے لے چکا ہے وہ اس کا ہو چکا اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ لیکن جو کوئی باز نہ آیا تو وہ دوزخی گروہ میں سے ہے' ہمیشہ عذاب میں رہنے والا۔

۲۸۴۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے لیے ہے۔ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے۔ تم اسے ظاہر کرو یا پوشیدہ رکھو' ہر حال میں اللہ جاننے والا ہے' وہ تم سے ضرور اس کا حساب لے گا۔ اور پھر یہ اسی کے ہاتھ ہے کہ جسے چاہے بخش دے' جسے چاہے عذاب دے' وہ ہر بات پر قادر ہے۔

۲۸۵۔ اللہ کا رسول اس (کلام) پر ایمان رکھتا ہے جو اس کے پروردگار کی طرف سے اس پر نازل ہوا ہے اور جو لوگ (دعوت حق پر) ایمان لائے ہیں وہ بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ سب اللہ پر' اس کے فرشتوں پر' اس کی کتابوں پر' اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ (ان کے ایمان کا دستور العمل یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں)' ہم اللہ کے رسولوں میں سے کسی کو دوسرے سے جدا نہیں کرتے (کہ اسے مانیں دوسروں کو نہ مانیں' یا سب کو مانیں مگر کسی ایک سے انکار کر دیں۔ ہم اللہ کے تمام رسولوں کی یکساں طور پر تصدیق کرنے والے ہیں) اور (یہ وہ لوگ ہیں کہ جب انہیں داعی حق نے پکارا تو) انہوں نے کہا' اللہ! ہم نے تیرا حکم سنا اور ہم نے تیرے آگے اطاعت کا سر جھکا دیا۔ تیری مغفرت ہمیں نصیب ہو۔ اللہ! ہم سب کو تیری طرف (بالآخر) لوٹنا ہے۔

۲۸۶۔ اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالتا ہر جان کے لیے وہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جیسے اس کی کمائی ہے۔ جو کچھ اسے پانا ہے وہ بھی اس کی کمائی سے ہے اور جس کے لیے اسے جواب دہ ہونا ہے وہ بھی اس کی کمائی ہے (پس ایمان والوں کی صورت حال یہ ہوتی ہے کہ) اللہ! اگر ہم سے (سعی و عمل میں) بھول چوک ہو جائے تو اس کے لیے نہ پکڑیو اور ہمیں بخش دیجیو۔ اللہ ہم پر بندھنوں اور گرفتاریوں کا بوجھ نہ ڈالیو جیسا ان لوگوں پر ڈالا تھا جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اللہ! ایسا بوجھ ہم سے نہ اٹھوائیو جس کے اٹھانے کی ہم (ناتوانوں) میں سکت نہ ہو۔ اللہ ہم سے درگزر کر۔ اللہ ہم پر رحم کر۔ اللہ تو ہی ہمارا مالک و آقا ہے۔ پس ان (ظالموں) کے مقابلے میں جن کا گروہ کفر کا گروہ ہے ہماری مدد فرما۔

۳---سورۃ آل عمران (عمران کا خاندان)

(تعداد آیات ۲۰۰)

یہ سورت جنگ بدر سے متعلق ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کے بمشکل تین سو پیروؤں نے حصہ لیا تھا۔ لیکن جذبہ ایمان سے سرشار ان جان بازوں نے نہ صرف پوری طرح مسلح ایک ہزار دشمنوں کا مقابلہ کیا بلکہ اسلام کے ازلی دشمن ابو سفیان کی اس فوج کو شکست بھی دے دی۔ لیکن ایک سال بعد ان ہی مسلمانوں کو جنگ احد میں توہین آمیز شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ منافقین جو خود کو بظاہر مسلمان ظاہر کرتے تھے۔ لیکن دراصل منکر تھے۔ اور اسلام دشمن طاقتوں سے ملے ہوئے تھے۔ ان کی غداری اور یہودیوں کی دھوکہ دہی کے علاوہ مسلمانوں کی اپنی کمزوریاں اور نظم و ضبط کی کمی خصوصاً تیر اندازوں کی نافرمانی بھی اس شکست کا باعث بنی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دونوں حالتوں میں آزمانا چاہتا تھا۔ یعنی فتح کی سرشاری میں بھی اور شکست کی شرمساری میں بھی۔ ان کو اس مشن (دینی تحریک) کی تکمیل کے لیے مستعد بنانے کے واسطے دونوں ہی ضروری تھے۔

اس سورہ میں پہلے گزرے ہوئے انبیاء اور برائی کے خلاف ان کی جدوجہد کے حوالے دیئے گئے ہیں۔ سیدنا آدم علیہ السلام اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام تک سب ہی کی زندگی کے سبق آموز قصے بیان کئے گئے ہیں۔ اسی طرح سیدنا زکریا علیہ السلام کی زندگی کے واقعات بیان کئے گئے ہیں قرآن حکیم سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا تسلیم نہیں کرتا۔ دوسرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیغمبروں کی طرح وہ بھی یقیناً ایک نبی برحق تھے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام کے ساتھ بھیجا تھا۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی وحی انجیل مقدس کہلاتی ہے۔ ان کو معجزات دکھانے کی صلاحیت اور اختیار بھی بخشا گیا تھا۔ ان کے چند پیروؤں نے انہیں دھوکا دیا اور ان کے قتل کا منصوبہ بنایا۔ لیکن جب صلیب پر ان کی موت کا سامان تیار کیا جا رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے کمال مہربانی سے انہیں آسمان پر اٹھا لیا۔ یہاں پر قرآن کے متن اور موجودہ بائیبل کے متن میں کافی فرق ہے۔ اسی طرح قرآن مجید اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہودیوں نے توریت میں تبدیلیاں کر دی ہیں۔ اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات سے روگردانی کی ہے اور اللہ کے بتائے ہوئے پاکیزہ راستے سے ہٹ گئے ہیں۔

مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کا احترام کریں اور ان میں کوئی امتیاز روا نہ رکھیں۔ اللہ کا پاکیزہ راستہ بتانے کے لیے ہر زمانے میں مختلف قوموں میں انبیاء بھیجے گئے۔ مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ اپنے روزمرہ کے معمولات میں بھی خیال و عمل کی پاکیزگی برقرار رکھیں۔ جس طرح عبادت کے لیے جسمانی طہارت ضروری ہے۔ اسی طرح بیوپار میں بھی ایمانداری اور صداقت ضروری ہیں۔ ناجائز آمدنی میں سے خیرات دینے کی ممانعت ہے۔ اور کسی ذاتی مفاد کی خاطر بھی خیرات دینا منع ہے۔ ایمان والوں میں اتحاد بھی ان کی بھلائی کے لیے ضروری ہے۔ کیونکہ ماضی میں کئی قومیں نااتفاقی کی وجہ سے اپنی طاقت اور شان و شوکت سے محروم اور طبعی اور اخلاقی زوال پذیری کا شکار ہو گئی تھیں۔ دنیاوی منافع اور شان و شوکت کے مقابلے میں قوموں کے لیے تقویٰ اور پاکیزگی زیادہ تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ ایمان والوں کو ہدایت کی گئی کہ دنیاوی عیش و آرام کے لالچ میں نہ پڑیں۔

اللہ ایک ہے اور لافانی ہے۔ اس کا بتایا ہوا راستہ ہی سچا راستہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ ہمیشہ زندہ نہیں رہیں گے۔ آپ بھی گزر جائیں گے۔ جیسا کہ گزشتہ انبیاء اس دنیا سے گزر گئے۔ جس طرح وہ انسان تھے محمد ﷺ بھی انسان ہیں۔ صرف اللہ کی ذات ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔ اللّٰہ باقی مِن کُلِّ فانی۔ وہ حواس خمسہ سے ماورا ہے۔ اس پر مکمل ایمان ہی نوع انسانی کی بقا کا ضامن ہے۔ اس کے سوا اور کوئی لافانی نہیں ہے۔ باقی ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ اللہ ہی ہر چیز کا خالق بھی ہے اور اس کا ختم کرنے والا بھی۔ کوئی چیز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُس کی مرضی کے بغیر وقوع پذیر نہیں ہو سکتی اور نہ ہی اس کے منشا کے بغیر کوئی کام انجام پا سکتا ہے۔ اس لیے ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ منکروں کی باتوں کو نظرانداز کر دیں اور اللہ کی حمد و ثنا کریں اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کریں۔

سورہ : ۳

۷۔ (اے پیغمبر!) وہی (حی وقیوم ذات) ہے جس نے تم پر "الکتاب" نازل فرمائی ہے۔ اس میں ایک قسم تو محکم آیتوں کی ہے (یعنی ایسی آیتوں کی جو اپنے ایک ہی معنی میں اٹل اور ظاہر ہیں) اور وہ کتاب کی اصل و نبیاد ہے۔ دوسری قسم متشابہات کی ہے۔ (یعنی جن کا مطلب کھلا اور قطعی نہیں ہے)۔ تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے (اور سیدھے طریقے پر بات نہیں سمجھ سکتے) وہ (محکم آیتیں چھوڑ کر) ایسی آیتوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں جو کتاب اللہ میں متشابہ ہیں' اس غرض سے کہ فتنہ پیدا کریں اور ان کی حقیقت معلوم کر لیں حالانکہ ان کی حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا (کیونکہ ان کا تعلق اس عالم سے ہے جہاں تک انسان کا علم و حواس نہیں پہنچ سکتا) مگر جو لوگ علم میں پکے ہیں وہ (متشابہات کے پیچھے نہیں پڑتے' وہ کہتے ہیں "ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں کیونکہ یہ سب کچھ ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور حقیقت یہ ہے کہ (تعلیم حق سے) دانائی حاصل نہیں کرتے مگر وہی جو عقل و بصیرت رکھنے والے ہیں۔

۶۷۔ ابراہیم نہ تو یہودی تھا اور نہ نصرانی (اور نہ کسی دوسری مذہبی جتھابندی کا پیرو) بلکہ (اپنے عہد کی تمام گمراہیوں سے) ہٹا ہوا اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار بندہ اور یقیناً اس کی راہ شرک کرنے والوں کی راہ نہ تھی۔

۶۸۔ فی الحقیقت ابراہیم (علیہ السلام) سے نزدیک تر لوگ تو وہ تھے جو اس کے قدم بہ قدم چلے' نیز اللہ کا یہ نبی ہے اور وہ لوگ جو اس نبی اپر ایمان لاتے ہیں (نہ کہ وہ لوگ جنھوں نے دین الٰہی کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے یہودیت اور نصرانیت کی گروہ بندیاں کر لی ہیں اور توحید کی راہ سے منحرف ہو گئے ہیں) اور (یاد رکھو!) اللہ ان ہی کا مددگار ہے جو (سچا) ایمان رکھنے والے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰۳۔ اور (دیکھو!) سب مل جل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور جدا جدا نہ ہو جاؤ۔ اللہ نے تمہیں جو نعمت عطا فرمائی ہے اس کی یاد سے غافل نہ ہو۔ تمہارا حال یہ تھا کہ آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو رہے تھے۔ لیکن اس کے فضل و کرم سے ایسا ہوا کہ بھائی بھائی بن گئے۔ تمہارا حال تو یہ تھا کہ آگ سے بھری ہوئی خندق ہے اور اس کے کنارے کھڑے ہو (ذرا پاؤں پھسلا اور شعلوں میں جاگرے) لیکن اللہ نے تمہیں اس حالت سے نکال لیا (اور زندگی و کامرانی کے میدانوں میں پہنچا دیا) اللہ اس طرح اپنی (کارفرمائیوں کی) نشانیاں واضح کر دیتا ہے تاکہ تم (منزل مقصود کی) راہ پالو۔

۱۰۴۔ اور دیکھو! ضروری ہے کہ تم میں ایک جماعت ایسی ہو جو بھلائی کی باتوں کی طرف دعوت دینے والی ہو۔ وہ نیکی کا حکم دے' برائی سے روکے اور بلاشبہ ایسے ہی لوگ ہیں جو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

۱۰۹۔ اور (یاد رکھو!) آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے لیے ہے اور ساری باتیں بالآخر اسی کی طرف لوٹنے والی ہیں۔

۱۲۹۔ (اے پیغمبر!) اس آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کے لیے ہے وہ جسے چاہے عذاب دے (کوئی نہیں جو اس کا ہاتھ پکڑنے والا ہو) اور (یاد رکھو!) وہ بخشنے والا اور بڑی ہی رحمت رکھنے والا ہے۔

۱۳۰۔ مسلمانو! سود کی کمائی سے اپنا پیٹ مت بھرو جو (قرض کی اصلی رقم میں مل کر) دوگنی اور چوگنی ہو جاتی ہے۔ اللہ سے ڈرو (اور اس کی نافرمانی سے بچو) تاکہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو۔

۱۳۴۔ وہ متقی انسان جن کے اوصاف یہ ہیں کہ خوش حالی ہو یا تنگدستی لیکن ہر حال میں (اللہ کے لیے) مال خرچ کرتے ہیں' غصہ میں آکر بے قابو نہیں ہو جاتے اور لوگوں کے قصور بخش دیتے ہیں۔ (وہ نیک کردار ہیں) اور اللہ نیک کرداروں کو دوست رکھتا ہے۔

۱۳۵۔ نیز وہ لوگ کہ جب کبھی ان سے سخت برائی کی بات ہو جاتی ہے یا اپنی جانوں کو (آلودہ معصیت ہو کر) مصیبت میں ڈال دیتے ہیں تو فوراً اللہ کی یاد ان میں جاگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اٹھتی ہے (اور اپنے ضمیر کی ملامت محسوس کرنے لگتے ہیں)۔ پس وہ اللہ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں اور جو کچھ ہو چکا ہے اس پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے۔ اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہ کا بخشنے والا ہو۔

۱۳۷۔ (اور دیکھو!) تم سے پہلے بھی دنیا میں (قوموں کے عروج و زوال کے) دستور اور قوانین رہ چکے ہیں (اور وہ تمہارے لیے معطل نہیں ہو جائیں گے) پس دنیا کی سیر کرو اور دیکھو کہ جو لوگ احکام حق کو جھٹلانے والے تھے' ان کا انجام کیا ہوا اور پاداش عمل میں کیسے نتائج پیش آئے؟

۱۳۹۔ اور (دیکھو!) نہ تو ہمت ہارو' نہ غمگین ہو' تم ہی سب سے سربلند ہو بشرطیکہ تم سچے مومن ہو۔

۱۴۱۔ نیز اس حادثے میں مصلحت بھی تھی کہ جو لوگ ایمان رکھنے والے ہیں انہیں (اس حادثے کے تجربے و بصیرت کے ذریعے تمام کمزوریوں اور لغزشوں سے) پاک کر دے اور جو منکرین حق ہیں انہیں (اہل ایمان کی مزید قوت و استعداد کے ذریعے) نیست و نابود کر دے۔

۱۴۴۔ اور محمد (ﷺ) اس کے سوا کیا ہیں کہ اللہ کے رسول ہیں اور ان سے پہلے بھی اللہ کے رسول گزر چکے ہیں (جو اپنے اپنے وقتوں میں ظاہر ہوئے اور راہ حق کی دعوت دے کر دنیا سے چلے گئے) پھر اگر ایسا ہو کہ وہ وفات پا جائیں (اور بہرحال انہیں ایک دن وفات پانا ہے) یا (فرض کرو) ایسا ہو کہ لڑائی میں قتل ہو جائیں تو کیا تم الٹے پاؤ راہ حق سے پھر جاؤ گے (اور ان کے مرنے کے ساتھ ہی تمہاری حق پرستی بھی ختم ہو جائے گی؟) اور جو کوئی راہ حق سے الٹے پاؤ پھر جائے گا تو وہ (اپنا ہی نقصان کرے گا) اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا) جو لوگ شکر گزار ہیں (یعنی نعمت حق کی قدر سمجھنے والے ہیں) وہ وقت دور نہیں کہ اللہ انہیں ان کا اجر عطا فرمائے۔

۱۴۵۔ اور (یاد رکھو!) اللہ کے حکم کے بغیر کوئی جان مر نہیں سکتی۔ ہر جان کے لیے ایک خاص وقت ٹھہرایا گیا ہے (پھر موت کے ڈر سے کیوں تمہارے قدم پیچھے ہٹیں؟) اور جو کوئی دنیا کے فائدے پر نظر رکھتا ہے ہم اسے دنیا میں سے دیں گے' جو کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخرت کے ثواب پر نظر رکھتا ہے اسے آخرت کا ثواب ملے گا۔ ہم (نعمت حق کے) شکر گزاروں کو ان کی نیک عملی کا اجر ضرور دیں گے۔

۱۴۶۔ اور (دیکھو!) کتنے ہی نبی ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت سے باخدا لوگوں نے (راہ حق میں) جنگ کی، لیکن کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ان سختیوں کی وجہ سے جو انہیں اللہ کی راہ میں پیش آئی ہوں بے ہمت ہو گئے ہوں اور نہ ایسا ہوا کہ کمزور پڑ گئے ہوں یا (ان کی عزت نفس نے یہ بات گوارا کرلی ہو کہ ظالموں کے سامنے) عجز و بیچارگی کا اظہار کریں۔ (بے ہمتی، کمزوری اور حریف کے سامنے اعتراف عجز وہ باتیں ہیں جن سے باخدا آدمی کا دل کبھی آشنا نہیں ہو سکتا) اور اللہ ان ہی لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو مشکلوں، مصیبتوں میں ثابت قدم رہتے ہیں۔

۱۴۷۔ اور پھر سختیوں اور مصیبتوں کا کتنا ہی ہجوم کیوں نہ ہو (لیکن) ان کی زبانوں سے اس کے سوا کچھ نہیں نکلتا تھا کہ "اے اللہ! ہمارے گناہ بخش دے۔ ہم سے ہمارے کام میں جو زیادتیاں ہو گئی ہوں، ان سے درگزر فرما، ہمارے قدم راہ حق میں جمادے اور منکرین حق کے گروہ پر ہمیں فتح مند کر۔

۱۴۸۔ (جب ان کے ایمان و عمل کا یہ حال تھا) تو اللہ نے انہیں دونوں جہاں میں اجر عطا فرمایا۔ دنیا کا بھی ثواب دیا (کہ فتح و کامرانی ان کے حصے میں آئی) اور آخرت کا بھی ثواب دیا (کہ نعیم ابدی کے مستحق ہوئے) اور اللہ تو ان ہی لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو نیک کردار ہوتے ہیں۔

۱۶۱۔ اور (دیکھو!) اللہ کے نبی سے یہ بات کبھی نہیں ہو سکتی کہ وہ (فرض نبوت ادا کرنے میں) کسی طرح کی خیانت کرے (کیوں کہ جو نبی ہو گا وہ خائن نہیں ہو سکتا اور جو کوئی خیانت کرتا ہے تو جو کچھ اس نے خیانت کی ہے اسے (دنیا میں لوگوں کی نظروں سے کتنا ہی چھپائے لیکن قیامت کے دن (اسے چھپا نہ سکے گا) وہ اس کے سامنے آئے گی۔ پھر ہر جان کو اس کی کمائی کے مطابق پورا پورا بدلہ ملتا ہے، ایسا نہ ہو گا کہ کسی کے ساتھ بھی ناانصافی کی جائے۔

۱۶۲۔ کیا ایسا آدمی جس نے اللہ کی خوشنودیوں کی راہ اختیار کی ہے۔ (اور جو کام کرتا ہے اللہ کا پسندیدہ کام ہوتا ہے) اس آدمی کی طرح ہو سکتا ہے جس نے (اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بد عملیوں سے) اللہ کا غضب بٹورا اور جس کا ٹھکانہ جہنم جیسا برا ٹھکانہ ہوا۔

۱۸۹۔ اور (دیکھو!) آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے لیے ہے اور اس کی قدرت کے احاطے سے کوئی بات باہر نہیں۔

۱۹۰۔ بلاشبہ آسمان و زمین کی خلقت میں اور رات دن کے ایک کے بعد ایک آتے رہنے میں ارباب دانش کے لیے (معرفت حق کی) بڑی ہی نشانیاں ہیں۔

۲۰۰۔ مسلمانو! (اگر کامیابی حاصل کرنی چاہتے ہو تو ساری باتوں کا ماحصل یہ ہے کہ) صبر کرو' ایک دوسرے کو صبر کی ترغیب دو' ایک دوسرے کے ساتھ بندھ جاؤ اور ہر حال میں) اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ (اپنے مقصد میں) کامیاب ہو۔

۴...سورۃ النساء (عورت)

(تعداد آیات ۱۷۶)

اس سورہ میں زیادہ تر خاندانی معاملات' نکاح' یتیموں کے حقوق' وراثت کی تقسیم کے قوانین' خاندانی تنازعات کو طے کرنے کے طریقے اور ان سے متعلق معاملات کے بارے میں ہدایتیں دی گئی ہیں۔

جنگ بدر اور جنگ احد میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی بیوہ عورتوں اور یتیموں کا مسئلہ کافی اہمیت اختیار کر گیا تھا۔ اور ان مسائل کا حل انتہائی ضروری ہو گیا تھا۔ اس تاریخی پس منظر میں مسلمانوں کو چار شادیاں کرنے کی اجازت دی گئی وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ وہ اپنی تمام بیویوں کے ساتھ مساویانہ سلوک اختیار کریں گے۔ چاہے وہ ان کی ضروریات کے معاملے میں ہو یا چاہت اور محبت کے معاملے میں اسی طرح بیویوں کے لیے مہر کا حق بھی لازمی قرار دیا گیا۔ زنا کو قابل سزا جرم اور گناہ قرار دیا گیا ہے بشرطیکہ چار گواہ موجود ہوں جو زنا کی تصدیق کر سکیں۔ اگر کوئی شخص کسی پاک دامن عورت پر خواہ مخواہ تہمت لگائے تو اس کے لیے بھی اتنی ہی سخت سزا مقرر کی گئی۔ لیکن اگر وہ اپنی غلطی پر نادم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کمال مہربانی سے اسے معاف کر سکتا ہے۔ بیوہ عورتوں سے نکاح کی سفارش کی گئی ہے اسلام میں عورت کی جائداد غصب کرنے کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ خاندانی امور میں مرد کو اگرچہ تفوق عطا کیا گیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ ہدایت بھی کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دی گئی ہے کہ عورت کے حقوق کی حفاظت کی جائے۔ طلاق کی اجازت دی گئی ہے لیکن یہ ہدایت بھی ہے کہ اگر میاں بیوی کے تعلقات بگڑنے لگیں تو پہلے مفاہمت کی کوشش کی جائے اگر مفاہمت ناممکن ہو جائے تب ہی علیحدگی اختیار کی جائے۔

ایمان والوں کو قرآن میں بار بار تنبیہہ کی گئی ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اس بارے میں نہ کسی بحث کی گنجائش ہے اور نہ کسی سمجھوتے کی۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ کے احکامات اور رسول اللہ ﷺ کی ہدایات پر عمل کرنا فرض ہے۔ حکمرانوں اور مسلمانوں کے لیے حاکموں کی فرمانبرداری بھی ضروری قرار دی گئی ہے۔

مومنوں کے لیے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی فرض ہے۔ ان کو نہ فتح پر خوشی سے بے قابو ہونا چاہیے نہ شکست سے دل گرفتہ بہادروں اور مستحکم یقین کے حامل لوگوں کے لیے فتح یقینی ہے۔ لیکن شکست کمزوروں اور بزدلوں کا مقدر ہے۔ مسلمانوں کو اپنی صفوں میں چھپے ہوئے منافقوں سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ کیونکہ یہ منافق کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ اور ہیں۔ ان سے دامن بچانا چاہیے۔ اپنے دفاع کے لیے حملہ آور دشمنوں سے جنگ کی اجازت دی گئی ہے۔ لیکن بغیر کسی معقول وجہ کے کوئی انسان دوسرے کی جان نہیں لے سکتا۔ اگر وہ کسی کی جان لے لیتا ہے تو اس کا بدلہ اپنی جان سے چکانا پڑے گا۔ اگر کسی مقام پر مسلمانوں کی زندگی دوبھر ہو جائے تو وہاں سے ہجرت کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ زمین کے مقابلے میں دین سے وفاداری زیادہ ضروری ہے۔ مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنی زندگی عزت اور وقار کے ساتھ گزاریں۔ وہ پاکیزہ باتیں معتدل اور دھیمے لہجے میں کریں۔ نیکی اور پرہیزگاری سے زندگی گزاریں۔ ان کے لیے اللہ پر ایمان مستحکم رکھنے اور نیک کام کرنے میں جنت کی ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے وفاداری کو دوسری تمام وفاداریوں پر ترجیح دینی چاہیے' چاہے وہ بیٹے کی وفاداری ہو' یا بیوی کی شوہر سے قرآن ہی وہ روشنی ہے جو حق کی تلاش کرنے والوں کی راہوں کو روشن کرتی ہے۔ محمد ﷺ نہ صرف انتباہ دینے کے لیے بھیجے گئے ہیں بلکہ آپ نوع انسانی کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ یعنی آپ رحمت للعالمین ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ : ۴

۱۔ اے افراد نسل انسانی! اپنے پروردگار (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو۔ وہ پروردگار جس نے تمہیں اکیلی جان سے پیدا کیا (یعنی باپ سے پیدا کیا) اور اسی سے اس کا جوڑا بھی پیدا کر دیا (یعنی جس مرد کی نسل سے لڑکا پیدا ہوتا ہے' لڑکی بھی پیدا ہوتی ہے) پھر ان دونوں کی نسل سے مَردوں اور عورتوں کی بڑی تعداد دنیا میں پھیلا دی (اور اس طرح تن تنہا ایک مورثِ خدا کی نسل نے خاندانوں' قبیلوں اور بستیوں کی شکل اختیار کر لی اور رشتوں' قرابتوں کا بہت بڑا دائرہ ظہور میں آگیا۔) پس دیکھو! اللہ سے ڈرو جس کے نام پر باہم دیگر (مہرو الفت کا) سوال کرتے ہو' نیز قرابت داری کے معاملہ میں بے پرواہ نہ ہو جاؤ۔ یقین رکھو کہ اللہ تم پر (تمہارے اعمال کا) نگران حال ہے۔

۴۸۔ اللہ یہ بات کبھی بخشنے والا نہیں کہ اس کے ساتھ کسی دوسری ہستی کو شریک ٹھہرایا جائے (جس طرح یہود و نصاریٰ نے احبار اور رہبان کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا ہے)۔ ہاں' اس کے سوا جتنے گناہ ہیں وہ چاہے تو بخش دے۔ اور (دیکھو!) جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے تو یقیناً وہ بہت بڑا گناہ کرتا ہوا (اللہ پر) افترا پردازی کرتا ہے۔

۵۹۔ مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو' اللہ کے رسول کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی اطاعت کرو جو تم میں حکم اور اختیار رکھتے ہیں۔ پھر اگر ایسا ہو کہ کسی معاملہ میں باہم جھگڑ پڑو (یعنی اختلاف و نزاع پیدا ہو جائے) تو چاہیے کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو (اور جو کچھ وہاں سے فیصلہ ملے اسے تسلیم کر لو)۔ اگر تم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو (تو تمہارے لیے راہ عمل یہی ہے) اسی میں تمہارے لیے بہتری ہے اور اسی میں انجام کار کی خوبی ہے۔

۶۴۔ اور (اے پیغمبر! ان لوگوں کو جو تمہاری اطاعت کا حکم دیا گیا ہے تو یہ کوئی نئی بات نہیں جو ان ہی کے ساتھ ہوئی ہو) ہم نے جس کسی کو بھی منصب رسالت دے کر دنیا میں کھڑا کیا تو اسی لیے کیا کہ ہمارے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب ان لوگوں نے (تمہاری نافرمانی کر کے) اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر لیا تھا تو اگر اسی وقت تمہارے پاس حاضر ہو جاتے اور اللہ سے (اپنی نافرمانی کی) معافی مانگتے۔ نیز اللہ کا رسول (ﷺ) بھی ان کی بخشش کے لیے دعا کرتا تو یہ لوگ دیکھ لیتے کہ اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور (ہر حال میں) رحمت رکھنے والا ہے۔

۶۵۔ پس (دیکھو!) تمہارا پروردگار اس بات پر گواہ ہے کہ یہ لوگ کبھی مومن نہ ہو سکتے۔ جب تک ایسا نہ کریں کہ اپنے تمام جھگڑوں قضیوں میں تمہیں اپنا حاکم بنائیں اور پھر (صرف اتنا ہی نہیں، بلکہ) ان کے دلوں کی بھی حالت ایسی ہو جائے کہ جو کچھ تم فیصلہ کر دو اس کے خلاف اپنے اندر کسی طرح کی کھٹک محسوس نہ کریں اور وہ جو کسی بات کو پوری پوری طرح مان لینا ہوتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح مان لے۔

۶۹۔ اور جس کسی نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو بلاشبہ وہ ان لوگوں کا ساتھی ہوا جن پر اللہ نے انعام کیا اور وہ نبی ہیں، صدیق ہیں، شہید ہیں اور (تمام) نیک اور راست باز انسان ہیں۔ اور (جس کسی کے ساتھ ایسے لوگ ہوں تو) ایسے ساتھی کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

۷۹۔ (اصل حقیقت تو یہ ہے کہ) جو کچھ بھلائی تمہیں پیش آتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور جو کچھ نقصان اٹھاتے ہو وہ تمہاری طرف سے ہوتا ہے (یعنی خود تمہاری بد عملی کا نتیجہ ہوتا ہے۔) اور (اے پیغمبر!) ہم نے تمہیں لوگوں کے پاس اپنا پیامبر بنا کر بھیجا ہے (اور پیغام لے جانے والے کا کام یہی ہے کہ وہ پیغام پہنچا دے۔ تم لوگوں کی نافرمانیوں اور بد عملیوں کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے) اور (تمہارے پیغمبر ہونے کے لیے) اللہ کی گواہی بس کرتی ہے۔

۸۰۔ جس کسی نے اللہ کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے فی الحقیقت اللہ کی اطاعت کی اور جس کسی نے روگردانی کی تو (اے پیغمبر!) ہم نے تمہیں ان پر کچھ پاسبان بنا کر نہیں بھیجا ہے (کہ ان کے اعمال کے لیے تم جوابدہ ہو اور جبراً ان سے اپنی اطاعت کراؤ۔)

۸۵۔ جو انسان دوسرے انسان کے ساتھ نیکی کے کام میں ملتا اور مددگار ہوتا ہے تو اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کام (کے اجر و نتائج) میں حصہ ملے گا اور جو کوئی برائی میں دوسرے کے ساتھ ملتا اور مددگار ہوتا ہے تو اس کے لیے اس برائی میں حصہ ہو گا۔ اور اللہ ہر چیز کا محافظ اور نگران ہے (وہ ہر حالت اور ہر عمل کے مطابق بدلہ دیتا ہے)۔

۸۶۔ اور (مسلمانو!) جب کبھی تمہیں دعا دے کر سلام کیا جائے تو چاہیے کہ جو کچھ سلام و دعا میں کہا گیا ہے اس سے زیادہ اچھی بات جواب میں کہو۔ یا (کم از کم) جو کچھ کہا گیا ہے اسی کو لوٹا دو۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔ (تمہاری کوئی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی اس کے محاسبہ سے چھوٹ نہیں سکتی۔

۱۰۷۔ اور جو لوگ اپنے اندر خیانت رکھتے ہیں تم ان کی طرف سے نہ جھگڑو۔ اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو خیانت اور معصیت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

۱۰۸۔ (اس طرح کے لوگ) انسانوں سے (اپنی خیانت) چھپاتے ہیں' لیکن اللہ سے نہیں چھپاتے' حالانکہ جب وہ راتوں کو مجلس بٹھا کر ایسی ایسی باتوں کا مشورہ کرتے ہیں جو اللہ کو پسند نہیں تو اس وقت وہ ان کے ساتھ موجود ہوتا ہے' وہ جو کچھ کرتے ہیں اس کے احاطہ علم سے باہر نہیں۔

۱۱۰۔ اور جو شخص کوئی برائی کی بات کر بیٹھتا ہے یا اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر لیتا ہے اور پھر (اس سے توبہ کرتا اور) اللہ سے بخشش طلب کرتا ہے تو (اس کے لیے بخشش کا دروازہ کھلا ہوا ہے) وہ اللہ کو بخشنے والا رحمت رکھنے والا پائے گا۔

۱۱۱۔ اور جو کوئی (بد عملی کر کے) برائی کماتا ہے تو اپنی جان ہی کے لیے کماتا ہے (اس کا جو کچھ بھی وبال ہو گا اسی کو پیش آئے گا) اور اللہ (سب کچھ) جاننے والا (اور اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے۔

۱۱۲۔ اور جس کسی سے (بے جانے بوجھے) کوئی خطا سرزد ہو جائے' یا (جان بوجھ کر) کسی گناہ کا مرتکب ہو اور پھر اپنے بچاؤ کے لیے) اسے کسی بے گناہ کے سر تھوپ دے تو (یاد رکھو! اس نے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ (بھی) اپنی گردن پر لاد لیا۔

۱۲۲۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام انجام دیئے' ہم انہیں (راحت اور سرور ابدی کے ایسے) باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی (اور اس لیے وہ کبھی خشک ہونے والے نہیں)۔ وہ ہمیشہ انہیں باغوں میں رہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے۔ یہ اللہ کا وعدہ حق ہے اور اللہ سے بڑھ کر بات کہنے میں سچا اور کون ہو سکتا ہے۔

۱۲۴۔ اور جو کوئی اچھے کام کرے گا۔ خواہ مرد ہو' خواہ عورت' اور وہ (اللہ پر) ایمان بھی رکھتا ہو گا تو ایسے لوگ ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے اور رائی برابر ان کے ساتھ (جزائے عمل میں) بے انصافی ہونے والی نہیں۔

۱۳۵۔ مسلمانو! ایسے ہو جاؤ کہ انصاف پر پوری مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے والے اور اللہ کے لیے (سچی) گواہی دینے والے ہو۔ اگر تمہیں خود اپنے خلاف یا اپنے ماں باپ اور قرابت داروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے جب بھی نہ جھجکو۔ اگر کوئی مالدار ہے یا محتاج ہے تو اللہ (تم سے) زیادہ ان پر مہربانی رکھنے والا ہے (تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ مالدار کی دولت کے لالچ میں یا محتاج کی محتاجی پر ترس کھا کر سچی بات کہنے سے جھجکو)۔ (پس دیکھو!) ایسا نہ ہو کہ ہوائے نفس کی پیروی تمہیں انصاف سے باز رکھے۔ اور اگر تم (گواہی دیتے ہوئے) بات کو گھما پھرا کر کہو گے (یعنی صاف صاف نہ کہنا چاہو گے) یا گواہی دینے سے پہلو تہی کرو گے تو (یاد رکھو) تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ہے۔

۱۳۶۔ مسلمانو! اللہ پر ایمان لاؤ' اللہ کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی تھی۔ اور (دیکھو) جس کسی نے اللہ سے انکار کیا اور اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں' اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان نہ رکھا تو وہ بھٹک کر سیدھے راستے سے بہت دور جا پڑا۔

۱۳۷۔ جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ ایمان لائے' پھر کفر میں پڑ گئے' پھر ایمان لائے' پھر کفر میں پڑ گئے' اور پھر برابر کفر میں بڑھتے ہی گئے تو (فی الحقیقت ان کا ایمان' ایمان لانا نہ تھا۔ اللہ انہیں بخشنے والا نہیں۔ اور ہرگز ایسا نہ ہو گا کہ (کامیابی کی) انہیں کوئی راہ دکھائے۔

۱۵۲۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی دوسروں سے جدا نہیں کیا (یعنی کسی ایک سے بھی انکار نہیں کیا) تو بلاشبہ ایسے ہی لوگ ہیں کہ (سچے مومن ہیں اور) عنقریب ہم انہیں ان کے اجر عطا فرمائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے اور اللہ بخشنے والا' رحمت رکھنے والا ہے۔

۱۶۴۔ نیز اللہ کے رسول جن کا حال ہم (قرآن میں) پہلے سنا چکے ہیں اور وہ جن کا حال ہم نے تمہیں نہیں سنایا۔ اور (اسی طرح) اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا جیسا کہ واقعی طور پر کلام کرنا ہوتا ہے۔

۱۷۳۔ (اس دن) ایسا ہو گا کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک کام کیے ہیں تو ان کی نیکیوں کا پورا پورا بدلہ انہیں دے دے گا اور اپنے فضل سے اس میں زیادتی بھی فرمائے گا۔ لیکن جن لوگوں نے (اللہ کی) بندگی کو ننگ و عار سمجھا اور گھمنڈ کیا تو انہیں (پاداش جرم میں) ایسا عذاب دے گا جو دردناک عذاب ہو گا اور اس دن انہیں اللہ کے سوا نہ تو کوئی رفیق ملے گا نہ مددگار۔

۵... سورۃ المائدہ

(تعداد آیات ۱۲۰)

یہ آخری سورۃ تھی جو رسول ﷺ پر آپ ﷺ کے وصال سے چند ماہ قبل نازل ہوئی جب آپ ﷺ وداعی حج کر کے مکہ سے واپس ہو رہے تھے۔ اس میں مومنوں سے کہا گیا ہے :

"آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔"

اس سورۃ میں زندگی کے مختلف افعال سے متعلق ہدایتیں دی گئی ہیں۔ ایک مسلم کو کس طرح زندگی گزارنا چاہیے۔ عبادت کس طرح کرنی چاہیے۔ کیا کھانا جائز ہے۔ اور کون سی چیزیں حرام ہیں۔ کون سے ٹیکس ادا کرنے چاہئیں۔ اور ادائیگی کا کیا طریقہ ہے۔ اپنے رشتے داروں' بیویوں' نوکروں اور یتیموں سے کس طرح کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ اور کسی شخص کی موت کے بعد اس کی جائداد کو وارثوں میں کس طرح تقسیم کرنا چاہیے۔

اُس کے بعد مومنوں میں حسد و رقابت کے حوالے دیئے گئے ہیں۔ حسد کا جذبہ تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔ اور برائی کی نشوونما کرتا ہے۔ ہابیل اور قابیل کی حکایت بیان کی گئی ہے۔ جس سے یہ واضح کیا گیا ہے کہ اس برائی سے کس طرح بچا جا سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منافقوں اور اُن کے سرپرست یہودیوں کی اسلام دشمن سازشوں سے مسلمانوں کو بار بار خبردار کیا گیا ہے۔ جو خود کو بظاہر اسلام کا دوست کہتے رہے۔ لیکن دراصل اسلام کی جڑیں کاٹنے کی خفیہ سازشوں میں مصروف رہے۔

جان و مال پر حملوں کی ممانعت کی گئی اور ان سے متعلق تعزیراتی قانون بنائے گئے۔ چور کے ہاتھ کاٹ دینے چاہییے۔ لیکن اگر وہ صدق دل سے توبہ کرے تو معاف کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح قاتل کی سزا موت ہے۔ جان کے بدلے جان' آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت۔ ایمان والوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے شرعی قوانین کی پابندی کریں۔ حلال اور حرام میں تمیز کی جائے اور ان کی حدیں پار نہ کی جائیں۔ حلال چیزیں کھائیں اور حرام کو نہ چھوئیں۔ نشہ آور مشروبات کے استعمال کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ اسی طرح جوے اور شرطیں باندھنے کی بھی ممانعت کی گئی ہے۔ اور ان تمام کو شیطانی کاروبار کہا گیا ہے۔

سورہ : ۵

۱۔ مسلمانو! آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لیے پسند کر لیا کہ دین "الاسلام" ہو۔

۳۔ مندرجہ بالا آیت دوبارہ حوالے کے طور پر دہرائی گئی ہے۔

۸۔ مسلمانو! ایسے ہو جاؤ کہ اللہ (کی سچائی) کے لیے مضبوطی سے قائم رہنے والے اور انصاف کے لیے گواہی دینے والے ہو۔ اور ایسا کبھی نہ ہو کہ کسی گروہ کی دشمنی تمہیں اس بات کے لیے ابھار دے کہ (اس کے ساتھ) انصاف نہ کرو (ہر حال میں) انصاف کرو کہ یہی تقوا سے لگتی ہوئی بات ہے۔ اور اللہ کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو۔ تم جو کچھ کرتے ہو تو وہ اس کی خبر رکھنے والا ہے۔

۳۲۔ اسی بنا پر ہم نے بنی اسرئیل کے لیے یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جس کسی نے سوا اس حالت کے کہ قصاص لینا ہو یا ملک میں لوٹ مار مچانے والوں کو سزا دینی ہو' کسی جان کو قتل کر ڈالا تو گویا اس نے تمام انسانوں کا خون کیا۔ اور "جس کسی نے کسی کی زندگی بچالی تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندگی دے دی۔" اور (پھر) ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاس (یکے بعد دیگرے) ہمارے رسول (سچائی کی) روشن دلیلوں کے ساتھ آتے رہے (اور ظلم و خونریزی سے روکتے رہے)' لیکن اس پر بھی ان میں سے اکثر ایسے نکلے جو ملک میں زیادتیاں کرنے والے تھے۔

۳۸۔ اور جو چور ہو خواہ مرد ہو یا عورت تو اس کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ جو کچھ انہوں نے کیا ہے' یہ اس کی سزا ہے اور اللہ کی طرف سے عبرت کی نشانی۔ اللہ (سب پر) غالب (اور اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے۔

۳۹۔ پھر جس کسی نے اپنے ظلم کے بعد (یعنی چوری کرنے کے بعد) توبہ کر لی ور اپنے کو سنوار لیا تو اللہ اس پر (اپنی رحمت سے) لوٹ آئے گا۔ وہ بخشنے والا رحمت رکھنے والا ہے۔

۴۸۔ اور (اے پیغمبر! اسی طرح) ہم نے تمہاری طرف سچائی کے ساتھ کتاب بھیجی ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہوئی جو پہلے سے موجود ہیں اور ان پر نگہبان۔ سو چاہیے کہ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلے کرو اور جو سچائی تمہارے پاس آچکی ہے اسے چھوڑ کر لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو۔ تم میں سے ہر ایک گروہ کے لیے ہم نے ایک "شرع" اور "منہاج" ٹھہرا دی (یعنی مذہبی زندگی کا طور طریقہ ٹھہرایا۔) اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک امت بنا دیتا۔ یعنی ایک ہی طرح کی استعداد اور حالت پر پیدا کرتا اور مختلف شریعتوں اور طور طریقوں کا اختلاف ہی پیدا نہ ہوتا)' لیکن (تم دیکھ رہے ہو کہ اس نے ایسا نہیں کیا۔ اور اس لیے نہیں کیا' تاکہ جو کچھ (تمہاری حالت اور ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً دیا ہے' اس میں تم سب کا امتحان فرمائے۔ (اور تمہارے لیے طلب و ترقی کی راہیں پیدا ہوں)۔ پس نیکی کی راہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ نکلنے کی کوشش کرو (کہ تمام شریعتوں کا اصل مقصود یہی ہے) تم سب کو بالآخر اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے' پھر وہ تمہیں بتلائے گا کہ جن باتوں میں باہم دیگر اختلاف کرتے رہے تھے ان کی حقیقت کیا تھی۔

۵۴۔ مسلمانو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو (وہ یہ نہ سمجھے کہ اس کے پھر جانے سے دین حق کو کچھ نقصان پہنچے گا) قریب ہے کہ اللہ ایک ایسا گروہ (سچے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مومنوں کا) پیدا کر دے جنہیں اللہ دوست رکھتا ہو اور وہ بھی اللہ کو دوست رکھنے والے ہوں۔ مومنوں کے مقابلے میں نہایت نرم اور جھکے ہوئے ہوں' لیکن دشمنوں کے مقابلے میں نہایت سخت۔ اللہ کی راہ میں جان لڑا دیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے' جس گروہ کو چاہے عطا فرما دے اور وہ (اپنے فضل میں) بڑی ہی وسعت رکھنے والا (اور سب کا حال) جاننے والا ہے۔

۵۷۔ مسلمانو! یہود و نصارا اور کفار (مکہ) میں سے جن لوگوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنا رکھا ہے (یعنی تحقیر و تذلیل کے لیے اس کی ہنسی اڑاتے رہتے ہیں) تم انہیں اپنا مددگار و رفیق نہ بناؤ اور اللہ (کی نافرمانی کے نتیجوں) سے ڈرو اگر فی الحقیقت تم ایمان رکھنے والے ہو۔

۹۳۔ مسلمانو! بلاشبہ شراب' جوا' معبودان باطل کے نشان اور پانسے شیطانی کاموں کی گندگی ہے' تو ان سے اجتناب کرو تاکہ تم کامیاب ہو۔

۱۰۳۔ (اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہہ دو : پاکیزہ اور گندی چیز برابر نہیں ہو سکتی اگرچہ تمہیں گندی چیز کا بہت ہونا اچھا لگے۔ پس اے ارباب دانش! اللہ کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو تاکہ (نقصان و تباہی کی جگہ) فلاح پاؤ۔

۱۰۵۔ مسلمانو! (یاد رکھو!) تم پر فقط تمہاری جانوں کی ذمہ داری ہے (تم دوسروں کے کاموں کے لیے ذمہ دار نہیں ہو سکتے' اور نہ دوسرے تمہارے کاموں کے لیے ذمہ دار ہیں) اگر تم سیدھے راستے پر قائم ہو تو کسی کا گمراہ ہونا تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ (اور بالآخر) تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ (اس دن) وہ بتا دے گا کہ تمہارے کام کیسے کچھ رہے ہوں۔

۶...سورۃ الانعام (مویشی)

(تعداد آیات ۱۶۵)

اس سورہ میں اللہ کی وحدت کی معنویت پر زور دیا گیا ہے۔ اور شرک سے پرہیز کی تلقین کی گئی ہے۔ اللہ کی فضیلت اور بزرگی کے ثبوت میں کئی کھلی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماضی میں جن قوموں نے اللہ کا انکار کیا یا اس کے احکامات کی نافرمانی کی وہ تباہ برباد کر دی گئیں۔ ان کی شاندار عمارتوں کے کھنڈر ان کے زوال کا ثبوت ہیں۔ مومنوں کو اس سے سبق سیکھنا چاہیے۔ جو لوگ دنیاوی مسرت و انبساط میں مگن ہیں اور روز حشر کو بھولے ہوئے ہیں۔ وہ یقیناً بے پناہ عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ ان کو ماضی کے واقعات سے سبق لینا چاہیے۔ ماضی میں بھی اللہ کے رسولوں کا مذاق اڑایا گیا۔ ان کی رسالت سے انکار کیا گیا اور ان کی نافرمانی کی گئی اور بالآخر جب اللہ کا قہر نازل ہوا تو یہ قومیں ایک عبرت ناک انجام سے دو چار ہوئیں۔ ان کو چاہیے کہ گناہوں سے اپنا دامن بچائیں۔ خاندانی اور قبیلہ واری جنگوں سے دور رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ مومنوں کو تاکید کی گئی کہ اللہ اور اس کے رسول کے منکروں اور مخالفوں سے دور رہیں اور شرک کی لعنت سے پرہیز کریں۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔ انہوں نے اللہ کی محبت میں اپنے والد کو بھی چھوڑ دیا تھا۔ اس طرح مذہب سے وفاداری کو استوار رکھنے کی خوبیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ آسمان میں چمکتے ستارے بھی اللہ کی قدرت کا ثبوت ہیں۔ اللہ کی اطاعت ضروری ہے کیونکہ وہی سیدھا راستہ بتانے والا ہے۔ ماضی میں بھی انبیاء نے یہی ہدایتیں اپنے لوگوں تک پہنچائیں کہ اللہ ایک ہے۔ تقویٰ اور پرہیز گاری کی ہدایت اور روز قیامت پر ایمان۔ دنیا میں مختلف اقسام کی بے شمار مخلوق کا وجود اللہ کی عظمت اور قدرت کا یقین دلانے کے لیے کافی ہے۔ نہ کوئی کائنات کی ترتیب و تنظیم میں مداخلت کر سکتا ہے نہ ہی کسی میں اس پر قابو پانے کی صلاحیت موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ جس طرح چاہتا ہے انتظام فرماتا ہے۔ اور بے شک وہ سب سے اچھا منتظم ہے۔

لیکن مسلمانوں سے کہا گیا ہے کہ وہ مشرکوں کے دیوی' دیوتاؤں کی بے عزتی نہ کریں مبادا کہ وہ لوگ بھی اللہ تعالیٰ کی بے ادبی پر اتر آئیں۔ مشرکوں سے بحث و مباحثہ نہ کریں کیونکہ اگر آسمان سے فرشتے بھی اتر آئیں اور قبروں سے مردے بھی برآمد ہو کر انہیں اللہ کی عظمت اور قدرت کا یقین دلانے کی کوشش کریں تب بھی وہ لوگ نہیں مانیں گے بلکہ اپنے انکار پر اور اپنے دیوی دیوتاؤں اور نام نہاد بتوں کی پرستش پر قائم رہیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ کھانے پینے کی چیزوں میں احتیاط برتیں۔ مردہ جانوروں اور سور کا گوشت نہ کھائیں اور نہ ایسے جانور کا گوشت کھائیں جس کو اللہ کا نام لے کر ذبح نہ کیا گیا ہو۔

مومنوں پر دس احکامات کی پابندی ضروری قرار دی گئی ہے۔

۱۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔

۲۔ اپنے والدین سے بے ادبی سے نہ پیش آئیں۔

۳۔ مفلسی کی وجہ سے اپنے بچوں کی جان نہ لیں۔

۴۔ بدکاری و زنا کے مرتکب نہ ہوں۔

۵۔ بغیر کسی منصفانہ وجہ کے کسی کی جان نہ لیں۔

۶۔ یتیموں کا مال غصب نہ کریں۔

۷۔ ناپ تول میں بے ایمانی کر کے دھوکہ نہ دیں۔

۸۔ بے انصافی نہ کریں۔

۹۔ وعدہ خلافی نہ کریں۔

۱۰۔ مسلمانوں میں افتراق نہ پیدا کریں۔

سورہ : ۶

۱۔ ہر طرح کی ستائشیں اللہ کے لیے ہیں جس نے آسمانوں کو اور زمینوں کو پیدا کیا اور اندھیرا اور اجالا نمودار کر دیا۔ اس پر بھی جو لوگ اپنے پروردگار سے منکر ہو گئے ہیں وہ (اندھیرے اور اجالے میں امتیاز نہیں کرتے اور دوسری ہستیوں کو اللہ کے) برابر سمجھتے ہیں۔

۲۔ وہی (آسمان اور زمین کا خالق) ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا (یعنی تمہاری اس خلقت مٹی سے ظہور پذیر ہوئی) پھر تمہارے لیے (زندگی کی معیشت کی) ایک معیاد ٹھہرا دی (جو ہر وجود کو مہلت عمل دیتی ہے) اور ایک دوسری معیاد بھی اس کے علم میں مقرر ہے (یعنی قیامت کا وقت جب پہلی میعاد کے نتائج کا فیصلہ ہو گا) پھر بھی تم ہو کہ (اس حقیقت پر غور نہیں کرتے اور اس میں) شک کرتے ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ وہی اللہ ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی (اس کے سوا کوئی کار فرمائے عالم نہیں) تمہاری چھپی اور کھلی ہر طرح کی باتوں کا علم رکھتا ہے۔ تم جو کچھ (اچھی بری) کمائی کرتے ہو وہ بھی اس کے علم سے باہر نہیں۔

۱۰۔ اور (اے پیغمبر!) یہ واقعہ ہے کہ تم سے پہلے بھی رسولوں کی ہنسی اڑائی گئی (جیسی کہ آج تمہارے ساتھ تمسخر کیا جا رہا ہے) جن لوگوں نے ہنسی اڑائی تھی وہ جس بات کی ہنسی اڑاتے تھے وہی بات ان پر آن پڑی (یعنی وہ اس بات کی کہ اعمال بد کا نتیجہ بد ہے' ہنسی اڑاتے تھے تو وہی ان کے آگے آگیا۔

۳۲۔ اور دنیا کی زندگانی تو کچھ نہیں ہے مگر (ایک طرح کا) کھیل اور تماشا' جو متقی ہیں ان کے لیے آخرت ہی کا گھر بہت ہے۔ (افسوس تم پر!) کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے۔

۳۴۔ اور (دیکھو!) یہ واقعہ ہے کہ تم سے پہلے بھی خدا کے رسول جھٹلائے گئے سو انہوں نے لوگوں کے جھٹلانے اور دکھ دینے پر صبر کیا (اور اپنے کام میں لگے رہے) یہاں تک کہ (بالآخر) ہماری مدد آپہنچی۔ اور (یاد رکھو!) یہ اللہ کا ٹھہرایا ہوا قانون ہے) کوئی نہیں جو اس کی (ٹھہرائی ہوئی) باتوں کو بدل دینے والا ہو اور رسولوں کی خبروں میں سے بہت سی چیزیں تو تم تک پہنچ ہی چکی ہیں۔

۳۸۔ اور (دیکھو!) زمین میں چلنے والا کوئی حیوان اور ہوا میں پروں سے اڑنے والا کوئی پرند ایسا نہیں جو تمہاری ہی طرح امتیں نہ رکھتا ہو (یعنی تمہاری طرح ان میں سے ہر گروہ اپنی اپنی معیشت اور اپنا اپنا سروسامان کار نہ رکھتا ہو) ہم نے نوشتے میں کوئی بات بھی فروگذاشت نہیں کی (یعنی کائنات کی ہر مخلوق کے لیے جو کچھ ہونا چاہیے تھا وہ سب کچھ اس کے لیے لکھ دیا' کسی مخلوق کے لیے بھی فروگذاشت نہیں ہوئی)۔ پھر سب (بالآخر) اپنے پروردگار کے حضور جمع کیے جائیں گے (کہ آخری مرجع وہی ہے)۔

۴۸۔ اور (ہمارا قانون تو یہ ہے کہ) ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر اسی لیے کہ (ایمان و عمل کی برکتوں کی) خوشخبری سنائیں اور (انکار اور بدعملی کے نتائج سے) متنبہ کریں۔ پھر جو کوئی یقین لایا اور اپنے کو سنوار لیا تو اس کے لیے نہ تو کسی طرح کا اندیشہ ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا نہ کسی طرح کی غمگینی۔

۵۱۔ (اے پیغمبر!) تم (ان منکروں کو جو ماننے والے نہیں چھوڑ دو اور) ان لوگوں کو وحی الٰہی سنا کر (انکار حق کے نتائج سے) متنبہ کرو جو (آخرت کی زندگی پر یقین رکھتے ہیں اور) اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے حضور لے جائے جائیں اور اس دن اس کے سوا نہ تو کوئی مددگار ہوگا' نہ سفارشی' عجب نہیں کہ متقی ہو جائیں۔

۵۲۔ اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو جو (دعوت حق پر ایمان رکھتے ہیں اور) صبح و شام اللہ کے حضور مناجات کرتے اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں' اپنے پاس سے نہ نکالو۔ ان کے کاموں کی جواب دہی تمہارے ذمہ نہیں' نہ تمہاری جواب دہی ان کے ذمے ہے کہ (اس ڈر سے) انہیں نکال دو' اگر ایسا کرو گے تو زیادتی کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

۷۰۔ اور (اے پیغمبر!) جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا لیا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے تو ایسے لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور کلام الٰہی کے ذریعے نصیحت کرتے رہو' کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان اپنی بد عملی کی وجہ سے ہلاکت میں چھوڑ دیا جائے (کیونکہ اگر چھوڑ دیا گیا تو) اللہ کے سوا کوئی نہیں جو اس کا مددگار ہو گا یا اس کی شفاعت کر کے اسے بچا لے گا۔ (بد عملیوں کے جس قدر بدلے بھی ہو سکتے ہیں اگر وہ سب دے دے تو اس سے نہ لیا جائے) کہ بد عملی کے نتیجہ سے کوئی فدیہ نہیں بچا سکتا)۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی بد عملیوں کی وجہ سے ہلاکت میں چھوڑ دیئے گئے ان کے لیے کھولتا ہوا پانی پینے کے لیے ہو گا اور انکار حق کی جزا میں دردناک عذاب۔

۷۲۔ نیز ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ نماز قائم کرو اور (ہر حال میں) اللہ (کی نافرمانیوں کے نتائج) سے ڈرتے رہو اور اسی کی طرف (بالآخر) تم سب اکٹھے لے جائے جاؤ گے۔

۷۳۔ اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو علم و حقیقت کے ساتھ پیدا کیا (یعنی مصلحت اور حکمت کے ساتھ بنایا) اور (اس کی قدرت کا یہ حال ہے کہ) جس نے کہا "ہو جا" تو (جیسا کچھ اس نے چاہا) ویسا ہی ہو گیا۔ اس کا قول، حق ہے (یعنی وہ جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکم دیتا ہے علم و حقیقت کے ساتھ دیتا ہے)۔ اور جس دن صور پھونکا جائے گا (اور قیامت کے برپا ہونے کا اعلان ہو گا) تو اس دن اسی کے لیے بادشاہی ہو گی۔ وہ غیب اور شہادت رکھنے والا اور آگاہ ہے۔

۹۵۔ (دیکھو!) یہ اللہ ہی کی کارفرمائی ہے کہ وہ (بیج کے) دانے اور گٹھلی کو (جو زمین میں ڈال دی جاتی ہے یا خود بخود گر جاتی ہے۔) شق کر دیتا ہے (اور ایک خشک دانے سے زندہ اور پھلنے پھولنے والا درخت پیدا ہو جاتا ہے)۔ وہ زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور وہی ہے جو مُردہ کو زندہ سے نکالنے والا ہے۔ وہی (پروردگار حکیم) اللہ ہے' پھر (افسوس تمہاری سمجھ پر!) تم کدھر کو بھٹکے چلے جا رہے ہو۔

۹۹۔ اور (پھر دیکھو!) وہی ہے جس نے تمہیں اکیلی جان سے نشوونما دی' پھر تمہارے لیے قرار کی جگہ ہے (یعنی شکم مادر) اور سپردگی کا مقام ہے (یعنی مرنے کی جگہ)

(اور دیکھو!) وہی ہے جو آسمان سے (بلندی سے) پانی برساتا ہے' پھر اس سے ہر طرح کی روئیدگی پیدا کرتا ہے' پھر روئیدگی سے ہری ٹہنیاں نکل آتی ہیں اور ٹہنیوں سے دانے نمودار ہو جاتے ہیں' ایک دانے سے دوسرا دانہ ملا ہوا اور (اس طرح) کھجور کے درخت سے (بھی پھل پیدا ہو جاتے ہیں) جس کی شاخوں میں گچھے جھکے پڑتے ہیں اور (اسی طرح) انگور' زیتون اور انار کے باغ پیدا کیے' صورت شکل میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور ایک اور ایک دوسرے سے الگ الگ۔ ان کے پھلوں کو دیکھو۔ جب درخت پھل لاتا ہے (کہ کیسے عجیب و غریب طریقے سے ٹہنیوں اور جڑوں میں سے نکلتے ہیں اور پھر ایک مقررہ انتظام کے ساتھ درجہ بہ درجہ بڑھتے اور پختگی سے قریب ہوتے چلے جاتے ہیں؟) اور پھر ان کے پکنے کو دیکھو (کہ پکنے کے بعد اپنے جرم' اپنی رنگت' اپنی خوشبو اور اپنے مزے میں کیسی عجیب نوعیت پیدا کر لیتے ہیں؟) بلاشبہ جو لوگ یقین رکھتے ہیں۔ ان کے لیے اس بات میں (ربوبیت الٰہی کی) بڑی ہی نشانیاں ہیں۔

۱۰۱۔ وہ آسمانوں کا اور زمین کا موجد ہے (یعنی بغیر کسی سابق مثال کے محض اپنے علم اور قدرت سے بنانے والا ہے) یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو جیسا کہ کوئی اس کی بیوی نہیں؟ اس نے تمام چیزیں پیدا کیں اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

۱۰۲۔ یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے' کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی' تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا۔ سو دیکھو! اسی کی بندگی کرو ہر چیز اسی کے حوالے ہے۔

۱۰۳۔ اسے نگاہیں نہیں پاسکتیں' لیکن وہ تمام نگاہوں کو پا رہا ہے۔ وہ بڑا ہی باریک بین اور آگاہ ہے۔

۱۰۷۔ اور اگر اللہ چاہتا تو (اس کی قدرت رکھتا تھا کہ انسان کو اس طرح کا بنا دیتا کہ سب ایک راہ چلنے والے ہوتے اور) یہ لوگ شرک نہ کرتے (لیکن تم دیکھ رہے ہو کہ اس کی مشیت کا یہی فیصلہ ہوا کہ ہر انسان اپنی اپنی سمجھ اور اپنی اپنی راہ رکھے۔ پس تم جو کچھ کر سکتے ہو یہی ہے کہ سچائی کی راہ دکھا دو' انہیں جبراً اپنی راہ پر چلا نہیں سکتے)۔ ہم نے تمہیں نہ تو ان پر پاسبان بنایا ہے (کہ ان کی رائے اور عمل کی نگہبانی کرو) نہ تمہارے حوالے ان کی ذمہ داری ہے (کہ ان کے نہ ماننے کے لیے اپنے کو ذمہ دار سمجھو۔

۱۰۸۔ اور (مسلمانو!) جو لوگ اللہ کے سوا دوسری ہستیوں کو پکارتے ہیں تم ان کے معبودوں کو گالیاں نہ دو کہ پھر وہ بھی حد سے متجاوز ہو کر بے سمجھے بوجھے اللہ کو برا بھلا کہنے لگیں۔ ہم نے اسی طرح ہر قوم کے لیے اس کے کاموں کو خوش نما بنا دیا۔ (کہ ہر قوم اپنی راہ رکھتی ہے۔ اور اپنی ہی راہ اسے اچھی دکھائی دیتی ہے) پھر بالآخر سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے۔ اس وقت وہ ان سب پر ان کاموں کی حقیقت کھول دے گا جو وہ (دنیا میں) کرتے رہے ہیں۔

۱۶۵۔ اور وہی ہے جس نے تمہیں (ایک دوسرے کا) زمین میں جانشیں بنایا اور تم میں سے بعض کو بعض (پر اعمال کے لحاظ سے) مرتبے دیے تاکہ جو کچھ (اختیار) تمہیں دیا گیا ہے۔ اس میں تمہیں آزمائے (اور طلب اور کوشش کا موقع دے۔ اے پیغمبر!) بلاشبہ تمہارا پروردگار (بدعملیوں کی) جلد سزا دینے والا ہے اور بلاشبہ وہ بخشنے والا' رحمت والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷...سورۃ الاعراف (بلندی)

(تعداد آیات ۲۰۶)

ہر زمانے میں اللہ نے اپنے پیغام و احکامات کے ساتھ رسول مبعوث کیے ہیں اس سورۃ میں ان الہامات کے حوالے ملتے ہیں۔ جو مختلف پیغمبروں پر نازل کیے گئے تھے اور جو زندگی کے سچے معنی و مفہوم بتاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ایمان لانے والے کو تاکید فرمائی ہے کہ نوع انسانی کی مادی اور روحانی فلاح کے لیے کام کریں۔ سیدنا آدم علیہ السلام کا قصہ بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا خلیفہ بنا کر زمین پر بھیجا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ شیطان کے سوا! ہر فرشتے نے اس حکم کی پابجائی کی اور سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ کیونکہ شیطان خود کو سیدنا آدم علیہ السلام سے افضل و برتر سمجھتا تھا۔ اس لیے اس نے تکبر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ اس کو جنت سے دھتکار دیا گیا اور تب ہی سے وہ لوگوں کو بہکا کر دھوکا دیتا رہا ہے اور آج تک ان کی اولاد کو بہکا رہا ہے۔ شرارت' حسد' غرور و تکبر اور نفاق اس کے ہتھیار ہیں۔ شیطان ان ہتھیاروں کا استعمال کر کے لوگوں کو مرتد و منکر بناتا ہے اور ان میں گناہوں کو پھیلاتا ہے۔

حشر کے دن جنت اور جہنم کے حقدار ایک دوسرے کے مقابل ہوں گے۔ اہل جنت اللہ کی بے شمار نعمتوں سے سرفراز ہوں گے۔ باغ بہشت میں انواع و اقسام کے پھل پھول اور سایہ دار درخت ہوں گے اور انواع و اقسام کے مشروبات کی نہریں جاری ہوں گی اور اہل دوزخ دائمی آگ کے شعلوں میں جلتے رہیں گے۔ جس کے بارے میں انہیں پہلے ہی انتباہ دے دیا گیا تھا۔ انہوں نے اللہ کی عظمت کو ماننے سے انکار کیا اور اس کے احکامات سے روگردانی کی اور کبھی یہ سمجھ نہ سکے کہ وہ قادر مطلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چھے دن میں اس کائنات کو پیدا کیا۔ چاند' سورج اور ستاروں کی گردش' دن کو رات میں اور رات کو دن میں بدل دینا اسی کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ اس کی نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بجائے منکروں نے کفر کا راستہ اپنایا۔ یقیناً وہ لوگ راہ سے بھٹک گئے تھے۔

وہ آفتوں کو خود دعوت دیتے ہیں اور ان پر آفتیں ضرور نازل ہوں گی۔

سیدنا نوح علیہ السلام نے جب قوم کو آنے والے خطرے سے آگاہ کیا تو وہ نہیں مانے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالآخر اللہ کے قہر کا شکار ہو گئے۔ جبکہ ہود علیہ السلام نے ان کی نصیحت مان لی اور اسی لیے وہ اور ان کی قوم سیلاب کی تباہ کاری سے بچالی گئی۔ اسی طرح سیدنا صالح علیہ السلام کی قوم نے ان کی باتوں پر یقین نہیں کیا اور ایک زلزلے میں تباہ کر دیئے گئے۔ سیدنا لوط علیہ السلام نے انہیں مرد پرستی سے منع کیا اور عورتوں کی طرف رغبت دلائی لیکن وہ نہیں مانے اور ایک خوفناک انجام سے دو چار ہوئے۔ اللہ نے ان پر پتھروں کی بارش کر دی اور وہ فنا ہو گئے۔ سیدنا شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو نصیحت کی کہ وہ ناپ تول میں بے ایمانی نہ کریں اور تجارت میں دھوکہ دہی سے کام نہ لیں اور ذخیرہ اندوزی کر کے لوگوں کو ان کے حق سے محروم نہ کریں اور زمین پر فساد برپا نہ کریں۔ لیکن لوگوں نے سیدنا شعیب کی نصیحت نہیں مانی اور ایک زلزلے نے انہیں بھی پیس کر رکھ دیا۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے بھی جب فرعون اور اس کے سرداروں کے سامنے اللہ کے احکامات سنائے تو انہیں بھی ایسی ہی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو جادو گر کہا اور مصر کے بڑے بڑے جادو گروں سے مقابلے کی دعوت دی۔ لیکن جیسا کہ قرآن حکیم میں نشاندہی کی گئی ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے عصا نے ایک اژدہے کی شکل اختیار کر لی اور جادو کے جو جھوٹے کھیل تھے ان سب کو نگل گیا۔ لیکن پھر بھی فرعون اور اس کے سردار قائل نہیں ہوئے تب ان کو ہوش میں لانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو سزا دی۔

ٹڈی دل نے سب کھیت اجاڑ دیئے' جوئیں اتنی ہو گئیں کہ ہر ایک کے جسم اور کپڑوں میں جوئیں ہی جوئیں پائی جاتیں۔ مینڈکوں کی آبادی اتنی بڑھ گئی کہ ہر طرف برتن میں مینڈک ہی نظر آئے۔ ان لوگوں نے وعدہ کیا کہ اگر ان کو ان مصیبتوں سے چھٹکارہ مل جائے تو وہ اللہ پر ایمان لے آئیں گے۔ لیکن جب بھی انہیں معاف کر دیا گیا اور مصیبتوں سے نجات دے دی گئی۔ وہ لوگ اپنے وعدے سے پھر گئے۔ اس کے بعد کیا ہوا اس کی وضاحت قرآن حکیم میں ملتی ہے۔

"پھر تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور ان کو دریا میں غرق کر دیا۔" (۷ : ۱۳۶)

"اور بنو اسرائیل کو (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) حفاظت سے دریا کے دوسرے کنارے پر لے گئے۔ حالانکہ اُن لوگوں نے بڑی بڑی غلطیاں کی تھیں جن کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے اُن کو اور اپنے بھائی (حضرت) ہارون (علیہ السلام) کو بھی ملامت کی تھی۔ پھر بھی وہ اللہ کے قہر سے بچ گئے اور اللہ تعالیٰ نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) سے کہا "ہماری رحمت تمام چیزوں پر محیط ہے" اللہ ان تمام لوگوں پر مہربان ہوتا ہے "جو سیدھے اور نیک عمل کرتے ہیں اور خیرات کرتے ہیں اور ہماری نشانیوں پر یقین کرتے ہیں۔" (الاعراف : ۱۵۶)

اس طرح مختلف انبیاء کی جدوجہد کی مثال دے کر اللہ تعالیٰ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ سے کہتا ہے کہ منکروں سے کہہ دیجئے!

سورہ : طہٰ

۱۔ اور (دیکھو!) ہم نے تمہیں (یعنی نوع انسان کو) زمین میں (قدرت واختیار کے ساتھ) بسا دیا اور زندگی کے سروسامان مہیا کر دیئے، مگر بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ شکر گزار ہو۔

۲۶۔ اے اولاد آدم! ہم نے تمہارے لیے ایسا لباس مہیا کر دیا جو جسم کی ستر پوشی کرتا ہے اور ایسی چیزیں بھی جو زیب وزینت کا ذریعہ ہیں۔ نیز تمہیں پرہیزگاری کی راہ دکھا دی کہ تمام لباسوں سے بہتر لباس ہے۔ یہ اللہ (کے فضل ورحمت) کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے کہ لوگ نصیحت پکڑیں۔

۲۷۔ (اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا :) اے اولاد آدم! دیکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں اسی طرح بہکا دے جس طرح تمہارے ماں باپ کو بہکا کر جنت سے نکلوا دیا تھا اور ان کے لباس اُتروا دیئے تھے کہ ان کے ستر انہیں دکھا دیئے۔ وہ اور اس کا گروہ تمہیں اس طرح دیکھتا ہے کہ تم اُسے نہیں دیکھتے۔ یاد رکھو! ہم نے یہ بات ٹھہرا دی ہے کہ جو لوگ ایمان نہیں رکھتے اُن کے رفیق ومددگار شیطان ہوتے ہیں۔

۳۳۔ (اے پیغمبر!) اُن لوگوں سے کہو "میرے پروردگار نے جو کچھ حرام ٹھہرایا ہے وہ تو یہ ہے کہ بے حیائی کی باتیں جو کھلے طور پر کی جائیں اور جو چھپا کر کی جائیں۔ گناہ کی باتیں، ناحق کی زیادتی یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، جس کی اس نے کوئی سند نہیں اُتاری اور یہ کہ اللہ کے نام سے ایسی بات کہو جس کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہارے پاس کوئی علم نہیں۔"

۳۴۔ اور (دیکھو!) ہدایت کے لیے ایک ٹھہرایا ہوا وقت ہے' سو جب کسی اُمت کا ٹھہرایا ہوا وقت آگیا تو پھر نہ تو ایک گھڑی پیچھے رہ سکتا ہے نہ ایک گھڑی آگے (جو کچھ اس کے ساتھ ہونا ہے ہو گزرتا ہے)۔

۵۴۔ تمہارا پروردگار تو وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمینوں کو چھ (ایام" میں یعنی چھ دوروں میں جو یکے بعد دیگرے واقع ہوئے) پیدا کیا اور پھر (اپنی حکومت وجلال کے) تخت پر متمکن ہو گیا (اس نے رات اور دن کی تبدیلی کا ایسا نظام ٹھہرا دیا ہے کہ) رات کی اندھیری' دن کی روشنی کو ڈھانک لیتی ہے اور (ایسا معلوم ہوتا ہے گویا) دن کے پیچھے لپکی چلی آرہی ہے اور (دیکھو!) سورج' چاند' ستارے سب اس کے حکم کے آگے جھکے ہوئے ہیں۔ یاد رکھو! اس کے لیے پیدا کرنا ہے اور اسی کے لیے حکم دینا (اس کے سوا کوئی نہیں جسے کارخانہ ہستی چلانے میں دخل ہو)۔ سو کیا ہی بابرکت ذات ہے اللہ کی' تمام جہانوں کا پرورش کرنے والا۔

۵۵۔ (لوگو!) اپنے پروردگار سے دعائیں مانگو' آہ وزاری کرتے ہوئے بھی اور پوشیدگی میں بھی وہ اُنہیں پسند نہیں کرتا جو حد سے گزر جانے والے ہیں۔

۵۶۔ اور (دیکھو!) ملک کی درستگی کے بعد (یعنی دعوت حق کے ظہور کے بعد جو اس کی درستگی کی دعوت ہے) اس میں خرابی نہ پھیلاؤ۔ (اپنی خطاؤں سے) ڈرتے ہوئے اور (اس کی رحمت سے) اُمیدیں رکھتے ہوئے اس کے حضور دعائیں کرو۔ یقیناً اللہ کی رحمت سے نزدیک ہے جو نیک کردار ہیں۔

۵۸۔ اور (دیکھو!) اچھی زمین اپنے پروردگار کے حکم سے اچھی پیداوار ہی نکالتی ہے' لیکن جو زمین نکمی ہوئی اس سے کچھ نہیں پیدا ہوتا۔ مگر یہ کہ نکمی ہی چیز پیدا ہو۔ اس طرح (ہم حکمت وعبرت) کی نشانیاں اُن لوگوں کے لیے دہراتے ہیں جو شکر کرنے والے ہیں یعنی اللہ کی نعمتوں کے قدر شناس ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۔۔۔سورۃ الانفال (مال غنیمت)

(تعداد آیات ۷۵)

اس سورہ میں جہاد کی فضیلت اور فتح کے معنی و مفہوم بیان کیے گئے ہیں اور مال غنیمت کی تقسیم کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ جنگ کے دوران خاص طور پر ملی اتحاد و اتفاق کو مضبوط کریں۔ جہاد صرف اللہ کی راہ میں جائز ہے' ذاتی مفاد کے لیے نہیں۔ مال غنیمت کی تقسیم کو اِسی پس منظر میں دیکھنا چاہیے۔ کسی مجاہد (سپاہی) کا اس پر فطری حق نہیں ہے لیکن مجاہدین کی ضروریات کا پورا کرنا بھی مناسب ہے۔ اس لیے مال غنیمت کی مناسب تقسیم کے لیے کچھ اصول ضروری ہیں۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہوئے' پہلے اُن کی بیواؤں اور اُن کے یتیم بچوں کا حق نکالنا فرض ہے۔

جنگی قیدیوں کے ساتھ برتاؤ کے متعلق بہت ہی فراخ دلانہ اور ہمدردانہ قوانین بنائے گئے ہیں۔ مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ انتقامی کارروائی نہ کریں بلکہ صرف جنگ میں اللہ کے لیے لڑیں۔ اُن کو یاد دلایا گیا کہ تمام دشواریوں کے باوجود جنگ بدر کی فتح اُن کے عزم و حوصلے اور اللہ پر محکم ایمان کی وجہ سے ہی ممکن ہو سکی۔ اس سورہ میں اُن مسلمانوں کا حوالہ بھی موجود ہے جنھوں نے ہجرت اختیار کی اور دین کے لیے لڑے اور وہی ''حقیقت میں ایمان والے ہیں۔'' اُن کی ہجرت کی تحسین کی گئی ہے۔

سورہ : ۸

۲۔ مومنوں کی شان تو یہ ہے کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دل دہل جاتے ہیں اور جب اس کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ ہر حال میں اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

۳۔ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے اُنھیں دے رکھا ہے اس میں سے (ایک حصہ ہماری راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں۔

۲۱۔ اور دیکھو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنھوں نے (زبان سے) کہا تھا ''ہم نے سنا''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور واقعہ یہ تھا کہ وہ سنتے نہ تھے۔

۲۴۔ مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کی پکار کا جواب دو۔ جب وہ پکارتا ہے' تاکہ تمہیں روحانی موت کی حالت سے نکال کر) زندہ کردے اور جان لو کہ (بسااوقات ایسا ہوتا ہے کہ) اللہ (اپنے ٹھہرائے ہوئے قوانین اور اسباب کے ذریعے) انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور جان لو کہ (آخر کار) اسی کے حضور جمع کئے جاؤ گے۔

۲۷۔ مسلمانو! ایسا نہ کرو کہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت کرو اور نہ یہ کہ آپس کی امانتوں میں خیانت کرو اور تم اس بات سے ناواقف نہیں ہو۔

۲۸۔ اور یاد رکھو! تمہارا مال اور تمہاری اولاد (تمہارے لیے) ایک آزمائش ہے۔ اور یہ کبھی نہ بھولو کہ اللہ ہی ہے جس کے پاس (بخشنے کے لیے) بہت بڑا اجر ہے۔

۲۹۔ مسلمانو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو (اور اس کی نافرمانیوں سے بچو) تو وہ تمہارے لیے (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والی ایک قوت پیدا کردے گا اور تم سے تمہاری برائیاں دور کردے گا اور بخش دے گا۔ اللہ تو بہت بڑا فضل کرنے والا ہے۔

۳۸۔ (اے پیغمبر!) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے تم ان سے کہہ دو کہ! اگر وہ (اب بھی) باز آجائیں تو جو کچھ گزر چکا' معاف کردیا جائے گا۔ لیکن اگر وہ پھر (ظلم و جنگ کی طرف) لوٹے تو (اس بارے میں) پچھلوں کا طور طریقہ اور ان کا نتیجہ گزر چکا ہے (اور وہی انہیں بھی پیش آکر رہے گا۔)

۳۹۔ اور (مسلمانو! اب تمہارے لیے صرف یہی چارہ رہ گیا ہے کہ) ان سے لڑتے رہو۔ یہاں تک کہ ظلم و فساد باقی نہ رہے اور دین کا سارا معاملہ اللہ ہی کے لیے ہو جائے (یعنی دین کا معاملہ اللہ و انسان کا باہمی معاملہ ہو جائے' انسان اس میں مداخلت نہ کرسکے)۔ پھر اگر ایسا ہو کہ وہ (جنگ سے) باز آجائیں اور جو وہ کرتے ہیں' اللہ کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں۔

۴۰۔ اور اگر (صلح اور درگزر کی اس آخری دعوت سے بھی) روگردانی کریں تو یاد رکھو! اللہ تمہارا رفیق و کارساز ہے اور جس کا رفیق اللہ ہو تو) کیا ہی اچھا رفیق ہے اور کیا ہی اچھا مددگار۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۳۔ (اور) یہ بات اس لیے ہوئی کہ اللہ کا مقررہ قانون ہے کہ جو نعمت وہ کسی گروہ کو عطا فرماتا ہے' اسے پھر کبھی نہیں بدلتا۔ جب تک کہ خود اسی گروہ کے مقابل اپنی حالت نہ بدل لے۔ اور اس لیے بھی کہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے۔

۹... سورۃ التوبة

(تعداد آیات ۱۲۹)

ایک طرح سے اس سورے میں پچھلے سورے کے موضوع کا بیان جاری رکھا گیا ہے۔ اس سورہ میں دشمنوں کے ساتھ صلح ناموں کا ذکر ہے۔ اگر دشمن ان صلح ناموں کی خلاف ورزی کرے تو مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے۔ جب مشرکین مکہ نے مسلمانوں کے ساتھ کیے ہوئے معاہدے کی خلاف ورزی کی تو ایسی ہی صورت حال پیش آئی تھی۔ اس کے باوجود قرآن حکیم مسلمانوں کو فوری انتقامی کاروائی کی ہدایت نہیں کرتا۔ بلکہ دشمنوں کو مزید چار ماہ کی مہلت دینے کی سفارش کرتا ہے۔ تاکہ دشمن دھوکہ دھی اور غداری سے باز آجائیں اور معاہدے کی شرائط پوری کریں۔ ساتھ ہی ہوشیار رہنے کی ہدایت کرتا ہے۔ تاکہ دشمن ان کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر کوئی کاروائی نہ کر سکے۔ لیکن اس مدت میں اگر دشمن اپنا رویہ درست نہ کرے تو انسے فیصلہ کن جنگ کرنا چاہیے اور کوئی چیز نیک کام میں مانع نہیں ہونا چاہیے۔

یہ بات بہت ہی وضاحت سے کہہ دی گئی ہے کہ اللہ سے وفاداری سب سے مقدم ہے اور "تمہارے والدین' بیٹوں' بھائیوں اور رشتہ داروں' کی محبت اور "دولت جو تم نے کمائی ہے" یا "تجارت میں نقصان کا خطرہ' یا جن مکانوں میں تم خوش حال زندگی گزار رہے ہو" یا "زمین جس کو تم لپٹے ہوئے ہو" ان سے کوئی بھی چیز مسلمانوں کو اتنی عزیز نہیں ہو سکتی جتنی کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ اللہ تعالیٰ پر اپنا ایمان مستحکم رکھنے کے لیے مسلمانوں کو ہمیشہ جدوجہد کرتے رہنا چاہیے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ "اللہ غداری کرنے والوں کی رہنمائی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ رسول اللہ کو آگاہ کرتا ہے کہ جو منافق ہیں وہ اللہ پر اور حشر کے دن پر ایمان نہیں رکھتے لہٰذا وہ زیادہ مستعد نہ رہیں تو بہتر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اگر یہ لوگ تمہارے ساتھ آبھی جاتے تو اے محمد (ﷺ) تمہاری طاقت میں اضافہ نہ کرتے بلکہ تمہارا نقصان ہی زیادہ کرتے اور بیچ بیچ میں پھوٹ ڈالنے کو فتنے کھڑے کرتے رہتے۔" (۹ : ۴۷)

اس سورہ میں "جزیہ" کا بیان بھی ہے۔ اسلام کو بدنام کرنے کے لیے "جزیہ" بھی ایک بہانہ بنایا گیا ہے۔ حالانکہ حقیقت میں جزیہ فوجی خدمات سے بری الذمہ ہونے کا معاوضہ تھا۔ کیونکہ غیر مسلموں سے یہ امید نہیں کی جا سکتی تھی کہ وہ اسلام کی خاطر اپنی جان خطرے میں ڈال کر جنگ کریں گے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔

"ان سے بھی جنگ کرو جو اللہ پر اور روز حشر پر ایمان نہیں رکھتے اور اللہ نے اور اس کے رسول نے جس چیز کو حرام کیا اسے حرام نہیں جانتے اور سچے دین کو قبول نہیں کرتے۔ ان سے بھی جنگ کرو یہاں تک کہ اپنی جان و مال کی حفاظت کے لیے تم کو اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں اور اپنی بڑائی چھوڑ دیں۔" (۹ : ۲۹)

سورہ : ۹

۲۰۔ جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی اور اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو یقیناً اللہ کے نزدیک ان کا بہت بڑا درجہ ہے اور وہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

۲۳۔ مسلمانو! اگر تمہارے باپ اور تمہارے بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو عزیز رکھیں تو انہیں اپنا رفیق اور کارساز نہ بناؤ اور جو کوئی بنائے گا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو (اپنے اوپر) ظلم کرنے والے ہیں۔

۳۸۔ مسلمانو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے "اللہ کی راہ میں قدم اٹھاؤ" تو تمہارے پاؤں بوجھل ہو کر زمین پکڑ لیتے ہیں۔ کیا آخرت چھوڑ کر صرف دنیا کی زندگی ہی پر ریجھ گئے ہو؟ (اگر ایسا ہے) تو (یاد رکھو!) دنیا کی زندگی کی متاع تو آخرت کے مقابلے میں اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ تھوڑا سا فائدہ اٹھا لینا۔

۴۱۔ (مسلمانو! سازو سامان کے بوجھ سے) ہلکے ہو یا بوجھل جس حال میں ہو نکل کھڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو (کہ دفاع کے لیے تمہیں بلایا جارہا ہے) اور اپنے مال سے اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ اگر تم (اپنا نفع نقصان) جانتے ہو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔

۵۱۔ کہہ دو! ہمیں کچھ پیش نہیں آسکتا مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لیے (اپنی کتاب میں) لکھ دیا ہے۔ وہی ہمارا کارساز ہے اور مومنوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر) ہر طرح کا بھروسہ رکھیں (اس کے سوا بھروسے کا سہارا کوئی نہیں)۔

۶۷۔ منافق مرد اور منافق عورتیں' سب ایک دوسرے کے ہم جنس' برائی کا حکم دیتے ہیں' اچھی باتوں سے روکتے ہیں اور (حق میں خرچ کرنے سے) اپنی مٹھیاں بند رکھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کو بھلا دیا' نتیجہ یہ نکلا کہ یہ بھی اللہ کے حضور بھلا دیئے گئے (یعنی جو اس کی طرف سے غافل ہو جاتا ہے اس کے قوانین فضل سعادت بھی اسے بھلا کر چھوڑ دیتے ہیں) بلاشبہ یہ منافق ہی ہیں جو (دائرہ حق سے) باہر ہو گئے ہیں۔

۷۱۔ اور جو مرد اور عورتیں مومن ہیں تو سب ایک دوسرے کے کارساز و رفیق ہیں۔ نیکی کا حکم دیتے ہیں' برائی سے روکتے ہیں' نماز قائم رکھتے ہیں' زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور ہر (حال میں) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ سو یہی لوگ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحمت فرمائے گا۔ یقیناً اللہ سب پر غالب اور (اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے۔

۷۲۔ مومن مَردوں اور مومن عورتوں کے لیے اللہ کی طرف سے (نعیم ابدی کے) باغوں کا وعدہ ہے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی (اور اس لیے کبھی خشک ہونے والے نہیں)' وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ نیز ان کے لیے ہیشگی کے باغوں میں پاک مسکن ہوں گے اور ان سب سے بڑھ کر (نعمت یہ کہ) اللہ کی خوشنودیوں کا ان پر نزول ہو گا' یہی بڑی کامیابی ہے۔

۹۷۔ اعرابی کفر اور نفاق میں سب سے زیادہ سخت ہیں اور اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ ان کی نسبت سمجھا جائے دین کے ان حکموں کی انہیں خبر نہیں جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کئے ہیں (کیونکہ آبادیوں میں نہ رہنے کی وجہ سے تعلیم و تربیت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں موقع حاصل نہیں) اور اللہ (سب کا حال) جاننے والا' اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے۔

۱۰۴۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور جو کچھ بطور خیرات کے نکالیں اسے منظور کرلیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی زیادہ سے زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور بڑی ہی رحمت والا ہے۔

۱۰۵۔ اور (اے پیغمبر!) تم کہو! عمل کئے جاؤ' اب اللہ دیکھے گا کہ تمہارے عمل کیسے ہوتے ہیں اور اللہ کا رسول بھی دیکھے گا اور مسلمان بھی دیکھیں گے اور (پھر) تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے جس کے علم سے نہ تو کوئی ظاہر بات پوشیدہ ہے نہ کوئی چھپی بات۔ پس وہ تمہیں بتلائے گا کہ جو کچھ کرتے رہے ہو اس کی حقیقت کیا تھی۔

۱۰۹۔ کیا وہ شخص بہتر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے خوف اور اس کی خوشنودی پر رکھی (جو کبھی ہلنے والی نہیں) یا وہ جس نے ایک کھائی کے گرتے ہوئے کنارے پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھی اور وہ معہ اپنے مکین کے آتش دوزخ (کے گڑھے) میں جا گری؟ حقیقت یہ ہے کہ اللہ انہیں (کامیابی و سعادت کی) راہ نہیں دکھاتا جو ظلم کا شیوہ اختیار کرتے ہیں۔

۱۱۲۔ (ان لوگوں کے اوصاف اور اعمال کا یہ حال ہے کہ:) (اپنی لغزشوں اور خطاؤں سے) توبہ کرنے والے' عبادت میں سرگرم رہنے والے' اللہ کی حمد و ثنا کرنے والے' سیرو سیاحت کرنے والے' رکوع و سجود میں جھکنے والے' نیکی کا حکم دینے والے' برائی سے روکنے والے اور اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حد بندیوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (اے پیغمبر! یہی سچے مومن ہیں) اور مومنوں کو (کامیابی و سعادت کی) خوشخبری دے دو۔

۱۰---سورۃ یونس (آغاز کلام)

(تعداد آیات ۱۰۹)

اس سورہ میں حضرت محمد ﷺ کے مخالفوں سے خطاب کیا گیا ہے۔ جو آپ ﷺ پر تہمتیں لگاتے تھے اور پوچھتے تھے کہ آخر اللہ نے ان میں سے آپ ہی کو خبردار کرنے والا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنا کر بھیجا اور آپ معجزے کیوں نہیں دکھاتے؟ اللہ تعالیٰ تصدیق فرماتا ہے کہ یقیناً آپ ﷺ ہی اس کے رسول ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کو لوگ صادق اور امین کی حیثیت سے جانتے تھے۔ مکہ کے لوگ آپ ﷺ کے کردار سے بخوبی واقف تھے۔ آپ ﷺ کی زندگی کے تمام حالات سے واقف تھے۔ آپ ﷺ نے نہ کسی کو دھوکا دیا اور نہ ہی امانت میں خیانت کی۔

اہل مکہ اپنے بتوں کی پرستش سے دست بردار ہونے کے لیے راضی نہیں تھے۔ اس لیے وہ ہمیشہ محمد ﷺ سے آپ کی رسالت کے ثبوت میں اللہ کی نشانیوں کا تقاضہ کرتے۔ مثلاً وہ آپ ﷺ سے مستقبل کی پیشین گوئی کا مطالبہ کرتے۔ رسول اللہ ﷺ کا جواب ہمیشہ ایک ہی ہوتا "غیب کا حال صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ حالانکہ ہر طرف اللہ کی نشانیاں موجود ہیں۔ سورج ہے جو اللہ کی قدرت کا "درخشاں افتخار ہے۔" چاند ہے جو حسین و جمیل چاندنی پھیلاتا ہے۔ بارش ہے جو انسانی زندگی کی بقا کے لیے درختوں کو سیراب کرتی ہے۔ رات والی ہر چیز' مخلوق کی پیدائش اور موت اور روز حشر مُردوں کا دوبارہ اٹھایا جانا' یہ تمام نشانیاں اللہ کی قدرت کا بین ثبوت ہیں۔ کون ہے جو تم کو رزق مہیا کرتا ہے اور کون ساری کائنات کا انتظام سنبھالے ہوئے ہے۔ وہ لوگ جو شرک کی باتیں کرتے ہیں وہ گناہ عظیم کے مرتکب ہیں اور حقیقت سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ ایسے، لوگ صرف اپنے قیاس سے کام لیتے ہیں۔ سچ یہ ہے کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

قرآن حکیم کے برحق ہونے کے متعلق اللہ تعالیٰ خود اعلان فرماتا ہے یہ "نازل کی ہوئی کتاب" ہے اور سوائے اللہ کے کوئی ایسی کتاب پیش نہیں کر سکتا۔" اور حقیقت میں یہ کتاب پہلے نازل کی ہوئی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان کا مفہوم واضح کرتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے مخالفوں کو للکارا گیا کہ وہ کم از کم ایک آیت ہی ایسی لکھ کر بتا دیں۔ اگر وہ دوسروں کی مدد بھی حاصل کریں تب بھی ایسا کلام تخلیق نہیں کر سکتے۔ رسول اللہ ﷺ سے فرمایا گیا کہ آپ ﷺ منکروں کے تمسخر اور تہمتوں کو نظرانداز کر دیں اور ان سے کہہ دیں کہ:

"مجھ کو تو اپنا کام کیے جانا ہے۔ تم بھی اپنا کام کرو۔ میں جو بھی عمل کرتا ہوں اس کی تم پر تو کوئی ذمہ داری نہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کی جواب دہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھ پر نہیں ہے۔" (۴۱ : ۱۰)

مخالفوں کو اس دنیا میں چند روز آرام ہے لیکن بالآخر سب کو اللہ ہی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔

"تب ہم اُن کو اُن کے کفر کے سبب سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔"
(۷۱ : ۱۰)

سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور سیدنا نوح علیہ السلام کے قصوں کے ذریعے منکروں کی بربادی اور انجام بد کی خبر دی گئی ہے۔ خیر کی شر پر فتح کو ایک بار پھر برحق اور یقینی قرار دیا گیا ہے۔

سورہ : ۱۰

۱۵۔ جب انہیں ہماری صاف صاف باتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے، کہتے ہیں کہ "اس کے بجائے کوئی اور قرآن لاؤ یا اس میں کچھ ترمیم کرو۔" اے نبی، ان سے کہو "میرا یہ کام نہیں ہے کہ اپنی طرف سے اس میں کوئی تغیر و تبدل کر لوں۔ میں تو بس اس وحی کا پیرو ہوں جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب کا ڈر ہے۔

۱۶۔ اور کہو اگر اللہ کی مشیت یہی ہوتی تو میں یہ قرآن تمہیں کبھی نہ سناتا اور اللہ تمہیں اس کی خبر تک نہ دیتا۔ آخر اس سے پہلے میں ایک عمر تمہارے درمیان گزار چکا ہوں، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

۱۹۔ ابتداً سارے انسان ایک ہی امت تھے، بعد میں انہوں نے مختلف عقیدے اور مسلک بنا لیے، اور اگر تیرے رب کی طرف سے پہلے ہی ایک بات طے نہ کر لی گئی ہوتی تو جس چیز میں وہ باہم اختلاف کر رہے ہیں اس کا فیصلہ کر دیا جاتا۔

۲۱۔ لوگوں کا حال یہ ہے کہ مصیبت کے بعد جب ہم ان کو رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو فوراً ہی وہ ہماری نشانیوں کے معاملہ میں چال بازیاں شروع کر دیتے ہیں۔ ان سے کہو "اللہ اپنی چال میں تم سے زیادہ تیز ہے، اس کے فرشتے تمہاری سب مکاریوں کو قلم بند کر رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۲۔ وہ اللہ ہی ہے جو تم کو خشکی اور تری میں چلاتا ہے۔ چنانچہ جب تم کشتیوں میں سوار ہو کر باد موافق پر فرحاں و شاداں سفر کر رہے ہوتے ہو اور پھر یکایک باد مخالف کا زور ہوتا ہے اور ہر طرف سے موجوں کے تھپیڑے لگتے ہیں اور مسافر سمجھ لیتے ہیں کہ طوفان میں گھر گئے ہیں' اس وقت سب اپنے دین کو اللہ ہی کے لیے خاص کر کے اس سے دعائیں مانگتے ہیں کہ "اگر تو نے ہم کو اس بلا سے نجات دے دی تو ہم شکر گزار بندے بنیں گے۔"

۲۳۔ مگر "جب وہ ان کو بچا لیتا ہے تو پھر وہی لوگ حق سے منحرف ہو کر زمین میں بغاوت کرنے لگتے ہیں۔ لوگو' تمھاری یہ بغاوت تمھارے ہی خلاف پڑ رہی ہے۔ دنیا کی زندگی کے چند روزہ مزے ہیں (لوٹ لو)' پھر ہماری طرف تمھیں پلٹ کر آنا ہے' اس وقت ہم تمھیں بتا دیں گے کہ تم کیا کچھ کرتے رہے ہو۔"

۲۴۔ دنیا کی یہ زندگی (جس کے نشے میں مست ہو کر تم ہماری نشانیوں سے غفلت برت رہے ہو) اس کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان سے ہم نے پانی برسایا تو زمین کی پیداوار' جسے آدمی اور جانور سب کھاتے ہیں' خوب گھنی ہو گئی' پھر عین اس وقت جب کہ زمین اپنی بہار پر تھی اور کھیتیاں بنی سنوری کھڑی تھیں اور ان کے مالک سمجھ رہے تھے کہ اب ہم ان سے فائدہ اٹھانے پر قادر ہیں' یکایک رات کو یا دن کو ہمارا حکم آ گیا اور ہم نے اسے ایسا غارت کر کے رکھ دیا کہ گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ اس طرح ہم نشانیاں کھول کھول کر پیش کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے لیے جو سوچنے سمجھنے والے ہیں۔

۲۵۔ (تم اس ناپائیدار زندگی کے فریب میں مبتلا ہو رہے ہو) اور اللہ تمھیں دارلسلام کی طرف دعوت دے رہا ہے۔ (ہدایت اس کے اختیار میں ہے) جس کو وہ چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔

۲۶۔ جن لوگوں نے بھلائی کا طریقہ اختیار کیا ان کے لیے بھلائی ہے اور مزید فضل۔ ان کے چہروں پر روسیاہی اور ذلت نہ چھائے گی۔ وہ جنت کے مستحق ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

۲۷۔ اور جن لوگوں نے برائیاں کمائیں ان کی برائی جیسی ہے ویسا ہی وہ بدلہ پائیں گے'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذلت ان پر مسلط ہو گئی' کوئی اللہ سے ان کو بچانے والا نہ ہو گا۔ ان کے چہروں پر ایسی تاریکی چھائی ہوئی ہو گی جیسے رات کے سیاہ پردے ان پر پڑے ہوئے ہوں' وہ دوزخ کے مستحق ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

۳۰۔ اُس وقت ہر شخص اپنے کیے کا مزا چکھ لے گا' سب اپنے حقیقی مالک کی طرف پھیر دیئے جائیں گے اور وہ سارے جھوٹ جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے گم ہو جائیں گے۔

۳۱۔ ان سے پوچھو' کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ سماعت اور بینائی کی قوتیں کس کے اختیار میں ہیں؟ کون بے جان میں سے جاندار کو اور جاندار میں سے بے جان کو نکالتا ہے؟ کون اس نظم عالم کی تدبیر کر رہا ہے؟ وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ۔ کہو' (حقیقت کے خلاف چلنے سے) پرہیز نہیں کرتے؟

۳۲۔ تب تو یہی اللہ تمہارا حقیقی رب ہے پھر حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا باقی رہ گیا؟ آخر یہ تم کدھر پھرائے جا رہے ہو؟

۳۳۔ (اے نبی ﷺ دیکھو) اس طرح نافرمانی اختیار کرنے والوں پر تمہارے رب کی بات صادق آگئی کہ وہ کبھی ایمان نہ لائیں گے۔

۳۷۔ اور یہ قرآن وہ چیز نہیں ہے جو اللہ کی وحی و تعلیم کے بغیر تصنیف کر لیا جائے۔ بلکہ یہ تو جو کچھ پہلے آچکا تھا اس کی تصدیق اور الکتاب کی تفصیل ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ فرماں روائے کائنات کی طرف سے ہے۔

۳۸۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر ﷺ نے اسے خود تصنیف کر لیا ہے؟ کہو' "اگر تم اپنے اس الزام میں سچے ہو تو ایک سورۃ اس جیسی تصنیف کر لاؤ اور ایک اللہ کو چھوڑ کر جس جس کو بلا سکتے ہو مدد کے لیے بلا لو۔"

۴۱۔ اگر یہ تجھے جھٹلاتے ہیں تو کہہ دے کہ "میرا عمل میرے لیے ہے اور تمہارا عمل تمہارے لیے' جو کچھ میں کرتا ہوں اس کی ذمہ داری سے تم بری ہو اور جو کچھ تم کر رہے ہو اس کی ذمہ داری سے میں بری ہوں۔

۴۲۔ ان میں بہت سے لوگ ہیں جو تیری باتیں سنتے ہیں' مگر کیا تو بہروں کو سنائے گا خواہ وہ کچھ نہ سمجھتے ہو؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۳۔ ان میں بہت سے لوگ ہیں جو تجھے دیکھتے ہیں، مگر کیا تو اندھوں کو راہ بتائے گا خواہ انہیں کچھ نہ سوجھتا ہو؟

۴۴۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا، لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

۴۵۔ ہر اُمت کے لیے ایک رسول ہے پھر جب کسی امت کے پاس اس کا رسول آجاتا ہے تو اس کا فیصلہ پورے انصاف کے ساتھ چکا دیا جاتا ہے اور اس پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جاتا۔

۵۶۔ وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور اسی کی طرف تم سب کو پلٹنا ہے۔

۵۷۔ لوگو، تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفا ہے اور جو اسے قبول کرلیں ان کے لیے رہنمائی اور رحمت ہے۔

۵۸۔ اے نبی، کہو کہ "یہ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے کہ یہ چیز اس نے بھیجی، اس پر تو لوگوں کو خوشی منانی چاہیے، یہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ سمیٹ رہے ہیں۔

۶۱۔ اے نبی ﷺ، تم جس حال میں بھی ہوتے ہو اور قرآن میں سے جو کچھ بھی سناتے ہو، اور لوگو، تم بھی جو کچھ کرتے ہو اس سب کے دوران میں ہم تم کو دیکھتے رہتے ہیں۔ کوئی ذرہ برابر چیز آسمان اور زمین میں ایسی نہیں ہے، نہ چھوٹی نہ بڑی جو تیرے رب کی نظر سے پوشیدہ ہو اور ایک صاف دفتر میں درج نہ ہو۔

۹۹۔ اگر تیرے رب کی مشیت یہ ہوتی (کہ زمین میں سب مومن و فرمانبردار ہی ہوں) تو سارے اہل زمین ایمان لے آئے ہوتے۔ پھر کیا تو لوگوں کو مجبور کرے گا کہ وہ مومن ہو جائیں؟ کوئی متنفس اللہ کے اذن کے بغیر ایمان نہیں لا سکتا۔

۱۰۴۔ اے نبی! کہہ دو کہ "لوگو، اگر تم ابھی تک میرے دین کے متعلق کسی شک میں ہو تو سن لو کہ تم اللہ کے سوا جن کی بندگی کرتے ہو میں ان کی بندگی نہیں کرتا بلکہ صرف اسی اللہ کی بندگی کرتا ہوں جس کے قبضے میں تمہاری موت ہے۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ایمان والوں سے ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰۸۔ اور جو گمراہ رہے اس کی گمراہی اسی کے لیے تباہ کن ہے اور میں تمہارے اوپر کوئی حوالہ دار نہیں ہوں۔

۱۰۹۔ اور اے نبی! تم اس ہدایت کی پیروی کیے جاؤ جو تمہاری طرف بذریعہ وحی بھیجی جا رہی ہے' اور صبر کرو یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کر دے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

۱۱۔۔۔ سورۃ ھود

(تعداد آیات ۱۲۳)

اس سورہ میں پھر اللہ کے تئیں انسان کی احسان فرموشی اور ناشکرے پن کا اظہار کیا گیا ہے۔ سیدنا نوح علیہ السلام ' سیدنا ہود علیہ السلام ' سیدنا ابراہیم علیہ السلام ' سیدنا شعیب علیہ السلام اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور دیگر کئی پیغمبر ایک کے بعد ایک مبعوث ہوئے اور اللہ کے پاکیزہ راستے کی طرف رہنمائی کرتے رہے۔ لیکن منکروں نے اس راستے کو رد کر دیا۔ اور ہر زمانے میں ان کے انکار کے سبب سے ان پر اللہ کا قہر نازل ہوتا رہا۔

ابتدا میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ قرآنی آیات دو اقسام پر مشتمل ہیں۔ "محکمات" یعنی ایسی آیات جس میں واضح اور غیر مبہم احکامات ہیں۔ دوسری "متشابہات" یعنی ایسی آیات جن میں مدعا کے اظہار کے لیے تمثیلی اور استعاراتی انداز اپنایا گیا ہے۔ ان کے آپسی رشتے اور ایک دوسرے پر انحصار کی وضاحت کی گئی ہے۔ ایمان والوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ "سوائے اللہ کے کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اس بات پر ایمان لائیں کہ محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔" اور خوشخبری دینے اور کفر و برائی سے ڈرانے کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ لہٰذا وہ نیکیوں کو اپنائیں اور گناہوں سے دور رہیں۔ ایمان والوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اللہ سے معافی طلب کریں۔ اور اس کے حضور گناہوں سے توبہ کریں۔

قرآن نبی اکرم ﷺ کے ذریعے اس امر کو بھی واضح کر دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ :

"ایک خاص مدت تک تم کو اچھا سامان زندگی دے گا اور نیک لوگوں کو اپنے فضل سے نوازے گا۔ لیکن اگر تم منہ پھیرتے ہو تو میں تمہارے حق میں ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔" (۱۱ : ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید میں گزرے ہوئے پیغمبروں کی زندگی کے قصوں کو پھر دہرایا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہوتا ہے :

"اور اے محمد (ﷺ) یہ پیغمبروں کے قصے ہم تمہیں اس لیے سناتے ہیں کہ تمہارے دل کو مضبوط کریں۔ ان کے اندر تم کو حقیقت کا علم ملا اور ایمان لانے والوں کو نصیحت اور بیداری نصیب ہوئی۔" (۱۲۰ : ۱۱)

سورہ : ۱۱

۱۔ ال ر۔ فرمان ہے، جس کی آیتیں پختہ اور مفصل ارشاد ہوئی ہیں، ایک دانا اور باخبر ہستی کی طرف سے۔

۲۔ کہ تم نہ بندگی کرو مگر صرف اللہ کی۔ میں اس کی طرف سے تم کو خبردار کرنے والا بھی ہوں اور بشارت دینے والا بھی۔

۳۔ اور یہ کہ تم اپنے رب سے معافی چاہو اور اس کی طرف پلٹ آؤ تو وہ ایک مدت خاص تک تم کو اچھا سامان زندگی دے گا اور ہر صاحب فضل کو اس کا فضل عطا کرے گا۔ لیکن اگر تم منہ پھیرتے ہو تو میں تمہارے حق میں ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ تم سب کو اللہ کی طرف پلٹنا ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

۹۔ اگر کبھی ہم انسان کو اپنی رحمت سے نوازنے کے بعد پھر اس سے محروم کر دیتے ہیں تو وہ مایوس ہوتا ہے اور ناشکری کرنے لگتا ہے۔

۱۰۔ اور اگر اس مصیبت کے بعد جو اس پر آئی تھی ہم اسے نعمت کا مزا چکھاتے ہیں تو کہتا ہے میرے تو سارے گناہ دور ہو گئے۔

۱۱۔ پھر وہ پھولا نہیں سماتا اور اکڑنے لگتا ہے۔ اس عیب سے پاک اگر کوئی ہے تو بس وہ لوگ جو صبر کرنے والے اور نیکوکار ہیں اور وہی ہیں جن کے لیے درگزر بھی ہے اور بڑا اجر بھی۔

۱۵۔ جو لوگ بس اس دنیا کی زندگی اور اس کی خوش نمائیوں کے طالب ہوتے ہیں ان کی کارگزاری کا سارا پھل ہم یہیں ان کو دے دیتے ہیں اور اس میں ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی۔

۱۱۶۔ مگر آخرت میں ایسے لوگوں کے لیے آگ کے سوا کچھ نہیں ہے۔

۱۱۷۔ اور تیرا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو تباہ کر دے حالانکہ ان کے باشندے اصلاح کرنے والے ہوں۔

۱۱۸۔ بے شک تیرا رب اگر چاہتا تو تمام انسانوں کو ایک گروہ بنا سکتا تھا، مگر اب تو وہ مختلف طریقوں ہی پر چلتے رہیں گے۔

۱۲۱۔ رہے وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے، تو ان سے کہہ دو کہ تم اپنے طریقے پر کام کرتے رہو اور ہم اپنے طریقے پر کیے جاتے ہیں۔

۱۲۲۔ انجام کار کا تم بھی انتظار کرو اور ہم بھی منتظر ہیں۔

۱۲۳۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ چھپا ہوا ہے سب اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے اور سارا معاملہ اسی کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ پس اے نبی ﷺ، تو اس کی بندگی کر اور اسی پر بھروسہ رکھ، جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو تیرا رب اس سے بے خبر نہیں ہے۔

۱۲...سورۃ یوسف

(تعداد آیات ۱۱۱)

سیدنا یوسف علیہ السلام کا قصہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ سیدنا یوسف علیہ السلام سیدنا یعقوب کے بارہویں بیٹے تھے۔ اس کو "سب سے خوبصورت قصہ" کہا گیا ہے۔ یہ قصہ انسانی رشتوں اور تعلقات پر بھرپور روشنی ڈالتا ہے۔ ایک ضعیف باپ کی اپنے بیٹوں سے محبت سیدنا یوسف سے ان کا زیادہ التفات کیوں کہ وہ بھائیوں میں سب سے معصوم اور نیک تھے۔ اس التفات کی وجہ سے بھائیوں کا حسد۔ ان کی سیدنا یوسف علیہ السلام کے خلاف سازشیں اور بالآخر ان کی ایک غلام کی حیثیت سے نیلامی اور ان کی گمشدگی کے صدمے کی وجہ سے سیدنا یعقوب علیہ السلام کی بے چینی۔

مصر کے ایک تاجر نے سیدنا یوسف کو خرید کر دربار میں پیش کیا یہاں ملکہ مصر زلیخا ان کے حسن سے متاثر ہوئیں۔ لیکن یوسف علیہ السلام گناہ کی ترغیب سے اپنا دامن بچا کر نکل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے۔ لیکن انہیں ملکہ مصر کو گناہ پر ورغلانے کے جھوٹے الزام میں جیل بھیج دیا گیا۔ جیل کی سختیوں کے باوجود سیدنا یوسف اپنے ایمان اور سچائی پر ثابت قدم رہے۔ ان کے راسخ عقیدے اور نیک کردار سے دوسرے قیدی بھی بے حد متاثر ہوئے۔ ان میں سے ایک قیدی رہا ہو کر حاکم مصر کے ساقی (پیالہ بردار) کا دوست بن جاتا ہے اور اس کے ذریعہ بادشاہ تک سیدنا یوسف علیہ السلام کے متعلق صحیح واقعات پہنچاتا ہے۔ یہ بات بھی حاکم مصر تک پہنچائی جاتی ہے کہ سیدنا یوسف خوابوں کی صحیح تعبیر بتاتے ہیں اور مستقبل کے حالات کی پیشین گوئی بھی کر سکتے ہیں چنانچہ بادشاہ سیدنا یوسف کو دربار میں طلب کرتا ہے اور اپنے خواب کی تعبیر پوچھتا ہے سیدنا یوسف علیہ السلام اس شرط پر جواب دینے کے لیے راضی ہوتے ہیں کہ ان پر جو الزامات لگائے ہیں۔ وہ سرعام واپس لے جائیں۔ بادشاہ ان کی صاف گوئی اور راست بازی سے بے حد متاثر ہوتا ہے اور انہیں عزیز مصر (وزیر) بنا دیتا ہے۔ اس دوران کنعان میں قحط سے متاثر ہو کر سیدنا یوسف کے بھائی اناج کی تلاش میں مصر پہنچتے ہیں اور سیدنا یوسف علیہ السلام سے مدد کے طلب گار ہوتے ہیں۔

سیدنا یوسف علیہ السلام ان کو پہچان لیتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ ان سے ناآشنا رہتے ہیں۔ سیدنا یوسف علیہ السلام ان سے اپنے سگے بھائی بن یمین کو ساتھ لانے کا مطالبہ کرتے ہیں اور جب وہ لوگ بنیامین کے ساتھ دوبارہ حاضر ہوتے ہیں تو سیدنا یوسف علیہ السلام بن یمین کو اپنے پاس رکھ لیتے ہیں اور دوسرے بھائیوں کو دھوکہ دہی کے الزام میں سزا کا حکم سناتے ہیں۔ لیکن بعد میں ان کی منتوں کو قبول کر کے انہیں معاف کر دیتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ مہربانی سے پیش آتے ہیں اور کنعان سے سیدنا یعقوب علیہ السلام کو بھی بلا لیتے ہیں اور اس طرح پورا خاندان ایک بار پھر یکجا ہو جاتا ہے۔ یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو بچانا چاہتا ہے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

سورہ : ۱۲

۵۶۔ اِس طرح ہم نے اس سرزمین میں یوسف کے لیے اقتدار کی راہ ہموار کی۔ وہ مختار تھا کہ اس میں جہاں چاہے اپنی جگہ بنائے۔ ہم اپنی رحمت سے جس کو چاہتے ہیں نوازتے ہیں۔ نیک لوگوں کا اجر ہمارے ہاں مارا نہیں جاتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۷۔ اور آخرت کا اجر ان لوگوں کے لیے زیادہ بہتر ہے جو ایمان لے آئے اور خدا ترسی کے ساتھ کام کرتے رہے۔

۱۰۵۔ زمین اور آسمانوں میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر سے یہ لوگ گزرتے رہتے ہیں اور ذرا توجہ نہیں کرتے۔

۱۰۶۔ ان میں سے اکثر اللہ کو مانتے ہیں مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں۔

۱۰۷۔ کیا یہ مطمئن ہیں کہ اللہ کے عذاب کی کوئی بلا انہیں دبوچ نہ لے گی یا بے خبری میں قیامت کی گھڑی اچانک ان پر نہ آجائے گی؟

۱۰۹۔ اے نبی، تم سے پہلے ہم نے جو پیغمبر بھیجے تھے وہ سب بھی انسان ہی تھے اور انہی بستیوں کے رہنے والوں میں سے تھے، اور انہی کی طرف ہم وحی بھیجتے رہے ہیں۔ پھر کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں ہیں کہ ان قوموں کا انجام انہیں نظر نہ آیا جو ان سے پہلے گزر چکی ہیں؟ یقیناً آخرت کا گھر ان لوگوں کے لیے اور زیادہ بہتر ہے جنھوں نے (پیغمبروں کی بات مان کر) تقویٰ کی روش اختیار کی۔

۱۱۱۔ اگلے لوگوں کے اِن قصوں میں عقل و ہوش رکھنے والوں کے لیے عبرت ہے۔ یہ جو کچھ قرآن میں بیان کیا جا رہا ہے یہ بناوٹی باتیں نہیں ہیں بلکہ جو کتابیں اس سے پہلے آئی ہوئی ہیں انہی کی تصدیق ہے اور ہر چیز کی تفصیل اور ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت۔

۱۳... سورۃ الرعد

(تعداد آیات ۴۳)

اس سورہ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کے گن گائے گئے ہیں۔ یہ وضاحت بھی کی گئی ہے کہ ساری کائنات میں پھیلی ہوئی نشانیاں اللہ کے وجود کا ثبوت فراہم کر رہی ہیں۔ جو لوگ اس کے رسول کے ذریعے لائے گئے احکامات کی پابندی کریں گے۔ ان کو یقیناً "اچھا اجر" ملے گا۔ لیکن جو انکار کریں گے۔ ان کے لیے "بھیانک عذاب" ہے۔

قرآن حکیم کی یہ آیت بہت واضح ہے کہ :

www.KitaboSunnat.com

"جو لوگ اپنے رب کی رضا کے لیے صبر سے کام لیتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں۔ ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے علانیہ یا پوشیدہ خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں۔ آخرت کا گھران ہی لوگوں کے لیے یعنی ایسے باغ جو ان کی ابدی قیام گاہ ہوں گے۔" (۲۳ : ۱۳)

اس گھر کا بہت ہی خوبصورت نقشا کھینچا گیا ہے۔ اس کے اطراف "دائمی نعمتوں کے باغات ہوں گے۔ اس کے دروازے نیک اور صالح لوگوں کے لیے کھلے ہوں گے اور "ان کے آباؤ اجداد اور ان کی بیویوں اور اولاد میں سے جو بھی صالح ہوں گے" وہ بھی ان کے ساتھ یہاں رہیں گے۔ فرشتے یہ کہہ کر ان کا استقبال کریں گے کہ :

"تم پر سلامتی ہے۔ تم نے دنیا میں جس طرح صبر سے کام لیا اس کی بدولت آج تم اس کے مستحق ہوئے ہو۔ بس کیا ہی خوب ہے یہ آخرت کا گھر۔"

(الرعد : ۲۴)

رسول اللہ ﷺ کو ایک بار پھر تسلی دی گئی ہے کہ آپ ﷺ کافروں کی پروانہ کریں اور نہ ہی ان کی سازشوں سے پریشان ہوں۔

"تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا جاچکا ہے۔ مگر میں نے ہمیشہ منکرین کو ڈھیل دی اور آخر کار ان کو پکڑ لیا پھر دیکھ لو کہ میری سزا کیسی سخت تھی۔" (۳۲ : ۱۳)

اس معاملے میں رسول اللہ ﷺ کے کردار کی صراحت بھی کر دی گئی ہے :

"(اے محمد ﷺ) تمہارا کام صرف پیغام پہنچا دینا ہے اور حساب لینا ہمارا کام ہے۔" (۳۹ : ۱۳)

آپ ﷺ کو کہا گیا کہ مخالفوں کی سازشوں سے نہ گھبرائیں :

"ان سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں وہ بھی بڑی بڑی چالیں چل چکے ہیں مگر اصل فیصلہ کن چال تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ دشمنوں کی چال کو ناکام کر دیتا ہے۔" (۴۲ : ۱۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ : ۱۳

۱۱۔ ہر شخص کے آگے اور پیچھے اس کے مقرر کیئے ہوئے نگراں لگے ہوئے ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کسی قوم کے حال کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اوصاف کو نہیں بدل دیتی اور جب اللہ کسی قوم کی شامت لانے کا فیصلہ کرے تو پھر وہ کسی کے ٹالے نہیں ٹل سکتی' نہ اللہ کے مقابلے میں ایسی قوم کا کوئی حامی و مددگار ہو سکتا ہے۔

۱۴۔ اُسی کو پکارنا برحق ہے۔ رہیں وہ دوسری ہستیاں جنہیں اس کو چھوڑ کر یہ لوگ پکارتے ہیں' وہ ان کی دعاؤں کا کوئی جواب نہیں دے سکتیں۔ انہیں پکارنا تو ایسا ہے جیسے کوئی شخص پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر اس سے درخواست کرے کہ تو میرے منہ تک پہنچ جا' حالانکہ پانی اس تک پہنچنے والا نہیں۔ بس اسی طرح کافروں کی دعائیں بھی کچھ نہیں ہیں۔

۳۸۔ تم سے پہلے ہم رسول بھیج چکے ہیں اور ان کو ہم نے بیوی بچوں والا ہی بنایا تھا اور کسی رسول کی بھی یہ طاقت نہ تھی کہ اللہ کے اذن کے بغیر کوئی نشانی خود لا دکھاتا۔ ہر دور کے لیے ایک کتاب ہے۔

۳۹۔ اللہ جو کچھ چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس چیز کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے' اُم الکتب اسی کے پاس ہے۔

۱۴...سورۃ ابراھیم

(تعداد آیات ۵۲)

اس سورہ میں قرآن حکیم کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اندھیروں میں بھٹکنے والوں کے لیے روشنی مہیا کرتی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں سیدھا راستہ بتانے کے لیے نبی بھیجے ہیں۔ ہر قوم کو انبیاء نے ان ہی کی زبان میں پیغام حق پہنچایا تاکہ وہ سمجھ سکیں۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ کوئی خاص زبان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کو زیادہ عزیز نہیں ہے۔ نہ کوئی زبان اللہ تعالیٰ کی زبان ہے۔ وہ ہر زبان پر قادر ہے اور ضرورت کے اعتبار سے زبانوں کو استعمال کرتا ہے۔

ایک بار پھر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے حوالے سے واضح کیا گیا ہے کہ کس طرح انہوں نے اللہ تعالیٰ کی مدد کے سہارے فرعون کی طاقت کا مقابلہ کیا اور بدی سے لڑتے رہے اور آخر کار مصر کا شہنشاہ اور اس کے سردار اپنے انجام کو پہنچے۔ لوگوں کو اس کے پہلے گزرنے والی نسلوں کے انجام سے بھی آگاہ کیا گیا۔

"لوگو! کیا تمہیں اُن قوموں کے حالات نہیں معلوم جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں۔ قوم نوح، عاد، ثمود اور ان کے بعد آنے والی بہت سی قومیں جن کا شمار اللہ ہی کو معلوم ہے؟ ان کے رسول جب ان کے پاس صاف صاف باتیں اور کھلی کھلی نشانیاں لے کر آئے تو انہوں نے اپنے منہ میں ہاتھ دبا لیے اور کہا کہ "جس پیغام کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو اس کو ہم نہیں مانتے اور جس چیز کی تم ہمیں دعوت دیتے ہو اس کی طرف سے ہم سخت خلجان آمیز شک میں پڑے ہوئے ہیں۔" (ابراھیم : ۹)

منکروں سے پوچھا گیا کہ کس بات پر شک کرتے ہو :

"کیا اللہ کے بارے میں شک ہے جو زمین اور آسمان کا خالق ہے؟"

(ابراھیم : ۱۰)

منکروں نے رسولوں کا مذاق بھی اڑایا اور کہا "تم کچھ بھی نہیں ہو مگر ویسے ہی انسان جیسے ہم ہیں۔" اللہ کے انبیاء نے جواب دیا :

"واقعی ہم کچھ نہیں ہیں مگر تم ہی جیسے انسان لیکن اللہ نے ہم پر اپنا فضل کیا ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے نواز تا ہے۔" (۱۱ : ۱۴)

اللہ تعالیٰ پر ایمان مستحکم ہونا چاہیے۔

سورہ : ۱۴

۱۔ ال ر۔ اے محمد (ﷺ) یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ ہم نے اپنا پیغام دینے کے لیے جب کبھی کوئی رسول بھیجا ہے' اس نے اپنی قوم ہی کی زبان میں پیغام دیا ہے تاکہ وہ انہیں اچھی طرح کھول کر بات سمجھائے۔ پھر اللہ جسے چاہتا ہے بھٹکا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے' وہ بالا دست اور حکیم ہے۔

۲۳۔ بخلاف اس کے جو لوگ دنیا میں ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کئے ہیں وہ ایسے باغوں میں داخل کئے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہاں وہ اپنے رب کے اذن سے ہمیشہ رہیں گے' اور وہاں ان کا استقبال سلامتی کی مبارک باد سے ہو گا۔

۲۴۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ نے کلمہ طیبہ کی کس چیز سے مثال دی ہے؟ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اچھی ذات کا درخت جس کی جڑ زمین میں گہری جمی ہوئی ہے اور شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔

۲۵۔ ہر آن وہ اپنے رب کے حکم سے اپنے پھل دے رہا ہے۔ یہ مثالیں اللہ اس لیے دیتا ہے کہ لوگ ان سے سبق لیں۔

۲۶۔ اور کلمہ خبیثہ کی مثال ایک بدذات درخت کی سی ہے جو زمین کی سطح سے اُکھاڑ پھینکا جاتا ہے' اُس کے لیے کوئی استحکام نہیں ہے۔

۳۲۔ اللہ وہی تو ہے جس نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا' پھر اس کے ذریعہ سے تمہاری رزق رسانی کے لیے طرح طرح کے پھل پیدا کیے۔ جس نے کشتی کو تمہارے لیے مسخر کیا کہ سمندر میں اس کے حکم سے چلے اور دریاؤں کو تمہارے لیے مسخر کیا۔

۳۳۔ جس نے سورج اور چاند کو تمہارے لیے مسخر کیا کہ لگاتار چلے جا رہے ہیں اور رات اور دن کو تمہارے لیے مسخر کیا۔

۳۴۔ جس نے وہ سب کچھ تمہیں دیا جو تم نے مانگا۔ اگر اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے۔

۴۸۔ ڈراؤ اِنہیں اُس دن سے جب کہ زمین اور آسمان بدل کر کچھ سے کچھ کر دیئے جائیں گے اور سب کے سب اللہ واحد قہار کے سامنے بے نقاب حاضر ہو جائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے۔

۴۹۔ اُس روز تم مجرموں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں ہاتھ پاؤں جکڑے ہوئے ہوں گے۔

۵۰۔ تارکول کے لباس پہنے ہوئے ہوں گے اور آگ کے شعلے ان کے چہروں پر چھائے جا رہے ہوں گے۔

۵۱۔ یہ اس لیے ہو گا کہ اللہ ہر متنفس کو اس کے کیے کا بدلہ دے۔ اللہ کو حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی۔

۵۲۔ یہ ایک پیغام ہے سب انسانوں کے لیے' اور یہ بھیجا گیا ہے اس لیے کہ ان کو اس کے ذریعہ سے خبردار کر دیا جائے اور وہ جان لیں کہ حقیقت میں اللہ بس ایک ہی ہے اور جو عقل رکھتے ہیں وہ ہوش میں آجائیں۔

۱۵...سورۃ الحجر

(تعداد آیات ۹۹)

اس سورہ میں مسلمانوں سے کہا گیا ہے کہ وہ منکروں کو دنیا کے عیش و آرام میں مگن رہنے دیں کیونکہ یہ تو ایک جال ہے' دھوکہ ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی ازلی حقیقت ہے۔ یہ لوگ تو شیطان کے بہکانے میں آگئے ہیں۔ جس نے اپنے تکبر کے باعث اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور اللہ کی مخلوق کو بہکاتا رہتا ہے۔ اس کو بھی موقع دیا گیا تھا۔ لیکن اپنے غرور میں اس نے غلط راستے کا انتخاب کیا اور انتقام کا راستہ اختیار کیا اور لوگوں کو بہکا کر صراط مستقیم سے دور لے جانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔

ایک بار سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے آئے اور ان کی ضعیف العمری کے باوجود بیٹے کی پیدائش کی بشارت دی۔ فرشتوں نے سیدنا ابراہیم کو یہ خبر بھی دی کہ سیدنا لوط علیہ السلام کی قوم کے گناہوں کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہے۔ اس لیے ان لوگوں پر سخت قہر نازل ہونے والا ہے۔ اس طرح اللہ نے ان پر اولوں کی بارش کر دی۔ سیدنا لوط علیہ السلام کی بیوی کو بھی معاف نہیں کیا گیا کیونکہ وہ بھی سیدھے راستے سے ہٹ گئی تھیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے سیدنا شعیب علیہ السلام کی قوم بنی مدیان کو بھی تباہ و برباد کر دیا کیونکہ انہوں نے سیدنا شعیب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام کے خلاف فتنہ پردازی اور بغاوت کی تھی۔ یہ تمام لوگ بھی دنیا کے عیش و آرام میں اتنے مگن ہو گئے تھے کہ اللہ کو بھول گئے تھے۔ لہٰذا مسلمان منکروں کے دنیاوی عیش و آرام سے متاثر نہ ہوں۔

رسول اللہ ﷺ سے فرمایا گیا ہے کہ وہ منکروں کی تہمتوں اور زبان درازیوں سے پریشان نہ ہوں اور دین کی تبلیغ میں مصروف رہیں کیونکہ بہت جلد کامیابی کا دن آنے والا ہے۔

سورہ : ۱۵

۱۰۔ اے نبی، ہم تم سے پہلے بہت سی گزری ہوئی قوموں میں رسول بھیج چکے ہیں۔

۱۱۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ان کے پاس کوئی رسول آیا ہو اور انہوں نے اس کا مذاق نہ اڑایا ہو۔

۲۴ پہلے جو لوگ تم میں سے ہو گزرے ہیں ان کو بھی ہم نے دیکھ رکھا ہے اور بعد کے
تا آنے والے بھی ہماری نگاہ میں ہیں○ یقیناً تمہارا رب ان سب کو اکٹھا کرے گا، وہ
۲۵۔ حکیم بھی ہے اور علیم بھی۔

۲۸ پھر یاد کرو اس موقع کو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں سڑی ہوئی
تا مٹی کے سوکھے گارے سے ایک بشر پیدا کر رہا ہوں○ جب میں اسے پورا بنا چکوں
۲۹ اور اس میں اپنی روح سے کچھ پھونک دوں تو تم سب اس کے آگے سجدے میں گر جانا۔

۳۰۔ چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔

۳۱۔ سوائے ابلیس کے کہ اس نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔

۳۲ رب نے پوچھا اے ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ تو نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہ
تا دیا؟○ اس نے کہا میرا کام نہیں ہے کہ میں اس بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے سڑی
۴۳۔ ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے پیدا کیا ہے○ رب نے فرمایا اچھا تو نکل جا یہاں
سے کیونکہ تو مردود ہے○ اور اب روز جزا تک تجھ پر لعنت ہے○ اس نے عرض
کیا میرے رب! یہ بات ہے تو پھر مجھے اس روز تک کے لیے مہلت دے جب کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سب انسان دوبارہ اٹھائے جائیں گےO فرمایا' اچھا تجھے مہلت ہے اس دن تک جس کا وقت ہمیں معلوم ہے؟O وہ بولا' میرے رب جیسا تو نے مجھے بھکایا اسی طرح اب میں زمین میں ان کے لیے دل فریبیاں پیدا کر کے ان سب کو بھکا دوں گاO سوائے تیرے ان بندوں کے جنہیں تو نے ان میں سے خالص کر لیا ہےO فرمایا یہ راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہےO بے شک جو میرے حقیقی بندے ہیں ان پر تیرا بس نہ چلے گا' تیرا بس تو صرف ان بھکے ہوئے لوگوں پر ہی چلے گا جو تیری پیروی کریںO اور ان سب کے لیے جہنم کی وعید ہے۔

۱۶۔۔۔سورۃ النحل (شہد کی مکھیاں)

(تعداد آیات ۱۲۸)

اس سورہ میں ابتدا ہی میں یاد دہانی کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے احکام اپنے فرشتوں کے ذریعے "جس بندے پر چاہتا ہے "نازل فرما دیتا ہے" اس پیغام کے ساتھ کہ "سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے۔" اس نے انسان کو ایک "ذرا سی بوند" سے پیدا کیا۔ مگر یہ قابل رحم انسان بہت جلد مغرور ہو جاتا ہے اور اپنے خالق کی قدرت پر بھی حجت کرنے لگتا ہے۔ وہ اللہ کی عطاء کی ہوئی نعمتوں کا اقرار نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے جانور پیدا کیے جو انسانوں کے لیے پوشاک بھی مہیا کرتے ہیں اور خوراک بھی اور سامان کا بوجھ ڈھونے کے کام بھی آتے ہیں۔ انسان کے لیے پینے کا پانی اور بارش جو نباتات کو سیراب کر کے غلہ' زیتون' کھجور اور انگور اور کئی دوسرے پھل مہیا کرتی ہے۔

انسان کی ضرورت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے رات اور دن بنائے' سورج' چاند اور ستارے سب اللہ کی نشانیاں ہیں۔ مگر کافروں نے ان نشانیوں کو خدا سمجھ لیا ہے اور ان کی پوجا میں لگ گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ "اللہ اگر چاہتا تو ہم اس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہیں کرتے "لیکن وہ اللہ کے رسولوں کا لایا ہوا پیغام نہیں سنتے۔ حالانکہ انبیاء نے صاف پیغام پہنچایا "نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے" وہ معجزے دیکھنا چاہتے ہیں یا جادوئی کرشمے تاکہ ایمان لائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ حق کو پہنچانے کے لیے ایسے طریقے استعمال نہیں کرتا ہے۔ اس کے پیغام کو تبلیغ کے ذریعے ہی عام کرنا پڑتا ہے اور یہی وہ کام ہے جو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے پیغمبروں کو سونپا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا پیغام سمجھانے میں بہت صبر اور برداشت سے کام لیتا ہے اور منکروں کو کافی مہلت عطا فرماتا ہے۔

"اگر اللہ لوگوں کو ان کی زیادتی پر فوراً ہی پکڑ لیا کرتا تو روئے زمین پر کسی متنفس کو نہ چھوڑتا۔ لیکن وہ سب کو ایک مقررہ وقت تک مہلت دیتا ہے۔ پھر جب وہ وقت آجاتا ہے تو پھر اس سے کوئی ایک پل بھر بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتا تب گناہ گاروں کو سزا دینے میں دیر نہیں ہو گی۔" (۶۱ : ۱۶)

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو حکم دیتا ہے کہ انصاف کرو' ایک دوسرے سے بھلائی کرو اور اپنے رشتے داروں پر مہربانی کرو۔ اور شرمناک حرکتوں سے باز آؤ۔ شرپسندی چھوڑ دو اور تفرقہ مت پھیلاؤ۔ اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو ایک جیسا بنا دیتا۔ لیکن وہ قادر مطلق لوگوں کو عمل کی آزادی عطا کرتا ہے لیکن روز حشر ہر شخص اپنے عمل کا ذمہ دار ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا ہے کہ :

"اے نبی اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقے پر جو بہترین ہو' تمہارا رب ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس سے بھٹک گیا ہے اور کون راہ راست پر ہے۔"

(۱۲۵ : ۱۶)

رسول اللہ ﷺ سے فرمایا گیا کہ اگر وہ لوگ آپ ﷺ کی بات نہیں مانتے ہیں تو آپ ﷺ رنجیدہ نہ ہوں اور نہ ہی ان کی سازشوں سے کسی اندیشے میں مبتلا ہوں اور صبر کریں کیونکہ اللہ سب سے بڑا محافظ ہے اور اس کی مرضی کے خلاف' کوئی سازش کامیاب نہیں ہو سکتی۔

www.kitabosunnat.com

سورہ : ۱۶

۴۔ اُس اللہ نے انسان کو ایک ذرا سی بوند سے پیدا کیا اور دیکھتے دیکھتے صریحاً وہ ایک جھگڑالو ہستی بن گیا۔

۱۹۔ وہ تمہارے کھلے سے بھی واقف ہے اور چھپے سے بھی۔

۴۱۔ جو لوگ ظلم سہنے کے بعد اللہ کی خاطر ہجرت کر گئے ہیں ان کو ہم دنیا ہی میں اچھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹھکانا دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے۔

۴۲۔ کاش جان لیں وہ مظلوم جنھوں نے صبر کیا ہے اور جو اپنے رب کے بھروسے پر کام کر رہے ہیں (کہ کیسا اچھا انجام ان کا منتظر ہے۔)

۴۹۔ سب کے سب اس طرح اظہار عجز کر رہے ہیں۔ زمین اور آسمان میں جس قدر جاندار مخلوقات ہیں اور جتنے ملائکہ' سب اللہ کے آگے سر بسجود ہیں۔ وہ ہرگز سرکشی نہیں کرتے۔

۶۳۔ اللہ کی قسم' اے نبی ﷺ' تم سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں (اور پہلے بھی یہی ہوتا رہا ہے کہ) شیطان نے ان کے برے کرتوت انہیں خوشنما بنا کر دکھائے (اور رسولوں کی بات انہوں نے نہ مانی)۔ وہی شیطان آج ان لوگوں کا بھی سرپرست بنا ہوا ہے اور یہ دردناک سزا کے مستحق بن رہے ہیں۔

۶۴۔ یہ کتاب ہم نے تم پر اس لیے نازل کی ہے کہ تم ان اختلافات کی حقیقت ان پر کھول دو جن میں یہ پڑے ہوئے ہیں۔ یہ کتاب رہنمائی اور رحمت بن کر اتری ہے ان لوگوں کے لیے جو اسے مان لیں۔

۷۲۔ اور وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے تمہاری ہم جنس بیویاں بنائیں اور اسی نے ان بیویوں سے تمہیں بیٹے پوتے عطا کیے اور اچھی اچھی چیزیں تمہیں کھانے کو دیں۔ پھر کیا یہ لوگ (یہ سب کچھ دیکھتے اور جانتے ہوئے بھی) باطل کو مانتے ہیں اور اللہ کے احسان کا انکار کرتے ہیں۔

۷۷۔ اور زمین و آسمان کے پوشیدہ حقائق کا علم تو اللہ ہی کو ہے اور قیامت کے برپا ہونے کا معاملہ کچھ دیر نہ لے گا مگر بس اتنی کہ جس میں آدمی کی پلک جھپک جائے' بلکہ اس سے بھی کچھ کم۔

۷۸۔ اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا اس حالت میں کہ تم کچھ نہ جانتے تھے۔ اس نے تمہیں کان دیے' آنکھیں دیں اور سوچنے والے دل دیے' اس لیے کہ تم شکر گزار بنو۔

۷۹۔ کیا اِن لوگوں نے کبھی پرندوں کو نہیں دیکھا کہ فضائے آسمانی میں کس طرح مسخر ہیں؟ اللہ کے سوا کس نے ان کو تھام رکھا ہے؟ اس میں بہت نشانیاں ہیں ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔

۹۳۔ اگر اللہ کی مشیت یہ ہوتی (کہ تم میں کوئی اختلاف نہ ہو) تو وہ تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا' مگر وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں ڈالتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہ راست دکھا دیتا ہے' اور ضرور تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس ہو کر رہے گی۔

۹۶۔ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ خرچ ہو جانے والا ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہی باقی رہنے والا ہے' اور وہ ضرور صبر سے کام لینے والوں کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق اجر دیں گے۔

۹۷۔ جو شخص بھی نیک عمل کرے گا' خواہ وہ مرد ہو یا عورت' بشرطیکہ وہ مومن ہو' اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی عطاء کریں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔

۱۰۱۔ جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت نازل کرتے ہیں اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا نازل کرے' تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم یہ قرآن خود گھڑتے ہو۔ اصل بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ حقیقت سے ناواقف ہیں۔

۱۰۲۔ ان سے کہو کہ اسے تو روح القدس نے ٹھیک ٹھیک میرے رب کی طرف سے بتدریج نازل کیا ہے تاکہ ایمان لانے والوں کے ایمان کو پختہ کرے اور فرماں برداروں کو زندگی کے معاملات میں سیدھی راہ بتائے اور انہیں فلاح و سعادت کی خوشخبری دے۔

۱۰۶۔ جو شخص ایمان لانے کے بعد کفر کرے (وہ اگر) مجبور کیا گیا ہو اور دل اس کا ایمان پر مطمئن ہو (تب تو خیر) مگر جس نے دل کی رضامندی سے کفر کو قبول کر لیا اس پر اللہ کا غضب ہے اور ایسے سب لوگوں کے لیے بڑا عذاب ہے۔

۱۰۷۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا! اور اللہ کا قاعدہ ہے کہ وہ ان لوگوں کو راہ نجات نہیں دکھاتا جو اس کی نعمت کا کفران کریں۔

۱۱۱۔ (ان سب کا فیصلہ اُس دن ہو گا) جب کہ ہر متنفس اپنے ہی بچاؤ کی فکر میں لگا ہوا ہو گا اور ہر ایک کو اس کے کئے کا بدلہ پورا پورا دیا جائے گا اور کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ ہونے پائے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب"

www.KitaboSunnat.com

۱۲۵۔ اے نبیؐ اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ' اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو۔ تمہارا رب ہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے۔

۱۲۸۔ اللہ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ سے کام لیتے ہیں اور احسان پر عمل کرتے ہیں۔

۱۷۔۔۔ سورۃ بنی اسرائیل

(تعداد آیات ۱۱۱)

اس سورہ کی ابتدا معراج کے واقعے سے ہوتی ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوا۔ اس میں نبی اکرم ﷺ کے مسجد الحرام سے مسجد الاقصیٰ تک سفر اور وہاں سے آسمانوں کی سیر کو بیان کیا گیا ہے۔ اس واقعے سے انسان کو اللہ کی تلاش میں داخلی سفر کی طرف رغبت ملتی ہے۔

قرآن حکیم میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ ہر شخص اپنے اچھے یا برے اعمال کا خود ذمہ دار ہے اور اللہ کے حکم سے فرشتے نیکیوں اور گناہوں کا حساب لکھتے ہیں کسی بھی فرد کو دوسرے شخص کے اعمال کا بار اٹھانے کی اجازت نہیں ہو گی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو سزا دے گا۔ جن میں کوئی رسول نہ بھیجا گیا ہو یا جنہیں قبل از وقت انتباہ نہ دیا گیا ہو۔ اس کے بعد والدین کے ساتھ سلوک کے احکامات بیان کیے گئے ہیں۔ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ انہیں جھڑک کر جواب نہ دو اور ان کا ادب و احترام کرو۔ اپنے رشتہ داروں اور محتاجوں سے مہربانی سے پیش آؤ۔ دولت کا بے جا اسراف نہ کرو اور مفلسی کے ڈر سے بچوں کی جان نہ لو۔ زنا سے بچو اور معقول و منصفانہ وجہ کے بغیر کسی کو قتل نہ کرو۔ یتیموں کا مال غصب نہ کرو۔ اپنا ہر وعدہ پورا کرو۔ ناپ تول میں محتاط اور ایماندار رہو۔ اور جس چیز کا علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑو۔ تکبر نہ کرو۔ کیونکہ یہ اللہ کو پسند نہیں ہے۔

ایمان والوں سے کہا گیا ہے کہ پابندی سے پانچ وقت کی نماز پڑھیں۔ قرآن کی تلاوت کرو کیونکہ یہ ماننے والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے فرمایا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کہہ دو کہ ہر شخص اپنے طریقے پر عمل کر رہا ہے۔ اب یہ تمہارا رب ہی جانتا ہے کہ سیدھی راہ پر کون ہے۔" (بنی اسرائیل : ۸۴)

سیدھی راہ دکھانے کے لیے قرآن مجید بہترین رہنما ہے۔ دوسری کوئی چیز اس کی ہمسری نہیں کر سکتی۔

"کہہ دو (اے محمد ﷺ) کہ انسان اور جن سب کے سب مل کر اس قرآن جیسی کوئی چیز لانے کی کوشش کریں تو نہ لا سکیں گے چاہے وہ سب ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ ہوں۔" (۸۸ : ۱۷)

قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اور اللہ سب سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ وہ ساری کائنات کا خالق ہے اور ہر چیز اس کی حمد و ثنا کرتی ہے۔

"(اے محمد ﷺ) ان سے کہو' اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر۔ جس نام سے بھی پکارو اس کے لیے سب اچھے ہی نام ہیں اور اپنی نماز نہ بہت زیادہ بلند آواز سے پڑھو نہ دھیمی آواز سے۔ ان دونوں کے درمیان اوسط درجے کا لہجہ اختیار کرو۔" (۱۰۹ : ۱۷)

سورہ : ۱۷

۱۔ پاک ہے وہ جو لے گیا ایک رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے دور کی اس مسجد تک جس کے ماحول کو اس نے برکت دی ہے تاکہ اسے اپنی کچھ نشانیوں کا مشاہدہ کرائے۔ حقیقت میں وہی ہے سب کچھ سننے اور دیکھنے والا۔

۱۳۔ ہر انسان کا شگون ہم نے اس کے اپنے گلے میں لٹکا رکھا ہے اور قیامت کے روز ہم ایک نوشتہ اس کے لیے نکالیں گے جسے وہ کھلی کتاب کی طرح پائے گا۔

۱۴۔ پڑھ اپنا نامہ اعمال' آج اپنا حساب لگانے کے لیے تو خود ہی کافی ہے۔

۱۵۔ جو کوئی راہ راست اختیار کرے اس کی راست روی اس کے اپنے ہی لیے مفید ہے اور جو گمراہ ہو اس کی گمراہی کا وبال اسی پر ہے۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ اور ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک کہ (لوگوں کو حق و باطل کا فرق سمجھانے کے لیے) ایک پیغامبر نہ بھیج دیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹۔ اور جو آخرت کا خواہشمند ہو اور اس کے لیے سعی کرے جیسی کہ اس کے لیے سعی کرنی چاہیے' اور ہو وہ مومن' تو ایسے ہر شخص کی سعی مشکور ہو گی۔

۲۰۔ اِن کو بھی اور اُن کو بھی' دونوں فریقوں کو ہم (دنیا میں) سامان زیست دیے جا رہے ہیں' یہ تیرے رب کا عطیہ ہے' اور تیرے رب کی عطا کو روکنے والا کوئی نہیں ہے۔

۲۳۔ تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ : تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو' مگر صرف اس کی۔ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو' اگر تمہارے پاس ان میں سے کوئی ایک یا دونوں' بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اُف تک نہ کہو' نہ انہیں جھڑک کر جواب دو بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو'

۲۴۔ اور نرمی اور رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو' اور دعا کیا کرو کہ پروردگار' ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت و شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔

۲۵۔ تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے۔ اگر تم صالح بن کر رہو تو وہ ایسے سب لوگوں کے لیے درگزر کرنے والا ہے جو اپنے قصور پر متنبہ ہو کر بندگی کے رویے کی طرف پلٹ آئیں۔

۲۶۔ رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق فضول خرچی نہ کرو۔

۲۷۔ فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں' اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔

۳۱۔ اپنی اولاد کو افلاس کے اندیشے سے قتل نہ کرو۔ ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔ درحقیقت ان کا قتل ایک بڑی خطا ہے۔

۳۲۔ زنا کے قریب نہ بھٹکو۔ وہ بہت برا فعل ہے اور بڑا ہی برا راستہ۔

۳۳۔ قتل نفس کا ارتکاب نہ کرو جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور جو شخص مظلومانہ قتل کیا گیا ہو اس کے ولی کو ہم نے قصاص کے مطالبے کا حق عطا کیا ہے' پس چاہیے کہ وہ قتل میں حد سے نہ گزرے۔

۳۴۔ اس کی مدد کی جائے گی۔ مال یتیم کے پاس نہ بھٹکو مگر احسن طریقے سے' یہاں تک کہ وہ اپنے شباب کو پہنچ جائے۔ عہد کی پابندی کرو' بے شک عہد کے بارے میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تم کو جواب دہی کرنی ہو گی۔

۳۵۔ پیمانے سے دو تو پورا بھر دو' اور تولو تو ٹھیک ترازو سے تولو۔ یہ اچھا طریقہ ہے اور بلحاظ انجام بھی یہی بہتر ہے۔

۳۶۔ کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔ یقیناً آنکھ' کان اور دل سب ہی کی بازپرس ہونی ہے۔

۳۷۔ زمین میں اکڑ کر نہ چلو' تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو' نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔

۵۳۔ اور اے نبی ﷺ' میرے بندوں (یعنی مومن بندوں) سے کہہ دو کہ زبان سے وہ بات نکالا کریں جو بہترین ہو۔ دراصل یہ شیطان ہے جو انسانوں کے درمیان فساد ڈلوانے کی کوشش کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

۷۰۔ یہ تو ہماری عنایت ہے کہ ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی اور انہیں خشکی و تری میں سواریاں عطا کیں اور ان کو پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر نمایاں فوقیت بخشی۔

۸۰۔ اور دعا کرو کہ پروردگار' مجھ کو جہاں بھی تو لے جا سچائی کے ساتھ لے جا اور جہاں سے بھی نکالے سچائی کے ساتھ نکال اور اپنی طرف سے ایک اقتدار کو میرا مددگار بنا دے۔

۸۱۔ اور اعلان کر دو کہ "حق آگیا اور باطل مٹ گیا' باطل تو مٹنے ہی والا ہے۔"

۸۲۔ ہم اس قرآن کے سلسلہ تنزیل میں وہ کچھ نازل کر رہے ہیں جو ماننے والوں کے لیے تو شفا اور رحمت ہے' مگر ظالموں کے لیے خسارے کے سوا اور کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔

۸۳۔ انسان کا حال یہ ہے کہ جب ہم اس کو نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ اینٹھتا اور پیٹھ موڑ لیتا ہے' اور جب ذرا مصیبت سے دوچار ہوتا ہے تو مایوس ہونے لگتا ہے۔

۸۴۔ اے نبی (ﷺ) ان لوگوں سے کہہ دو کہ ہر ایک اپنے طریقے پر عمل کر رہا ہے' اب یہ تمہارا رب ہی بہتر جانتا ہے کہ سیدھی راہ پر کون ہے۔

۸۸۔ کہہ دو کہ اگر انسان اور جن سب کے سب مل کر اس قرآن جیسی کوئی چیز لانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی کوشش کریں تو نہ لا سکیں گے' چاہے وہ سب ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ ہوں۔

۸۹۔ ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو طرح طرح سے سمجھایا مگر اکثر لوگ انکار ہی پر جمے رہے۔

۹۰۔ اور انہوں نے کہا "ہم تیری بات نہ مانیں گے جب تک کہ تو ہمارے لیے زمین کو پھاڑ کر ایک چشمہ جاری نہ کر دے۔"

۹۱۔ یا تیرے لیے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ پیدا ہو اور تو اس میں نہریں رواں کر دے۔

۹۲۔ یا تو آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہمارے اوپر گرا دے جیسا کہ تیرا دعویٰ ہے۔ یا اللہ اور فرشتوں کو رُو در رُو ہمارے سامنے لے آئے۔

۹۳۔ یا تیرے لیے سونے کا ایک گھر بن جائے یا تو آسمان پر چڑھ جائے' اور تیرے چڑھنے کا بھی ہم یقین نہ کریں گے جب تک کہ تو ہمارے اوپر ایک ایسی تحریر نہ اتار لائے جسے ہم پڑھ لیں اے نبی (ﷺ) ان سے کہو پاک ہے میرا پروردگار! کیا میں ایک پیغام لانے والے انسان کے سوا اور بھی کچھ ہوں۔

۹۴۔ لوگوں کے سامنے جب کبھی ہدایت آئی تو اس پر ایمان لانے سے ان کو کسی چیز نے نہیں روکا مگر ان کے اسی قول نے کہ "کیا اللہ نے بشر کو پیغمبر بنا کر بھیج دیا؟"

۹۵۔ ان سے کہو اگر زمین میں فرشتے اطمینان سے چل پھر رہے ہوتے تو ہم ضرور آسمان سے کسی فرشتے ہی کو ان کے لیے پیغمبر بنا کر بھیجتے۔

۹۶۔ اے نبی (ﷺ) ان سے کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان بس ایک اللہ کی گواہی کافی ہے۔ وہ اپنے بندوں کے حال سے باخبر ہے اور سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

۱۱۰۔ اے نبی (ﷺ) ان سے کہو "اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر' جس نام سے بھی پکارو اس کے لیے سب اچھے نام ہیں" اور اپنی نماز نہ بہت زیادہ بلند آواز سے پڑھو اور نہ بہت پست آواز سے' ان دونوں کے درمیان اوسط درجے کا لہجہ اختیار کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۸۔۔۔ سورۃ الکہف

(تعداد آیات ۱۱۰)

اس سورہ میں کئی زمانے پہلے کے ان لوگوں کا قصہ بیان کیا گیا ہے' جن کو اللہ تعالیٰ نے ایک غار میں ایک دراز مدت تک موت کی نیند سلا دیا اور پھر جلا اٹھایا۔ اصحاب کہف کے متعلق بتایا گیا ہے کہ ان کا حال مٹھی بھر مسلمانوں کے حال سے بہتر نہیں تھا اور ان کی قوم کے مظالم بھی قریش مکہ کے مظالم کی طرح سخت تھے لیکن وہ اپنے ایمان سے نہیں پھرے۔

"ہم ان کا اصل قصہ تمہیں سناتے ہیں۔ وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لے آئے تھے اور ہم نے ان کو ہدایت میں ترقی بخشی تھی۔" (۱۳ : ۱۸)

ایک حکایت بیان کی گئی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے مال و دولت تو اللہ جس کو چاہے بخش دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔ دو شخص تھے' ان میں سے ایک کے پاس انگور کے دو باغ تھے اور ان کے گرد کھجور کے درختوں کی باڑ لگی ہوئی تھی اور بیچ میں کاشت کی زمین تھی۔ کھیتوں کی آبیاری کے لیے نہر جاری تھی۔ اس شخص کو خوب نفع حاصل ہوا۔ اس نے کہا کہ یہ دولت کبھی ختم نہ ہو گی۔ دوسرا آدمی غریب تھا۔ اس نے کہا کہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ مجھ کو تم سے بھی بہتر کوئی چیز عطا کر دے۔ اس پر پہلے شخص نے اور دیگر دوستوں نے غریب آدمی کا مذاق اڑایا۔ تب پہلے شخص کے باغوں پر اللہ تعالیٰ نے انگاروں کی بارش کر دی اور ان کو ریتلی زمین میں تبدیل کر دیا۔ تب اللہ پر ایمان رکھنے والے غریب کو اس شخص پر ترس آیا۔ پس معلوم ہوا کہ کارسازی کا اختیار تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ انعام وہی بہتر ہے جو وہ بخشے اور انجام وہی اچھا ہے جو وہ دکھائے۔

"تمہارے مال و دولت اور اولاد محض دنیوی زندگی کی ایک ہنگامی آرائش ہے۔ اصل میں باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی تیرے رب کے نزدیک نتیجے کے لحاظ سے بہتر ہیں اور ان ہی سے اچھی امیدیں وابستہ کی جا سکتی ہیں۔" (۴۶ : ۱۸)

اس بات کو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ایک قصے کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔ ایک مرتبہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اپنے ملازم کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے ان کے پاس ایک مچھلی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آگے جا کر سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا "لاؤ ہمارا ناشتہ" تو نوکر نے جواب دیا کہ مچھلی تو عجیب طریقے سے نکل کر دریا میں چلی گئی۔ تب سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ انہیں اسی بات کا انتظار تھا اور اسی راستے سے واپس ہوئے۔ واپسی میں ان کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی جن کو اللہ تعالیٰ نے خاص علم سے نوازا تھا۔ تب سیدنا موسیٰ نے ان سے پوچھا "کیا آپ کے ساتھ چل سکتا ہوں تاکہ آپ مجھے بھی اس دانش کی تعلیم دیں جو آپ کو سکھائی گئی ہے۔" حضرت خضر علیہ السلام نے جواب دیا۔ "آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے اور جس چیز کی آپ کو خبر نہ ہو اس کے متعلق سوالات نہ کریں گے۔" تب سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا "ان شاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔"

حضرت خضر علیہ السلام اس شرط پر تیار ہو گئے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام ان سے کوئی سوال نہ کریں گے۔ دونوں ساتھ روانہ ہوئے اور ایک کشتی میں سوار ہو گئے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی میں سوراخ ڈال دیا۔ تب موسیٰ علیہ السلام خاموش نہ رہ سکے اور کہا آپ نے کشتی میں شگاف ڈال دیا تاکہ سب کشتی والوں کو ڈبو دیں۔ یہ تو آپ نے ایک سخت حرکت کر ڈالی۔" اس پر حضرت خضر علیہ السلام نے کہا دیکھا آپ صبر نہیں کر سکتے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی غلطی تسلیم کر لی۔ پھر دونوں آگے بڑھے اور انہیں ایک لڑکا ملا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اس لڑکے کو قتل کر دیا۔ سیدنا موسیٰ نے بے چین ہو کر کہا کہ "آپ نے ایک بے گناہ کی جان لے لی حالانکہ اس نے کسی کا خون نہیں کیا تھا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ "آپ صبر نہیں کر سکتے" سیدنا موسیٰ نے پھر اپنی غلطی تسلیم کر لی اور دونوں آگے ایک بستی میں پہنچے اور وہاں لوگوں سے کھانا مانگا۔ لیکن ان لوگوں نے ان دونوں کی ضیافت سے انکار کر دیا۔ وہاں ان کو ایک دیوار نظر آئی جو گرنا چاہتی تھی۔ حضرت خضر نے اس دیوار کر درست کر کے دوبارہ بحال کر دیا۔ تب موسیٰ نے کہا "اگر آپ چاہتے تو اس کام کی اجرت لے سکتے تھے" بس میرا تمہارا ساتھ ختم ہوا۔ اب میں تمہیں ان باتوں کی حقیقت بتاتا ہوں۔ اس کشتی کا معاملہ یہ ہے کہ وہ چند غریب آدمیوں کی تھی جو دریا میں محنت مزدوری کرتے تھے۔ میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں کیونکہ آگے ایک ایسے بادشاہ کا علاقہ تھا جو ہر کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا۔ رہا وہ لڑکا تو اس کے والدین مومن تھے۔ ہمیں معلوم ہوا کہ یہ لڑکا اپنی سرکشی اور کفر سے ان کو تنگ کرے گا۔ اس لیے ہم نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بدلے انہیں ایسی اولاد دے جو اخلاق میں بھی اس سے بہتر ہو اور اس سے صلہ رحمی بھی زیادہ متوقع ہو۔ وہ دیوار دو یتیم بچوں کی ہے۔ اس دیوار کے نیچے ان بچوں کے لیے ایک خزانہ مدفون ہے اور ان کا باپ ایک نیک آدمی تھا۔ لہٰذا تمہارے رب نے چاہا کہ یہ بچے بالغ ہوں اور اپنا خزانہ نکال لیں۔

اس کے بعد ذوالقرنین کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔ ذوالقرنین کے معنی ہیں "دو سینگوں والا" وہ ایک بہت ہی طاقتور بادشاہ تھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سکندر اعظم کی طرف اشارہ ہے۔ اس نے لوگوں کو یاجوج وماجوج سے بچانے کے لیے ایک دیوار تعمیر کی تھی۔ جس پر کوئی چڑھ نہیں سکتا تھا اس کی یہ وضاحت بھی کر دی تھی کہ :

"یہ میرے رب کی رحمت ہے مگر جب میرے رب کے وعدے کا وقت آئے گا تو وہ اسے پیوند خاک کر دے گا۔" (۹۸ : ۱۸)

کوئی بھی شخص حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے بھی لوگوں کو مصیبتوں سے نہیں بچا سکتے۔ اللہ تعالیٰ تنہا ہی محافظ ہے۔ لیکن جو لوگ ایمان نہیں لاتے اور اس کے پیغمبروں کا مذاق اڑاتے ہیں ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ جب کہ ایمان لانے والے اور نیک لوگوں کا ٹھکانا جنت ہے۔ حضرت محمد ﷺ سے فرمایا گیا کہ :

"اے محمد (ﷺ) کہو کہ میں تو ایک انسان ہوں تمہارے جیسا۔ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے کہ تمہارا اللہ بس ایک ہی اللہ ہے۔ پس جو اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔" (۱۱۰ : ۱۸)

سورہ : ۱۸

۷۔ تعلیم پر ایمان نہ لائے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ جو کچھ سروسامان بھی زمین پر ہے اس کو ہم نے زمین کی زینت بنایا ہے تاکہ ان لوگوں کو آزمائیں ان میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے۔

۲۳۔ اور دیکھو' کسی چیز کے بارے میں کبھی یہ نہ کہا کرو کہ میں کل یہ کام کر دوں گا۔

۲۴۔ (تم کچھ نہیں کر سکتے) مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ اگر بھولے سے ایسی بات زبان سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکل جائے تو فوراً اپنے رب کو یاد کرو اور کہو "امید ہے کہ میرا رب اس معاملے میں رُشد سے قریب تر بات کی طرف میری رہنمائی فرما دے گا۔

۲۷۔ اے نبی (ﷺ) تمہارے رب کی کتاب میں سے جو کچھ تم پر وحی کیا گیا ہے اسے (جوں کا توں) سنا دو' کوئی اس کے فرمودات کو بدل دینے کا مجاز نہیں ہے' اور اگر تم کسی کی خاطر اس میں رد و بدل کرو گے تو) اس سے بچ کر بھاگنے کے لیے کوئی جائے پناہ نہ پاؤ گے۔

۴۶۔ یہ مال اور یہ اولاد محض دنیاوی زندگی کی ایک ہنگامی آرائش ہے۔ اصل میں تو باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی تیرے رب کے نزدیک نتیجے کے لحاظ سے بہتر ہیں اور انہیں سے اچھی امیدیں وابستہ کی جا سکتی ہیں۔

۴۸۔ اور ہم تمام انسانوں کو اِس طرح گھیر کر جمع کریں گے کہ (اگلوں پچھلوں میں سے) ایک بھی نہ چھوٹے گا' اور سب کے سب تمہارے رب کے حضور صف در صف پیش کیے جائیں گے ----- لو دیکھ لو' آ گئے نا تم ہمارے پاس اُسی طرح جیسا ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا۔ تم نے تو یہ سمجھا تھا کہ ہم نے تمہارے لیے کوئی وعدے کا وقت مقرر ہی نہیں کیا ہے۔

۴۹۔ اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیا جائے گا۔ اس وقت تم دیکھو گے کہ مجرم لوگ اپنی کتاب زندگی کے اندراجات سے ڈر رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے کہ "ہائے ہماری کم بختی' یہ کیسی کتاب ہے کہ ہماری کوئی چھوٹی بڑی حرکت ایسی نہیں رہی جو اس میں درج نہ ہو گئی ہو۔ جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ سب اپنے سامنے حاضر پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ذرا ظلم نہ کرے گا۔

۵۰۔ یاد کرو' جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا وہ جنوں میں سے تھا اس لیے اپنے رب کے حکم کی اطاعت سے نکل گیا۔ اب کیا تم مجھے چھوڑ کر اس کو اور اس کی ذریت کو اپنا سرپرست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں؟ بڑا ہی برا بدل ہے جسے ظالم لوگ اختیار کر رہے ہیں۔

۵۶۔ رسولوں کو ہم اس کام کے سوا اور کسی غرض کے لیے نہیں بھیجتے کہ وہ بشارت اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنبیہہ کی خدمت انجام دے دیں۔ مگر کافروں کا یہ حال ہے کہ وہ باطل کے ہتھیار لے کر حق کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں اور انہوں نے میری آیات کو اور ان تنبیہات کو جو انہیں کی گئیں مذاق بنا لیا ہے۔

۱۱۰۔ اے نبی (ﷺ) کہو کہ میں تو ایک انسان ہوں تم ہی جیسا' میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا رب بس ایک ہی اللہ ہے' پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرے۔

۱۹۔۔۔ سورۃ مریم

(تعداد آیات ۹۸)

اس سورہ میں چند پیغمبروں کی زندگی کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ اس کی ابتدا سیدنا زکریا علیہ السلام کی ایک بیٹے کی دعا سے ہوتی ہے۔ سیدنا زکریا علیہ السلام کافی ضعیف ہو چکے تھے اور ان کی بیوی بھی بانجھ تھیں۔ اس لیے اس خواہش کا پورا ہونا ناممکن تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو ایک بیٹا عطا کیا گیا۔ جس کا نام سیدنا یحییٰ تھا۔ اسی طرح سیدہ مریم کو فرشتوں نے ایک بیٹے کی بشارت دی تو وہ کانپ گئیں اور کہا کہ "اس سے قبل میں مرجاتی تو اچھا تھا کیونکہ انہیں کسی مرد نے چھوا تک نہیں تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی اور عیسیٰ علیہ السلام نے پیدائش کے فوراً بعد ہی جھولے میں سے کہا۔

"میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا اور بابرکت کیا جہاں بھی میں رہوں۔ اور نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا۔ جب تک میں زندہ رہوں۔ اور اپنی والدہ کا حق ادا کرنے والا بنایا۔ اور مجھ کو جبار اور شقی نہیں بنایا۔ سلام ہے مجھ پر جب کہ میں پیدا ہوا' اور جب کہ زندہ کر کے اٹھایا جاؤں۔" (۳۰ تا ۳۳ : ۱۹)

قرآن مجید اس دعوے کو رد کرتا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے تھے۔ وہ بھی دوسرے پیغمبروں کی طرح ایک پیغمبر ہی تھے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام ایک حق پرست پیغمبر تھے۔ انہوں نے اپنے والد سے منتیں کیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ بت پرستی چھوڑ دیں لیکن ان کے والد نہیں مانے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ وہ ان کے والد کو معاف کر دے اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم کے خاندان میں پیغمبروں کا ایک سلسلہ قائم کیا۔ سیدنا ابراہیم کے بعد ان کے بیٹے اسحاق علیہ السلام پیغمبر ہوئے اور ان کے بیٹے سیدنا یعقوب علیہ السلام منصب رسالت پر فائز ہوئے تاکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو عام کر سکیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام تھے جن کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے پر سیدنا ابراہیم تیار ہو گئے تھے۔ سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے منصب نبوت سے سرفراز فرمایا اور اپنے دین کی اشاعت کا کام انہیں سونپ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو سینائی کے پہاڑ پر بلایا اور اپنے کرم سے نوازا اور نبوت عطا کی اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو بھی نبی بنایا گیا لیکن ان انبیاء کے وصال کے بعد لوگ دوبارہ فسق و فجور اور گناہوں میں پڑ گئے اور اپنے گناہوں کی وجہ سے تباہ اور برباد کر دیئے گئے۔ بجز ان چند لوگوں کے جو راہ راست پر چلتے رہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان کائل رکھتے تھے۔

سورہ : ۱۹

۶۶۔ انسان کہتا ہے کہ کیا واقعی جب میں مر چکوں گا تو پھر زندہ کر کے نکال لایا جاؤں گا۔

۶۷۔ کیا انسان کو یاد نہیں آتا ہم پہلے اس کو پیدا کر چکے ہیں جب کہ وہ کچھ بھی نہیں تھا۔

۹۵۔ قیامت کے روز سب فرداً فرداً اس کے سامنے حاضر ہوں گے (اور اپنا حساب دیں گے)۔

۹۶۔ یقیناً جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور عمل صالح کر رہے ہیں۔ عنقریب رحمان ان کے دلوں میں محبت پیدا کر دے گا۔

۹۷۔ پس اے محمد (ﷺ) اس کلام کو ہم نے آسان کر کے تمہاری زبان میں اسی لیے نازل کیا ہے کہ تم پرہیزگاروں کو خوشخبری دے دو اور ہٹ دھرم لوگوں کو ڈرا دو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۰... سورۃ طٰہٰ

(تعداد آیات ۱۳۵)

سورہ کے آغاز میں ہی یاد دہانی کی گئی ہے کہ قرآن حکیم نوع انسانی کو بھلائی اور نیکی کی طرف بلانے والی نصیحتوں پر مشتمل کتاب ہے۔ اگر مخالفین نبی اکرم ﷺ کو اپنے مذاق کا نشانہ بناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے الہام کی مخالفت کرتے ہیں تو اس سے آپ کو رنجیدہ نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ اس حقیقت سے آپ کا حوصلہ بڑھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے اور زمین و آسمان پر اور ان کے درمیان جتنی چیزیں ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کو مکمل قدرت حاصل ہے۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ کس طرح آگ لینے کے لیے نکلے اور پیغمبری سے سرفراز کیے گئے

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیغمبری مل جائے

یعنی اللہ تعالیٰ کسی جشن میں دھوم دھام کے ساتھ سب کے سامنے نبوت عطا نہیں فرماتا۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ اپنا عصا زمین پر پھینک دیں۔ آپ نے اپنا عصا پھینک دیا تو وہ ایک سانپ کی شکل میں تبدیل ہو گیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اب اس سانپ کو پکڑ لیں اور خوف نہ کریں۔

”ہم اس سانپ کو دوبارہ لاٹھی بنا دیں گے جیسی کہ وہ پہلے تھی۔“ (طٰہٰ : ۲۱)

آپ نے سانپ کو پکڑ لیا اور وہ پھر لاٹھی میں تبدیل ہو گیا اور سیدنا موسیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ تب سیدنا موسیٰ پر وحی نازل کی گئی۔ اور توحید اور آخرت کے پیغام کی اشاعت کا حکم دیا گیا اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ وہ فرعون کے مقابلے کے لیے تیار ہو جائیں جس نے ظلم و ستم کی انتہا کر دی تھی اور اخلاقی قدروں کو پامال کر دیا تھا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ ان کے بھائی سیدنا ہارون علیہ السلام کو بھی منصب نبوت سے سرفراز فرمایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی درخواست قبول فرمائی۔ دراصل سیدنا موسیٰ کو اس الوہی مشن (دینی تحریک) کے لیے پہلے ہی سے تربیت دی گئی کہ ان کی والدہ محترمہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نے ان کی پرورش فرعون کے محل میں کی تھی اور وہاں مہیا تمام چیزوں کی انہیں تعلیم دی گئی تھی۔ وہ مدیان کے لوگوں میں بھی اپنا وقت گزارتے تھے اور اس طرح ان کا اعتماد حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق سیدنا موسیٰ اپنے بھائی سیدنا ہارون علیہ السلام کے ساتھ فرعون کے دربار میں پہنچے اور اس کو بنی اسرائیل پر مزید ظلم و ستم جاری رکھنے سے منع فرمایا اور یہ مطالبہ بھی کیا کہ بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے رستے پر چلنے کی آزادی دے دی جائے۔ یہ سن کر فرعون بہت ہنسا اور پوچھا کہ تم دونوں میں سے کون رب ہے "موسیٰ یا ہارون؟" "ہم میں سے کوئی بھی نہیں" سیدنا موسیٰ نے جواب دیا :

"ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی ساخت بخشی پھر اس کو (صحیح) راستہ بتایا۔" (طٰہٰ : ۴۹ تا ۵۰)

اس کے بعد سیدنا موسیٰ نے فرعون کو نشانیاں بتائیں تاکہ اسے یقین ہو جائے کہ آپ واقعی اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ لیکن فرعون متاثر نہیں ہوا اور کہا کہ آپ ساحر ہیں اور سیدنا موسیٰ سے مطالبہ کیا کہ جشن کے دن آپ فرعون کے جادوگروں کا مقابلہ کریں۔ مقررہ دن پر یہ مقابلہ ہوا اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کو آسانی سے شکست دے دی اور تمام جادوگر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر ایمان لے آئے لیکن فرعون پھر بھی نہ مانا اور اپنے غیر منصفانہ طرز حکومت پر کاربند رہا اور اپنے ظلم و ستم میں شدت اختیار کی۔ اللہ نے سیدنا موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ رات کے وقت اپنے پیروؤں کے ساتھ دریائے نیل پار کر جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور ان کے پیروؤں کے لیے ایک خشک راستہ بنا دیا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اپنے پیروؤں کے ساتھ اس راستے کے ذریعے دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچ گئے۔ فرعون کی فوج نے ان کا پیچھا کیا اور یہ فوج دریائے نیل میں غرق کر دی گئی۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے بنی اسرائیل نہ صرف فرعون کی غلامی سے آزاد ہو گئے بلکہ دین کی روشنی سے بھی سرفراز فرمائے گئے۔ لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا گیا۔ بنی اسرائیل پھر سے ایک بار بھٹک گئے۔ لیکن دوبارہ بت پرستی اختیار کرلی۔ اس دوران سیدنا موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر مراقبے میں مصروف تھے۔ سامری نام کے ایک ساحر نے سونے کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بچھڑا بنایا اور بنی اسرائیل اس کی پوجا کرنے لگ گئے۔ جب سیدنا موسیٰ نے واپس آکر یہ منظر دیکھا تو وہ بہت آزردہ ہوئے اور ان لوگوں کے قلوب کو شرک کی لعنت سے پاک کرنے میں مصروف ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ سونے کا بچھڑا ایک فضول اور بے بس چیز ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا طاقت والا اور قادر مطلق ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اپنے بھائی سیدنا ہارون علیہ السلام سے بھی بہت ناراض ہوئے کہ انہوں نے لوگوں کو اس گمراہی سے کیوں نہیں روکا۔

اس طرح جہاں ایک طرف مشرکین مکہ کو فرعون کے انجام سے ڈرانے کی کوشش کی گئی ہے تو دوسری طرف مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ فرعون اپنی فوج اور طاقت کے باوجود سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت کا کچھ نہیں بگاڑ سکا۔ اسی طرح قریش مکہ بھی مسلمانوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتے بشرطیکہ وہ اپنے ایمان پر مستحکم رہیں۔

سورہ : ۲۰

۵۔ وہ رحمان (کائنات کے) تخت سلطنت پر جلوہ فرما ہے۔

۶۔ مالک ہے ان سب چیزوں کا جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور جو زمین و آسمان کے درمیان ہیں اور جو مٹی کے نیچے ہیں۔

۷۔ تم چاہے اپنی بات پکار کر کہو' وہ تو چپکے سے کہی ہوئی بات بلکہ اس سے مخفی تر بات بھی جانتا ہے۔

۸۔ وہ اللہ ہے' اس کے سوا کوئی رب نہیں' اس کے لیے بہترین نام ہیں۔

۱۱۰۔ وہ لوگوں کا اگلا پچھلا سب حال جانتا ہے اور دوسروں کو اس کا کوئی علم نہیں ہے۔

۱۱۱۔ (سب) لوگوں کے سر اُس حی و قیوم کے آگے جھک جائیں گے اور (وہ شخص) نامراد ہو گا جو اس وقت کسی ظلم کا بار گناہ اٹھائے ہوئے ہو۔

۱۱۲۔ اور کسی ظلم یا حق تلفی کا خطرہ نہ ہو گا اس شخص کو جو نیک عمل کرے اور اس کے ساتھ وہ مومن بھی ہو۔

۱۱۴۔ پس بالا و برتر ہے اللہ' بادشاہ حقیقی۔ اور دیکھو' قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کیا کرو جب تک تمہاری طرف اس کی وحی تکمیل کو نہ پہنچ جائے اور دعا کرو کہ اے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروردگار مجھے مزید علم عطا کر۔

۱۳۳۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ شخص اپنے رب کی طرف سے کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نہیں لاتا۔ اور کیا ان کے پاس اگلے صحیفوں کی تمام تعلیمات کا بیان واضح (طور پر) نہیں آگیا؟

۲۱... سورۃ الانبیاء

(تعداد آیات ۱۱۲)

اس سورہ میں بتایا گیا ہے کہ ہر دور میں انبیاء کرام کو اپنے مخالفین کے طنز و استہزا کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بھی آپ کے مخالفین کا یہی سلوک رہا ہے۔ آپ پر بھی قریش مکہ "ساحر" یا "شاعر" ہونے کا الزام لگایا کرتے تھے یا پھر آپ کو "خواب دیکھنے والے" کے نام سے پکارتے تھے۔ لیکن بالآخر ان کو اپنے اعمال کی سزا بھگتنی پڑی۔ ماضی میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان قوموں کو تباہ کر دیا جو کفر اور شرک کی مرتکب ہوئی تھیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور سیدنا ہارون علیہ السلام کو الوہی روشنی عطا فرمائی تاکہ وہ لوگوں کو صحیح راستہ دکھا سکیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی برکتیں نازل فرمائیں کیونکہ آپ تمام مصیبتوں اور دشواریوں کے باوجود اپنے عقیدے میں ثابت قدم رہے۔ سیدنا لوط نے بدکاریوں پر لعنت و ملامت کرنے میں بے انتہا ہمت سے کام لیا اسی لیے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور نعمتوں سے سرفراز ہوئے۔ سیدنا نوح علیہ السلام نے ایمان والوں کو سیلاب عظیم سے بچا لیا۔ سیدنا داؤد علیہ السلام نے تمام دشواریوں کے باوجود انصاف کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام نے اپنی عقل و دانش کی مدد سے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں پر غلبہ حاصل کیا۔

سیدنا ایوب علیہ السلام نے بڑی بڑی مصیبتوں میں بھی صبر سے کام لیا۔ لیکن اپنے عقیدے سے نہیں پھرے۔ سیدنا اسماعیل علیہ السلام ' سیدنا ادریس علیہ السلام اور سیدنا ذوالکفل علیہ السلام نے دنیاوی لالچ کو ٹھکرا دیا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان کو مستحکم رکھا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ان پر نازل ہوئیں۔ سیدنا یونس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے خواہاں رہے۔ سیدنا زکریا علیہ السلام ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں مگن اور اس کی مہربانیوں کے متمنی رہے۔ سیدہ مریم نے کھلے عام بدنامی کے خوف کے باوجود اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان رکھا۔ یہ تمام لوگ اللہ تعالیٰ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منتخب بندے تھے اور انبیاء کی برادری کے رکن تھے۔ اللہ تعالیٰ کے یہ برگزیدہ بندے ایک ہی مقصد کی خاطر جیئے اور جان بھی اسی مقصد کی خاطر دی کہ نوع انسان کو بدی سے نجات دلائیں اور نیکی کی راہ کی جانب اس کی رہنمائی کریں۔ اس راہ کی جانب جو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے۔

"اور ہم نے ان کو امام بنا دیا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے۔ اور ہم نے ان کو نیک کاموں کی اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی ہدایت کی اور وہ ہمارے عبادت گزار تھے۔" (۷۳ : ۲۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو :

"ہم نے حکم (قدرت) اور علم عطا کیا تاکہ وہ ہمارے پیغام کو عام کریں۔" (۷۹ : ۲۱)

حضرت محمد ﷺ کو خاص طور پر کہا گیا کہ :

"اے محمد (ﷺ) ہم نے جو تم کو بھیجا ہے تو یہ دراصل تمام مخلوق کے لیے ایک رحمت ہے۔" (۱۰۷ : ۲۱)

سورہ : ۲۱

۷۔ اور اے محمد (ﷺ) ہم نے تم سے پہلے بھی انسانوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا تھا جن پر ہم وحی کیا کرتے تھے۔ تم لوگ اگر علم نہیں رکھتے تو اہل کتاب سے پوچھ لو۔

۸۔ ان رسولوں کو ہم نے کوئی ایسا جسم نہیں دیا تھا کہ وہ کھاتے نہ ہوں اور وہ سدا جینے والے تھے۔

۱۰۔ لوگو، ہم نے تمہاری طرف (رہنمائی کے لیے) ایسی کتاب بھیجی ہے جس میں تمہارا ہی ذکر ہے۔ کیا تم سمجھتے نہیں ہو۔

۱۶۔ ہم نے اس آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان میں ہے کچھ کھیل کے لیے نہیں بنایا ہے۔

۱۷۔ اگر ہم کوئی کھلونا بنانا چاہتے اور بس یہی کچھ ہمیں کرنا ہوتا تو اپنے ہی پاس سے کر لیتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۸۔ مگر ہم تو باطل پر حق کی چوٹ لگاتے ہیں جو اس کا سر توڑ دیتی ہے۔ اور وہ دیکھتے دیکھتے مٹ جاتا ہے۔ اور تمہارے لیے تباہی ہے ان باتوں کی وجہ سے جو تم بناتے ہو۔

۲۵۔ ہم نے تم سے پہلے (اے محمد ﷺ) جو رسول بھی بھیجا ہے اس کو یہی وحی کی ہے کہ میرے سوا کوئی رب نہیں ہے۔ پس تم لوگ میری ہی بندگی کرو۔

۳۴۔ اور اے محمد (ﷺ) تم سے پہلے بھی ہم نے کسی انسان کو حیات جاودانی (ہمیشگی) نہیں بخشی اگر تم مرگئے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ جیتے رہیں گے۔

۳۵۔ ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اور ہم اچھے اور برے حالات میں ڈال کر تم سب کی آزمائش کر رہے ہیں۔ آخر کار تمہیں ہماری ہی طرف پلٹنا ہے۔

۳۷۔ انسان جلد باز مخلوق ہے۔ ابھی میں تم کو اپنی نشانیاں دکھائے دیتا ہوں۔ جلدی نہ مچاؤ۔

۴۷۔ قیامت کے روز ہم ٹھیک تولنے والے ترازو رکھ دیں گے۔ پھر کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ ہو گا۔ جس کا رائی کے دانے کے برابر بھی کچھ کیا دھرا ہو گا وہ ہم سامنے لے آئیں گے۔ اور حساب لگانے میں ہم کافی ہیں۔

۹۴۔ پھر جو نیک عمل کرے گا اس حال میں کہ وہ مومن ہو، تو اس کے کام کی ناقدری نہ ہو گی، اور اسے ہم لکھ رہے ہیں (ہر ایک کے اعمال نامہ میں)۔

۱۰۶۔ اس (قرآن) میں ایک بڑی خبر ہے عبادت گزار لوگوں کے لیے۔

۱۰۷۔ سچ تو یہ ہے اے محمد ﷺ، کہ ہم نے تمہیں تمام مخلوقات کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

۲۲۔۔۔ سورۃ الحج

(تعداد آیات ۷۸)

اس سورہ میں روز قیامت کی معنویت پر زور دیا گیا ہے جو اٹل ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ اس دن :

"ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے سے غافل ہو جائے گی، ہر حاملہ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حمل گر جائے گا۔ اور نشہ کئے بغیر لوگ مدہوش نظر آئیں گے۔ (کیونکہ) اللہ تعالیٰ کا عذاب ہی کچھ ایسا سخت ہو گا۔" (الحج : ۲)

دوسری ایک آیت (۵ : ۲۲) میں لوگوں سے کہا گیا ہے کہ اگر انہیں موت کے بعد کی زندگی پر شک و شبہ ہے تو وہ تخلیق کی حقیقت پر غور کر لیں۔ کس طرح اللہ تعالیٰ انسان کو نطفے سے پیدا کرتا ہے۔ پھر کس طرح اس کو پہلے خون کے لوتھڑے میں اور پھر گوشت و پوست میں تبدیل کرتا ہے اور اس کے بعد اس کو زندگی عطا فرماتا ہے۔ اور ایک مقررہ مدت تک اس کو ماں کے پیٹ میں رکھتا ہے اور پروان چڑھاتا ہے۔ پھر بچے کی شکل میں اس کو باہر نکالتا ہے۔ اور پرورش فرماتا ہے۔ اس کے بعد وہ آدمی بن جاتا ہے۔ اور اس طرح انسانوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ کچھ لوگ جلد مرجاتے ہیں اور کچھ طویل عمر تک زندہ رہتے ہیں۔ اسی طرح سوکھی زمین بارش کے پانی سے شاداب ہو جاتی ہے۔ درخت ہرے ہو کر کثیر مقدار میں پھل پیدا کرتے ہیں۔

"یہ سب اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے۔ وہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ اور ہر چیز پر قادر ہے۔" (۶ : ۲۲)

مسلمانوں' یہودیوں' صابئ' عیسائی' مجوسی اور مشرکوں کے درمیان بالآخر اللہ تعالیٰ ہی فیصلہ کرنے والا ہے۔ روحانی بلندیوں کے حصول کے واسطے لوگوں کے لیے علامتیں مقرر فرما دی ہیں۔ مثلاً حج کعبہ' جب دور اور نزدیک کے لوگ مکہ شریف میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور حمد و ثنا کرنے کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے نام پر جانوروں کی قربانی کرتے ہیں۔ ایمان لانے والوں سے فرمایا گیا ہے کہ ان جانوروں کا :

"نہ خون اللہ تعالیٰ کو پہنچتا ہے نہ گوشت بلکہ تمہارا تقویٰ اللہ تعالیٰ کو پہنچتا ہے۔" (الحج : ۳۷)

غلط عقیدے رکھنے والے لوگوں کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دی گئی ہے اور ایمان لانے والوں کے دفاع میں بھی جنگ کی اجازت مرحمت فرمائی گئی ہے۔ کیونکہ ان نیک لوگوں کو ان کے گھروں سے نکال دیا گیا ہے۔ اور انہیں بے گھر کر دیا گیا ہے۔ لیکن بلاوجہ جنگ نہیں لڑنی چاہیے۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ جنگ کرنے والے گروہوں کو قابو میں نہ رکھے تو' خانقاہیں' گرجا' یہودیوں کے معبد اور مسجدیں "جن میں اللہ تعالیٰ کا کثرت سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام لیا جاتا ہے سب مسمار کر ڈالی جائیں۔" جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانیں قربان کریں گے۔ وہ شہادت کا درجہ پائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں انعامات سے نوازے گا۔

مسلمانوں سے فرمایا گیا ہے کہ ہر امت کے لیے عبادت کے طریقے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ جن کی وہ پیروی کرتے ہیں۔ تاکید فرمائی گئی ہے کہ ان سے جھگڑا نہ کریں اور اگر وہ لوگ مسلمانوں سے بحث کریں تو ان سے کہہ دیا جائے کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ان کے لیے کیا بہتر ہے۔ جو اختلاف دونوں میں موجود ہے۔ اُس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

سورہ : ۲۲

۱۔ لوگو' اپنے رب کے غضب سے بچو' حقیقت یہ ہے کہ قیامت کا زلزلہ بڑی (ہولناک) چیز ہے۔

۲۔ جس روز تم اسے دیکھو گے' حال یہ ہو گا کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے سے غافل ہو جائے گی۔ ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا۔ اور لوگ تم کو مدہوش نظر آئیں گے حالانکہ وہ نشے میں نہ ہوں گے' بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہی کچھ ایسا سخت ہو گا۔

۳۔ (پھر بھی) بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بحثیں کرتے ہیں۔ اور ہر شیطان سرکش کی پیروی کرتے ہیں۔

۵۔ لوگو' اگر تمہیں موت کے بعد کی زندگی کے بارے میں کچھ شک ہے تو تمہیں معلوم ہے' پھر گوشت کی بوٹی سے جو شکل والی بھی ہوتی ہے اور بے شکل بھی۔ (یہ ہم اس لیے بتا رہے ہیں) تاکہ تم پر حقیقت واضح کریں۔ ہم جس نطفے کو چاہتے ہیں ایک وقت خاص تک رحموں میں ٹھہرائے رکھتے ہیں۔ پھر تم کو ایک بچے کی صورت میں نکال لاتے ہیں۔ (پھر تمہاری پرورش کرتے ہیں) تاکہ تم اپنی پوری جوانی کو پہنچو ۔ اور تم میں سے کوئی پہلے ہی واپس بلا لیا جاتا ہے اور کوئی بدترین عمر کی طرف پھیر دیا جاتا ہے تاکہ سب کچھ جاننے کے بعد پھر کچھ نہ جانے۔ (بالکل اسی طرح جیسے) تم دیکھتے ہو کہ زمین سوکھی پڑی ہے پھر جہاں ہم نے مینہ برسایا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یکایک وہ پھبک اٹھی اور پھول گئی اور اُس نے ہر قسم کی خوش منظر نباتات اگلنی شروع کر دی۔

۱۱۔ اور لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو کنارے پر رہ کر اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتا ہے۔ اگر فائدہ ہوا تو مطمئن ہو گیا اور جو کوئی مصیبت آ گئی تو الٹا پھر گیا۔ اُس کی دنیا بھی گئی اور آخرت بھی۔

۱۲۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کو پکارتا ہے جو نہ اُس کو نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ فائدہ' یہ ہے گمراہی کی انتہا۔

۱۷۔ جو لوگ ایمان لائے' اور جو یہودی ہوئے اور صابئ اور نصاریٰ اور مجوسی اور جن لوگوں نے شرک کیا' ان سب کے درمیان اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فیصلہ کر دے گا۔

۳۴۔ ہر امت کے لیے ہم نے قربانی کا ایک قاعدہ مقرر کر دیا ہے تاکہ (اس امت کے لوگ) ان جانوروں پر اللہ تعالیٰ کا نام لیں جو اس نے انہیں بخشے ہیں۔ پس تمہارا رب ایک ہی رب ہے۔ اسی کے تم مطیع اور فرماں بردار بنو۔

۳۷۔ نہ ان (جانوروں) کے گوشت اللہ تعالیٰ کو پہنچتے ہیں نہ خون مگر اس کو تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے اس نے ان (جانوروں) کو تمہارے لیے اس طرح مسخر کیا ہے تاکہ اس کی بخشی ہوئی ہدایت پر تم اس کی تکبیر کرو۔ اور اے نبی بشارت دے دو نیکو کار لوگوں کو۔

۳۹۔ اجازت دے دی گئی ان لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی جا رہی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔

۴۰۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے صرف اس قصور پر کہ وہ کہتے تھے "ہمارا رب اللہ ہے" اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرتا رہے تو خانقاہیں اور گرجا اور معبد اور مسجدیں جن میں اللہ تعالیٰ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے سب مسمار کر ڈالی جائیں۔ اللہ تعالیٰ ضرور ان لوگوں کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ بڑا طاقتور اور زبردست ہے۔

۶۷۔ ہر اُمت نے ایک طریق عبادت مقرر کیا ہے جس کی وہ پیروی کرتے ہیں پس اے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد وہ اس معاملے میں تم سے جھگڑا نہ کریں۔ تم اپنے رب کی طرف دعوت دو (کیونکہ) یقیناً تم سیدھے راستے پر ہو۔

۶۸۔ اگر وہ تم سے جھگڑا کریں تو کہہ دو "جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہے۔"

۶۹۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تمہارے درمیان ان سب باتوں کا فیصلہ کر دے گا جن میں تم اختلاف کرتے رہے ہو۔

۷۳۔ جن معبودوں کو تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ سب مل کر ایک مکھی بھی پیدا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے' بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اسے چھڑا نہیں سکتے۔ مدد چاہنے والے بھی کمزور اور جن سے مدد چاہی جاتی ہے وہ بھی کمزور۔

۷۷۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو رکوع کرو اور سجدہ کرو' اپنے رب کی بندگی کرو' نیک کام کرو شاید کہ تم کو فلاح نصیب ہو۔

۷۸۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے (اے محمد) تمہیں اپنے کام کے لیے چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔ قائم ہو جاؤ اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ۔ پس نماز قائم کرو' زکوٰۃ دو' اور اللہ تعالیٰ سے وابستہ ہو جاؤ۔ وہ ہے تمہارا مولیٰ بہت ہی اچھا ہے وہ مولیٰ اور بہت ہی اچھا ہے وہ مددگار۔

۲۳... سورۃ المومنون

(تعداد آیات ۱۱۸)

اس سورہ میں دین اسلام کے ضروری اور لازمی فرائض کا ذکر کیا گیا ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ظلم و ستم کے سائے میں بھی مسلمان ان فرائض کو کس طرح ادا کریں۔ دوسروں کے ساتھ عجز و انکسار سے پیش آنا چاہیے۔ غیر ضروری باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ خیرات کرنی چاہیے۔ ناجائز جنسی تعلقات سے بچنا چاہیے سوائے ان کے جن کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجازت دی گئی ہے۔ اپنے وعدوں کو دیانت داری سے پورا کرنا چاہیے۔ اور عبادات میں مستعدر رہنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو نطفے سے تخلیق فرمایا۔ اس طرح وہ پیدا ہوتا ہے۔ زندگی کے مقررہ دن پورے کرتا ہے اور موت کی نیند سو جاتا ہے۔ روز قیامت اس کو دوبارہ اٹھایا جائے گا۔ انسان کی مادی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے کئی سہولتیں اور وسائل پیدا کیے ہیں اور پیغمبروں کو بھیجا تاکہ ان کی رہنمائی میں انسان روحانی رفعتیں حاصل کر سکے۔ سیدنا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ کے راستے کی طرف بلایا لیکن وہ لوگ یہ سوچ کر ایمان نہیں لائے کہ سیدنا نوح علیہ السلام "آسیب زدہ" ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا نوح علیہ السلام سے فرمایا کہ اپنی نبوت کے ثبوت کے لیے :

> "ہماری نگرانی میں اور ہماری ہدایت کے مطابق کشتی تیار کر۔ اور پھر جب ہمارا حکم آجائے اور تنور ابل پڑے تو ہر قسم کے جانوروں کا ایک ایک جوڑا لے کر اس میں سوار ہو جا۔ اپنے اہل و عیال کو بھی ساتھ لے سوائے ان کے جن کے خلاف فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور ظالموں کے معاملے میں مجھ سے کچھ نہ کہنا (سفارش نہ کرنا کیونکہ) یہ اب غرق ہونے والے ہیں۔" (۲۷ : ۲۳)

سیدنا نوح علیہ السلام کے بعد ایک اور نبی بھیجے گئے پھر بھی منکروں نے ایمان لانے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ دنیوی زندگی کے علاوہ دوسری کوئی حقیقت نہیں۔ آخرکار ایک آندھی نے انہیں دبوچ لیا اور وہ کوڑا کرکٹ میں تبدیل ہو گئے۔

پھر ایک کے بعد ایک رسول بھیجے گئے۔ لیکن تمام قوموں نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام ' سیدنا ہارون علیہ السلام اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے واقعات انجام کار منکروں کی تباہی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ وہ اپنے انجام کو پہنچنے کے بعد ہی سمجھ پائے کہ بدی کبھی کامیاب نہیں ہوتی۔ انبیاء کا ایک سلسلہ بن گیا جو ایک کے بعد ایک آتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اعلان کرتے رہے۔ اور لوگوں کو اس کی نعمتوں کی یاد دہانی کراتے رہے۔ ان تمام انبیا نے ایک ہی پیغام حق کی تبلیغ کی لیکن ان کی امتیں راستے سے بھٹک گئیں اور کئی فرقوں میں تقسیم ہو گئیں۔

اسی لیے مسلمانوں کو تاکید کی گئی کہ وہ پیغمبروں پر ایمان لائیں اور ان کی پیروی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں۔ اور تقویٰ و پرہیزگاری سے کام لیں اور بدی سے بچیں اور حرص و ہوس میں نہ پڑیں' چاہے وہ کتنی ہی بڑی چیز کے لیے ہو۔ جب حساب لیا جائے گا تو نیکیوں پر انعام ملیں گے اور بدکاروں کو دوزخ میں جھونک دیا جائے گا۔

سورہ : ۲۳

۵۱۔ اے پیغمبرو' کھاؤ پاک چیزیں اور عمل کرو صالح' تم جو کچھ بھی کرتے ہو' میں اس کو خوب جانتا ہوں۔

۵۲۔ اور یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں' پس مجھ ہی سے ڈرو۔

۵۳۔ مگر بعد میں لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکرے ٹکڑے کر لیا۔ ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے وہ اُسی میں مگن ہے۔

۵۴۔ اچھا' تو چھوڑو انہیں' ڈوبے رہیں اپنی غفلت میں ایک وقت خاص تک۔

۵۵۔ کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جو انہیں مال و اولاد سے مدد دیتے جا رہے ہیں۔

۵۶۔ تو گویا (ہم) انہیں بھلائیاں دینے میں سرگرم ہیں؟ اصل معاملے کا انہیں شعور نہیں ہے۔

۵۷۔ بھلائیوں کی طرف دوڑنے والے اور سبقت کر کے انہیں پالینے والے تو وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے خوف سے ڈرے رہتے ہیں۔

۵۸۔ اور جو اپنے رب کی آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

۵۹۔ اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔

۶۰۔ اور جن کا حال یہ ہے کہ (خیرات دیتے ہیں اور جو کچھ بھی دیتے ہیں اور ان کے دل اس خیال سے کانپتے ہیں کہ ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے۔

۶۲۔ کسی شخص کو ہم اس کی مقدرت سے زیادہ کی تکلیف نہیں دیتے۔ ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو ہر ایک کا حال ٹھیک ٹھیک بتا دینے والی ہے اور لوگوں پر ظلم بہرحال نہیں کیا جائے گا۔

۷۸۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی تو ہے جس نے تمہیں سننے اور دیکھنے کی قوتیں دیں اور سوچنے کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دل دیئے۔ مگر تم لوگ کم ہی شکر گزار ہوتے ہو۔

۷۹۔ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا (یعنی تمہاری تعداد میں اضافہ کیا) اور اسی کی طرف تم سمیٹے جاؤ گے۔

۹۱۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کو اپنی اولاد نہیں بنایا ہے' اور کوئی دوسرا رب اس کے ساتھ نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر رب اپنی خلق کو لے کر الگ ہو جاتا پھر وہ ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتے۔ پاک ہے اللہ تعالیٰ ان باتوں سے جو یہ لوگ بنا رہے ہیں۔

۲۴...سورۃ النور

(تعداد آیات ۶۴)

اس سورہ میں معاشرے کی اصلاح پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ خصوصاً مرد و زن کے تعلقات پر بہتان تراشی کے تعلق سے رہنمائی فرمائی گئی ہے۔ یہاں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر لگائی گئی تہمت کا حوالہ دیا گیا ہے۔ ایک سفر میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رفع حاجت کے لیے گئیں اور جب آپ واپس آ رہی تھیں تو پتا چلا کہ آپ کا ہار کہیں گر گیا ہے۔ آپ ہار کی تلاش میں واپس گئیں۔ اس دوران مسلمانوں کا قافلہ روانہ ہو گیا۔ اور کسی کو پتا ہی نہیں چلا کہ آپ اپنے محمل میں موجود نہیں تھیں۔ ہودہ اٹھانے والوں نے سمجھا کہ آپ اس میں بیٹھ چکی ہیں۔ اس لیے ہودے کو اونٹ پر رکھ کر چل دیئے۔ جب آپ واپس لوٹیں تو کارواں واپس لوٹ آئیں گے" یہ سمجھ کر آپ وہیں انتظار کرنے لگیں۔

سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ کے ذمہ یہ کام سونپا گیا تھا کہ کارواں کی روانگی کے بعد تحقیق کر لیں کہ کوئی چیز چھوٹ تو نہیں گئی۔ وہ پڑاؤ کی جگہ کا معائنہ کر رہے تھے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نظر آئیں۔ ان کی درخواست پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان کے ساتھ کارواں تک پہنچ گئیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مخالفین نے اس بات کا بتنگڑ بنا دیا اور آپ کے پاکیزہ کردار پر بہتان تراشی کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ بھی اس افواہ سے بہت آزردہ ہوئے۔ کچھ دنوں تک آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بات نہیں کی۔ جس کی وجہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہت تکلیف پہنچی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برات فرمائی اور آپ کی پاک دامنی کا یقین دلایا۔ اس کے ساتھ زانی کے لیے سزا اور پاک دامن عورتوں پر بے جا بہتان تراشی کے لیے سخت سزائیں مقرر فرمائی گئیں۔

"زانیہ عورت اور زانی مرد، دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔"
(۲ : ۲۴)

"لیکن جو لوگ پاک دامن عورتوں پر جھوٹ تہمت لگائیں اور اپنی بہتان تراشی کے ثبوت میں چار گواہ نہ پیش کریں تو وہ بھی گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو اسی (۸۰) کوڑے مارے جائیں۔" (۴ : ۲۴)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے خلاف ایسی بے بنیاد افواہیں پھیلانے والے مسلمانوں کو تنبیہہ کی گئی کہ ان کے اس غلط رویئے کی وجہ سے انہیں اس دنیا میں بھی سزا ملے گی اور آخرت میں بھی۔

خلوت بھی انسانی زندگی کا ایک اہم پہلو ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے کہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کے گھر میں اجازت کے بغیر داخل نہیں ہونا چاہیے۔ روزمرہ تعلقات میں وقار اور آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔ بات کرتے ہوئے اپنی نظریں نیچی رکھنی چاہیے اور برتاؤ عاجزانہ ہونا چاہیے۔ عورتوں کو خاص طور سے ہدایت فرمائی گئی ہے وہ اپنی شخصیت کی اور اپنے زیورات کی نمائش نہ کریں اور اپنے جسم کو ڈھک کر رکھیں۔ جو لوگ شادی کرنے کے وسائل سے محروم ہیں وہ اپنے کردار کو پاک اور بے داغ رکھیں۔ اور اس وقت تک صبر کریں جب تک اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے انہیں یہ وسائل عطا نہیں کر دیتا۔ جسم فروشی کی سخت ممانعت کی گئی اور اسے گناہ قرار دیا گیا۔ اہل ایمان کو تاکید فرمائی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کریں اور اس کے رسول کا حکم مانیں۔ کھوٹ انہیں لوگوں میں ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی کوئی غلطی نہیں ہے کیونکہ ان کا کام صرف دین کی تبلیغ کرنا ہے نہ کہ زبردستی لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کرنا۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ : ۲۴

۱۹۔ جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں کے گروہ میں فحاشی پھیلے وہ دنیا اور آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

۲۱۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو' شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ اس کی پیروی کوئی کرے گا تو وہ اسے فحش اور بدی ہی کا حکم دے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا رحم و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی پاک نہ ہو سکتا۔ مگر اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے' اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

۲۲۔ تم میں سے جو لوگ صاحب مقدرت ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھا بیٹھیں کہ اپنے رشتہ دار' مسکین اور مہاجر فی سبیل اللہ تعالیٰ لوگوں کی مدد نہ کریں گے انہیں معاف کر دینا چاہیے اور درگزر کرنا چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے اور اللہ تعالیٰ کی صفت یہ کہ وہ غفور اور رحیم ہے۔

۲۳۔ جو لوگ پاک دامن' بے خبر' مومن عورتوں پر تہمتیں لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

۲۴۔ وہ اس دن قیامت کو بھول نہ جائیں جب کہ ان کی اپنی زبانیں اور ان کے اپنے ہاتھ پاؤں ان کے کرتوتوں کی گواہی دیں گے۔

۲۷۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو' اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ (اس) گھر والوں کی رضا نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ بھیج لو۔ یہی طریقہ تمہارے لیے بہتر ہے' توقع ہے کہ تم اس کا خیال رکھو گے۔

۳۰۔ اے محمد (ﷺ) مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے' جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے باخبر رہتا ہے۔

۳۱۔ اور اے نبی' مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں' اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں' اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں بجز اس کے جو خود ظاہر ہو جائے۔ اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۳۔ اور جو لوگ نکاح کا موقع نہ پائیں (یا استطاعت نہ رکھتے ہوں) انہیں چاہیے کہ عفت مآبی اختیار کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے۔

۴۱۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہے ہیں؟ وہ سب جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہ پرندے جو پر پھیلائے اڑ رہے ہیں؟ ہر ایک اپنی نماز اور تسبیح کا طریقہ جانتا ہے اور یہ سب جو کچھ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے باخبر رہتا ہے۔

۴۳۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ بادل کو آہستہ آہستہ چلاتا ہے۔ پھر اس کے ٹکڑوں کو باہم جوڑتا ہے۔ پھر اسے سمیٹ کر ایک کثیف ابر بنا دیتا ہے' پھر تم دیکھتے ہو کہ اس کے خول میں سے بارش کے قطرے ٹپکتے چلے آتے ہیں۔ اور وہ آسمان سے' ان پہاڑوں کی بدولت جو اس میں بلند ہیں اولے برساتا ہے۔ پھر جسے چاہتا ہے ان سے نقصان پہنچاتا ہے اور جسے چاہتا ان سے بچا لیتا ہے۔ اس کی بجلی کی چمک نگاہوں کو خیرہ کیے دیتی ہے۔

۴۴۔ رات اور دن کا الٹ پھیر اللہ تعالیٰ ہی کر رہا ہے۔ اس میں ایک سبق ہے آنکھوں والوں کے لیے۔

۴۵۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار ایک طرح کے پانی سے پیدا کیا' کوئی پیٹ کے بل چل رہا ہے تو کوئی دو ٹانگوں پر اور کوئی چار ٹانگوں پر۔ جو کچھ وہ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۴۶۔ ہم نے صاف صاف حقیقت بتانے والی آیات نازل کر دی ہیں' آگے صراط مستقیم کی طرف ہدایت اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔

۲۵... سورۃ الفرقان

(تعداد آیات ۷۷)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ صلاحیت عطا فرمائی کہ خیر و شر میں تمیز کر سکے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اس لیے معبوث فرمایا کہ آپ ﷺ لوگوں کو خیر کے راستے کی طرف دعوت دیں۔ لیکن منکرین مکہ آپ ﷺ کے مذاق اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیسا رسول ہے جو عام انسانوں کی طرح کھانا کھاتا ہے۔ اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔ جس کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ کوئی خزانہ عطا کیا گیا ہے نہ محل اور نہ ہی باغ پھر ایسے شخص کی پیروی ہم کیسے کر سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو صبر کی تلقین کرتا ہے۔ اور یاد دہانی فرماتا ہے کہ پہلے گزرے ہوئے انبیاء بھی کھانا کھاتے تھے۔ ان انبیاء میں سے ہر ایک کو اس آزمائش سے گزرنا پڑا ہے۔ اس لیے محمد مصطفیٰ ﷺ بھی اس آزمائش سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔

ہر زمانے میں منکرین کی جانب سے ثبوت کے انکار کی ایک مشترکہ وجہ یہ تھی کہ وہ سوال کرتے تھے۔ ''اللہ تعالیٰ ان کے سامنے ظاہر کیوں نہیں ہوا؟ اس نے ان ہی کی طرح کے ایک عام انسان کو منصب رسالت کیوں عطا کیا؟'' وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے طریقوں کو نہیں جانتے تھے نہ ہی وہ معجزہ تخلیق کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ حالانکہ ان کے سامنے یہ ایک کھلی حقیقت تھی۔ ان لوگوں کا غرور اور جھوٹی شان اس بات کی اجازت ہی نہیں دیتی تھی کہ وہ روز کے معمولات کی طرف متوجہ ہوتے کہ ہر روز سورج طلوع ہوتا ہے۔ ہر رات آسمان پر چاند اور ستاروں کی محفل آراستہ ہوتی ہے۔ دن رات میں اور رات پھر دن میں تبدیل ہوتے ہیں۔ ہوائیں چلتی ہیں۔ بارش ہوتی ہے۔ یہ تمام اللہ تعالیٰ کی عظمت کی کھلی نشانیاں ہیں۔ روز حشر یہ لوگ اپنے کفر پر پچھتائیں گے اور اپنے گناہوں کی سزا بھگتیں گے۔

سورۃ : ۲۵

۱۔　نہایت متبرک ہے وہ جس نے یہ فرقان اپنے بندے پر نازل کیا تاکہ سارے جہان والوں کے لیے نذیر ہو۔

۳۔　لوگوں نے اسے چھوڑ کر ایسے معبود بنا لیے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہیں کرتے بلکہ خود پیدا کیے جاتے ہیں۔ وہ خود اپنے لیے بھی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتے۔ جو نہ مار سکتے ہیں اور نہ جلا سکتے ہیں۔

۳۔　اے محمد (ﷺ) تم سے پہلے جو رسول بھی ہم نے بھیجے تھے وہ سب بھی کھانا کھانے والے اور بازاروں میں چلنے پھرنے والے لوگ ہی تھے۔ دراصل ہم نے تم لوگوں کو ایک دوسرے کے لیے آزمائش کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ کیا تم صبر کرتے ہو؟ تمہارا رب سب کچھ دیکھتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۳۔ رحمان کے (اصلی) بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں اور جاہل ان کے منہ لگیں تو کہہ دیتے ہیں کہ تم پر سلام۔

۶۸۔ جو (لوگ) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے' اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق ہلاک نہیں کرتے اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں وہ سزا نہیں پائیں گے۔

۶۹۔ یہ کام جو کرے وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔ قیامت کے روز اس کو مکرر عذاب دیا جائے گا۔ اور اسی میں وہ ہمیشہ ذلت کے ساتھ پڑا رہے گا۔

۷۰۔ یہ کہ کوئی (ان گناہوں کے بعد) توبہ کر چکا ہو اور ایمان لا کر عمل صالح کرنے لگا ہو۔ ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے۔ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔

۷۲۔ (اور رحمان کے بندے وہ ہیں) جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہو جائے تو شریف آدمیوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔

۷۵۔ یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے صبر کا پھل منزل بلند کی شکل میں پائیں گے۔ آداب و تسلیمات سے ان کا استقبال ہو گا۔

۷۶۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہیں گے۔ کیا ہی اچھا ہے وہ مستقر اور وہ مقام۔

۲۶---سورۃ الشعراء

(تعداد آیات ۲۲۷)

اس سورہ میں مختلف انبیاء مثلاً سیدنا نوح علیہ السلام' سیدنا ابراہیم علیہ السلام' سیدنا ہود علیہ السلام' سیدنا شعیب علیہ السلام اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے مختلف واقعات کو دہرایا گیا ہے۔ اور اس غلبہ کا یقین دلایا گیا ہے جو بالآخر کار ثواب کو گناہ پر اور خیر کو شر پر حاصل ہو گا۔ یہ یقین بھی دلایا گیا ہے کہ شدید ترین بحرانی حالات میں بھی الوہی قوت ناقابل تسخیر ہوتی ہے۔ اس بات کی وضاحت بھی کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کی تبلیغ اور دینی تحریک کے کام میں اس کے پیغمبروں کو بے شمار مصیبتوں اور دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ جس طرح فرعون' سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی روحانی طاقت کے سامنے بے بس تھا۔ اسی طرح باطل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی حق کے سامنے بے بس ہو جاتا ہے۔ جس طرح سیدنا نوح علیہ السلام کے پیغام کا انکار کرنے والے سیلاب سے تباہ و برباد ہو گئے۔ جس طرح بت پرستی کے خلاف سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی بات نہ ماننے والے بکھر گئے۔ اسی طرح تمام بدکار بھی اپنے انجام بد کو پہنچیں گے۔ اہل ایمان کو خبردار کیا گیا ہے کہ روحانی بلندی کے آگے مادی شان و شوکت کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ سیدنا صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو بدعہدی اور بیوفائی کے خوفناک انجام سے آگاہ کیا۔ سیدنا لوط علیہ السلام نے منکروں کو مرد پرستی سے باز آجانے کی تاکید کی جس کے وہ لوگ عادی تھے۔ لیکن لوگوں نے آپ علیہ السلام کی نصیحت ماننے سے انکار کر دیا اور اس کا خمیازہ ان کو اپنی جانیں گنوا کر بھگتنا پڑا۔ سیدنا شعیب نے ناپ تول میں بے ایمانی کرنے سے منع فرمایا لیکن بے ایمان لوگ نہیں مانے اور ان کو آندھی نے تباہ کر دیا۔

اسی طرح سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے احکام کے تحت لوگوں کو پیغام حق سنایا تو بت پرستوں نے اور خاص کر آپ ﷺ کے اپنے قبیلے قریش کے لوگوں نے آپ ﷺ کا مذاق اڑایا۔ انہوں نے آپ ﷺ کے پیروؤں پر ظلم و ستم ڈھائے اور بری طرح آپ کے پیچھے پڑ گئے۔ اور ہجرت پر مجبور کر دیا۔ لیکن انجام کار وہی لوگ پچھتانے پر مجبور ہو گئے۔ گذشتہ رسولوں پر نازل شدہ کتابوں میں آپ کی رسالت کی پیشگوئیاں آچکی تھیں۔ لیکن بنی اسرائیل کے عالم و فاضل لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی الوہی دینی تحریک پر کوئی توجہ نہیں دی۔ حالانکہ وہ لوگ جانتے تھے کہ ان کے صحیفوں میں نبی اکرم ﷺ کی آمد کا ذکر موجود ہے۔ ان کو بھی اس لاپرواہی کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ رسول اللہ ﷺ کے رشتے داروں سمیت مکہ کے تمام بت پرستوں نے پیغام الٰہی کو مان لینے سے انکار کر دیا۔ اور وہ لوگ اپنی جھوٹی شان و شوکت پر اڑے رہے اور دروغ اور کذب کا سہارا لیا۔ جہاں تک ان شاعروں کا سوال ہے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دینی مشن کا مذاق اڑایا تو یقیناً وہ بدکار لوگ ہیں۔ وہ جو کہتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے اور وادیوں میں آوارہ گھومتے رہتے ہیں۔ انجام کار تمام ظالم لوگ ختم کر دیئے جائیں گے۔

سورہ : ۲۶

۲۲۱۔ لوگو، کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترا کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۲۲۔ وہ ہر جعل ساز بدکار پر اترا کرتے ہیں۔

۲۲۳۔ سنی سنائی باتیں کانوں میں پھونکتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔

۲۲۴۔ رہے شعرا تو ان کے پیچھے بہکے ہوئے لوگ چلا کرتے ہیں۔

۲۲۵۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے ہیں۔

۲۲۶۔ اور ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں ہیں۔

۲۲۷۔ جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کیے اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا اور جب ان پر ظلم کیا گیا تو صرف بدلہ لے لیا۔ اور ظلم کرنے والوں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا وہ کس انجام سے دوچار ہوتے ہیں۔

۲۷...سورۃ النمل (چیونٹی)

(تعداد آیات ۹۳)

اس سورہ میں وحی کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ جو لوگ اللہ کے الہامات کو مان لیتے ہیں۔ اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہی فلاح پاتے ہیں۔ جو لوگ آخرت سے بے نیاز ہو جاتے ہیں وہ نفس کے غلام ہو جاتے ہیں۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کی تصویر کشی بہت ہی متاثر کن انداز میں کی گئی ہے۔ یہ معجزات اس لیے دکھائے گئے تھے کہ فرعون مصر اور اس کے سردار سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پیغام کو مان لیں لیکن وہ اپنے انکار پر اٹل رہے۔ اور بالآخر دریا کی طغیانی میں بہا دیئے گئے۔ ملکہ سبا قریش مکہ کے مقابلے میں کہیں زیادہ جاہ و حشمت اور قوت و طاقت کی مالک تھی۔ لیکن سیدنا سلیمان علیہ السلام نے جب اس کو سورج کی پرستش ترک کرنے اور اللہ کی اطاعت قبول کرنے کی دعوت دی تو اس نے حق کو تسلیم کر لیا اور باطل کو چھوڑ دیا۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام کے بے پناہ تدبر اور ملکہ سبا کے نفیس ترین کردار کا ذکر کیا گیا ہے۔ جنھوں نے حق ظاہر ہوتے ہی سیدنا سلیمان علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا۔

سیدنا صالح علیہ السلام نے قوم ثمود کو اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت کی دعوت دی تو ایک گروہ ان کا دشمن بن گیا۔ ان مخالفین میں نو (۹) طاقتور سردار تھے۔ ان سرداروں نے سیدنا صالح علیہ السلام کے قتل کا خفیہ منصوبہ بنایا۔ سیدنا صالح سب کچھ جان کر بھی کمال تدبر سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ظاہر کرتے رہے کہ وہ اس منصوبے سے ناواقف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا صالح علیہ السلام کی مدد فرمائی اور اس سے پہلے ہی ثمود پر اپنا عذاب نازل کر کے انہیں تباہ کر دیا۔ سیدنا لوط علیہ السلام نے جب دیکھا کہ ان کی قوم کے لوگ شہوت رانی کے لیے عورتوں کی بجائے مردوں کے پاس جاتے ہیں تو اس عمل پر اپنی بیزاری کا اظہار کیا اور اس گناہ کی سخت سزا اور خوفناک انجام سے آگاہ کیا۔ لیکن ان لوگوں نے آپ کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں نیست و نابود کر دیا۔

سورہ : ۲۷

۵۹۔ (اے محمد ﷺ) کہو' حمد ہے اللہ کے لیے اور سلام اس کے ان بندوں پر جنہیں اس نے برگزیدہ کیا۔
(ان سے پوچھو) اللہ بہتر ہے یا وہ معبود جنہیں یہ لوگ اس کا شریک بنا رہے ہیں۔

۶۰۔ بھلا وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لیے آسمان سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعہ سے وہ خوشنما باغ اگائے جن کے درختوں کا اگانا تمہارے بس میں نہ تھا۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا ہے بھی (ان کاموں میں شریک) ہے؟ (نہیں) بلکہ یہی لوگ راہ راست سے ہٹ کر چلے جا رہے ہیں۔

۶۲۔ کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جب کہ وہ اسے پکارے اور کون اس کی تکلیف رفع کرتا ہے۔ اور کون ہے جو تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا بھی (یہ کام کرنے والا) ہے؟ تم لوگ کم ہی سوچتے ہو۔

۶۳۔ اور وہ کون ہے جو خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں تم کو راستہ دکھاتا ہے اور کون اپنی رحمت کے آگے ہواؤں کو خوشخبری لے کر بھیجتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا بھی (یہ کام کرتا) ہے؟ بہت بالا و برتر ہے اللہ اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔

۶۴۔ اور وہ کون ہے جو خلق کی ابتدا کرتا ہے اور پھر اس کا اعادہ کرتا ہے؟ اور کون ہے تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی خدا بھی (ان کاموں میں حصہ دار) ہے؟ کہو کہ لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۵۔ ان سے کہو، اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب کا علم نہیں رکھتا اور وہ نہیں جانتے کہ کب وہ اُٹھائے جائیں گے۔

۶۶۔ بلکہ آخرت کا تو علم ہی ان لوگوں سے گم ہو گیا ہے۔ بلکہ یہ اس کی طرف سے شک کرتے ہیں یہ اس (آخرت) کو دیکھنے سے اندھے ہو گئے ہیں۔

۸۸۔ آج تو پہاڑوں کو دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خوب جمے ہوئے ہیں۔ مگر اس وقت یہ بادلوں کی طرح اڑ رہے ہوں گے۔ یہ اللہ کی قدرت کا کرشمہ ہو گا۔ جس نے ہر چیز کو حکمت کے ساتھ استوار کیا ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ تم لوگ کیا کرتے ہو۔

۸۹۔ جو شخص بھلائی لے کر آئے گا اسے اس سے زیادہ بہتر صلہ ملے گا اور ایسے لوگ اس دن کے ہول سے محفوظ ہوں گے۔

۲۸--- سورۃ القصص

(تعداد آیات ۸۸)

اس سورہ میں فرعون کے اس منصوبے کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جس کی مدد سے وہ بنی اسرائیل کی نسل کو ختم کر دینا چاہتا تھا۔ فرعون نے یہ حکم جاری کر دیا تھا کہ بنی اسرائیل کے ہاں پیدا ہونے والے نوزائیدہ لڑکوں کو قتل کر دیا جائے اور صرف لڑکیوں کو چھوڑا جائے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ آپ کو ایک ٹوکری میں رکھ کر دریا میں چھوڑ دیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابجائی کی۔ اس طرح اس ٹوکری کو کچھ لوگوں نے نکال کر سیدنا موسیٰ کو ملکہ مصر کی خدمت میں پہنچا دیا۔ سیدنا موسیٰ کی والدہ نے فرعون سے درخواست کی کہ بچے کی نگہداشت کے لیے انہیں محل میں رہنے کی اجازت دی جائے۔ جس کو فرعون نے منظور کر لیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو اپنے بچے کے قریب رہنے کا موقع عطا فرمایا۔ ملکہ کی نگرانی میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی پرورش شاہی محل میں ہوتی رہی۔

جب موسیٰ علیہ السلام بڑے ہو گئے تو انہوں نے دیکھا کہ دو آدمی آپس میں لڑ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک نے آپ کو مدد کے لیے پکارا۔ آپ کے ایک ہی گھونسے نے مخالف کو موت کی نیند سلا دیا۔ سیدنا موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے معافی کی درخواست کی۔ لیکن شہر کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سردار سیدنا موسیٰ کو اس قتل کی سزا دینے پر مصر تھے۔ آپ کے دوست آپ کو مدیان لے گئے۔ جہاں آپ اپنے دشمنوں کے منصوبوں سے محفوظ رہ سکتے تھے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پاکیزہ راستہ دکھانے کی التجا کی۔ مدیان میں آپ نے دیکھا کہ لوگ عورتوں کو اس وقت تک پانی پلانے سے روکے رکھتے ہیں جب تک کہ سب مرد اپنے جانوروں کو پانی نہ پلا لیں۔ عورتوں کے جانوروں کو پانی پلانے کے لیے سیدنا موسیٰ نے بڑی جرات کے ساتھ اپنی خدمات پیش کیں۔ خواتین آپ کی ہمت اور حسن اخلاق سے بہت متاثر ہوئیں اور ان میں سے ایک خاتون نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اپنے والد کی خدمت میں پیش کیا۔ وہ بزرگ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی ہمت اور جذبہ خدمت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے اپنی ایک لڑکی کا نکاح سیدنا موسیٰ سے کر دیا۔ اپنے خسر کے ساتھ دس سال گزارنے کے بعد سیدنا موسیٰ اپنی بیوی اور اپنے خاندان کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا۔ وہاں آپ نے دور ایک آگ جلتی ہوئی دیکھی اور اسی آگ کے حصول کی غرض سے اس طرف روانہ ہو گئے۔ لیکن جب اس جگہ پہنچے تو آپ نے ایک آواز سنی۔

"میں تمہارا رب ہوں۔ سارے جہاں والوں کا مالک اور (حکم دیتا ہوں کہ) پھینک دو اپنی لاٹھی (عصا) کو۔" (القصص : ۳۰ تا ۳۱)

آپ نے اللہ کے حکم پر لاٹھی زمین پر پھینک دی تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ لاٹھی ایک سانپ میں تبدیل ہو گئی۔ سیدنا موسیٰ بہت پریشان ہوئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خوف نہ کھائیں اور سانپ کو ہاتھ میں لے لیں۔ جیسے ہی آپ نے سانپ کو ہاتھ میں لیا وہ پھر لاٹھی میں تبدیل ہو گیا۔ پھر حکم ہوا اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالیں۔ آپ نے ایسا ہی کیا اور جب ہاتھ باہر نکالا تو وہ روشن ہو گیا۔ یہ اس بات کی ضمانت تھی کہ آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکے گا۔ اور یہ کہ آپ کو سوائے اللہ کے کسی اور سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر آپ کو حکم ہوا کہ فرعون اور اس کے سرداروں سے نبرد آزما ہو جائیں اور ان کے ظلم کا خاتمہ کر دیں۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ ان کے بھائی سیدنا ہارون علیہ السلام کو بھی ان کے ساتھ نبوت عطا کی جائے کیونکہ "وہ مجھ سے بہتر خطاب کر سکتے ہیں۔" اللہ تعالیٰ نے ان کی درخواست منظور کر لی۔ پھر دونوں بھائی مصر پہنچے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اطاعت و عبادت کی دعوت دی۔ لیکن اہل مصر نے آپ کو جھڑک دیا۔ اور مشہور کر دیا کہ آپ ایک جادوگر ہیں۔ فرعون نے جب سنا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ کر رہے ہیں تو وہ بہت غضب ناک ہوا اور اعلان کیا کہ (نعوذ باللہ) اللہ کا کوئی وجود نہیں ہے۔ اور وہ خود ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اس نے ایک نہایت اونچا محل تعمیر کرانے کا فیصلہ کیا تاکہ اس پر چڑھ کر وہ "موسیٰ کے اللہ سے بات کر سکے۔" لیکن اس کے سرداروں کے سارے منصوبے اور تمام سازشیں ناکام ہو گئیں۔ اور وہ اپنے لوگوں (حمایتیوں) کے ساتھ دریا میں غرق کر دیا گیا۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر تورات (توریت) نازل کی گئی جو اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر مشتمل کتاب ہے۔ ان کے بعد اسی ایک پیغام حق کو سنانے کے لیے کئی پیغمبر بھیجے گئے اور اب محمد ﷺ اسی پیغام کی تکمیل کے لیے مبعوث فرمائے گئے ہیں۔ آپ کو بھی مخالفت سے بددل نہیں ہونا چاہیے کیونکہ بالآخر حق ہی غالب ہو گا۔ حشر کے دن ہر چیز کا فیصلہ ہو جائے گا۔ منکرین کو ان کی حمایت کی سزا ملے گی اور ایمان لانے والوں کو ان کے اعمال کا منصفانہ انعام عطا فرمایا جائے گا۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں میں قارون انتہائی دولت مند آدمی تھا۔ لیکن اس کو دولت کی فراوانی کا گھمنڈ ہو گیا۔ اور وہ اللہ کے حقوق اور بندوں کی خدمت سے غافل ہو گیا۔ نتیجتاً اس کے محل اور دولت کو اور خود اس کو زمین نگل گئی۔

"اب وہی لوگ جو کل تک اس (قارون) کی منزلت کی تمنا کر رہے تھے۔ کہنے لگے' افسوس ہم بھول گئے تھے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے کشادہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا رزق دیتا ہے۔" (۸۲ : ۲۸)

سورہ : ۲۸

۵۶۔ اے نبی (ﷺ) تم جسے چاہو اسے ہدایت نہیں دے سکتے' مگر اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو ہدایت قبول کرنے والے ہیں۔

۶۰۔ تم لوگوں کو جو کچھ بھی دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی زندگی کا سامان اور اس کی زینت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس سے بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے (کہ تمہارے لیے کیا اچھا ہے۔)

۶۱۔ بھلا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہو اور وہ اسے پانے والا ہو کبھی اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسے ہم نے صرف حیات دنیا کا سرو سامان دے دیا ہو اور پھر وہ قیامت کے روز سزا کے لیے پیش کیے جانے والا ہو۔

۸۳۔ وہ آخرت کا گھر تو ہم ان لوگوں کے لیے مخصوص کر دیں گے جو زمین میں اپنی بڑائی نہیں چاہتے اور نہ فساد کرنا چاہتے ہیں اور انجام کی بھلائی متقین کے لیے ہی ہے۔

۸۴۔ جو بھلائی لے کر آئے گا اس کے لیے اس سے بہتر بھلائی ہے اور جو برائی لے کر آئے تو برائیاں کرنے والوں کو ویسا ہی بدلہ ملے گا جیسے وہ عمل کرتے تھے۔

۸۶۔ اے نبی (ﷺ) یقین جانو کہ جس نے یہ قرآن تم پر فرض کیا ہے وہ تمہیں ایک بہترین انجام کو پہنچانے والا ہے۔ ان لوگوں سے کہہ دو کہ "میرا رب خوب جانتا ہے کہ ہدایت لے کر کون آیا ہے۔ اور کھلی گمراہی میں کون مبتلا ہے۔"

۸۷۔ ایسا کبھی نہ ہونے پائے کہ اللہ تعالیٰ کی آیات جب تم پر نازل ہوں تو کفار تمہیں اس سے باز رکھیں اپنے رب کی طرف دعوت دو اور ہرگز مشرکوں میں شامل نہ ہو۔

۸۸۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے۔ فرماں روائی اسی کی ہے اور اسی کی طرف تم سب پلٹائے جانے والے ہو۔

۲۹۔۔۔سورۃ العنکبوت (مکڑی)

(تعداد آیات ۶۹)

اس سورہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی معنویت اور اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ صرف ایمان لانا کافی نہیں ہے۔ بلکہ نیک اور صالح اعمال بھی ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ اور بندوں کی عبادت کا محتاج نہیں ہے۔ بلکہ بندوں کو اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوشنودی کے لیے اس کے احکامات کی پابندی کرنا چاہیے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ پر بندوں کو مکمل ایمان لانا چاہیے۔ اپنے والدین کے اصرار پر بھی اپنے عقیدے کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر استقلال کے ساتھ ایمان مستحکم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی ان کا ساتھ دیتا ہے۔ جن لوگوں نے سیدنا نوح علیہ السلام اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی بات ماننے سے انکار کر دیا تھا ان کو مٹا دیا گیا۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ان کو خوش حالی عطا فرمائی گئی۔ سیدنا لوط علیہ السلام نے دنیاوی اقتدار و حکومت کو ٹھکرایا اپنی قوم کی بدکاریوں کی مذمت کی اور خود کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو منصب نبوت سے سرفراز فرمایا۔

اسی طرح سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے خاندان میں سے ہی سیدنا اسحاق علیہ السلام اور سیدنا یعقوب علیہ السلام کو منصب نبوت عطا فرمایا گیا۔ ان پر وحی نازل کی گئی اور انہیں یہ حق عطا کیا گیا کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف دعوت دیں۔ سیدنا شعیب علیہ السلام نے لوگوں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور اس کی اطاعت کریں۔ اور اپنے برے اعمال ترک کر دیں۔ لیکن ان لوگوں نے انکار کیا اور زلزلے (ایک خوفناک دھماکے) نے انہیں تباہ کر دیا۔ اسی طرح عاد اور ثمود کے لوگ اپنے تمام علم و ہنر کے باوجود راستے سے بھٹک گئے تھے۔ فرعون ہامان اور قارون بھی اس انجام سے دوچار ہوئے۔ اپنے تکبر کی وجہ سے یہ لوگ خود کو قانون الٰہی سے بالاتر سمجھنے لگے تھے' اسی لیے تباہ و برباد کر دیئے گئے۔

"آخر کار ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ میں پکڑا۔ پھر ان میں سے کسی پر ہم نے پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیجی اور کسی کو غرق کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا۔" (۴۰ : ۲۹)

مگر وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔ منکرین جو گھر بناتے ہیں وہ مکڑی کے جالے کے موافق ہوتا ہے اور سب سے زیادہ کمزور اور ناپائیدار گھر مکڑی کا گھر ہی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رزق دینے والا اور وسائل بہم پہنچانے والا ہے۔ ہر ایک کو اس سے رجوع کرنا چاہیے۔

"ہر متنفس کو موت کا مزا چکھنا ہے۔ پھر تم سب ہماری طرف ہی پلٹا کر لائے جاؤ گے۔" (۵۷ : ۲۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمان لانے والوں کو یقین دلایا گیا ہے کہ ان کے لیے جنت میں گھر محفوظ ہے اور ان کے نیک اعمال ضرور انعام سے نوازے جائیں گے۔

سورہ : ۲۹

۴۔ کیا وہ لوگ جو بری حرکتیں کر رہے ہیں یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ وہ ہم سے بازی لے جائیں گے بڑا غلط حکم ہے جو وہ لگا رہے ہیں۔

۶۔ جو شخص نیکی کے کاموں میں مجاہدہ کرے گا اپنے ہی بھلے کے لیے کرے گا۔ اللہ تعالیٰ یقیناً دنیا جہان والوں سے بے نیاز ہے۔

۷۔ اور جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک اعمال کریں گے ان کی برائیاں ہم ان سے دور کر دیں گے اور انہیں ان کے بہترین اعمال کی جزا دیں گے۔

۸۔ ہم نے انسان کو ہدایت کی ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے لیکن اگر وہ تجھ پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسے معبود کو شریک ٹھہرائے جسے تو (میرے شریک کی حیثیت سے نہیں مانتا تو ان کی اطاعت نہ کر۔ میری ہی طرف تم سب کو پلٹ کر آنا ہے' پھر میں تم کو بتاؤں گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔

۴۵۔ (اے نبی ﷺ) تلاوت کرو اس کتاب کی جو تمہاری طرف وحی کے ذریعے سے بھیجی گئی ہے اور نماز قائم کرو۔ یقیناً نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر اس سے بھی زیادہ بڑی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم لوگ کرتے ہو۔

۴۶۔ اور (اے محمد ﷺ) اہل کتاب سے بحث نہ کرو مگر عمدہ طریقے سے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ان میں سے ظالم ہوں۔ اور کہو ان سے کہ "ہم ایمان لائے ہیں اس چیز پر بھی جو ہماری طرف بھیجی گئی ہے اور اس چیز پر بھی جو تمہاری طرف بھیجی گئی تھی۔ ہمارا رب اور تمہارا رب ایک ہی ہے اور ہم اسی کے مسلم (فرماں بردار) ہیں۔

۶۴۔ اور یہ دنیا کی زندگی کچھ نہیں ہے مگر ایک کھیل اور دل کا بہلاوا۔ اصلی زندگی کا گھر تو دار آخرت ہے کاش یہ لوگ جانتے۔

۶۹۔ جو لوگ ہماری خاطر مجاہدہ کریں گے انہیں ہم اپنے راستے دکھائیں گے اور یقیناً اللہ تعالیٰ نیکو کاروں ہی کے ساتھ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۰... سورۃ الروم

(تعداد آیات ۶۰)

اس سورہ کی ابتدائی آیات قرآن کے کلام الٰہی ہونے کا بین ثبوت ہیں۔ ان میں روم اور ایران (فارس) کی عظیم سلطنتوں کے بارے میں پیشین گوئی کی گئی ہے کہ روم کی فوجیں جو آج شکست کھا رہی ہیں وہ جلد ایرانیوں کو شکست دے دیں گی۔ اور مسلمانوں سے وعدہ کیا گیا ہے کہ وہ فتح یاب ہوں گے یہ دونوں باتیں جو اس وقت ناممکن معلوم ہوتی تھیں بالآخر پوری ہو گئیں۔

"آخر کار جن لوگوں نے برائیاں کی تھیں ان کا انجام بھی برا ہوا۔ چونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا اور ان کا مذاق اڑایا تھا۔" (۱۰ : ۳۰)

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک کام کیے :

"وہ ایک باغ میں شاداں و فرحان رکھے جائیں گے۔" (۱۵ : ۳۰)

اللہ تعالیٰ کی مختلف نشانیوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ رحمان اور رحیم ہے۔ پروردگار عالم نے مرد اور عورت کو مٹی سے بنایا اور ان کو ساری زمین پر پھیلا دیا۔ ان کے دلوں میں محبت اور ہمدردی کے جذبات پیدا فرمائے۔ ان کو جدا جدا زبانیں سکھائیں اور مختلف رنگ و نسل کی حامل قوموں میں تقسیم کر دیا۔ ان تمام کا فرض ہے کہ وہ نیک اعمال پر کاربند رہیں۔ لیکن منکرین دنیا میں فساد پھیلانے میں ہی خوشی محسوس کرتے ہیں' ان کے اعمال کا ایک دن حساب لیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ مخلوق میں توازن بحال فرمائے گا اور ان لوگوں کو تباہ کر دے گا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی سلامتی اور امن میں رخنے پیدا کرتے ہیں۔ اہل ایمان کو صبر سے کام لینا چاہیے اور اللہ تعالیٰ پر اپنے ایمان کو مستحکم رکھنا چاہیے۔ آخرت میں یقیناً وہ انعام کے مستحق قرار دیئے جائیں گے۔ اور جو لوگ غلط کار ہیں وہ اپنے انجام بد سے بچ نہیں سکیں گے۔ جیسے ہی صور پھونکا جائے گا تب ہر آدمی کے اعمال کی جانچ ہو گی۔

حضرت محمد ﷺ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ :

"ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو طرح طرح سے سمجھایا ہے۔ تم خواہ کوئی نشانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے آؤ' جن لوگوں نے ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ وہ یہی کہیں گے کہ تم باطل پر ہو۔ اس طرح ٹھپہ لگا دیتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں پر جو بے علم ہیں۔" (۵۸'۵۹ : ۳۰)

حشر کے روز ان کو اپنی غلطی کا احساس ہو گا اور اس کی سزا انہیں بھگتنا پڑے گی۔

سورہ : ۳۰

۱۰۔ آخر کار جن لوگوں نے برائیاں کی تھیں ان کا انجام بہت برا ہوا' اس لیے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا تھا اور وہ ان کا مذاق اُڑاتے تھے۔

۱۴۔ جس روز وہ ساعت (قیامت) برپا ہو گی' اس دن (سب انسان) الگ گروہوں میں بٹ جائیں گے۔

۱۵۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک اعمال کیے ہیں وہ ایک باغ میں شاداں و فرحاں رکھے جائیں گے۔

۱۶۔ اور جنہوں نے کفر کیا ہے اور ہماری آیات کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا ہے وہ عذاب میں حاضر رکھے جائیں گے۔

۱۷۔ پس تسبیح کرو اللہ تعالیٰ کی جب کہ تم شام کرتے ہو اور جب صبح کرتے ہو۔

۱۸۔ آسمانوں اور زمین میں اسی کے لیے حمد ہے۔ اور (تسبیح کرو اس کی) تیسرے پہر اور جب کہ تم پر ظہر کا وقت آتا ہے۔

۲۰۔ اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر یکایک تم بشر ہو گے (زمین میں) پھیلتے چلے جا رہے ہو۔

۲۱۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

۲۲۔ اور اس کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف ہے۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں دانشمند لوگوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے۔

۲۳۔ اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن کو سونا اور تمہارا اس کے فضل کو تلاش کرنا ہے۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو (غور سے) سنتے ہیں۔

۲۴۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ تمہیں بجلی کی چمک دکھاتا ہے خوف کے ساتھ بھی اور طمع کے ساتھ بھی۔ اور آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اس کے ذریعے سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

۲۵۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں۔ پھر جونہی کہ اس نے تمہیں پکارا، بس ایک ہی پکار میں اچانک تم نکل آؤ گے۔

۲۶۔ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں اس کے بندے ہیں۔ سب کے سب اس کے تابع فرمان ہیں۔

۳۰۔ پس (اے نبی اور نبی کے پیرو) یک سو ہو کر اپنا رخ اس دین کی سمت میں جما دو، قائم ہو جاؤ اس فطرت پر جس پر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ساخت بدلی نہیں جا سکتی۔ یہی بالکل راست اور درست دین ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

۳۱۔ (قائم ہو جاؤ اس بات پر) اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اور ڈرو اس سے اور نماز قائم کرو اور نہ ہو جاؤ ان مشرکین میں سے جنہوں نے اپنا دین الگ بنا لیا ہے۔

۳۷۔ کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی رزق کشادہ کرتا ہے جس کا چاہتا ہے رزق تنگ کرتا ہے یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔

۳۸۔ پس (اے مومن) رشتہ دار کو اس کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو (اس کا حق) یہ طریقہ بہتر ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی چاہتے ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۹۔ جو سود تم دیتے ہو تاکہ لوگوں کے اموال میں شامل ہو کر وہ بڑھ جائے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا' اور جو زکوۃ تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے ارادے سے دیتے ہو' اسی کے دینے والے درحقیقت اپنے مال بڑھاتے ہیں۔

۴۱۔ خشکی میں اور تری میں (جو کچھ) فساد برپا ہو گیا ہے لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے (ہوا ہے) تاکہ مزہ چکھائے ان کو ان کے بعض اعمال کا' شاید کہ وہ باز آئیں۔

۴۷۔ اور ہم نے تم سے پہلے رسولوں کو ان کی قوم کی طرف بھیجا اور وہ ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر آئے۔ پھر جنہوں نے جرم کیا ان سے ہم نے انتقام لیا اور ہم پر یہ حق تھا کہ ہم مومنوں کی مدد کریں۔

۶۰۔ پس (اے نبی ﷺ) صبر کرو' اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے یقیناً وہ آپ کو ہلکا نہ پائیں گے۔

۳۱... سورۃ القمان

(تعداد آیات ۳۴)

اس سورہ میں حضرت لقمان کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔ جنہوں نے اپنے بیٹے کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے عقیدے کی اہمیت سمجھائی اور اس عقیدے پر ایمان لانے کی نصیحت کی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا "شرک بہت بڑا ظلم ہے۔" انہوں نے اپنے بیٹے کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے چاہے وہ جاندار ہو یا بے جان۔ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہی سچا راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تاکید فرماتا ہے اپنے والدین سے اچھا برتاؤ کرو خصوصاً اپنی ماؤں کے ساتھ جنہوں نے ان کو جنم دیا اور ان کو دودھ پلایا۔ لیکن اگر والدین اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک کریں اور اس طرح شرک کے مرتکب ہوں تو ان کا حکم مت مانو۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہی سب سے بڑا قانون ہے۔

لقمان نے اپنے بیٹے کو سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ کے وجود سے انکار نہ کرے اور نیک کام کرے اور گناہوں سے بچتا رہے۔ یہ غلط کام چاہے رائی کے دانے کے برابر چھوٹا ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ غرور نہیں کرنا چاہیے۔ زمین پر اکڑ کے نہ چلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ اللہ تعالیٰ مغرور اور متکبر لوگوں کو پسند نہیں کرتا دھیمے لہجے میں نرمی سے بات کرنے اور عمل میں اعتدال اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ قیامت کے دن نہ باپ اپنے بیٹوں کے کام آسکے گا۔ اور نہ ہی بیٹے باپ کی کوئی مدد کر سکیں گے۔ اس لیے اس دن سے ڈریں۔ اور دنیا کی آسائشیں تم کو ثواب کے کاموں سے غافل نہ کر دیں۔ اور تمہیں چاہیے کہ روز حساب کو نہ بھولیں۔

سورہ : ۳۱

۲۔ یہ کتاب حکیم کی آیات ہیں۔

۳۔ (جو) ہدایت اور رحمت (ہیں) نیکو کار لوگوں کے لیے۔

۴۔ جو نماز قائم کرتے ہیں' زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

۵۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے راہ راست پر ہیں۔

۶۔ اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔

۷۔ اور انسانوں میں ہی سے کوئی ایسا بھی ہے جو کلام دلفریب خرید کر لاتا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے علم کے بغیر بھٹکا دے اور اس راستے کی دعوت کو مذاق میں اڑا دے۔ ایسے لوگوں کے لیے سخت ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

۸۔ البتہ جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں ان کے لیے نعمت بھری جنتیں ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

۱۰۔ اس (اللہ تعالیٰ) نے آسمانوں کو پیدا کیا بغیر ستونوں کے جو تم کو نظر آئیں۔ اس نے زمین میں پہاڑ جما دیئے تاکہ وہ تمہیں لے کر ڈھلک نہ جائیں۔ اس نے ہر طرح کے جانور زمین میں پھیلا دیئے اور آسمان سے پانی برسایا اور زمین میں قسم قسم کی عمدہ چیزیں اُگا دیں۔

۱۱۔ یہ تو ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق' اب ذرا مجھے دکھاؤ ان دوسروں نے کیا پیدا کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ ظالم لوگ صریح گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

۱۴۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ہم نے انسان کو اپنے والدین کا حق پہچاننے کی خود تاکید کی ہے۔ اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے اپنے پیٹ میں رکھا اور دو سال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا دودھ چھوٹنے میں لگے (اسی لیے ہم نے اس کو نصیحت کی کہ) میرا شکر کر اور اپنے والدین کا شکر بجالا۔ میری ہی طرف تجھے پلٹنا ہے۔

۱۵۔ لیکن اگر وہ (والدین) تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ میرے ساتھ تو کسی ایسے کو شریک کرے جسے تو نہیں جانتا۔

۱۶۔ تو ان کی بات ہرگز نہ مان۔ (لیکن پھر بھی) دنیا میں ان کے ساتھ نیک برتاؤ کرتا رہ مگر پیروی اس شخص کے راستے کی کر جس نے میری طرف رجوع کیا ہے۔ پھر تم سب کو پلٹنا میری ہی طرف ہے۔ اس وقت میں بتاؤں گا کہ تم کیسے عمل کرتے رہے ہو۔

۲۲۔ جو شخص اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دے اور عملاً وہ نیک ہو' اس نے فی الواقع ایک بھروسے کے قابل سہارا تھام لیا' اور سارے معاملات کا آخری فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ ہے۔

۲۳۔ اب جو کفر کرتا ہے اس کا کفر تمہیں غم میں مبتلا نہ کرے۔ انہیں پلٹ کر آنا تو ہماری ہی طرف ہے۔ پھر ہم انہیں بتا دیں گے کہ وہ کیا کچھ کر کے آئے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سینوں کے چھپے ہوئے راز تک جانتا ہے۔

۲۴۔ ہم تھوڑی مدت انہیں دنیا میں مزے کرنے کا موقع دے رہے ہیں۔ پھر ان کو بے بس کر کے ایک سخت عذاب کی طرف کھینچ لے جائیں گے۔

۲۷۔ اگر زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ سب کے سب قلم بن جائیں اور سمندر (دوات بن جائے) جسے سات مزید سمندر روشنائی مہیا کریں تب بھی اللہ تعالیٰ کی باتیں (لکھنے سے) ختم نہ ہوں گی۔ بے شک اللہ تعالیٰ زبردست اور حکیم ہے۔

۲۹۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں پروتا ہوا لے آتا ہے اور دن کو رات میں۔ اس نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے۔ سب ایک وقت مقرر تک چلے جا رہے ہیں۔ اور (کیا تم نہیں جانتے کہ جو کچھ بھی تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔

۳۰۔ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے اور اسے چھوڑ کر جن دوسری چیزوں کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ سب باطل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بزرگ و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برتر ہے۔

۳۳۔ لوگو! بچو اپنے رب کے غضب سے اور ڈرو اس دن (حشر) سے جب کہ کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے بدلہ نہ دے گا اور نہ کوئی بیٹا ہی اپنے باپ کی طرف سے کچھ بدلہ چکانے والا ہو گا۔ فی الواقع اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ پس یہ دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکا باز تم کو اللہ تعالیٰ کے معاملے میں دھوکہ دے پائے۔

۳۲۔۔۔ سورۃ السجدۃ

(تعداد آیات ۳۰)

اس سورہ میں ایک بار پھر اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ بلاشک و شبہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ ہی کا کلام ہے اور اس کلام میں کسی انسان کا عمل دخل نہیں ہے۔ اور قرآن حکیم اس لیے نازل فرمایا گیا ہے کہ ایک ایسی قوم کو خبردار کر دیا جائے جو نبوت کے فیض سے محروم تھی اور غفلت میں پڑی ہوئی تھی۔ ان غافل لوگوں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور نیک و صالح اعمال اختیار کریں۔ نبی کا کام تو یہ ہے کہ وہ سیدھا راستہ بتا دے نہ کہ لوگوں کو جبراً اپنا دین اختیار کرنے پر مجبور کرے۔ دین کی تبلیغ اور اس پر ایمان لانے کی تلقین ہی رسول اللہ ﷺ کی ذمے داری ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو "پہلے ہی سے ہر نفس خود کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر عمل پیرا ہونے کا مکلف پاتا۔" لیکن اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو یہ آزادی عطا کر دی ہے کہ چاہے وہ اس پر ایمان لائیں یا انکار کریں لیکن جو لوگ ایمان لانے والے ہیں ان کو آخرت میں یقیناً انعامات سے نوازہ جائے گا۔ اور جو منکر ہیں وہ یقیناً سزا پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ بہت واضح انداز میں فرماتا ہے کہ :

"کیا ایسا ممکن ہو سکتا ہے کہ جو شخص مومن ہو وہ فاسق کی طرح سمجھا جائے؟ یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔" (۱۸ : ۳۲)

حضرت محمد ﷺ کی طرح سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر بھی کتاب نازل کی گئی تھی جو بنی اسرائیل کے لیے ایک ہدایت نامہ تھی۔ اور اسی کتاب کے احکامات پر عمل کر کے بنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسرائیل خوش حال ہو گئے تھے لیکن بعد میں وہ راستے سے بھٹک گئے۔ اور قیامت کے دن یقیناً اللہ تعالیٰ ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کے راستے سے ہٹ کر مختلف راستہ اختیار کر لیا ہے۔

سورہ : ۳۲

۲۔ اس کتاب کی تنزیل بلاشبہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔

۳۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں اے محمد ﷺ کہ تو نے اسے خود گھڑ لیا ہے۔ نہیں (ایسا نہیں ہے)' بلکہ یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے تاکہ تو متنبہ کرے ایک ایسی قوم کو جس کے پاس تجھ سے پہلے متنبہ کرنے والا نہیں آیا۔ شاید کہ وہ ہدایت پا جائیں۔

۴۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور ان ساری چیزوں کو جو ان کے درمیان ہیں چھ دنوں میں پیدا کیا اور اسکے بعد عرش پر جلوہ فرما ہوا۔ اس کے سوا نہ تمہارا کوئی حامی و مددگار ہے اور نہ اس کے آگے کوئی سفارش کرنے والا' پھر کیا تم ہوش میں نہ آؤ گے۔

۵۔ وہ آسمان سے زمین تک دنیا کے معاملات کی تدبیر کرتا ہے اور اس تدبیر کی روداد اوپر اس کے حضور جاتی ہے ایک ایسے دن میں جس کی مقدار تمہارے (طریقہ) شمار سے ایک ہزار سال ہے۔

۷۔ اس نے انسان کی تخلیق کی ابتدا (مٹی کے) گارے سے کی۔

۸۔ پھر اس کی نسل ایک ایسے ست سے چلائی جو حقیر پانی کی طرح کا ہے۔

۹۔ پھر اس کو نک سک سے درست کیا اور اس کے اندر اپنی روح پھونک دی۔ پھر تم کو کان دیئے' آنکھیں دیں اور دل دیئے۔ تم لوگ کم ہی شکر گزار ہوئے ہو۔

۱۹۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں ان کے لیے تو جنتوں کی قیام گاہیں ہیں ضیافت کے طور پر ان کے اعمال کے بدلے میں۔

۲۰۔ اور جنہوں نے فسق اختیار کیا ہے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ جب کبھی وہ اس سے نکلنا چاہیں گے اسی میں دھکیل دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ چکھو اب اسی آگ کے عذاب کا مزا جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

۲۱۔ اس بڑے عذاب سے پہلے ہم اسی دنیا میں (کسی نہ کسی چھوٹے) عذاب کا مزا انہیں چکھاتے رہیں گے شاید کہ یہ (اپنی باغیانہ روش سے باز آجائیں۔

۳۳... سورۃ الاحزاب

(تعداد آیات ۷۳)

اس سورہ میں ایک بار پھر اس سوال پر بحث کی گئی ہے کہ کیا حق کو طاقت کے زور پر دبایا جا سکتا ہے؟ اس بحث میں خاص طور سے اس حملے کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں اہل مکہ، یہود اور دیگر حلیف قبیلے شریک ہوئے تھے۔ ان اسلام دشمن طاقتوں کا واحد مقصد مسلمانوں کی ابھرتی ہوئی طاقت کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دینا تھا تاکہ اسلام صفحہ ہستی سے مٹ جائے۔ لیکن مسلمانوں کی جرات نے ان کے منصوبے ناکام کر دیئے۔ خیر و شر کے درمیان ایسی ہر لڑائی میں اللہ تعالیٰ نے شر کو مٹانے کے لیے اپنی قوت کو استعمال فرمایا ہے۔ کسی نہ کسی صورت میں اللہ تعالیٰ کی مدد نیک بندوں کی حمایت کے لیے پہنچ جاتی ہے۔ جنگ احزاب میں یہ مدد ایک آندھی کی شکل میں ظاہر ہوئی۔ اس آندھی کے زور سے دشمنوں کے خیمے اکھڑ گئے اور ان میں افراتفری پھیل گئی۔ وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا یہ فیصلہ کن وار برداشت نہ کر سکے۔ اور ان کے قدم اکھڑ گئے۔ حالانکہ اس آندھی کا ان کو گمان بھی نہیں تھا۔

اہل ایمان سے کہا گیا ہے کہ وہ خوشحالی کے زمانے میں بھی اور پریشان کن حالات میں بھی رسول اللہ ﷺ کی پیروی کریں۔

"دراصل تم لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے رسول میں ایک بہترین نمونہ موجود ہے۔" (۲۱ : ۳۳)

ازواج مطہرات کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے بلند مرتبے کے مطابق عمل کریں اور امہات المومنین کی طرح زندگی گزاریں۔ اور اس منصب پر فائز ہونے کے بعد انہیں مسلم عورتوں کے لیے مثالی کردار کا نمونہ پیش کرنا چاہیے۔ ان کو صبر، حیا اور وقار کا مجسم نمونہ ہونا چاہیے۔ اپنی زبان اور جذبات پر قابو رکھنا چاہیے۔ اپنے گھروں میں محفوظ رہنا چاہیے ور اس کے نام پر خیرات کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنی چاہیے۔ ان کی زندگی بے داغ اور پاکیزہ ہونی چاہیے۔

مردوں اور عورتوں کو گناہ سے دامن بچانا چاہیے۔ ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہیے اور انکسار کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔ محمد ﷺ خاتم المرسلین ہیں اور ان کے معاملات میں آپ کا فیصلہ ہی حرف آخر ہے۔ اس بات کو ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ نوع انسانی کو جہالت کی تاریکی سے نکال کر روحانی روشنی میں لانے کے لیے آپ کو مبعوث فرمایا گیا ہے۔ آپ کی ذات مقدس لوگوں کی رہنمائی کے لیے روشنی کا مینارہ بن گئی۔ آپ جمال و وقار اور رحمت کا مکمل نمونہ ہیں۔ درحقیقت آپ ﷺ ایک روشن چراغ ہیں جس کی روشنی چہار دانگ عالم میں پھیل رہی ہے۔

اس سورہ میں طلاق اور مطلقہ عورت کے نان نفقے سے متعلق ہدایات بھی دی گئی ہیں۔ طلاق ہو جائے تو مردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ :

"انہیں کچھ مال دو اور بھلے طریقے سے رخصت کر دو۔" (۴۹ : ۳۳)

بیویوں کے لیے مہر کی رقم ادائی کا انتظام کیا گیا ہے۔ اہل ایمان کو یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ عورتوں کی موجودگی میں کس طرح کے آداب کو ملحوظ رکھیں خصوصاً ازواج رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں۔ ازواج مطہرات کو تاکید فرمائی گئی کہ جب وہ باہر نکلیں تو اپنے جسم کو پوری طرح ڈھک لیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں تاکہ وہ اعلیٰ ترین اعزاز کو حاصل کر سکیں۔

سورہ : ۳۳

۶۔ بلاشبہ نبی تو اہل ایمان کے لیے ان کی اپنی ذات پر مقدم ہے۔ اور نبی کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ مگر کتاب اللہ کی رو سے عام مومنین اور مہاجرین کی بہ نسبت رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں' البتہ اپنے رفیقوں کے ساتھ تم کوئی سلوک (کرنا چاہو تو) کر سکتے ہو۔

۲۱۔ درحقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے رسول میں ایک بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخر کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۵۔ بالیقین جو مرد اور عورتیں مسلم ہیں' مومن ہیں' مطیع فرمان ہیں' راست باز ہیں' صابر ہیں' اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والے ہیں' صدقہ دینے والے ہیں' روزہ رکھنے والے ہیں' اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے نصرت اور بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔

۳۶۔ کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ معاملے کا فیصلہ کر دے تو پھر اسے اپنے اس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔

۴۰۔ (لوگو) محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں' مگر وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبین ہیں' اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

۴۱۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو۔

۴۲۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔

۴۳۔ وہی ہے جو تم پر رحمت فرماتا ہے اور اس کے فرشتے تمہارے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں تاکہ وہ تمہیں تاریکیوں سے روشنی میں نکال لائے وہ مومنوں پر بہت مہربان ہے۔

۴۵۔ اے نبی' ہم نے تمہیں بھیجا ہے گواہ بنا کر' بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر۔

۴۶۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اس کی طرف دعوت دینے والا بنا کر اور روشن چراغ بنا کر۔

۵۹۔ اے نبی' اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

۷۰۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔

۷۱۔ اللہ تعالیٰ' تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۴--- سورۃ سبا

(تعداد آیات ۵۴)

اس سورہ میں توحید اور آخرت پر ایمان کو لازمی قرار دیا گیا ہے اور اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ آخرت اٹل ہے۔ کافر یوم قیامت کا مذاق اڑاتے ہیں۔ وہ تقاضا کرتے ہیں کہ محمد ﷺ قیامت کے ثبوت کا کوئی عملی مظاہرہ کریں۔ ایسے لوگ اندھے ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں نظر نہیں آتیں۔ لیکن جب حشر برپا ہو گا تو اس کی حقیقت ان پر آشکار ہو جائے گی اور تب وہ پچھتائیں گے۔ محمد ﷺ کی طرح سیدنا داود علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے منصب نبوت عطا فرمایا تھا۔ ان کی نبوت کی خوشی منانے کے لیے پہاڑوں اور پرندوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے گیت گائے تھے۔ اسی طرح سیدنا سلیمان علیہ السلام کے لیے ہواؤں کو بھی مطیع و فرماں بردار بنا دیا گیا تھا۔ اور پگھلتے ہوئے تانبے کے چشمے نے ان کی نبوت کا استقبال کیا تھا۔ جن اُن کے مطیع و فرماں بردار ہو گئے تھے۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام ایسے محلوں میں رہتے تھے جو خاص طور سے ان کے لیے بنائے گئے تھے۔ لیکن موت کے سامنے وہ بھی بے بس تھے۔ ان تمام نوازشوں اور جاہ و حشم کے باوجود یہ لوگ مغرور نہیں ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی دعوت دیتے رہے۔

دوسری طرف سبا کے لوگ تھے۔ جن کی زمینیں زرخیز تھیں اور لوگ خوشحال تھے۔ لیکن اس خوشحالی سے وہ مغرور ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار کرنے لگے۔ اس لیے ان کو ان کے تمام مال و دولت کے ساتھ سیلاب میں ڈبو دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے سبا اور شام کے درمیان مسافروں اور تاجروں کی سہولت کے تمام سامان مہیا فرما دیے تھے۔ لیکن انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار کیا۔ اسی لیے وہ ایک عبرت ناک انجام سے دوچار ہوئے۔ ان واقعات میں تمام لوگوں کے لیے ایک سبق ہے۔ اللہ تعالیٰ صرف ایمان لانے والوں کی حفاظت کرتا ہے۔ محمد ﷺ سے فرمایا گیا کہ ہر نبی کو ان کی قوم نے جھٹلایا اور ستایا ہے۔ خصوصاً دولت مند لوگوں نے" وہی اپنی دولت و ثروت اور اولاد پر فخر کرتے تھے۔ اور دعویٰ کرتے تھے کہ انہیں کوئی تباہ نہیں کر سکتا مگر اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر ایک کو خبردار کیا تھا کہ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یہ تمہاری دولت اور تمہاری اولاد نہیں ہے جو تمہیں ہم سے قریب کرتی ہو۔ ہاں مگر جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے یہی لوگ ہیں جن کے لیے ان کے عمل کی دہری جزا ہے۔ اور وہ بلند و بالا عمارتوں میں رہیں گے۔"
(۳۴ : ۳۷)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ محمد ﷺ کا لایا ہوا پیغام کسی خاص زمانے یا کسی خاص قوم تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ وہ تمام مخلوق کے لیے پیغام حق ہے اور آپ تمام عالم انسانیت کو متنبہ کرنے کے لیے مبعوث کیے گئے ہیں۔

سورہ : ۳۴

۱۔ تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا مالک ہے اور آخرت میں بھی اسی کے لیے حمد ہے وہ دانا اور باخبر ہے۔

۲۔ جو کچھ زمین میں جاتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے۔ وہ بڑا مہربان اور معاف کرنے والا ہے۔

۲۸۔ اور (اے نبی) ہم نے تم کو تمام ہی انسانوں کے لیے خوشخبری سنانے والا اور گناہوں سے خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

۳۴۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی بستی میں ایک خبردار کرنے والا بھیجا ہو اور اس بستی کے کھاتے پیتے لوگوں نے یہ نہ کہا ہو کہ جو پیغام تم لے کر آئے ہو اس کو ہم نہیں مانتے۔

۳۵۔ انہوں نے ہمیشہ یہی کہا کہ ہم تم سے زیادہ مال اور اولاد رکھتے ہیں اور ہم ہرگز سزا پانے والے نہیں ہیں۔

۳۶۔ (اے محمد ﷺ) ان سے کہہ دو میرا رب جسے چاہتا ہے کشادہ رزق دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا عطا کرتا ہے' مگر اکثر لوگ اس کی حقیقت نہیں جانتے۔

۳۷۔ یہ تمہاری دولت اور تمہاری اولاد نہیں ہے جو تمہیں ہم سے قریب کرتی ہے' ہاں مگر جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے یہی لوگ ہیں جن کے لیے ان کے (نیک) عمل کی دہری جزا ہے۔ اور وہ بلند و بالا عمارتوں میں اطمینان سے رہیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۷۔ (اے محمد ﷺ) ان سے کہو' "اگر میں نے تم سے کوئی اجر مانگا ہے تو وہ تم ہی کو مبارک رہے۔ میرا اجر تو اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

۳۵۔۔۔سورۃ الفاطر

(تعداد آیات ۴۵)

اس سورہ میں ایک بار پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اعلان کیا گیا ہے اور لوگوں سے کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ان کا خالق ہے اور ان کو زندہ رہنے کے سامان مہیا فرماتا ہے۔ اور لوگوں کو چاہیے کہ وہ پیغمبروں کی باتیں سنیں نہ کہ شیطان کی جو ان کا دشمن ہے۔ شیطان کی پیروی دوزخ میں پہنچا دیتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو ایک بار پھر یاد دلایا گیا ہے۔

"تم بس ایک خبردار کرنے والے ہو۔ ہم نے تم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر۔ اور کوئی امت ایسی نہیں گزری ہے جس میں کوئی متنبہ کرنے والا نہ آیا ہو۔" (۲۴ : ۳۵)

مزید فرمایا گیا :

"(اے محمد ﷺ) اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں۔ ان کے پاس ان کے رسول کھلے دلائل اور صحیفے اور روشن ہدایات دینے والی کتاب لے کر آئے تھے۔" (۲۵ : ۳۵)

لوگ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو مختلف رنگ عطا کیے ہیں۔ چاہے وہ جاندار ہوں یا بے جان۔ حتیٰ کہ پہاڑوں میں بھی سفید' سرخ اور سیاہ دھاریاں پائی جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی وحی کے ذریعے ان پر ان کے وجود کے راز آشکار کرتا ہے۔

"اب کوئی تو ان میں سے اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے۔ اور کوئی درمیانی راہ پر گامزن ہے اور کوئی اللہ تعالیٰ کے اذن سے نیکیوں میں سبقت کرنے والا ہے اور اسی پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گا۔" (۳۲ : ۳۵)

پھر اللہ تعالیٰ اپنے رحیم اور کریم ہونے کا ذکر فرماتا ہے۔ اور اس زمین پر اللہ تعالیٰ اگر ہر گناہ کی سزا دینے پر مائل ہو جائے تو کوئی جاندار سزا سے محفوظ نہیں رہے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ : ۳۵

۲۔ اللہ تعالیٰ جس رحمت کا دروازہ بھی لوگوں کے لیے کھول دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے وہ بند کر دے اسے اللہ تعالیٰ کے بعد پھر کوئی دوسرا کھولنے والا نہیں۔ وہ زبردست اور حکیم ہے۔

۴۔ اب اگر (اے محمد ﷺ) یہ لوگ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں) تم سے پہلے بھی بہت سے رسول جھٹلائے جا چکے ہیں' اور سارے معاملات آخر کار اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع ہونے والے ہیں۔

۶۔ درحقیقت شیطان تمہارا دشمن ہے اس لیے تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو اپنے پیروؤں کو اپنی راہ پر اس لیے بلا رہا ہے کہ وہ دوزخیوں میں شامل ہو جائیں۔

۷۔ (پس) جو لوگ کفر کریں گے ان کے لیے سخت عذاب ہے' اور جو ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے ان کے لیے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔

۱۰۔ جو کوئی عزت چاہتا ہو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ عزت ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی ہے اس کے ہاں جو چیز اوپر چڑھتی ہے وہ صرف پاکیزہ قول ہے اور عمل صالح اس کو اوپر چڑھاتا ہے۔ رہے وہ لوگ جو بے ہودہ چال بازیاں کرتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اور ان کا مکر خود ہی غارت ہونے والا ہے۔

۱۱۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو مٹی سے پیدا کیا' نطفے سے' پھر تمہارے جوڑے بنا دیئے (یعنی مرد اور عورت)۔ حاملہ نہیں ہوتی اور نہ بچہ جنتی ہے۔ مگر یہ سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہوتا ہے۔ کوئی عمر پانے والا عمر نہیں پاتا اور نہ کسی کی عمر میں کچھ کمی ہوتی ہے۔ مگر یہ سب کچھ ایک کتاب میں لکھا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے یہ بہت آسان کام ہے۔

۱۵۔ لوگو' تم ہی اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ غنی و حمید ہے۔

۱۸۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی لدا ہوا انسان اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے پکارے گا تو اس کے بار کا ادنا حصہ بھی ہٹانے کے لیے کوئی نہ آئے گا چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ (اے نبی) تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف ان ہی لوگوں کو متنبہ کر سکتے ہو۔ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔ جو شخص بھی پاکیزگی اختیار کرتا ہے اپنی ہی بھلائی کے لیے کرتا ہے۔ اور پلٹنا سب کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے۔

۱۹۔ اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہے۔

۲۰۔ اور نہ تاریکیاں اور روشنی یکساں ہیں۔

۲۱۔ نہ ٹھنڈی چھاؤں اور دھوپ کی تپش ایک جیسی ہے۔

۲۲۔ (اسی طرح) نہ زندے اور مردے مساوی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سنواتا ہے مگر (اے نبی) تم ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں مدفون ہیں۔

۲۳۔ تم تو (اے محمد ﷺ) فقط خبردار کرنے والے ہو۔

۲۴۔ ہم نے تم کو (اے محمد ﷺ) حق کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری ہے جس میں کوئی متنبہ کرنے والا نہ آیا ہو۔

۲۵۔ اب اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں۔ ان کے پاس ان کے رسول کھلے دلائل اور صحیفے اور روشن ہدایات دینے والی کتاب لے کر آئے تھے۔

۲۹۔ جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں وہ ایک ایسی تجارت کے متوقع ہیں جس میں ہرگز خسارہ نہ ہو گا۔

۳۰۔ (اس تجارت میں انہوں نے اپنا سب کچھ اس لیے کھپایا ہے) تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے اجر پورے کے پورے ان کو دے اور مزید اپنے فضل سے ان کو عطا فرمائے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور قدر دان ہے۔

۳۸۔ بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی ہر پوشیدہ چیز سے واقف ہے۔ وہ تو سینوں کے چھپے ہوئے راز تک جانتا ہے۔

۳۹۔ اگر کہیں وہ (اللہ تعالیٰ) لوگوں کو ان کے کیے کرتوتوں پر پکڑتا تو زمین پر کسی متنفس کو جیتا نہ چھوڑتا۔ مگر وہ ایک مقررہ وقت کے لیے مہلت دے رہا ہے۔ پھر جب ان کا وقت آن پورا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھ لے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۶... سورۃ یٰسٓ

(تعداد آیات ۸۳)

اس سورہ میں اللہ تعالیٰ کی صفات اور رسول ﷺ کے بلند کردار کی مدح سرائی کی گئی ہے۔ اس کی بیانیہ تصویر کشی بے انتہا اثر آفرینی کی حامل ہے۔ مسحور کن استعارات اور تشبیہات کی مدد سے ایک شہر کی تصویر کشی اس خوبصورتی سے کی گئی ہے کہ وہ نہ صرف پڑھنے والوں پر بلکہ سننے والوں پر بھی ایسا تاثر چھوڑتی ہے جو مدتوں تک ان کے دل و دماغ پر چھایا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کا بیان اس انداز میں کیا گیا ہے گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہو۔ اہل ایمان کو جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔ اور منکروں کو انتباہ اسی لیے مفسرین اس کو انتہائی اہمیت کی حامل سورہ سمجھتے ہیں۔ ایک روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے سورہ یٰسٓ کو "قرآن کا دل" قرار دیا ہے۔ اہل ایمان کی موت اور دیگر تقاریب کے موقع پر اسی سورہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔ اور اس کو خوش آئند زندگی کی بشارت سمجھا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ محمد ﷺ کوئی شاعر نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ اور آپ پر قرآن حکیم ایسے لوگوں کے لیے نازل فرمایا گیا ہے۔ "جن کے باپ دادا خبردار نہیں کیے گئے تھے۔" اور اسی لیے وہ غفلت اور جہالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ ایک ایسے شہر کا حوالہ دیا گیا ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو بھیجا تھا۔ اس حکایت کے مطابق اس شہر کے لوگوں نے پہلے دو نبیوں کی بات ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تیسرے نبی کو بھیجا لیکن ان کو بھی مذاق کا نشانہ بنایا گیا۔ ایک شخص نے اپنے شہری بھائیوں سے کہا کہ اس تیسرے پیغمبر پر ایمان لانا چاہیے کیونکہ وہ اپنے لیے کوئی اجر نہیں مانگتے ہیں بلکہ اپنے رب کا پیغام پوری بے لوثی کے ساتھ اس کے بندوں تک پہنچاتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ نہ مانے اور اپنے کفر پر اڑے رہے۔ نتیجتاً ایک زبردست دھماکے نے پوری بستی کو خاک میں ملا دیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ بار بار اپنی مخلوق کی آزمائش کرتا ہے اور انہیں نیک راستہ اختیار کرنے کے لیے کئی مواقع فراہم کرتا ہے۔ اس کے باوجود اگر وہ بدی پر اٹل رہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر قہر نازل فرماتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منکرین اپنے قدیم عقیدے اور عبادتیں آسانی سے ترک نہیں کرتے۔ وہ دین کی روشنی قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا اظہار مختلف ذرائع سے کرتا ہے مثلاً سورج اور چاند کی گردش اور بے جان زمین سے پودوں کا اگانا۔ زندگی اور موت کا تسلسل، موت کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا۔ تمام کائنات اور مخلوقات کا اللہ تعالیٰ کے حکم پر گامزن رہنا یہ تمام اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی فنکارانہ تنظیم اور ہم آہنگی ورطہ حیرت میں ڈال دینے والی ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت اور عظمت کا احساس دلاتی ہے۔

قرآن حکیم وضاحت کرتا ہے کہ حشر کے دن نیک لوگوں کے لیے :

"رب رحیم کی طرف سے سلامتی ہے۔ اور اے مجرمو، آج تم چھٹ کر الگ ہو جاؤ۔ آدم کے بچو، کیا میں نے تم کو ہدایت نہ کی تھی کہ شیطان کی بندگی نہ کرو، وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔ اور میری بندگی کرو، یہ سیدھا راستہ ہے۔ مگر اس کے باوجود اس (شیطان) نے تم میں سے ایک گروہ کثیر کو گمراہ کر دیا۔ کیا تم عقل نہیں رکھتے تھے۔ یہ وہی جہنم ہے جس سے تم کو ڈرایا جاتا تھا۔ جو کفر تم دنیا میں کرتے رہے ہو اس کی پاداش میں اب اس کا ایندھن بنو۔"

(۳۶ : ۵۸)

سورہ : ۳۶

۲۔ قرآن کی قسم جو حکمت کا محفوظ خزانہ ہے۔

۳۔ اور تم (اے محمد ﷺ) یقیناً رسولوں میں سے ہو۔

۴۔ راہ راست پر ہو۔

۵۔ (اور یہ قرآن) غالب اور رحیم ہستی کا نازل کردہ ہے۔

۳۶۔ پاک ہے وہ ذات جس نے جملہ اقسام کے جوڑے پیدا کیے خواہ وہ زمین کے نباتات میں سے ہوں یا خود ان کی اپنی جنس (یعنی نوع انسانی) میں سے یا ان اشیا میں سے جن کو جانتے تک نہیں ہیں۔

۷۷۔ کیا انسان دیکھتا نہیں ہے کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا اور پھر وہ صریح جھگڑالو بن کر کھڑا ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۸۔ اب وہ ہم پر مثالیں چسپاں کرتا ہے (یعنی شرک کرتا ہے) اور اپنی پیدائش کو بھول جاتا ہے۔ کہتا ہے "کون ان ہڈیوں کو زندہ کرے گا جب کہ یہ بوسیدہ ہو چکی ہوں؟"

۸۱۔ کیا وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا' اس پر قادر نہیں ہے کہ ان جیسوں کو پیدا کر سکے۔ جب کہ وہ ماہر خلاق ہے۔

۸۲۔ وہ تو جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کام بس یہ ہے کہ اسے حکم دے کہ "ہو جا" اور وہ ہو جاتی ہے۔

۸۳۔ پاک ہے وہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا مکمل اقتدار ہے۔ اور اسی کی طرف تم پلٹائے جانے والے ہو۔

۳۷--- سورۃ الصافات

(تعداد آیات ۱۸۲)

اس سورہ کی ابتدا اس حقیقت کی یقین دہانی سے ہوتی ہے کہ اللہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ تمام زمین و آسمانوں کا مالک ہے ہر چیز اس کے قبضہ قدرت میں ہے اور وہ ہر سرکش شیطان سے امان دینے والا ہے اللہ تعالیٰ یقیناً ان لوگوں کو سزا دے گا جو غرور و تکبر میں اس حد تک مبتلا ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو "ایک آسیب شاعر" قرار دیتے ہیں' آپ کی نافرمانی کرتے ہیں اور بت پرستی کو ترک کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ یقیناً ان لوگوں کو دوزخ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اور جنت کی نعمتیں اور آسائشیں اہل ایمان کا انتظار کر رہی ہیں۔

ہر زمانے میں اللہ تعالیٰ نے پیغمبر بھیجے ہیں تاکہ وہ اپنی قوموں کو اللہ تعالیٰ کا پیغام سنائیں اور دین حق کی دعوت دیں۔ لیکن لوگوں کی اکثریت نے اس پیغام کو قبول کرنے سے نہ صرف انکار کیا بلکہ اللہ کے انبیاء پر ظلم ڈھائے۔ تمام دشواریوں کے باوجود انبیاء نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی جدوجہد جاری رکھی آخرکار حق کی جیت ہوئی اور باطل مٹ گیا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ سیدنا نوح علیہ السلام نے اہل ایمان کو سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچا لیا جب کہ ان کے دشمن سیلاب کی زد میں آکر نیست و نابود ہو گئے۔ اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو دریا کی طوفانی موجوں سے بچا کر سلامتی کے ساتھ دوسرے کنارے پر پہنچا دیا جب کہ فرعون اور اس کی فوجیں دریا میں غرق کر دیئے گئے کیونکہ وہ دشمن حق تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جب سیدنا ابراہیم کو آزمائش میں مبتلا کیا اور آپ کو حکم دیا کہ اپنے بیٹے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیں تو آپ بہ خوشی اس حکم کی تعمیل پر راضی ہو گئے تب اللہ تعالیٰ نے عین وقت پر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی جگہ ایک دنبہ کو قربانی کے لیے جنت سے بھیج دیا۔ ایسی ہی بے مثال اطاعت شعاریوں کے عوض اللہ تعالیٰ نے نہ صرف سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو منصب نبوت سے سرفراز فرمایا بلکہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو بھی اپنا نبی بنایا اور ان پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام و سیدنا ہارون علیہ السلام اور ان کی قوم کو بھی ایک بڑی آفت اور مصیبت سے نجات دلائی اور صحیح راستے کی طرف ان کی رہنمائی فرمائی۔

"ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔" (۱۲۱ : ۳۷)

سیدنا الیاس علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو بعل کی پوجا سے منع فرمایا۔ لیکن چند اہل ایمان کو چھوڑ کر باقی لوگوں نے سیدنا الیاس علیہ السلام کو جھٹلا دیا۔ اور ان کی یہ نصیحت ماننے سے انکار کر دیا کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں۔ جو "احسن الخالقین" ہے۔ سیدنا لوط علیہ السلام نے بھی اللہ تعالیٰ کا پیغام بندوں تک پہنچایا لیکن اکثریت نے ان کا انکار کیا اور اللہ تعالیٰ نے سیدنا لوط علیہ السلام کو اور ان کے خاندان والوں کو بچا لیا سوائے ایک بڑھیا کے جو کافروں کے ساتھ تھی۔ وہ ان کافروں کے ساتھ ہی ملیامیٹ کر دی گئی۔

سیدنا یونس علیہ السلام کو نبوت عطا کی گئی تھی۔ لیکن دشمنوں نے ان کو سمندر میں پھینک دیا اور ایک بڑی مچھلی نے ان کو نگل لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو مچھلی کے پیٹ سے بچا لیا اور دین کی اشاعت کے لیے دوبارہ زمین پر بھیج دیا۔ لوگوں نے ان کی تعلیمات کو قبول کر لیا اس لیے ان لوگوں کو خوش حال زندگی عطا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز کا خالق اور رزق دینے والا ہے۔ اس کا کوئی بیٹا نہیں اور نہ فرشتے اس کے قرابت دار ہیں۔ اس لیے اہل ایمان کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کریں اور اس کی رحمتوں اور نعمتوں کے طلب گار ہوں اور اس کے رسولوں پر درود و سلام بھیجیں کیونکہ ان رسولوں کو نوع انسانی کو صحیح راستہ دکھانے اور ہدایت پہنچانے کے لیے بھیجا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ : ۳۷

۱۔ قطار در قطار صف باندھنے والوں کی قسم۔

۲۔ پھر اُن کی قسم جو ڈانٹنے اور پھٹکارنے والے ہیں۔

۳۔ پھر ان کی قسم جو کلام نصیحت سنانے والے ہیں۔

۴۔ تمہارا معبود حقیقی بس ایک ہے۔

۱۸۰۔ پاک ہے تیرا رب' عزت کا مالک' ان تمام باتوں سے (بلند و بالا) جو یہ لوگ بنا رہے ہیں۔

۱۸۱۔ اور سلام ہے مرسلین پر۔

۱۸۲۔ اور ساری تعریف اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔

۳۸... سورۃ ص

(تعداد آیات ۸۸)

اس سورہ میں بتایا گیا ہے کہ منکرین کس طرح خود ستائی میں مگن رہتے ہیں اور اس بات کے ماننے سے انکار کرتے ہیں کہ ان ہی میں سے ایک فرد کو منصب رسالت پر فائز کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہی ان کے سردار اپنے بتوں کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت پر مائل ہوتے ہیں۔ وہ لوگ محمد ﷺ پر جادوگر ہونے کا الزام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) آپ اپنی ساحرانہ شعبدہ بازی کے ذریعے ان کے بتوں کی بجائے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف لوگوں کو مائل کر رہے ہیں۔ یہ سردار قریش لوگوں سے کہتے ہیں کہ وہ اپنے قدیم بتوں کی پرستش پر ہی قائم رہیں اور محمد ﷺ کے "تصنیف کردہ افسانوں" پر یقین نہ کریں۔ ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ پر ہر قسم کے الزامات لگائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا کہ آپ مایوس نہ ہوں۔ سیدنا داوٗد علیہ السلام کے قصے کی یاد دہانی کرائی گئی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں عقل و دانش اور طاقت سے نوازا تھا۔ جب دو گروہوں کے درمیان تنازعہ کھڑا ہوا تو وہ صحیح فیصلہ نہیں کر سکے۔ اپنے غلط فیصلے پر سیدنا داوٗد بہت مغموم ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اے داوٗد، ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ لہٰذا تو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ حکومت کر اور خواہش نفس کی پیروی نہ کر کہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی۔ جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹکتے ہیں یقیناً ان کے لیے سخت سزا ہے کہ وہ یوم الحساب کو بھول گئے۔" (۲۶ : ۳۸)

اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان یوں ہی بے مقصد نہیں بنائے ہیں لہٰذا پروردگار عالم گناہ گار منکروں اور زمین میں فساد پھیلانے والوں کو نیک اور صالح اہل ایمان کے مساوی درجہ نہیں دیتا۔

"کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کرتے ہیں اور ان کو جو زمین میں فساد کرتے ہیں یکساں کر دیں۔" (۲۸ : ۳۸)

سیدنا داوٗد علیہ السلام کے بیٹے سیدنا سلیمان علیہ السلام کا بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی دنیاوی طاقت اور شاہانہ شان و شوکت کی وجہ سے امتحان لیا۔ اس آزمائش میں سیدنا سلیمان علیہ السلام سے پہلے تو غلطی سرزد ہوئی لیکن جلد ہی وہ پھر سے اللہ کی طرف پورے خلوص اور عقیدت کے ساتھ رجوع ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی طاقت عطا فرمائی کہ ہواؤں کو بھی آپ نے مسخر کر لیا۔ سیدنا ایوب علیہ السلام نے مصیبت کے وقت اللہ سے مدد طلب کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ سے کہا کہ زمین پر ٹھوکر ماریں۔ ایسا کرتے ہی وہاں ٹھنڈے پانی کا چشمہ اُبل پڑا۔ اس طرح پانی کے لیے ترستی ہوئی آپ کی امت کو پینے اور نہانے کے لیے پانی مہیا فرمایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام، سیدنا اسحاق علیہ السلام اور سیدنا یعقوب علیہ السلام کو نبوت عطا فرمائی اور ان کو حکم دیا کہ اپنی قوم کو قیامت کی ہولناکیوں سے ڈرائیں اور راہ حق کی طرف دعوت دیں۔ اسی طرح سیدنا اسماعیل علیہ السلام، سیدنا الیسع علیہ السلام اور سیدنا ذوالکفل علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر تھے۔ اور انہوں نے ہر طرف نیکیوں کو پھیلایا جب کہ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مردود قرار دے کر لوگوں کے لیے عبرت کا نمونہ بنا دیا جس کا مقصد نوع انسانی کو خبردار کرنا تھا کہ وہ کبھی اللہ کا مقرب فرشتہ ہوا کرتا تھا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اسے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو اس نے نافرمانی کی اور گھمنڈ سے کہا:

"میں اس (آدم) سے بہتر ہوں۔ آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مٹی سے پھر میں اس کے سامنے کیسے جھک سکتا ہوں۔" (۷۶ : ۳۸)
تب اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا :
"اچھا تو یہاں سے نکل جا۔ تو مردود ہے اور تیرے اوپر یوم الجزا تک میری لعنت ہے۔" (۷۷ : ۳۸)

شیطان نے اُس وقت تک کی مہلت طلب کی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی درخواست قبول فرمائی۔ تب شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ وہ روز قیامت تک لوگوں کو بہکا کر گمراہ کرتا رہے گا۔ لیکن خلوص دل سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے اس کے بہکاوے میں نہیں آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو متنبہ کیا کہ وہ دوزخ کو شیطان اور اس کے پیروؤں سے بھر دے گا۔

سورہ : ۳۸

۲۶۔ اے داوٗد، ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے، لہٰذا تو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ حکومت کر اور خواہش نفس کی پیروی نہ کر کہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی۔ جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹکتے ہیں یقیناً ان کے لیے سخت سزا ہے، کہ وہ یوم الحساب کو بھول گئے۔

۲۸۔ کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں اور ان کو جو زمین میں فساد کرنے والے ہیں یکساں کر دیں؟ کیا متقیوں کو ہم فاجروں جیسا کر دیں۔

۲۹۔ یہ ایک بڑی برکت والی کتاب ہے جو (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ یہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور عقل و فکر رکھنے والے اس سے سبق لیں۔

۴۵۔ اور ہمارے بندوں، ابراہیم علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام ور یعقوب علیہ السلام کا ذکر کرو۔ بڑی قوت عمل رکھنے والے اور دیدہ ور لوگ تھے۔

۴۶۔ ہم نے ان کو ایک خاص صفت کی بنا پر برگزیدہ کیا تھا، اور وہ دار آخرت کی یاد تھی۔

۴۷۔ یقیناً ہمارے ہاں ان کا شمار چنے ہوئے نیک اشخاص میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۸۔ اور اسماعیل علیہ السلام اور الیسع علیہ السلام اور ذوالکفل علیہ السلام کا ذکر کرو' یہ سب نیک لوگوں میں سے تھے۔

۶۹۔ (اے محمد ﷺ ان سے کہو) مجھے اس وقت کی کوئی خبر نہ تھی جب ملاء اعلیٰ میں جھگڑا ہو رہا تھا۔

۷۰۔ مجھ کو تو وحی کے ذریعہ سے یہ باتیں صرف اس لیے بتائی جاتی ہیں کہ میں کھلا کھلا خبردار کرنے والا ہوں۔

۳۹۔۔۔سورۃ الزُّمَر

(تعداد آیات ۷۵)

اس سورہ میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنی مختلف النوع مخلوقات میں عمل کی یکسانیت پیدا کرتا ہے اور مختلف گروہوں اور جماعتوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کر دیتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ ہر شخص اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کے ارادے اور مرضی کی تابع ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کی قدرت ہی اس کی عظمت کا اعلان کرتی ہے۔ یعنی اتفاق اور اتحاد صرف توحید ہی میں ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قوانین آفاقی طور پر نافذ العمل ہیں کیونکہ وہ کسی ایک قوم یا طبقے کا رب نہیں ہے بلکہ تمام مردوں' عورتوں اور تمام جاندار مخلوقات کا خالق ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اپنی مخلوقات کی عبادت کا محتاج ہے نہ صدقات کا اور نہ ہی کسی اور چیز کا۔ بلکہ یہ لوگ ہی اس کی نوازشوں کے محتاج ہیں لہذا ان کو اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی اختیار کرنا چاہیے۔ لوگ جب مصیبتوں میں گھر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا کرتے ہیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ ان کو مصیبتوں سے نجات دے دیتا ہے تو وہ اپنے پروردگار کو بھول جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں بت گھڑ لیتے ہیں۔ وہ چند روز اپنے کفر میں مگن رہیں گے اور دنیا کی آسائشوں سے لطف اندوز ہوں گے لیکن آخرکار یہ لوگ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ کے لیے پھینک دیے جائیں گے۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں گے اور نیک اعمال پر کاربند رہیں گے ان کو اللہ تعالیٰ یقیناً انعامات سے نوازے گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہر طرح کی حکایتیں بیان فرمائی ہیں تاکہ لوگ ان سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سبق اور عبرت حاصل کریں اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کو عربی زبان میں اس لیے نازل فرمایا تاکہ اس کے فوری یا ابتدائی مخاطب (عربستان کے لوگ) اس مقدس کتاب کے معنی اور مقصد کو سمجھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں خبردار کرتا ہے کہ شرک گناہ عظیم ہے۔ ایک آدمی کے اگر کئی شراکت دار ہوں تو کیا ان میں تنازعہ نہیں اٹھ کھڑا ہو گا؟ ایسے تنازعوں سے بچنے کے لیے یہی بہتر ہے کہ آدمی کسی کو شراکت دار نہ رکھے۔ اس لیے تسلیم کرلو کہ اللہ صرف ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا گیا کہ :

"(اے نبی) ہم نے سب انسانوں کے لیے حق پر مبنی یہ کتاب نازل کر دی ہے۔ اب جو سیدھا راستہ اختیار کرے گا وہ خود اپنی فلاح کے لیے کرے گا۔ اور جو بھٹکے گا تو اس کے بھٹکنے کا ذمہ اسی پر ہو گا۔ تم ان کے ذمہ دار نہیں ہو۔"

(۴۲ : ۳۹)

مخلوقات عالم میں جو اختلافات ہیں ان کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کرے گا۔ گناہ گاروں کو روز محشر یقیناً سزا دی جائے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم کی بھی کوئی حد ہے نہ حساب۔ لہٰذا اس کی رحمتوں سے مایوس نہ ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ گناہوں کا معاف کرنے والا رحیم بھی ہے۔ وہ ارحم الراحمین ہے۔ شرط یہ ہے کہ گناہ گار اس سے معافی طلب کریں اور اپنے گناہوں پر خلوص دل سے نادم ہوں اور اس کی اطاعت قبول کریں۔

سورہ : ۳۹

۱۔ اس کتاب کا نزول اللہ زبردست اور دانا کی طرف سے ہے۔

۲۔ (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف برحق نازل کی ہے' لہٰذا تم اللہ ہی کی بندگی کرو دین کو اسی کے لیے خالص کرتے ہوئے۔

۴۔ اگر اللہ کسی کو بیٹا بنانا چاہتا تو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا برگزیدہ کرلیتا' پاک ہے وہ اس سے (کہ کوئی اس کا بیٹا ہو) وہ اللہ ہے اکیلا اور سب پر غالب۔

۱۶۔ پس (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) بشارت دے دو میرے ان بندوں کو جو بات کو غور سے سنتے ہیں اور اس کے بہترین پہلو کی پیروی کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت بخشی ہے اور یہی دانشمند ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۲۔ پھر اس شخص سے بڑا ظالم کون ہو گا جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور جب سچائی اس کے سامنے آئی تو اسے جھٹلا دیا۔ کیا ایسے لوگوں کے لیے جہنم میں کوئی ٹھکانا نہیں ہے؟

۳۳۔ اور جو شخص سچائی لے کر آیا اور جنہوں نے اس کو سچ مانا' وہی عذاب سے بچنے والے ہیں۔

۳۷۔ اور جسے وہ ہدایت دے اسے بھٹکانے والا بھی کوئی نہیں۔ کیا اللہ زبردست اور سزا دینے والا نہیں ہے؟

۳۹۔ ان سے صاف کہو کہ "اے میری قوم کے لوگو' تم اپنی جگہ اپنا کام کیے جاؤ' میں اپنا کام کرتا رہوں گا۔

۴۱۔ (اے نبی ﷺ) ہم نے سب انسانوں کے لیے یہ کتاب برحق تم پر نازل کر دی ہے۔ اب جو سیدھا راستہ اختیار کرے گا اپنے لیے کرے گا اور جو بھٹکے گا اس کے بھٹکنے کا وبال اسی پر ہو گا' تم ان کے ذمہ دار نہیں ہو۔

۴۰... سورۃ المؤمن

(تعداد آیات ۸۵)

یہاں پھر ایک بار لوگوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ ہی کا کلام ہے۔

"یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو زبردست طاقت والا' سب کچھ جاننے والا ہے۔" (۱ : ۴۰)

اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا اور گناہ معاف کرنے والا ہے۔ اس کے ساتھ وہ گناہ گاروں کو سخت سزا دینے والا بھی ہے۔ سیدنا نوح علیہ السلام کے دشمنوں کو اس نے بہت ہی کڑی سزا دی۔ تمام کافروں کا بھی یہی انجام ہو گا جو اس کی قدرت کا انکار کرتے ہیں۔ جن لوگوں نے کھلی کھلی نشانیوں کے باوجود اللہ کے پیغمبروں کو جھٹلایا وہ کافر تھے اور یقیناً قیامت کے دن ان سے حساب لیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو نبوت کا اختیار دے کر بھیجا تاکہ وہ لوگوں کی صحیح رہنمائی فرمائیں۔ لیکن فرعون' ہامان اور قارون نے اپنی طاقت' قوت اور دولت کے گھمنڈ میں ان کی بات نہیں مانی۔ ان کو خبردار کیا گیا کہ وہ انکار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے خوفناک نتائج سے ڈریں لیکن انہوں نے اس انتباہ کی بھی پرواہ نہیں کی۔ آخرکار اللہ تعالیٰ نے ان سب کو نیست و نابود کر دیا۔ ایک صاحب علم شخص نے فرعون کو نصیحت کی کہ وہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو قبول کرے۔ لیکن مصر کا بادشاہ اپنی انا میں مگن تھا۔ اس شخص کی نصیحت ماننے کی بجائے اس نے اپنی طاقت کے ناقابل شکست ہونے کا اعلان کیا۔ اسی لیے فرعون کو اس کے حمایتی سرداروں کے ساتھ دریا میں غرق کر دیا گیا۔ سیدنا یوسف علیہ السلام کو جھٹلانے والے بھی اپنی سزا کو پہنچے۔ فرعون نے ہامان کو حکم دیا کہ وہ اتنا اونچا محل تعمیر کرے جو آسمان تک پہنچ جائے تاکہ اس محل کی چھت سے فرعون "(سیدنا) موسیٰ علیہ السلام کے اللہ" سے بات کر سکے۔ فرعون کی یہ بے جا خواہش اور چال بازی اسی کی تباہی کا باعث بنی۔

لوگوں کو یہ بات سمجھ لینا چاہیے کہ زمین و آسمان کی تخلیق تو انسان کی تخلیق سے بھی زیادہ حیرت انگیز معجزہ ہے۔ لیکن اپنے تکبر کی وجہ سے انسان سمجھتا ہے کہ وہ بھی کچھ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اس لیے انسان کو اللہ کے سامنے جھکنا چاہیے اور اس کی عبادت کرنا چاہیے۔ اور اس کے بھیجے ہوئے انبیاء کی اطاعت کرنا چاہیے۔ محمد ﷺ سے بار بار کہا گیا ہے کہ آپ سے پہلے بھی بہت سے نبی بھیجے گئے ہیں۔ ان میں سے چند نبیوں کے حالات آپ ﷺ کو سنائے گئے اور کئی پیغمبروں کے حالات نہیں بتائے گئے۔ لیکن اللہ کی مرضی اور احکام کے بغیر کوئی نبی اللہ کی نشانیاں لے کر نہیں آیا۔ تمام قوموں نے اپنے پیغمبروں کو پہلے پہل جھٹلایا کیونکہ یہ قومیں اپنے علم و ہنر پر فخر کرتی تھیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوا تو ان کو نہ ان کا علم بچا سکا نہ ہنر۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دیکھ کر ان لوگوں نے توبہ کی اور نادم ہوئے لیکن ایسی توبہ کا کوئی فائدہ نہیں۔ مکمل عقیدت کے بغیر ایمان کا اعلان بے کار ہے۔ اسی طرح مسلسل کفر کے بعد توبہ کرنا بھی بے کار ہے۔

سورہ : ۴۰

۱۵۔ وہ بلند درجوں والا، مالک عرش ہے۔ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے روح نازل کر دیتا ہے تاکہ وہ ملاقات کے دن سے خبردار کر دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۷۔ آج ہر متنفس کو اس کمائی کا بدلہ دیا جائے گا جو اس نے کی تھی، آج کسی پر کوئی ظلم نہ ہو گا۔ اور اللہ حساب لینے میں بہت تیز ہے۔

۵۶۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ کسی سند و حجت کے بغیر جو ان کے پاس آئی ہو، اللہ کی آیات میں جھگڑ رہے ہیں ان کے دلوں میں کبر بھرا ہوا ہے، مگر وہ اس بڑائی کو پہنچنے والے نہیں جس کا وہ گھمنڈ رکھتے ہیں۔ بس اللہ کی پناہ مانگ لو، وہ سب کچھ دیکھتا اور سنتا ہے۔

۵۷۔ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا انسان کو پیدا کرنے کی بہ نسبت یقیناً زیادہ بڑا کام ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

۵۸۔ اور یہ نہیں ہو سکتا کہ اندھا اور بینا یکساں ہو جائے اور ایماندار و صالح اور بدکار برابر ٹھہریں۔ مگر تم لوگ کم ہی کچھ سمجھتے ہو۔

۷۸۔ اے نبی ﷺ، تم سے پہلے ہم بہت سے رسول بھیج چکے ہیں جن میں سے بعض کے حالات ہم نے تم کو بتائے ہیں اور بعض کے نہیں بتائے۔ کسی رسول کی بھی یہ طاقت نہ تھی کہ اللہ کے اذن کے بغیر خود کوئی نشانی لے آتا۔ پھر جب اللہ کا حکم آگیا تو حق کے مطابق فیصلہ کر دیا گیا اور اس وقت غلط کار لوگ خسارے میں پڑ گئے۔

۴۱... سورۃ حٰم السجدۃ

(تعداد آیات ۵۴)

اس سورہ میں قرآن حکیم کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔ قرآن حکیم عربی زبان میں نازل فرمایا گیا تاکہ اہل عرب اس کو سمجھ سکیں۔ پھر رسول ﷺ بھی عرب تھے۔ لیکن بدقسمتی سے لوگوں نے ان احکامات کو ماننے سے انکار کر دیا اور آپ کی نصیحتوں پر عمل کرنے سے محروم رہے۔ ان آیات میں تخلیق کائنات کی نوعیت اور اس کے مقصد کی وضاحت کی گئی ہے۔ اور لوگوں کو شیطان کے پھیلائے ہوئے جال سے خبردار کیا گیا ہے۔ ایمان لانے والوں کو نجات کی امید دلائی گئی ہے۔ اور ماضی میں کافروں کے عبرتناک انجام کے واقعات بیان کیے گئے ہیں اور موجودہ نسل پر واضح کیا گیا ہے کہ بدی کبھی کامیاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہو سکتی اور انجام کار تمام دشواریوں کے باوجود نیکی ہی کامیاب و کامران ہوتی ہے۔ اہل ایمان کو آگاہ کیا گیا ہے کہ :

"اور اے نبی نیکی اور بدی یکساں نہیں ہیں۔ تم بدی کو اس نیکی سے رفع کرو جو بہترین ہو۔ تم دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ جو آج عداوت کرتا ہے وہ جگری دوست بن جائے گا۔" (۳۴ : ۴۱)

ایمان لانے والوں میں جو لوگ صبر سے کام لیتے ہیں اور خود پر قابو رکھتے ہیں وہ "بڑے نصیب والے ہیں۔" اور برے اعمال پر اکسانے والوں سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ مانگنا چاہیے۔ اور ان لوگوں سے بھی پناہ مانگنی چاہیے جو افتراق پیدا کرتے ہیں۔

سورہ : ۴۱

۳۔ ح م' یہ خدائے رحمان و رحیم کی طرف سے نازل کردہ چیز ہے' ایک ایسی کتاب جس کی آیات خوب کھول کر بیان کی گئی ہیں' عربی زبان کا قرآن' ان لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں۔

۴۔ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا۔ مگر ان لوگوں میں سے اکثر نے اس سے روگردانی کی اور وہ سن کر نہیں دیتے۔

۶۔ اے نبی ﷺ' ان سے کہو' میں تو ایک بشر ہوں تم جیسا۔ مجھے وحی کے ذریعہ سے بتایا جاتا ہے کہ تمہارا رب تو بس ایک ہی اللہ ہے' لہٰذا تم سیدھے اسی کا رخ اختیار کرو اور اس سے معافی چاہو۔ تباہی ہے ان مشرکوں کے لیے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے منکر ہیں۔

۸۔ رہے وہ لوگ جنھوں نے مان لیا اور نیک اعمال کیے' ان کے لیے یقیناً ایسا اجر ہے جس کا سلسلہ کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے۔

۳۴۔ اور اے نبی ﷺ' نیکی اور بدی یکساں نہیں ہیں۔ تم بدی کو اس نیکی سے دفع کرو جو بہترین ہو۔ تم دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ جس کی عداوت پڑی ہوئی تھی وہ جگری دوست بن گیا ہے۔

۳۵۔ یہ صفت نصیب نہیں ہوتی مگر ان لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں' اور یہ مقام حاصل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتا مگر ان لوگوں کو جو بڑے نصیبے والے ہیں۔

۴۳۔ اے نبی ﷺ، تم کو جو کچھ کہا جا رہا ہے اس میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو تم سے پہلے گزرے ہوئے رسولوں کو نہ کہی جا چکی ہو۔ بے شک تمہارا رب بڑا درگزر کرنے والا ہے، اور اس کے ساتھ بڑی دردناک سزا دینے والا بھی ہے۔

۴۴۔ اگر ہم اس کو عجمی قرآن بنا کر بھیجتے تو یہ لوگ کہتے "کیوں نہ اس کی آیات کھول کر بیان کی گئیں؟ کیا ہی عجیب بات ہے کہ کلام عجمی ہے اور مخاطب عربی۔

۴۶۔ جو کوئی نیک عمل کرے گا اپنے ہی لیے کرے گا، جو بدی کرے گا اس کا وبال اسی پر ہوگا، اور تیرا رب اپنے بندوں کے حق میں ظالم نہیں ہے۔

۵۱۔ انسان کو جب ہم نعمت دیتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور اکڑ جاتا ہے۔ اور جب اسے کوئی آفت چھو جاتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے۔

۴۲... سورۃ الشوریٰ

(تعداد آیات ۵۳)

اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کو یاد دلاتا ہے کہ اس نے آپ پر بھی اسی طرح اپنی وحی نازل فرمائی ہے جس طرح آپ سے پہلے گزرے ہوئے رسولوں پر نازل فرمائی تھی۔ یعنی تمام پیغمبروں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک ہی دین کی تبلیغ کی۔ اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ سے فرماتا ہے :

> "اُس نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کا حکم اس نے نوح علیہ السلام کو دیا تھا۔ اور جسے (اے محمد ﷺ) اب تمہاری طرف ہم نے وحی کے ذریعے بھیجا ہے۔ اور جس کی ہدایت ہم ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو دے چکے ہیں۔ اس تاکید کے ساتھ کہ قائم کرو اس دین کو اور اس میں متفرق نہ ہو جاؤ۔ یہی بات ان مشرکین کو سخت ناگوار ہوئی ہے جس کی طرف (اے محمد) تم انہیں دعوت دے رہے ہو۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنا کر لیتا ہے اور وہ اپنی طرف آنے کا راستہ اسی کو دکھاتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے۔"
>
> (۴۲ : ۱۳)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیکن لوگ اپنی خود غرضی اور حسد کی وجہ سے مختلف فرقوں میں بٹ گئے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کے اختلافات مٹا کر انہیں متحد کر دیتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو آزادی دے دی کہ وہ خود اپنے راستے کا انتخاب کرلیں۔ نبی اکرم ﷺ کے مخالفین آپ ﷺ کی بلند کرداری کو اور آپ ﷺ کے دین کی حقانیت کو مشکوک بنانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کو ہدایت فرماتا ہے کہ آپ اپنے دین پر قائم رہیں اور ان لوگوں کے بے جا الزامات کی پرواہ نہ کریں۔ اور ان کو معاف فرما دیں۔

"اللہ نے جو کتاب بھی نازل کی ہے میں اس پر ایمان لایا۔ مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔ اللہ ہی ہمارا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ اور تمہارے اعمال تمہارے لیے۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں۔ اللہ ایک روز ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف سب کو جانا ہے۔" (۱۵ : ۴۲)

لوگوں کو یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ جو کچھ بھی آفت ان پر آتی ہے وہ ان ہی کے اعمال کا نتیجہ ہے۔ لہٰذا لوگوں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا چاہیے۔ اپنے معاملات میں ایمان داری اور دیانت سے کام لینا چاہیے۔ گناہوں اور شرمناک اعمال سے باز آنا چاہیے۔ ان کو پابندی سے عبادت کرنا چاہیے اور اپنے معاملات آپسی صلاح و مشورے سے طے کرنا چاہیے۔ ہدایت کی گئی ہے کہ دشمنوں پر حملے میں پہلے نہ کریں۔ لیکن ان پر اگر زیادتی ہو تو اس کا مقابلہ کریں۔ اپنا دفاع کریں تو ان پر کوئی الزام نہیں آئے گا۔ لیکن وہ لوگ جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں۔ سچائی اور انصاف کے خلاف عمل کرتے ہیں اور زمین میں ناحق زیادتیاں کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کے لیے روز قیامت دردناک عذاب ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو لوگوں کی نگرانی کے لیے مقرر نہیں کیا گیا ہے بلکہ آپ کا کام صرف اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دینا اور اس پیغام کی تبلیغ کرنا ہے۔

سورہ : ۴۲

۵۔ قریب ہے کہ آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں۔ فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں اور زمین والوں کے حق میں درگزر کی درخواستیں کیے جاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آگاہ رہو' حقیقت میں اللہ غفور و رحیم ہی ہے۔

۶۔ جن لوگوں نے اس کو چھوڑ کر اپنے کچھ دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں' اللہ ہی ان پر نگراں ہے' تم ان کے حوالہ دار نہیں ہو۔

۸۔ اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک ہی امت بنا دیتا' مگر وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے' اور ظالموں کا نہ کوئی ولی ہے نہ مددگار۔

۱۲۔ آسمان اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں' جسے چاہتا ہے کھلا رزق دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا دیتا ہے' اسے ہر چیز کا علم ہے۔

۱۵۔ اے محمد ﷺ' اب تم اسی دین کی طرف دعوت دو' اور جس طرح تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ اسی پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جاؤ' اور ان لوگوں کی خواہشات کا اتباع نہ کرو' اور ان سے کہہ دو کہ : "اللہ نے جو کتاب بھی نازل کی ہے میں اس پر ایمان لایا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔ اللہ ہی ہمارا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے۔ ہمارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں۔ اللہ ایک روز ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف سب کو جانا ہے۔

۳۰۔ تم لوگوں پر جو مصیبت بھی آئی ہے' تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے آئی ہے' اور بہت سے قصوروں سے وہ ویسے ہی درگزر کر جاتا ہے۔

۳۱۔ تم زمین میں اپنے اللہ کو عاجز کر دینے والے نہیں ہو' اور اللہ کے مقابلے میں تم کوئی حامی و ناصر نہیں رکھتے۔

۳۶۔ جو کچھ بھی تم لوگوں کو دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی چند روزہ زندگی کا سرو سامان ہے اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ بہتر ہے اور پائیدار بھی۔ وہ ان لوگوں کے لیے ہے جو ایمان لائے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

۳۸۔ جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں' نماز قائم کرتے ہیں' اپنے معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں' ہم نے جو کچھ بھی رزق انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

۴۰۔ برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے' پھر جو کوئی معاف کر دے اور اصلاح کرے اس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجر اللہ کے ذمہ ہے' اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

۴۱۔ اور جو لوگ ظلم ہونے کے بعد بدلہ لیں ان کو ملامت نہیں کی جاسکتی۔

۴۲۔ ملامت کے مستحق تو وہ ہیں جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق زیادتیاں کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۴۳۔ البتہ جو شخص صبر سے کام لے اور درگزر کرے' تو یہ بڑی اولوالعزمی کے کاموں میں سے ہے۔

۴۳...سورۃ الزخرف (سونے کے زیورات)

(تعداد آیات ۸۹)

اس سورہ میں ایک بار پھر واضح کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو لوگوں کی ہدایت کے لیے اور انہیں راہ مستقیم بتلانے کے لیے نازل فرمایا۔ جو لوگ اپنی نادانی سے اس کی حکیمانہ تعلیم سے فیض نہ اٹھائیں تو یہ ان کی بدبختی ہے۔ کافرین مکہ کو اپنے حسب نسب اور جاہ و حشمت پر بہت ناز تھا۔ اسی لیے وہ اپنے بتوں کی پرستش سے باز آنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ ان کو یاد دلایا گیا ہے کہ فرعون طاقت و ثروت میں ان سے بڑھ کر تھا اور اس نے بھی سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے بھیجی ہوئی وحی کو جھٹلایا اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا مذاق اڑایا۔ اور اس گناہ کی پاداش میں اس کو اور اس کے سرداروں کو دریا میں غرق کر دیا گیا۔ اسی طرح جب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی رسالت کا اعلان کیا تو لوگوں نے انہیں بھی جھٹلایا اور ان کی نافرمانی کی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے بیٹے نہیں تھے بلکہ اس کے سچے بندے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے "انعام سے نوازا اور بنی اسرائیل کے لیے اپنی قدرت کا نمونہ بنا دیا۔" سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں سے کہا کہ "اللہ ہی میرا رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے لہٰذا سب لوگ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کریں اور اس میں کسی دوسرے کو شریک نہ کریں۔ "یہی سچا راستہ ہے۔" اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کو حق کی دعوت دی لیکن "اکثر لوگوں کو حق ہی ناگوار تھا۔" ایسے لوگوں کو اپنے تکبر میں مگن پڑا رہنے دو۔ روز محشر ان لوگوں کو اپنی غلطیوں کا احساس ہو گا۔ جب ان کے گناہوں کا حساب لیا جائے گا اور ان گناہوں کی پاداش میں انہیں سزا دی جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ : ۴۳

۲۔ ح۔م۔ قسم ہے اس واضح کتاب کی کہ۔
۳۔ ہم نے اسے عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم لوگ اسے سمجھو۔
۴۔ اور درحقیقت یہ ام الکتاب میں ثبت ہے' ہمارے ہاں بڑی بلند مرتبہ اور حکمت سے لبریز کتاب۔
۵۔ اب کیا ہم تم سے بیزار ہو کر یہ درس نصیحت تمہارے ہاں بھیجنا چھوڑ دیں صرف اس لیے کہ تم حد سے گزرے ہو؟
۶۔ پہلے گزری ہوئی قوموں میں بھی بارہا ہم نے نبی بھیجے ہیں۔
۷۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی نبی ان کے ہاں آیا اور انہوں نے اس کا مذاق نہ اڑایا ہو۔

۴۴...سورۃ الدخان (دھواں)

(تعداد آیات ۵۹)

کافر ہمیشہ اپنی اس ضد پر اڑے رہتے ہیں کہ قرآن حکیم اللہ کی نازل کردہ کتاب نہیں ہے اور اس کتاب کو اپنے لیے ایک مصیبت سمجھتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت سے انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ نے ایک مبارک گھڑی میں سراسر اپنی رحمت سے تمہارے پاس محمد ﷺ کو اپنا رسول بنا کر بھیجا اور یہ مقدس کتاب نازل فرمائی تاکہ تم ہدایت پاسکو اور خبردار ہو سکو کہ برے اعمال کا نتیجہ دوزخ کا خوفناک عذاب ہے۔ فرعون اور اس کے درباری سرداروں کو اس لیے دریا میں غرق کر دیا گیا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رسول سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو رد کر دیا تھا۔ اور یہ واقعہ تمام کافروں کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہونا چاہیے۔

"اور پھر آسمان نے ان پر آنسو بہائے نہ زمین نے۔" (۴۴ : ۲۹)

اور بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے ذلت کے عذاب سے نجات دلا کر ان کو دوسری قوموں پر غالب کر دیا۔ مگر کافر پھر بھی ان واقعات سے سبق سیکھنے سے انکار کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ہماری پہلی موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے ہم قائل نہیں○ اگر تم سچے ہو (اے محمد ﷺ) تو اٹھا لاؤ ہمارے باپ دادا کو (جو مر چکے ہیں)۔"
(۳۵،۳۶ : ۴۴)

اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو تلقین فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں سے کہہ دیجئے کہ قیامت کے دن انہیں سچائی کا پتا چلے گا۔ لیکن تب ان کی مدد کو کوئی نہیں آئے گا۔ اور "زقوم کا درخت گناہ گاروں کی غذا ہو گی۔ تیل کی تلچھٹ جیسا پیٹ میں اس طرح جوش کھائے گا جیسے کھولتا ہوا پانی جوش کھاتا ہے۔ لیکن نیک لوگوں کے لیے دائمی امن اور جنت کی آسائشیں عنایت کی جائیں گی جہاں باغ ہوں گے اور نہریں ہوں گی اور بہترین لباسوں میں ملبوس حوریں ان کی خدمت پر مامور ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر آفت سے بچائے گا۔

سورہ : ۴۴

۳۸۔ یہ آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی چیزیں ہم نے کچھ کھیل کے طور پر نہیں بنا دی ہیں۔

۳۹۔ ان کو ہم نے برحق پیدا کیا ہے، مگر ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

۴۰۔ ان سب کے اٹھائے جانے کے لیے طے شدہ وقت فیصلے کا دن ہے۔

۴۱۔ وہ دن جب کوئی عزیز قریب اپنے کسی عزیز قریب کے کچھ بھی کام نہ آئے گا۔

۴۲۔ اور نہ کہیں سے انہیں کوئی مدد پہنچے گی۔ سوائے اس کے کہ اللہ ہی کسی پر رحم کرے، وہ زبردست اور رحیم ہے۔

۴۵... سورۃ الجاثیۃ

(تعداد آیات ۳۷)

اہل ایمان کے لیے زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار نشانیاں موجود ہیں۔ لیکن کافران کھلی نشانیوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اس کفر کے باعث ان کو بدترین عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب سے اور حکمرانی کی طاقت سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوازا اور ان میں سے ہی اپنے رسول مبعوث فرمائے۔ اور دینی معاملات میں ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی کئی نشانیاں بھیجیں۔ لیکن وہ اپنے جذبہ حسد کی وجہ سے افتراق میں پڑ گئے اور آپس میں ایک دوسرے پر زیادتی کرنے لگے۔ اسی لیے وہ تکبر' بداعمالی اور نااتفاقی کا شکار ہو گئے اور نتیجتاً اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے محروم ہو گئے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان معاملات کا فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف کرتے رہے۔

سیدنا محمد ﷺ اللہ کے محبوب رسول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو صحیح ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے۔ لہٰذا اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے احکامات پر عمل کریں کیونکہ یہ احکام اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی کے ذریعے نازل فرمائے ہیں۔ اس لیے مومنوں کو چاہیے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی اطاعت کریں اور اپنی خواہشات کے غلام نہ بنیں۔ جو لوگ آپ ﷺ کے مشن (دینی تحریک) سے انکار کریں گے اور اپنے کفر پر قائم رہیں گے۔ وہ یقیناً سخت عذاب میں مبتلا کر دیئے جائیں گے جو انہیں اس طرح گھیرے گا کہ ان کے لیے فرار ناممکن ہو جائے گا۔

سورہ : ۴۵

۱۳۔ اُس نے زمین اور آسمانوں کی ساری ہی چیزوں کو تمہارے لیے مسخر کر دیا' سب کچھ اپنے پاس سے اس میں بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرنے والے ہیں۔

۱۴۔ اے نبی ﷺ ایمان لانے والوں سے کہہ دو کہ جو لوگ اللہ کی طرف سے برے دن آنے کا کوئی اندیشہ نہیں رکھتے۔ ان کی حرکتوں پر درگزر سے کام لیں تاکہ اللہ خود ایک گروہ کو اس کی کمائی کا بدلہ دے۔

۱۵۔ جو کوئی نیک عمل کرے گا اپنے ہی لیے کرے گا' اور جو برائی کرے گا وہ آپ ہی اس کا خمیازہ بھگتے گا۔ پھر جانا تو سب کو اپنے رب ہی کی طرف ہے۔

۲۲۔ اللہ نے تو آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے اور اسلیے کیا ہے کہ ہر متنفس کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے۔ لوگوں پر ظلم ہرگز نہ کیا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۶۔۔۔سورۃ الاحقاف (ریت کے ٹیلے)

(تعداد آیات ۳۵)

اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق کی تاکہ اس کی مخلوق کو انصاف اور راست بازی سے بہرہ مند ہونے کا موقع ملے۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو رد کر کے دوسرے نام نہاد خداؤں کی پرستش کرتے ہیں وہ اس ہدایت سے محروم ہیں جو کہ قرآن مجید میں نازل فرمائی گئی ہے۔ وہ لوگ چاہے اس کتاب کو ساحری کہہ لیں یا جعل سازی لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ نبی اکرم ﷺ "کوئی نیا یا نرالا فلسفہ" لے کر نہیں بھیجے گئے ہیں۔ بلکہ آپ اسی ابدی پیغام کے مرسل ہیں جو آپ سے پہلے گزرنے والے پیغمبروں پر نازل فرمایا گیا تھا اور اسی عقیدے کی تمام انبیاء نے تبلیغ کی۔ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ سے فرماتا ہے کہ ان کافروں سے کہہ دیجئے کہ "میں نہیں جانتا کہ کل تمہارے ساتھ کیا ہونا ہے اور میرے ساتھ کیا۔" کسی کو بھی مستقبل کی باتیں نہیں معلوم۔ آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے صرف یہ ذمہ داری سونپی ہے کہ آپ لوگوں کو خبردار کریں۔ یہ وہی دین ہے جو آپ سے پہلے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ بھیجا گیا تھا۔

"اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب رہنما اور رحمت بن کر آچکی ہے اور (اب) یہ کتاب اسی کی تصدیق کے لیے عربی زبان میں آئی ہے تاکہ ظالموں کو متنبہ کر دے اور نیک روش اختیار کرنے والوں کو بشارت دے دے۔" (۴۶ : ۱۲)

اہل ایمان کو ہدایت فرمائی گئی ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی خدمت کریں اور ان کی فرماں برداری کریں۔ اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ ماں نے حمل کے دوران کتنے دکھ سہے اور تکلیفیں جھیلیں اور تیس مہینے تک اپنے دودھ سے اس کی پرورش کی۔ والدین اپنے بچوں کے لیے ہر وقت متفکر رہتے ہیں۔ اسی لیے جب آدمی بڑا ہو جاتا ہے تو وہ یہی دعا کرتا ہے کہ اس کے بچوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے عقل و دانش عطا فرمائے اور ان کو اپنے خالق کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہر اچھی چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی جاتی ہے۔

"اور جو کوئی اللہ کے داعی کی بات نہ مانے وہ نہ زمین میں (اتنا) بل بوتا رکھتا ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کو زچ کر دے اور نہ اس کے ایسے کوئی حامی اور سرپرست ہیں کہ اللہ سے اس کو بچالیں۔ ایسے لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔" (۳۲ : ۴۶)

سورہ : ۴۶

۷۔ ان لوگوں کو جب ہماری صاف صاف آیات سنائی جاتی ہیں اور حق ان کے سامنے آجاتا ہے تو یہ کافر لوگ اس کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔

۸۔ کیا ان کا کہنا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے خود گھڑ لیا ہے؟ ان سے کہو' "اگر میں نے اسے خود گھڑ لیا ہے تو تم مجھے اللہ کی پکڑ سے کچھ بھی نہ بچا سکو گے' جو باتیں تم بناتے ہو اللہ ان کو خوب جانتا ہے' میرے اور تمہارے درمیان وہی گواہی دینے کے لیے کافی ہے' اور وہ بڑا درگزر کرنے والا اور رحیم ہے۔

۹۔ (اے محمد ﷺ) ان سے کہو' "میں کوئی نرالا رسول تو نہیں ہوں' میں نہیں جانتا کہ کل تمہارے ساتھ کیا ہونا ہے اور میرے ساتھ کیا' میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے اور میں ایک صاف صاف خبردار کر دینے والے کے سوا اور کچھ نہیں ہوں۔

۱۲۔ "حالانکہ اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب رہنما اور رحمت بن کر آچکی ہے' اور یہ کتاب اس کی تصدیق کرنے والی زبان عربی میں آئی ہے تاکہ ظالموں کو متنبہ کر دے اور نیک روش اختیار کرنے والوں کو بشارت دے دے۔"

۱۹۔ دونوں گروہوں میں سے ہر ایک کے درجے ان کے اعمال کے لحاظ سے ہیں تاکہ اللہ ان کے کیئے کا پورا پورا بدلہ ان کو دے۔ ان پر ظلم ہرگز نہ کیا جائے گا۔

۴۷... سورۃ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

(تعداد آیات ۳۸)

اس سورہ میں اہل ایمان کو ان کی ذاتی اور معاشرتی زندگی کے آداب سے متعلق ہدایت کی گئی ہے۔ اگر دشمن ان پر حملہ کر دے تو اس کا سر قلم کر دینے میں تامل نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا چاہیے۔ لیکن بہتر صورت یہ ہے کہ ممکن ہو تو انہیں زندہ گرفتار کیا جائے۔ اور ان پر غالب آجانے کے بعد ان کو غلام بنائے رکھنے کی بجائے انہیں آزاد کر دیا جائے۔ اگر وہ ہتھیار ڈال دیں تو انہیں زر فدیہ لے کر آزاد کر دیا جائے۔ اگر اللہ چاہتا تو خود دشمنان رسول کا خاتمہ کر سکتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اہل ایمان کی ہمت اور قوت ارادی کا امتحان لینا چاہتا ہے۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنی جانیں قربان کرتے ہیں ان کو شہادت کا درجہ بخشا جاتا ہے اور یقیناً وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر حال میں اہل ایمان کا محافظ ہے۔ لیکن کافروں کو بچانے والا کوئی نہیں ہے۔ زمانہ ماضی میں کئی شہر ایسے تھے جو موجودہ شہروں سے کہیں زیادہ طاقتور تھے۔ لیکن اپنے کفر کی وجہ سے یہ تمام شہر صفحہ ہستی سے مٹا دیئے گئے۔

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقوں کی سازشوں سے باخبر کیا گیا ہے۔ یہ منافق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو عقیدت اور ایمان کا اظہار کرتے ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اس کے خلاف عمل کرتے ہیں۔

"اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے، کیونکہ وہ ارذل ترین مقاصد کے لیے کام کرتے ہیں۔" (۱۶ : ۴۷)

اگر منافقین یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال بد کو بے نقاب نہیں کرے گا تو وہ یقیناً بڑی بھول کا شکار ہو رہے ہیں۔ ان کو ان کی غداری اور بدکاری کی سزا یقیناً دی جائے گی۔ وہ اپنی حرکات کو کھیل تماشہ اور وقت گزاری کا مشغلہ سمجھ کر کچھ دن محظوظ ہو لیں لیکن جب حساب کا وقت آئے گا تو یہ لوگ بہت پچھتائیں گے۔ اس لیے اہل ایمان کو ان لوگوں کی خوش وقتی سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے بلکہ اپنی خواہشات کو قابو میں رکھنا چاہیے۔ اور یقیناً انہیں ان کی نیکیوں اور تقوے کا صلہ مل کر رہے گا۔

سورہ : ۴۷

۳۳۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو برباد نہ کر لو۔

۳۵۔ پس تم بودے نہ بنو اور صلح کی درخواست نہ کرو۔ تم ہی غالب رہنے والے ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے اعمال کو وہ ہرگز ضایع نہ کرے گا۔

۳۶۔ یہ دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور تماشہ ہے۔ اگر تم ایمان رکھو اور تقویٰ کی روش پر چلتے رہو تو اللہ تمہارے اجر تم کو دے گا اور وہ تمہارے مال تم سے نہ مانگے گا۔

۴۸... سورۃ الفتح

(تعداد آیات ۲۹)

یہ سورہ اس وقت نازل ہوئی تھی جب رسول اللہ ﷺ معاہدہ صلح حدیبیہ پر دستخط فرما چکے تھے۔ حدیبیہ مکہ سے مغرب میں مدینہ جانے والی شاہراہ پر واقع ہے کفار مکہ کے ساتھ کیے گئے صلح کے اس معاہدے میں کئی ایسی شرائط کو تسلیم کر لیا تھا جو مسلمانوں کے مفاد کے خلاف محسوس ہوتی تھیں۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابی اس معاہدے کی وجہ سے بہت بے چین ہو گئے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس معاہدے کو مسلمانوں کے لیے "توہین آمیز" قرار دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ مومنین کو یقین دلاتا ہے کہ صلح کا یہ معاہدہ ان کی شکست نہیں بلکہ فتح ہے۔ اور ان کی آرزوؤں اور تمناؤں کی تکمیل کا پیش خیمہ ہے۔

"فی الواقع اللہ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھایا تھا جو ٹھیک ٹھیک حق کے مطابق تھا۔ ان شاء اللہ تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہو گے۔ اپنے سر منڈواؤ گے اور بال ترشواؤ گے اور تمہیں کوئی خوف نہ ہو گا۔ وہ اس بات کو جانتا تھا جس کو تم نہیں جانتے تھے۔ اس خواب کے پورا ہونے سے پہلے اس نے تمہیں یہ قریبی (تیز رفتار) فتح عطا فرما دی۔" (۲۷ : ۴۸)

اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے کہتا ہے کہ اس نے ان کے پچھلے گناہ بھی معاف کر دیئے اور آئندہ سرزد ہونے والے گناہ بھی۔ (یعنی حج کیے بغیر ہی انہیں اس کا ثواب مل گیا اور آئندہ وہ یقیناً بے خوف و خطر حج کر سکیں گے)۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر اپنی رحمتوں کی تکمیل فرما دی ہے اور ان کو ہدایت کا راستہ بتا دیا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے اور اس پر تہمتیں لگانے والے کافروں اور مشرکوں کو یقیناً سزا دی جائے گی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے جن مسلمانوں کو ان کے گھر بار شہر سے نکال دیا ہے وہ اب کبھی اپنے شہر اور اپنے خاندان میں واپس نہیں آئیں گے۔ لیکن جو ایسا سوچتے ہیں وہ یقیناً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدکردار ہیں اور ان کو بہت جلد سبق سکھایا جائے گا اور وہ اپنے کیے پر پچھتائیں گے۔ اہل ایمان کو یقین دلایا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں ہی وہ محفوظ و مامون ہیں۔

"جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت ہیں اور زیادہ طاقتور ہیں۔"

(۴۸ : ۲۹)

سورہ : ۴۸

۸۔ اے نبی ﷺ، ہم نے تم کو شہادت دینے والا، بشارت دینے والا اور خبردار کر دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔

۹۔ تاکہ اے لوگو، تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کا (یعنی رسول کا) ساتھ دو، اس کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے رہو۔

۱۰۔ اے نبی ﷺ، جو لوگ تم سے بیعت کر رہے تھے وہ دراصل اللہ سے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ تھا۔ اب جو اس عہد کو توڑے گا اس کی عہد شکنی کا وبال اس کی اپنی ہی ذات پر ہو گا۔ اور جو اس عہد کو وفا کرے گا جو اس نے اللہ سے کیا ہے، اللہ عنقریب اس کو بڑا اجر عطا فرمائے گا۔

۴۹... سورۃ الحجرات

(تعداد آیات ۱۸)

اس سورہ میں مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے کس طرح کا برتاؤ کریں اور خصوصاً رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کن آداب کو ملحوظ خاطر رکھیں کیونکہ آپ سرور کونین ہیں۔ آپ کی موجودگی میں ہمیشہ مودب رہیں۔ اور آپ سے پورے احترام اور تعظیم کے ساتھ پیش آئیں۔ آواز اونچی نہ کریں۔ آپ جب تک اپنے حجرے سے برآمد نہ ہوں تب تک انتظار کریں۔ آپ کی بات پوری توجہ اور احترام کے ساتھ سماعت کریں۔ سبھی لوگوں کو یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ اگر آپ ہر ایک کی بات سننے لگیں اور ان کی مرضی کے مطابق عمل کرنے لگیں تو یہ ساری انسانیت کے لیے نہ صرف نقصان دہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بات ہو گی بلکہ سب کے لیے بد بختی کی بات بھی ہو گی۔ رسول اللہ ﷺ کو خود فیصلہ کرنے کی آزادی ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہترین قوت فیصلہ سے نوازہ ہے۔ اہل ایمان کو احسن ترین اعمال پر کار بند رہنا چاہیے۔ انہیں دوسروں سے سنی سنائی ہر بات پر یقین نہیں کرلینا چاہیے بلکہ حقیقت حال کی پوری تحقیق کرنے کے بعد ہی اپنے رد عمل کا اظہار کرنا چاہیے۔ جو لوگ اس کے خلاف عمل کرتے ہیں وہ معصوم اور بے قصور لوگوں کو اذیت پہنچاتے ہیں اور اس طرح گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں جس پر بعد میں انہیں پچھتانا پڑتا ہے۔

اگر مسلمانوں کے دو گروہوں میں کوئی تنازعہ کھڑا ہو جائے تو تیسرے گروہ کو ان میں صلح صفائی کرانی چاہیے۔ لیکن اگر کوئی گروہ دوسرے پر زیادتی کرتا ہے تو اس کے خلاف لڑنا چاہیے اور اس کو مغلوب کرنا چاہیے تاکہ لوگ زیادتی ظلم کرنے سے باز رہیں۔ کیونکہ تمام اہل ایمان اخوت کی ڈور میں بندھے ہوئے ہیں اور ایک ہی برادری کے افراد ہیں۔ مسلمانوں کو نہ ایک دوسرے کا مذاق اڑانا چاہیے اور نہ ایک دوسرے کو بدنام کرنا چاہیے اور نہ ہی طنز و تضحیک کا نشانہ بنانا چاہیے۔ ایک دوسرے پر شک نہیں کرنا چاہیے اور دوسروں کی ٹوہ میں بھی نہیں رہنا چاہیے اور غیبت نہیں کرنی چاہیے۔ یہ تمام گناہ ہیں اور ان سے بچنا چاہیے۔ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کو یہ جتاتے ہیں کہ انہوں نے اسلام قبول کر کے آپ پر احسان کیا ہے تو ایسے لوگ سخت غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو صحیح راہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرما کر ان پر احسان عظیم کیا ہے۔

سورہ : ۴۹

۶۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو' اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو' کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو۔

۹۔ اور اگر اہل ایمان میں سے دو گروہ آپس میں لڑ جائیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ۔ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ پر زیادتی کرلے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے۔ پھر اگر وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پلٹ آئے تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کرا دو۔ اور انصاف کرو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۱۰۔ مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں' لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات کو درست کرو اور اللہ سے ڈرو' امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔

۱۱۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو' نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں' ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں' اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں' ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو۔ ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے۔ جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہ ظالم ہیں۔

۱۲۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو' بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ تجسّس نہ کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ دیکھو' تم خود اس سے گھن کھاتے ہو۔ اللہ سے ڈرو' اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔

۱۳۔ لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔

۱۷۔ یہ لوگ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا ان سے کہو اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو' بلکہ اللہ تم پر اپنا احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی اگر تم واقعی اپنے (دعوائے ایمان میں) سچے ہو۔

۵۰ --- سورۃ قٓ

(تعداد آیات ۴۵)

اس سورہ میں ایک بار پھر حیات بعد الممات کے موضوع پر بحث کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں اس موضوع کو بار بار پر زور انداز میں دہرایا گیا ہے۔ دراصل یہ اسلام کا بنیادی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی دعوت کا آغاز کیا تو کفار مکہ کو اس بات پر سخت حیرت ہوتی تھی کہ مرنے کے بعد تمام انسان دوبارہ اٹھائے جائیں گے اور ان کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہو گا۔ اسی لیے وہ لوگ اس عقیدے کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے تھے اور استہزائیہ انداز میں پوچھتے تھے کہ :

"کیا جب ہم مرجائیں گے اور خاک ہو جائیں گے (تو دوبارہ اٹھائے جائیں گے)؟ یہ واپسی تو عقل سے بعید ہے (اس لیے ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے)۔" (۵۰ : ۳)

حالانکہ اگر وہ آسمانوں کو دیکھیں اور زمین کی پراسرار چیزوں پر نظرڈالیں تو وہ خود ہی اللہ تعالیٰ کی قدرت کے قائل ہو جائیں گے۔ وہ انسان کی پیدائش پر ہی غور کرلیں جس کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ بہتر کوئی اور نہیں جانتا کیونکہ وہ انسان کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔ فرشتے انسان کے ہر عمل کا اندراج ایک کتاب میں کر رہے ہیں۔ ان فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے انسان کے اعمال کی نگرانی پر مقرر فرمایا ہے۔ قیامت کے روز جب کتاب الاعمال کھولی جائے گی تو لوگوں کو پتہ چلے گا کہ ان کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں ہے۔

پس کفار اپنے خالق کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ ان کی فلاح اور بھلائی کے لیے ہی اللہ تعالیٰ اپنے رسول اللہ ﷺ سے فرماتا ہے :

"اے نبی' جو باتیں یہ لوگ بنا رہے ہیں ہم خوب جانتے ہیں۔ تمہارا کام ان سے جبراً بات منوانا نہیں ہے۔ بس تم اس قرآن کے ذریعے سے ہراس شخص کو نصیحت کر دو۔ جو میری تنبیہہ سے ڈرے۔" (۵۰ : ۴۵)

سورہ : ۵۰

۱۶۔ "ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں ابھرنے والے وسوسوں تک کو ہم جانتے ہیں۔ ہم اس کی رگ گردن سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں۔"

۱۷۔ (اور ہمارے اس براہ راست علم کے علاوہ) دو کاتب اس کے دائیں اور بائیں بیٹھے ہر چیز ثبت کر رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۸۔ کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کے لیے ایک حاضر باش نگراں موجود نہ ہو۔

۱۹۔ پھر دیکھو، وہ موت کی جان کنی حق لے کر آ پہنچی، یہ وہی چیز ہے جس سے بھاگتا تھا۔

۲۰۔ اور پھر صور پھونکا گیا، یہ ہے وہ دن جس کا تجھے خوف دلایا جاتا تھا۔

۲۱۔ ہر شخص اس حال میں آ گیا کہ اس کے ساتھ ایک ہانک کر لانے والا ہے اور ایک گواہی دینے والا۔

۲۲۔ اس چیز کی طرف سے تو غفلت میں تھا، ہم نے وہ پردہ ہٹا دیا جو تیرے آگے پڑا ہوا تھا اور آج تیری نگاہ خوب تیز ہے۔

۲۳۔ اس کے ساتھی نے عرض کیا، یہ جو میری سپردگی میں تھا حاضر ہے۔

۲۷۔ اس کے ساتھی نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ، میں نے اس کو سرکش نہیں بنایا بلکہ یہ خود ہی پرلے درجے کی گمراہی میں پڑا ہوا تھا۔"

۲۸۔ جواب میں ارشاد ہوا۔ "میرے حضور جھگڑا نہ کرو، میں تم کو پہلے ہی انجام بد سے خبردار کر چکا تھا۔"

۲۹۔ میرے ہاں بات پلٹی نہیں جاتی اور میں اپنے بندوں پر ظلم توڑنے والا نہیں ہوں۔

۳۵۔ "ہم نے زمین اور آسمان کو اور ان کے درمیان کی ساری چیزوں کو چھ دنوں میں پیدا کر دیا اور ہمیں کوئی تکان لاحق نہ ہوئی۔"

۴۵۔ "اے نبی (ﷺ) جو باتیں یہ لوگ بنا رہے ہیں انہیں ہم خوب جانتے ہیں، اور تمہارا کام ان سے جبراً بات منوانا نہیں ہے۔ بس تم اس قرآن کے ذریعہ سے ہر اس شخص کو نصیحت کر دو جو میری تنبیہ سے ڈرے۔"

۵۱...سورۃ الذاریات (گرد اُڑانے والی ہوائیں)

(تعداد آیات ۶۰)

اس سورہ میں بتلا دیا گیا ہے کہ کس طرح پہلے گزرے ہوئے انبیاء نے پیغام حق کو لوگوں تک پہنچایا اور کس طرح انہوں نے مصیبتوں اور توہین آمیز رویوں کا مقابلہ کیا۔ کیونکہ ان کے خلاف ریشہ دوانیاں کرنے والے کفار دین کی تبلیغ کو روکنے میں ناکام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے۔ اور کس طرح تمام دشواریوں کے باوجود دین حق ہی کامیاب و کامران ہوا۔

کفار روز آخرت پر شک و شبہ کرتے ہیں۔ لیکن یہ دن ضرور آئے گا اور اس دن کفار کو اپنے خالق کے سامنے اپنے اعمال کا حساب دینا ہو گا۔ ان کو اپنے کفر کی سزا ضرور ملے گی۔ دوزخ کے بھڑکتے ہوئے شعلے ان کا آخری ٹھکانا ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے لوگوں کا ٹھکانا جنت کے باغات ہوں گے جہاں نہریں بہ رہی ہوں گی۔ حتیٰ کہ فقیروں اور حقیر ترین لوگوں کو بھی ان کے نیک اعمال کی وجہ سے اسی انعام سے نوازا جائے گا۔

ایک دن سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس کچھ مہمان آئے جو درحقیقت اللہ کے فرشتے تھے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ان کی ضیافت کے لیے گوشت پکوایا۔ فرشتوں نے کھانے سے انکار کیا لیکن سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو یہ خوش خبری سنائی کہ ان کی عمر رسیدہ اور بانجھ بیوی کو ایک لڑکا ہو گا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام یہ سن کر حیران بھی ہوئے اور خوش بھی۔ جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں کے نزول کی وجہ دریافت فرمائی تو فرشتوں نے جواب دیا کہ وہ سیدنا لوط علیہ السلام کی گناہ گار قوم کی تباہی کے لیے بھیجے گئے ہیں کیونکہ وہ منکر ہیں۔ اسی طرح سیدنا موسیٰ علیہ السلام جب روشنی اور علم کی دولت لے کر فرعون کے دربار میں پہنچے تو اس نے اور اس کے سرداروں نے آپ کو (ایک ساحر" اور "آسیب زدہ" شخص قرار دے کر آپ کی تعلیمات کو رد کر دیا۔ ان کے مسلسل انکار نے اللہ کے قہر کو دعوت دی اور وہ سب دریا میں غرق کر دیئے گئے۔ یہی انجام قوم عاد کا ہوا کہ جب انہوں نے اللہ کی قدرت کا انکار کیا تو ان پر ایسی خوفناک ہوائیں بھیج دی گئیں کہ ہر چیز بوسیدہ ہو کر رہ گئی۔

قوم ثمود کو بھی ان کے کفر کے باعث ایک دھماکے اور کڑاکے نے تباہ کر دیا۔ بہرحال سیدنا نوح علیہ السلام سے لے کر سیدنا موسیٰ علیہ السلام تک تمام پیغمبروں کے ذریعے بھیجے گئے اللہ کے ابدی پیغام کو رد کرنے والی تمام قومیں اسی طرح عبرت ناک انجام سے دوچار ہوئیں۔ یہ تمام اللہ تعالیٰ کے انبیاء تھے جن کی "جادہ گر" اور "مجنوں" کہہ کر مذمت کی گئی اور اب محمد ﷺ ان تمام میں آخری رسول ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب پیغمبر ہیں۔ اس لیے آپ کو بھی لوگوں کی تہمتوں اور ملامت سے بددل نہیں ہونا چاہیے۔ گذشتہ منکرین انبیاء کی طرح ان کافروں کا انجام بھی بہت عبرت ناک ہو گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ : ۵۱

۱۔ قسم ہے ان ہواؤں کی جو گرد اڑانے والی ہیں'
۲۔ پھر پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھانے والی ہیں'
۳۔ پھر سبک رفتاری کے ساتھ چلنے والی ہیں۔
۴۔ پھر ایک بڑے کام (بارش) کی تقسیم کرنے والی ہیں۔
۵'۶۔ حق یہ ہے کہ جس چیز کا تمہیں خوف دلایا جا رہا ہے وہ سچی ہےO اور جزائے اعمال ضرور پیش آنی ہے۔
۷۔ قسم ہے متفرق شکلوں والے آسمان کی'
۸۔ (آخرت کے بارے میں) تمہاری بات ایک دوسرے سے مختلف ہے۔
۹۔ اس سے وہی برگشتہ ہوتا ہے جو حق سے پھرا ہوا ہے۔
۱۰۔ مارے گئے قیاس و گمان سے حکم لگانے والے۔
۱۱۔ جو جہالت میں غرق اور غفلت میں مدہوش ہیں۔
۱۲۔ پوچھتے ہیں آخر وہ روز جزا کب آئے گا؟
۱۳۔ وہ اس روز آئے گا جب یہ لوگ آگ پر تپائے جائیں گے۔
۱۵۔ البتہ متقی لوگ اس روز باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔
۱۶۔ جو کچھ ان کا رب انہیں دے گا اسے خوشی خوشی لے رہے ہوں گے۔

۵۲... سورۃ الطور

(تعداد آیات ۴۹)

قرآن حکیم میں فرمایا ہے کہ کفار یقیناً اپنے گناہوں کی سزا پائیں گے اور کوئی متنفس ان کو اس انجام سے بچا نہیں سکتا۔ جب حشر کا دن آجائے گا تو :

"آسمان بری طرح ڈگمگائے گا اور پہاڑ اڑے اڑے پھریں گے۔ تباہی ہے اس روز ان جھٹلانے والوں کے لیے جو آج کھیل کے طور پر اپنی حجت بازیوں میں لگے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ہیں۔ جس دن انہیں دھکے مار مار کر جہنم کی آگ کی طرف لے جایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ وہی آگ ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔" (۹ تا ۱۴ : ۵۲)

اور اہل ایمان اور نیک لوگوں کو شاداب باغوں میں رکھا جائے گا جہاں وہ جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے۔ وہاں ان کو ہر قسم کی آسائش اور انبساط کا سامان مہیا کیا جائے گا جن میں حسین ترین حوریں بھی شامل ہوں گی اور غلمان بھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی بہترین نعمتوں سے نوازے گا اور خالق مطلق انہیں ہر مصیبت سے بچا لے گا۔ لیکن کافروں کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ نہ ان کی مکاری کچھ ان کے کام آئے گی اور نہ ہی کوئی ان کا مددگار ہو گا اس دن وہ جو کچھ دیکھیں گے اس قدر دم بخود رہ جائیں گے کہ ان کی زبان سے ایک لفظ بھی ادا نہ ہو پائے گا۔

سورہ : ۵۲

۹۔ وہ اس روز واقع ہو گا جب آسمان بری طرح ڈگمگائے گا۔

۱۰۔ اور پہاڑ اڑے اڑے پھریں گے۔

۱۱۔ تباہی ہے اس روز ان جھٹلانے والوں کے لیے۔

۱۲۔ جو آج کھیل کے طور پر اپنی حجت بازیوں میں لگے ہوئے ہیں۔

۱۳۔ جس دن انہیں دھکے مار مار کر نار جہنم کی طرف۔ لے چلا جائے گا۔

۱۷۔ متقی لوگ وہاں باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔

۱۸۔ لطف لے رہے ہوں گے ان چیزوں سے جو ان کا رب انہیں دے گا' اور ان کا رب انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے گا۔

۵۳... سورۃ النجم

(تعداد آیات ۶۲)

اس سورہ میں سیدنا محمد ﷺ کو ایک بار پھر یقین دلایا گیا ہے کہ آپ نہ اپنی طرف سے کوئی قیاس و گمان کی باتیں سناتے ہیں اور نہ ہی آپ سے کوئی غلطی سرزد ہوتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ آپ تو صرف اللہ تعالیٰ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں اور قرآنی آیات یقیناً اللہ کی طرف سے آپ پر وحی کی صورت میں نازل ہوتی ہیں۔

لات، عزیٰ اور منات کفار مکہ کی تین دیویاں تھیں جن کو وہ اللہ کی بیٹیاں سمجھتے تھے اور ان کی پرستش کرتے تھے۔ اور جب ان تین دیویوں کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا تو ("شیطانی آیات" کی من گھڑت کہانی مشہور کر دی گئی، اس جھوٹی تہمت پر ہم اس کتاب کے پہلے حصے میں تفصیل سے بحث کر چکے ہیں۔) کفار مکہ نے نبی اکرم ﷺ پر یہ الزام عائد کیا تھا کہ آپ نے پہلے تو شیطان کے بہکاوے میں آکر ان تین دیویوں کی تعریف و توصیف کی تھی لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ "شیطانی آیات" کو حسب ذیل آیات سے بدل دیا گیا۔

"(اے محمد ﷺ ان سے کہہ دو کہ) دراصل یہ دیویاں کچھ نہیں ہیں مگر بس چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے (اپنے قیاس و گمان) سے رکھ لیے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نازل نہیں کی (اس لیے یہ دیویاں تمہاری شفاعت کا ذریعہ نہیں ہو سکتیں۔)" (۲۳ : ۵۳)

اس کتاب کے پہلے حصے میں ان حالات کا تاریخی شواہد کی روشنی میں تجزیہ کیا جا چکا ہے اور رسول اللہ ﷺ پر کفار مکہ کے ذریعہ لگائے گئے الزامات کے کھوکھلے پن کو ثابت کیا جا چکا ہے لیکن ان بے بنیاد "شیطانی آیات" کی وجہ سے یہ سورہ مستشرقین کی نظر میں کافی اہمیت اختیار کر گئی ہے۔

اگرچہ انبیاء کرام کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی ہدایات نازل ہو چکی ہیں۔ لیکن کافر اپنے قیاسی بتوں کی پرستش میں لگے ہوئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ حقیقت ان کی خواہشات کے تابع ہو جائے گی۔ لیکن حق کسی کی خواہش کا تابع نہیں ہوتا۔ یہ لوگ صرف دنیاوی زندگی کی آسائشوں میں مصروف ہیں۔ اور اسی کو سب کچھ سمجھتے ہیں۔ وہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر نازل کئے گئے صحیفوں کی ہدایات پر عمل نہیں کرتے۔ اور نہ ہی زندگی اور موت کی حقیقت کو سمجھتے ہیں نہ ہی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ انجام کار انسان کو اپنے خالق کی طرف ہی پلٹ کر جانا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی تمام نشانیوں کو دیکھتے ہیں پھر بھی اپنے کفر پر جمے رہتے ہیں۔ کافروں کو قوم عاد اور قوم ثمود کے انجام بد سے آگاہ کیا گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اور فرعون اور اس کی فوج کے تباہ کن انجام سے بھی۔ انہیں یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا نوح علیہ السلام اور ان کے پیروؤں کو سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچا لیا تھا۔ لیکن کافر ماضی کے واقعات سے سبق سیکھنے سے محروم ہیں۔ اس لیے اہل ایمان کو ہوشیار رہنا چاہیے اور خود کو اللہ کی عبادت اور فرمانبرداری میں مصروف رکھنا چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خدمت و قربانی کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اور یہ جان لینا چاہیے کہ وہ صحیح راستے پر گامزن ہیں۔ اور روز قیامت اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے گا۔

سورہ : ۵۳

۱۹۔ اب ذرا بتاؤ، تم نے کبھی اس لات، اور اس عزیٰ،

۲۰۔ اور تیسری ایک دیوی منات کی حقیقت پر کچھ غور بھی کیا ہے؟

۲۱۔ کیا بیٹے تمہارے لیے ہیں اور بیٹیاں اللہ کے لیے؟

۲۲۔ یہ تو پھر بڑی دھاندلی کی تقسیم ہوئی!

۲۳۔ دراصل یہ کچھ نہیں ہیں مگر بس چند نام جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نازل نہیں کی۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگ محض وہم و گمان کی پیروی کر رہے ہیں اور خواہشات نفس کے مرید بنے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آچکی ہے۔

۲۵۔ دنیا اور آخرت کا مالک تو اللہ ہی ہے، انہیں انعامات سے نوازے گا۔

(۱۹) کیا تم نے کبھی اس لات اور عزیٰ پر کچھ غور کیا ہے؟

(۲۰) اور اس تیسری دیوی منات کی حقیقت پر؟

(۲۱) کیا بیٹے تمہارے لیے ہیں اور بیٹیاں اللہ کے لیے؟

(۲۲) یہ تو بڑی غیر منصفانہ تقسیم ہے۔ (اور تمہارے ذہن کی دھاندلی کی غماز ہے)

(۲۳) (اور کہہ دو اے محمد ﷺ کہ) دراصل یہ دیویاں کچھ نہیں صرف چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے ایجاد کر لیے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نازل نہیں کی۔ تم لوگ (ان دیویوں کی شفاعت کی توقع) محض وہم و گمان کی بنا پر کر رہے ہو۔ اور خواہشات نفس کے مرید بنے ہوئے ہو۔ حالانکہ ان کے رب کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف سے ان کے پاس ہدایت آچکی ہے۔

(۲۵) دنیا اور آخرت کا مالک تو اللہ ہی ہے۔

(۲۷) مگر جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے وہ فرشتوں کو دیویوں کے ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔

(۲۸) حالانکہ اس معاملہ کا کوئی علم انہیں حاصل نہیں ہے۔ وہ محض گمان کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور گمان ہرگز حق کا نعم البدل نہیں ہو سکتا۔

(۲۹) پس اے نبی، جو شخص ہمارے ذکر سے منہ پھیرتا ہے اور دنیا کی زندگی کے علاوہ جسے کچھ مطلوب نہیں ہے۔ اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔ (ا)

۵۴... سورۃ القمر

(تعداد آیات ۵۵)

اس سورہ میں معجزہ شق القمر کا ذکر کیا گیا ہے جس پر مسلمانوں کا مکمل عقیدہ ہے۔ لیکن کفار مکہ نے اسے جادو کا کرشمہ قرار دیا اور اپنے کفر پر جمے رہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے فرماتا ہے کہ وہ کفار کی باتوں پر دھیان نہ دیں۔ اب یہ لوگ اسی وقت حق بات تسلیم کریں گے جب قیامت فی الواقع برپا ہو گی اور ان کو قبروں سے نکال کر اور محشر کے حضور میں پیش کیا جائے گا۔ تب ان کے سر ندامت سے جھکے رہیں گے۔

اس کے بعد ان کے سامنے قوم نوح، عاد، ثمود، قوم لوط اور آل فرعون کا حال بیان کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رسولوں کی تنبیہات کو جھٹلا کر یہ قومیں کس دردناک عذاب میں مبتلا ہوئیں۔ اور جو لوگ قرآن حکیم میں نازل کی ہوئی ہدایت کا انکار کریں گے ان کو بھی ایسے ہی دردناک عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ پلک جھپکتے ہی اللہ تعالیٰ کا قہر انہیں گھیر لے گا اور وہ اپنے انجام بد کو پہنچیں گے۔

(ا) مندرجہ بالا سورۃ النجم کی آیات (۱۹ تا ۲۵) کا ترجمہ دو دفعہ درج کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ایسا کیوں کیا گیا؟ ہم نے بھی کتابت کرواتے وقت پہلی کتابت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان آیات کو دو دفعہ ہی درج کیا ہے۔ (ادارہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ : ۵۴

۱۷۔ ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان ذریعہ بنا دیا ہے' پھر کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟

۴۷۔ یہ مجرم لوگ درحقیقت غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور ان کی عقل ماری گئی ہے۔

۴۹۔ ہم نے ہر چیز ایک تقدیر کے ساتھ پیدا کی ہے۔

۵۰۔ اور ہمارا حکم بس ایک ہی حکم ہوتا ہے اور پلک جھپکاتے وہ عمل میں آجاتا ہے۔

۵۵...سورۃ الرحمٰن

(تعداد آیات ۷۸)

یہ سورہ ان سورتوں میں سے ہیں جن کی مسلمان بہ کثرت تلاوت کرتے ہیں۔ اس میں اللہ کی ان نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے جو پروردگار عالم نے اپنی مخلوق کو عطا فرمائی ہیں۔ ہر آیت کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے دریافت فرماتا ہے کہ "اے جن و انس' تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کا انکار کرو گے۔" ان آیات کی غنائیت اور تسلسل پڑھنے والوں اور سننے والوں دونوں ہی کو ایک روحانی رفعت کے احساس سے سرشار کر دیتی ہیں۔ سورج' چاند اور ستاروں کا ذکر جس زور خطابت اور حسن بیان کے ساتھ کیا گیا ہے وہ بڑا ہی مسحور کن ہے۔ اسی طرح مختلف اقسام کے نباتات' لذیذ پھلوں اور لطیف خوشبو والی جڑی بوٹیوں کا بیان بہت ہی متاثر کن انداز میں کیا گیا ہے۔ پھر جاندار مخلوق کی تخلیق کی یاد دہانی کی گئی ہے۔

"انسان کو اس نے کھولتے ہوئے گارے سے بنایا اور نار (ایک خاص قسم کی آگ) سے جنوں کو پیدا کیا۔" (۱۴ تا ۱۵ : ۵۵)

ان تمام نعمتوں کے ذکر سے مخلوقات پر صرف عنایات کا بیان ہی مقصود نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و طاقت کا قائل کرنا بھی مطلوب ہے۔

اللہ تعالیٰ دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک ہے۔ زمین پر جو چیز بھی موجود ہے وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فنا ہونے والی ہے۔ صرف رب العالمین کی جلیل و کریم ذات ہی باقی رہنے والی ہے۔

"زمین و آسمان پر موجود ہر چیز فنا ہونے والی ہے تنہا تمہارا رب ہی اپنی تمام قدرت عظمت اور شان و شوکت کے ساتھ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔"

(۵۵ : ۲۲)

قیامت کے دن گناہ گاروں کو پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر دوزخ کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ اور متقی و پرہیز گار لوگوں کا انعام "لعل و جواہر جیسا خوشنما" اور "ہرے بھرے درختوں" جیسا خوبصورت ہو گا۔ ان کی خدمت کے لیے شرمیلی نگاہوں والی حوریں ہوں گی جن کو ان اہل جنت سے پہلے کسی نے نہ چھوا ہو گا۔ اور یہ جنتی سبز قلینوں اور نفیس ترین فرشوں پر تکیے لگا کر بیٹھے ہوں گے۔ ایسی ہوں گی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں۔ رب العالمین نیکی کا بدلہ نیکی سے عطا کرتا ہے۔ پھر اس کی نعمتوں کا اور اس کی قدرت کا کون انکار کر سکتا ہے۔

سورہ : ۵۵

۱'۲۔ نہایت مہربان (اللہ تعالیٰ) نے اس قرآن کی تعلیم دی ہے۔

۳۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔

۴۔ اور اسے بولنا سکھایا۔

۵۔ سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔

۶۔ اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔

۷۔ آسمان کو اس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔

۸۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔

۹۔ انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔

۱۶۔ تم اپنے رب کے کن کن عجائب قدرت کو جھٹلاؤ گے؟

۱۷۔ دونوں مشرق اور دونوں مغرب' سب کا مالک و پروردگار وہی ہے۔

۶۰۔ نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

۶۱۔ پھر اے جن و انس' اپنے رب کے کن کن اوصاف حمیدہ کا تم انکار کرو گے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۶... سورۃ الواقعۃ

(تعداد آیات ۹۶)

روز حشر کا بیان قرآن مجید میں اکثر جگہ ملتا ہے لیکن ہر جگہ انداز بیان مختلف اور انوکھا ہے۔ اس سورہ میں بھی اہل ایمان کے سامنے روز حشر کی تصویر تمام تفصیلات کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔ اس دن بے پناہ دہشت پھیل جائے گی۔ زمین دہل جائے گی۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائیں گے۔ اور تب انسانوں کی تین جماعتیں سامنے آئیں گی۔ پہلی جماعت دائیں بازو کے لوگوں پر مشتمل ہو گی (یعنی سیدھے راستے پر چلنے والے لوگوں کی جماعت) اور تیسری جماعت آگے والے لوگوں پر مشتمل ہو گی۔ اس جماعت میں ایمان لانے میں پہل کرنے والے لوگ' نبی اکرم ﷺ کی مدد کرنے والے لوگ اور اپنے گھربار چھوڑ کر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت کرنے والے لوگ شامل ہوں گے۔ دائیں بازو کے لوگوں کو جنت میں جگہ عطا کی جائے گی اور بائیں بازو والی جماعت دوزخ میں پھینک دی جائے گی۔ اور پہل کرنے والے لوگ نعمت بھری جنتوں میں رہیں گے۔ اور خوبصورت آنکھوں والی حسین حوریں کھانے کے لیے پرندوں کا لذیذ گوشت اور پینے لیے چشمہ جاری سے پیالے اور ساغر بھر کر ان کی خدمت میں حاضر رہیں گی۔ یہ ان نیکیوں کا اجر ہو گا جو انہوں نے اس زندگی میں کیں۔ اور دائیں بازو کی جماعت کے لوگ بے خار بیریوں اور سایہ دار درختوں کی چھاؤں میں رہیں گے جہاں ان کو ہمیشہ پھل مہیا ہوں گے۔ اور سدا بہار پھول کھلے رہیں گے۔ ان کی بیویوں کو اللہ تعالیٰ ان کے لیے دوبارہ باکرہ بنا کر پیدا کرے گا۔

بائیں بازو والی جماعت کے لوگ جہنم کے دہکتے ہوئے شعلوں میں پھینک دیئے جائیں گے جہاں جھلسا دینے والی ہوائیں ہوں گی اور کھولتا ہوا گرم پانی ملے گا۔ وہاں ان کے لیے کوئی ایسی چیز نہیں ہو گی جس سے وہ تازگی یا فرحت محسوس کر سکیں۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو ماننے سے انکار کیا اور اس کی نازل کردہ وحی کا مذاق اڑایا اور روز حشر سے انکار کیا۔ اب ان کو اپنے انکار کے نتائج بھگتنا پڑیں گے۔ ان کو کھانے کے لیے زقوم درخت کے کڑوے کسیلے پھل ملیں گے اور جب وہ کسی بیمار اونٹ کی طرح پیاس سے تڑپیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے تو پینے کے لیے کھولتا ہوا پانی ملے گا۔

"یہ ہے (ان بازو والوں) کی ضیافت کا سامان روز جزا میں۔ ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے پھر کیوں تصدیق نہیں کرتے۔ کبھی تم نے غور کیا' یہ نطفہ جو تم ڈالتے ہو اس سے بچہ تم بناتے ہو یا اس کے بنانے والے ہم ہیں اللہ ہی بے شک خالق ہے۔" (۵۵ تا ۵۸ : ۵۶)

سورہ : ۵۶

۵۷۔ ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے پھر کیوں تصدیق نہیں کرتے۔

۵۸۔ کبھی تم نے غور کیا' یہ نطفہ جو تم ڈالتے ہو'

۵۹۔ اس سے بچہ تم بناتے ہو یا اس کے بنانے والے ہم ہیں۔

۶۰۔ ہم نے تمہارے درمیان موت کو تقسیم کیا ہے۔

۶۱۔ اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہاری شکلیں بدل دیں اور کسی ایسی شکل میں پیدا کر دیں جس کو تم نہیں جانتے۔

۶۲۔ اپنی پہلی پیدائش کو تو تم جانتے ہی ہو۔

۷۴۔ پس اے نبی ﷺ' اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح کرو۔

۵۷... سورۃ الحدید

(تعداد آیات ۲۹)

یہ سورہ مسلمانوں کو ہر قسم کی قربانیوں کے لیے آمادہ کرنے کی تلقین کے لیے نازل فرمائی گئی ہے۔ خصوصاً ان کو مالی قربانیوں کے لیے تیار کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تلقین فرمائی گئی ہے اور یہ بات واضح کی گئی ہے کہ ایمان محض زبانی اقرار اور چند ظاہری اعمال کا نام نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے لیے مخلص ہونا اسلام کی اصل روح ہے۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کی گئی ہے جو کہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ وہی زندگی بخشتا ہے اور موت دیتا ہے۔ وہی علیم ہے اور ہر شے پر قدرت رکھتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ زمین و آسمان کی ہر چیز اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اول بھی ہے اور آخر بھی' ظاہر بھی ہے اور مخفی بھی۔

"وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو' جو کام بھی تم کرتے ہو اسے وہ دیکھ رہا ہے اور دلوں کے چھپے ہوئے راز تک جانتا ہے۔" (۶ : ۵۷)

اللہ تعالیٰ ہی زمین و آسمان کی بادشاہی کا مالک ہے۔ جو لوگ اس کے لیے اور اس کی راہ میں فتح سے پہلے خرچ کرتے ہیں ان لوگوں سے بہتر ہیں جو فتح حاصل ہو جانے کے بعد خرچ کرتے ہیں۔ پہلے خرچ کرنے والوں کو زیادہ انعامات اور بہتر نوازشات سے سرفراز فرمایا جائے گا بمقابلہ ان لوگوں کے جو بعد میں خرچ کرتے ہیں۔ جو مال لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں وہ اللہ پر قرض ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے کئی گنا زیادہ مال انہیں عطا فرمائے گا۔ قیامت کے دن منافقین کی حالت سب سے زیادہ خراب ہو گی۔ جب یہ منافقین اہل ایمان سے گڑگڑا کر التجا کریں گے کہ وہ ان کی سفارش کریں اور گواہی دیں کہ یہ منافق بھی مومنوں کے ساتھ تھے۔ لیکن ایک دیوار مومنوں اور منافقوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر دے گی۔ ایمان والے ان کو جواب دیں گے کہ بے شک بہ ظاہر تو تم ہمارے ساتھ تھے لیکن تم نے خود اپنے آپ کو فتنے میں ڈالا۔ موقع پرستی سے کام لیا اور شک میں پڑے رہے اور راہ سے بھٹک گئے۔ اپنے ایمان پر مستحکم رہنے کی بجائے کیا تم نے اپنے قیاس کو ترجیح نہیں دی؟ اس کا منافقوں کے پاس کوئی جواب نہ ہو گا۔ اس لیے دوزخ کی آگ ہی ان کا ٹھکانہ ہو گی۔ اللہ تعالیٰ یاد دہانی فرماتا ہے کہ :

خوب جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی کھیل اور دل لگی کے سوا کچھ نہیں ہے اور ظاہری ٹیپ ٹاپ و نمائش اور تمہارا آپس میں ایک دوسرے پر فخر جتانا اور مال و دولت میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بارش ہو گئی تو اس سے پیدا ہونے والی نباتات کو دیکھ کر کاشتکار خوش ہو گئے۔ پھر وہ کھیتی پک جاتی ہے اور تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد ہو گئی پھر وہ بھس بن کر رہ جاتی ہے۔" (۲۰ : ۵۷)

کچھ دیر کے لیے لوگ اس دھوکے کی ٹٹی سے خوش ہو لیتے ہیں۔ لیکن آخر کار ان کو اپنے مالک حقیقی کی طرف ہی پلٹ کر جانا ہے اور اپنی نیکیوں اور گناہوں کا حساب دینا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لیے ایمان والوں کو تلقین کی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائیں تاکہ ان پر دوہرا کرم فرمایا جا سکے۔ ایک تو صحیح راستہ دکھانے والی روشنی عطا ہو اور دوسرے یہ تیقن کہ ان کے گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

سورہ : ۵۷

۱۔ اللہ کی تسبیح کی ہے ہر اس چیز نے جو زمین و آسمانوں میں ہے، اور وہی زبردست اور دانا ہے۔

۲۔ زمین اور آسمانوں کی سلطنت کا مالک وہی ہے، زندگی بخشتا ہے اور موت دیتا ہے، اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

۳۔ وہی اول بھی ہے اور آخر بھی ہے اور مخفی بھی، اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

۲۰۔ خوب جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک کھیل اور دل لگی اور ظاہری ٹیپ ٹاپ اور تمہارا آپس میں ایک دوسرے پر فخر جتانا اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے بارش ہو گئی تو اس سے پیدا ہونے والی نباتات کو دیکھ کر کاشت کار خوش ہو گئے۔ پھر وہی کھیتی پک جاتی ہے اور تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد ہو گئی۔ پھر وہ بھس بن کر رہ جاتی ہے۔ اس کے برعکس آخرت وہ جگہ ہے جہاں سخت عذاب ہے اور اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی ہے۔ دنیا کی زندگی ایک دھوکے کی ٹٹی کے سوا کچھ نہیں۔

۵۸---سورۃ المجادلۃ (بحث و تکرار)

(تعداد آیات ۲۲)

ظہور اسلام سے پہلے عربوں میں یہ طریقہ رائج تھا کہ وہ غصہ میں آ کر اپنی بیوی کو یہ کہتے ہوئے طلاق دے دیتے تھے کہ "آج سے تو میری ماں کے برابر ہے۔" طلاق کے اس طریقے کو "ظہار" کہا جاتا تھا۔ اس سورہ میں مسلمانوں کو تنبیہہ کی گئی ہے کہ وہ غصہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آکر زمانہ جاہلیت کی رسم "ظہار" کے مرتکب نہ ہوں۔ کیونکہ یہ عمل نہ صرف غلط ہے بلکہ غیر منصفانہ عمل بھی ہے۔ اگر کوئی شخص اس فعل کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کو صرف اسی صورت میں معاف کیا جا سکتا ہے کہ وہ غلاموں کو آزاد کر دے۔ جو لوگ غلاموں کو آزاد کرانے کی سکت نہیں رکھتے ان پر لازم ہے کہ وہ مسلسل دو مہینے کے روزے رکھیں۔ اگر روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ان پر لازم ہے کہ وہ ساٹھ نادار، محتاج لوگوں کو کھانا کھلائیں جب تک یہ لوگ اپنے گناہ کا کفارہ ادا نہ کر دیں ان پر ان کی بیویاں حرام ہیں۔

جو کوئی سیدنا محمد ﷺ کی مخالفت کرے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات سے انکار کرے گا اس کا انجام برا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ مخالفین اور منافقین کے منصوبوں سے خوب واقف ہے چاہے وہ لوگ کتنے ہی خفیہ طریقوں سے یہ منصوبے بنائیں۔ جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے تو ان کے لیے یہ بہتر ہے کہ وہ تقویٰ اور اللہ تعالیٰ سے عقیدت میں ایک دوسرے کے قریب آئیں نہ کہ گناہ اور سازشوں کے لیے جمع ہوں۔ ایک اچھے مقصد کے لیے بھی خفیہ طور پر منصوبے بنانا گناہ ہے۔ سازشیں کرنا شیطان کا کام ہے۔

ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ منکروں کو اپنا دوست نہ سمجھیں۔ کیونکہ یہ منکر نہ دوسروں کے ساتھ مخلص ہیں اور نہ خود اپنے ساتھ۔ ان کی وفاداری کی قسمیں جھوٹی ہیں اور وہ شیطان کے ساتھی ہیں۔ یہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مخلص نہیں ہیں بلکہ دوسرے سے بغض و عناد رکھتے ہیں۔ اس لیے ایمان والوں کو ان پر کبھی بھروسہ نہیں کرنا چاہیے' چاہے وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا ہم قبیلہ ہی کیوں نہ ہوں۔ اہل ایمان کا تعلق اللہ تعالیٰ کی جماعت سے ہے جب کہ منکروں کا تعلق شیطان کی جماعت سے ہے۔ اس لیے دونوں ایک دوسرے کا ساتھ نہیں نبھا سکتے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہیں چاہے ان کے دنیاوی رشتے کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔

سورہ : ۵۸

۷۔ "کیا تم کو خبر نہیں ہے کہ زمین اور آسمانوں کی ہر چیز کا اللہ کو علم ہے؟ کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ تین آدمیوں میں کوئی سرگوشی ہو اور ان کے درمیان چوتھا اللہ نہ ہو'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا پانچ آدمیوں میں سرگوشی ہو اور ان کے اندر چھٹا اللہ نہ ہو۔ خفیہ بات کرنے والے خواہ اس سے کم ہوں یا زیادہ' جہاں کہیں بھی وہ ہوں' اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ پھر قیامت کے روز وہ ان کو بتادے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔"

۹۔ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو' جب تم آپس میں پوشیدہ بات کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی باتیں نہیں بلکہ نیکی اور تقویٰ کی باتیں کرو اور اس اللہ سے ڈرتے رہو جس کے حضور تمہیں حشر میں پیش ہونا ہے۔"

۱۴۔ کیا تم نے دیکھا ان لوگوں کو جنھوں نے دوست بنایا ہے ایک ایسے گروہ کو جو اللہ کا مغضوب ہے؟ وہ نہ تمہارے ہیں نہ ان کے' اور وہ جان بوجھ کر جھوٹی بات پر قسمیں کھاتے ہیں۔

۱۷۔ "اللہ سے بچانے کے لیے نہ ان کے مال کچھ کام آئیں گے نہ ان کی اولاد دوزخ کے یار ہیں۔"

۵۹---سورۃ الحشر (جلاوطنی)

(تعداد آیات ۲۴)

اس سورہ میں لوگوں کو انتباہ دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کیے ہوئے معاہدوں کی خلاف ورزی نہ کریں جو لوگ ایسی خلاف ورزی کے مرتکب ہوں گے ان کو سخت سزائیں دی جائیں گی۔ اور جو مال اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو عطا کرتا ہے اس پر رسول اللہ ﷺ کا ہی حق ہے چاہے وہ کسی بھی ذریعے سے آپ تک پہنچا ہو۔ جہاں تک مال غنیمت کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو پورا اختیار فرما دیا ہے کہ آپ جس طرح چاہیں اس کو تقسیم کریں کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ اس کو کس طرح تقسیم کرنا چاہیے۔ اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ جو کچھ انہیں دے دیں اسے راضی خوشی قبول کرلیں۔ اور جو کچھ رسول اللہ ﷺ طلب کریں اسے ہنسی خوشی آپ کو سونپ دیں۔ مال غنیمت میں یتیموں' غریبوں اور محتاجوں کا بھی حصہ ہے۔ اسی طرح سپاہیوں (مجاہدین) کا اور جو لوگ جنگ میں شہید ہوئے ان کے پس ماندگان کا حصہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہاجرین، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی محبت میں اپنا گھربار اور مال و دولت کو چھوڑ دیا اور آپ کی مدد کے لیے نکل پڑے وہی حقیقتاً سچے ایمان والے ہیں۔ اسی طرح انصار جنہوں نے مہاجرین کو اپنے بھائیوں کی طرح قبول کیا اور ان کی مدد کی وہ بھی سچے ایمان والے ہیں حالانکہ (غریبی اور محتاجی ان کا مقدر تھی" پھر بھی انہوں نے مہاجرین کی مدد سے دریغ نہیں کیا۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ "حقیقت یہ ہے کہ جو اپنی تنگ دلی سے بچا لیے گئے وہی اصل میں فلاح پانے والے ہیں۔"

ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ منافقین پر بھروسہ نہ کریں کیونکہ جھوٹ اور دھوکہ دہی ان منافقوں کی فطرت ہے۔ اور وہ دراصل اسلام دشمن اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سے ملے ہوئے ہیں۔ منافق جوش و بہادری کا اظہار تو کرتے ہیں لیکن ان کے دل انتشار پسندی پر مائل ہیں۔ وہ "عقل و فہم سے مبرا لوگ" ہیں۔ اور اپنی سزا سے کسی طرح بھی بچنے والے نہیں ہیں۔

سورہ : ۵۹

۲۲۔ "وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، غائب اور ظاہر ہر چیز کا جاننے والا، وہی رحمٰن اور رحیم ہے۔"

۲۳۔ "وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے نہایت مقدس، سراسر سلامتی، امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا، اور بڑا ہی ہو کر رہنے والا۔ پاک ہے اللہ اس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں۔"

۲۴۔ "وہ اللہ ہی ہے جو تخلیق کا منصوبہ بنانے والا اور اس کو نافذ کرنے والا اور اس کے مطابق صورت گری کرنے والا ہے۔ اس کے لیے بہترین نام ہیں۔ ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی تسبیح کر رہی ہے اور وہ زبردست اور حکیم ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۰...سورۃ الممتحنۃ

(تعداد آیات ۱۳)

اس سورہ میں اہل ایمان کو آگاہ کیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ دوستی نہ رکھیں۔ اور خفیہ طور پر بھی ان دشمنوں سے خلوص و محبت کا برتاؤ نہ کریں' چاہے وہ ان کی اولاد اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اگر اہل ایمان ایسی غلطی کے مرتکب ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو جائے گا۔ کیونکہ جب روز حساب آئے گا تو ان رشتے داروں میں سے کوئی بھی ان کے کام نہ آئے گا۔ اللہ تعالیٰ تنہا ان کا محافظ ہو گا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں سے سب رشتہ داروں نے ناطہ توڑ لیا تھا۔ سیدنا ابراہیم کے والد نے جب اللہ تعالیٰ کے احکام ماننے سے انکار کیا تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ان سے کہا تھا۔ "میں آپ کے لیے مغفرت کی درخواست کروں گا لیکن میں کبھی بھی تمہاری پیروی نہیں کروں گا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کوئی کام کروں گا۔" سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور دوسرے پیغمبروں کے طرز عمل میں اہل ایمان کے لیے بہترین نمونہ موجود ہے جس کی پیروی کر کے وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہر ایک شخص کے لیے کیا بہتر ہے۔ کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان محبت پیدا کر دے۔ جن سے آج تم نے دشمنی مول لی ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو ہدایت فرماتا ہے ان کافروں سے محبت اور مہربانی سے پیش آؤ جو تمہارے دین کے خلاف لڑائی نہیں کرتے ہیں خصوصاً ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے مسلمانوں کو اپنا گھر بار چھوڑنے پر مجبور نہیں کیا یا ان کے دین کی تبلیغ کے خلاف جھگڑا نہیں کیا۔ ایمان لانے والی عورت اگر کسی مسلمان کے پاس پناہ اور آسرا لینے کے لیے آئے تو اس کو واپس نہ کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی اہل ایمان کافروں سے مل جاتا ہے تو اس کے خلاف کاروائی جائز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ : ۶۰

۱۔ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو' اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے کے لیے اور میری رضاجوئی کی خاطر (وطن چھوڑ کر گھروں سے) نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تم ان کے ساتھ دوستی کی طرح ڈالتے ہو' حالانکہ جو حق تمہارے پاس آیا ہے اس کو ماننے سے وہ انکار کر چکے ہیں اور ان کی روش یہ ہے کہ رسول کو اور خود تم کو صرف اس قصور پر جلا وطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب' اللہ پر ایمان لائے ہو۔ تم چھپا کر ان کو دوستانہ پیغام بھیجتے ہو' حالانکہ جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اور جو علانیہ کرتے ہو' ہر چیز کو میں خوب جانتا ہوں۔ جو شخص بھی تم میں سے ایسا کرے وہ یقیناً راہ راست سے بھٹک گیا۔"

۳۔ "قیامت کے دن نہ تمہاری رشتہ داریاں کسی کام آئیں گی نہ تمہاری اولاد۔ اس روز اللہ تمہارے درمیان جدائی ڈال دے گا' اور وہی تمہارے اعمال کا دیکھنے والا ہے۔"

۷۔ "بعید نہیں کہ اللہ کبھی تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان محبت ڈال دے جن سے آج تم نے دشمنی مول لی ہے۔ اللہ بڑی قدرت رکھتا ہے اور وہ غفور و رحیم ہے۔"

۸۔ "اللہ تمہیں اس بات سے نہیں روکتا کہ تم ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنہوں نے دین کے معاملہ میں تم سے جنگ نہیں کی ہے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا ہے۔"

۱۲۔ "اے نبی (ﷺ) جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت کرنے کے لیے آئیں اور اس بات کا عہد کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں گی' چوری نہ کریں گی' زنا نہ کریں گی' اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی' اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے کوئی بہتان گھڑ کر نہ لائیں گی اور کسی امر معروف میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی' تو ان سے بیعت لے لو اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کرو' یقیناً اللہ درگزر فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۱ ... سورۃ الصف

(تعداد آیات ۱۴)

اس سورہ میں ایک بار پھر اللہ تعالیٰ کی عظمت کو پر زور انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو اس کی راہ میں جنگ کرتے ہیں اور ان لوگوں سے نفرت کرتا ہے جو اس کام سے دامن بچاتے ہیں۔ بنی اسرائیل نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی بات نہیں مانی اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ہمیشہ کے لیے ٹیڑھا پن پیدا کر دیا۔ اسی طرح یہودیوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے پیغام کو ٹھکرا دیا حالانکہ آپ توریت کی تصدیق کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا اور جب ان کے صحیفوں نے انہیں یہ خوشخبری دی کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک رسول آئیں گے جن کا نام "احمد" ہو گا تو انہوں نے اس خبر کا مذاق اڑایا اور کہا کہ "محمد" کوئی پیغمبر نہیں بلکہ ساحر ہیں۔

"یہ لوگ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں۔ اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ اپنے نور کو پورا پھیلا کر رہے گا۔ خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔" (۶۱ : ۸)

اہل ایمان کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر مکمل ایمان لائیں اور دین کی راہ میں جدوجہد جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر اپنی جان اور مال قربان کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہیں۔ اہل ایمان کو تیقن دیا گیا ہے کہ ان کے رہنے کے لیے باغ عدن میں محل تیار رکھے گئے ہیں۔

سورہ : ۶۱

۱۱۔ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو، میں بتاؤں تم کو وہ تجارت جو تمہیں عذاب الیم سے بچا دے؟ ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر، اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔"

۱۲۔ "اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا، اور تم کو ایسے باغوں میں کرے گا جن کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیچے نہریں بہتی ہوں گی' اور ابدی قیام کی جنتوں میں بہترین گھر تمہیں عطا فرمائے گا۔"

۱۴۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو' اللہ کے مددگار بنو' جس طرح عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں کو خطاب کر کے کہا تھا: "کون ہے اللہ کی طرف (بلانے) میں میرا مددگار؟" اور حواریوں نے جواب دیا تھا: "ہم ہیں اللہ کے مددگار۔" اس وقت بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرے گروہ نے انکار کیا۔ پھر ہم نے، ایمان لانے والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلے میں تائید کی اور وہی غالب ہو کر رہے۔"

۶۲۔۔۔ سورۃ الجمعۃ

(تعداد آیات ۱۱)

یہاں پر خاص طور سے عربستان کے امیوں (ان پڑھ لوگوں) کا ذکر کیا گیا ہے ان کی رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے "انہی میں سے ایک" کو اپنا رسول بنا کر مبعوث کیا۔ یہ لوگ علم کی دولت سے اس قدر بے بہرہ تھے کہ ظہور اسلام سے پہلے کے زمانے کو "دور جاہلیت" کہا جاتا ہے۔ قرآن حکیم میں ان لوگوں کی جہالت یا کم علمی کا بار بار ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن قرآن پاک میں یہودیوں کو طنز کا نشانہ بنایا گیا ہے جن کو توریت مقدس کے "عالم" ہونے کا دعویٰ تھا اور جنہوں نے جان بوجھ کر رسول اللہ ﷺ کی دعوت کو رد کر دیا تھا ان کی مثال ایسے گدھے سے دی گئی ہے جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں لیکن وہ سمجھ ہی نہیں سکتا کہ ان کتابوں میں کیا لکھا ہے۔ اہل ایمان کو تاکید فرمائی گئی ہے کہ اسلام میں جمعہ کے دن کا ایک خاص مقام ہے۔ اس لیے اذان سنتے ہی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے دوڑیں۔ اس دن نماز کی خاطر دوپہر میں اپنے کاروبار بند کر کے مسجد میں پہنچ جائیں اور باجماعت نماز ادا کریں۔ لیکن کچھ لوگ منافع بخش سودے بازی یا تفریح کی خاطر نماز سے دور رہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے فرمایا گیا ہے کہ ایسے لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کسی بھی نفع بخش سودے یا تفریح سے بہتر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ : ۶۲

۱۔ "اللہ کی تسبیح کر رہی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور ہر وہ چیز جو زمین میں ہے۔ بادشاہ ہے نہایت مقدس زبردست اور حکیم۔"

۲۔ "وہی ہے جس نے امیوں کے اندر ایک رسول ﷺ خود انہیں میں سے اٹھایا' جو انہیں اس کی آیات سناتا ہے' ان کی زندگی سنوارتا ہے' اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے' حالانکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔"

۹۔ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو' جب پکارا جائے نماز کے لیے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو' یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔"

۱۰۔ "پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو' شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔"

۶۳... سورۃ المنافقون

(تعداد آیات ۱۱)

جو لوگ منافق ہیں وہ ظاہر تو یہ کرتے ہیں کہ وہ مومن ہیں لیکن سچ یہ ہے کہ یہ لوگ منکر ہیں اور اللہ کے دین سے خود بھی دور رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی روکتے ہیں اور ان کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں۔ لیکن وہ دین کے دشمن ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ ان سے فرماتے ہیں کہ اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو تو وہ غرور و تکبر سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ یہ لوگ اس بات کو بھی تحسین کی نگاہ سے نہیں دیکھتے کہ خود رسول اللہ ﷺ سے ان کے گناہوں کو معاف کرنے کی درخواست فرمائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے گناہ کیسے معاف کر سکتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ منافق اللہ کی قدرت میں دخل اندازی کرنے کے مجرم ہیں۔ وہ مدینہ منورہ کے لوگوں کو بھکاتے ہیں کہ "جو لوگ رسول اللہ کے ساتھ ہیں" ان کی مدد نہ کریں۔ ایسے لوگ فقط نام کے مسلمان ہیں لیکن درحقیقت کافر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ اللہ کی راہ میں خیرات کریں۔ غریبوں اور محتاجوں کی مدد کریں۔ ان کو یہ احتیاط برتنی چاہیے کہ ان کی دولت اور اولاد کہیں ان کو راہ راست سے بھٹکا نہ دے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا ہی ان کی نجات کا واحد راستہ ہے۔

سورہ : ۶۳

۹۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں۔ جو لوگ ایسا کریں وہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔

۱۰۔ جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو قبل اس سے کہ تم میں کسی کی موت کا وقت آجائے۔ اور اس وقت وہ کہے "اے میرے رب، کیوں نہ تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور دے دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا۔"

۱۱۔ حالانکہ جب کسی کی مہلت عمل پوری ہونے کا وقت آجاتا ہے تو اللہ اس کو ہرگز مزید مہلت نہیں دیتا، اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہے۔

۶۴ ... سورۃ التغابن

(تعداد آیات ۱۸)

اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کا خالق ہے۔ ان میں اہل ایمان بھی شامل ہیں اور کافر بھی۔ کفار اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی بات ماننے سے یہ کہہ کر انکار کرتے ہیں کہ "کیا انسان ہمیں ہدایت دیں گے؟" یعنی ہماری ہی طرح کا انسان اللہ کا رسول نہیں ہو سکتا۔ یہ رسول ہم کو کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ کام کرو اور وہ مت کرو۔ کیونکہ وہ بھی ہماری طرح انسان ہی ہیں۔ اسی لیے وہ رسولوں پر ایمان نہیں لاتے اور ان کی بات ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ لیکن قیامت کے دن ان کافروں کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ اور عذاب ان کا مقدر بن چکا ہے۔ ان سے پہلے جن قوموں نے رسولوں کے ذریعے بھیجے ہوئے احکامات و ہدایات کو جھٹلایا ہے وہ خوفناک انجام سے دوچار ہو چکی ہیں۔ اس لیے اہل ایمان سے کہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا ہے کہ :

"اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ اگر تم اطاعت سے منہ موڑتے ہو تو ہمارے رسول پر صاف صاف حق پہنچا دینے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔" (التغابن : ۱۲)

جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں گے اور عمل صالح کریں گے ان کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور وہ ہمیشہ ایسے باغوں میں رہیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔

سورہ : ۶۴

۱۔ "اللہ کی تسبیح کر رہی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور ہر وہ چیز جو زمین میں ہے۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

۲۔ "وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا' پھر تم میں سے کوئی کافر ہے اور کوئی مومن' اور اللہ وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے جو تم کرتے ہو۔"

۳۔ "اس نے زمین اور آسمانوں کو برحق پیدا کیا ہے' اور تمہاری صورت بنائی اور بڑی عمدہ بنائی ہے' اور اسی کی طرف آخر کار تمہیں پلٹنا ہے۔"

۴۔ زمین اور آسمانوں کی ہر چیز کا اسے علم ہے' اور وہ دلوں کا حال تک جانتا ہے۔"

۵۔ "کیا تمہیں ان لوگوں کی کوئی خبر نہیں پہنچی جنہوں نے اس سے پہلے کفر کیا اور پھر اپنی شامت اعمال کا مزہ چکھ لیا؟ اور آگے ان کے لیے ایک درد ناک عذاب ہے۔"

۶۔ "اس انجام کے مستحق وہ اس لیے ہوئے کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی دلیلیں اور نشانیاں لے کر آتے رہے' مگر انہوں نے کہا "کیا انسان ہمیں ہدایت دیں گے؟" اس طرح انہوں نے ماننے سے انکار کر دیا اور منہ پھیر لیا' تب اللہ بھی ان سے بے پرواہ ہو گیا اور اللہ تو ہے ہی بے نیاز اور اپنی ذات میں آپ محمود۔"

۱۱۔ "کوئی مصیبت کبھی نہیں آتی مگر اللہ کے اذن ہی سے آتی ہے۔ جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہو اللہ اس کے دل کو ہدایت بخشتا ہے' اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۶۔ "اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ لیکن اگر تم اطاعت سے منہ موڑتے ہو تو ہمارے رسول پر صاف صاف حق پہنچا دینے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔"

۱۶۔ "لہٰذا جہاں تک تمہارے بس میں ہو اللہ سے ڈرتے رہو' اور سنو اور اطاعت کرو' اور اپنے مال خرچ کرو' یہ تمہارے ہی لیے بہتر ہے۔ جو اپنے دل کی تنگی سے محفوظ رہ گئے بس وہی فلاح پانے والے۔"

۱۷۔ اگر تم اللہ کو قرض حسن دو تو وہ تمہیں کئی گنا بڑھا کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا' اللہ بڑا قدر دان اور بردبار ہے۔"

۱۸۔ "حاضر اور غائب ہر چیز کو جانتا ہے' زبردست اور دانا ہے۔"

۶۵ --- سورة الطلاق

(تعداد آیات ۶۵)

اس سورہ میں رسول اللہ ﷺ پر طلاق سے متعلق ہدایت نازل فرمائی گئی ہے۔ حکم دیا گیا ہے کہ عورتوں کو اگر طلاق دی جائے تو انہیں عدت کی مدت پوری کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔ اگر عورت کو حیض آتا ہو تو یہ مدت طلاق کے بعد تین حیض آنے تک مقرر کی گئی ہے۔ بشرطیکہ حیض کے بعد مباشرت نہ کی گئی ہو۔ اگر عورت حاملہ ہے تو وضع حمل تک اس مدت میں توسیع ہو جائے گی اس مدت میں عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالا جائے۔ لیکن اگر وہ کسی کھلی برائی میں ملوث ہوں تو انہیں گھر سے نکالا جا سکتا ہے۔ عدت کی مدت کے بعد مفاہمت ہو جائے تو ان کو بھلائی کے ساتھ یعنی نیک نیتی کے ساتھ اپنے نکاح میں روک لو اور اگر نباہ نہ ہو سکے تو بھلائی کے ساتھ ان کو رخصت کر دو۔ یہ بھی ضروری ہے کہ عدت کے دوران ان کو وہ تمام چیزیں اور سہولتیں مہیا کی جاتی رہیں جو طلاق سے پہلے مہیا کی جاتی تھیں۔ اور طلاق کے بعد نوزائیدہ بچے کی پرورش کے لیے خرچہ دینا بھی ضروری ہے۔

"خوش حال آدمی اپنی خوش حالی کے مطابق نفقہ دے۔ اور جسے رزق کم دیا گیا ہے وہ اسی مال میں سے خرچ کرے جو اللہ نے اسے دیا ہے۔ اللہ نے جس کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ دیا ہے اس سے زیادہ کا وہ اسے مکلف نہیں کرتا۔" (۷ : ۶۵)

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے تمام اعمال کو رسول ﷺ کی سنائی ہوئی آیات کے احکامات کا تابع بنا دیں۔ کیونکہ اس کائنات میں ہر چیز اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابع ہے۔

سورہ : ۶۵

۱۱۔ "ایک ایسا رسول ﷺ جو تم کو اللہ کی صاف صاف ہدایت دینے والی آیات سناتا ہے تاکہ ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آئے۔ جو کوئی اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے' اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ لوگ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ نے ایسے شخص کے لیے بہترین رزق رکھا ہے۔"

۱۲۔ "اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور زمین کی قسم سے بھی انہی کے مانند۔ ان کے درمیان حکم نازل ہوتا رہتا ہے۔ (یہ بات تمہیں اس لیے بتائی جا رہی ہے۔) تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے' اور یہ کہ اللہ کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔"

۶۶ --- سورۃ التحریم

(تعداد آیات ۱۲)

اس سورہ میں اس واقعہ کا ذکر کیا گیا ہے جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ اور ازواج مطہرات کے درمیان اعتماد کے فقدان کا شبہ پیدا ہو گیا تھا۔ ازواج مطہرات میں سے ایک نے نبی اکرم ﷺ کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی تھی۔ اور ایک راز کی بات کو دیگر دو ازواج مطہرات کے سامنے بیان کر دیا تھا۔ اور ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس طرح کا رویہ اپنایا تھا جو ان دونوں کے وقار اور مرتبے کے مطابق نہ تھا ان لوگوں کو تنبیہہ کی گئی کہ اگر وہ نبی اکرم ﷺ کے خلاف ایک دوسرے سے تعاون کریں گی تو اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی حفاظت فرمائے گا۔ اور اپنے رسول کو بہتر بیویاں عطا کرے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی یاد دلایا گیا ہے کہ سیدنا نوح علیہ السلام اور سیدنا لوط علیہ السلام کی بیویوں کا کیا انجام ہوا تھا۔ انہوں نے اللہ کے رسولوں کو دھوکہ دیا تھا اور اسی لیے جہنم میں پھینک دی گئیں۔ اس کے برخلاف فرعون کی بیوی کی حفاظت فرمائی گئی اور ان کو انعامات سے نوازا گیا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے وفادار رہیں۔ اور فرعون کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی رہیں۔ سیدہ مریم بنت عمران پاک دامن اور نیک خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر نوازش فرمائی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "پھر ہم نے اس کے اندر اپنی طرف سے روح پھونک دی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور اللہ کی اطاعت گزار رہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ نے انعامات سے نوازا۔

سورہ : ۶۶

۸۔ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ سے توبہ کرو، خالص توبہ، بعید نہیں کہ اللہ تمہاری برائیاں دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل فرما دے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔ یہ وہ دن ہو گا جب اللہ اپنے نبی ﷺ کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہ کرے گا۔"

۶۷ ... سورۃ الملک

(تعداد آیات ۳۰)

اللہ تعالیٰ کی بزرگی و عظمت کا بیان کیا گیا ہے کہ اس نے زندگی اور موت کو ایجاد کیا ہے۔ آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ پھر دنیا سے قریب ترین آسمان کا ذکر کیا گیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے چراغوں سے آراستہ فرمایا ہے اور یہ شیطانوں کو مار بھگانے کے لیے میزائل کا کام کرتے ہیں کیونکہ یہ شیاطین، اللہ تعالیٰ پر یقین نہیں رکھتے۔ کافروں سے پوچھا جائے گا۔ "کیا تمہارے پاس کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تھا وہ جواب دیں گے کہ ہاں، خبردار کرنے والا ہمارے پاس آیا تھا مگر ہم نے اس کو جھٹلا دیا۔" اگر انہوں نے اللہ کی اطاعت قبول کرلی ہوتی تو وہ دوزخ کی آگ میں جلنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بچ جاتے۔ جو لوگ ایمان لائے ان کے لیے اجر عظیم ہے۔

"تم خواہ چپکے سے بات کرو یا اونچی آواز سے (اللہ کے لیے یکساں ہے) وہ تو دلوں کا حال تک جانتا ہے۔" (۱۳ : ۶۷)

سچ تو یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے زمین کو انسان کا تابع بنا دیا ہے۔ اسی نے انسان کو رزق عطا فرمایا اور اس کی زندگی کو آرام دہ بنانے کے وسائل پیدا کیے۔ پھر بھی ناشکرے انسان اللہ تعالیٰ کے احکامات کی نافرمانی کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ ماضی میں جن لوگوں نے اللہ کی نافرمانی کی ان کو کن عذابوں میں مبتلا کر دیا گیا تھا۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے حدود میں رہے اور اپنے خالق کا شکر ادا کرے جس نے اسے دیکھنے، محسوس کرنے، سننے اور سمجھنے کی صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں۔ اس کا اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں ہے اور اللہ کے بغیر انسان کی زندگی بے معنی اور بے مقصد ہو کر رہ جاتی ہے۔

سورہ : ۶۷

۳۔ "جس نے تہ بر تہ سات آسمان بنائے۔ تم رحمان کی تخلیق میں کسی قسم کی بے ربطی نہ پاؤ گے۔"

۵۔ "ہم نے تمہارے قریب کے آسمان کو عظیم الشان چراغوں سے آراستہ کیا ہے اور انہیں شیاطین کو مار بھگانے کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ ان شیطانوں کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ ہم نے مہیا کر رکھی ہے۔"

۱۲۔ بے شک جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

۱۵۔ وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین مسخر کر دی تو تم اس کے راستوں پر چلو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف پلٹنا ہے۔ (۱)

---

(۱) مندرجہ بالا سورۃ الملک کی آیات (۱۲ اور ۱۵) کا ترجمہ ہم نے خود درج کیا ہے۔ جس کتاب سے دیکھ کر ہم نے کتابت کی ہے اُس میں اِس جگہ یہ عبارت درج تھی "آیت نمبر ۱۲ اور ۱۵ کا ترجمہ" اور تھوڑی سی خالی جگہ چھوڑی ہوئی تھی لیکن اِن آیات کا ترجمہ درج نہیں تھا۔ ہمیں تجسس ہوا کہ شاید ان دو آیات کا ترجمہ چھوٹ گیا ہے لہٰذا ہم نے اپنی طرف سے ترجمہ درج کر دیا ہے۔ اصل انگریزی کتاب (محمد اور قرآن) دستیاب نہ ہو سکی ورنہ اس سے دیکھ لیتے کہ ایسا کیوں کیا گیا۔ (ادارہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۲۔ ”بھلا سوچو، جو شخص منہ اوندھائے چل رہا ہو وہ زیادہ صحیح راہ پانے والا ہے یا وہ جو سر اٹھائے سیدھا ایک ہموار سڑک پر چل رہا ہو؟“

۲۵۔ ”یہ کہتے ہیں ”اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدہ کب پورا ہو گا؟“

۲۶۔ ”کہو اس کا علم تو اللہ کے پاس ہے، میں تو بس صاف صاف خبردار کر دینے والا ہوں۔“

۶۸ ... سورۃ القلم

(تعداد آیات ۵۲)

یہاں پر اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو یقین دلاتا ہے کہ آپ نہ تو مجنوں ہیں اور نہ ہی آسیب زدہ (جیسا کہ آپ کے مخالفین کہتے ہیں۔) آپ تو انسانی اخلاق کے اعلیٰ ترین اوصاف کے حامل ہیں۔ اور آپ کے مخالفین پر یہ بات بہت جلد واضح ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کون سچے راستے پر چل رہا ہے اور کون اس سے بھٹک گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو نصیحت فرمائی گئی ہے کہ ان قابل نفرت مخالفین کی باتوں کی پرواہ نہ کریں اور نہ ہی ان کی تہمتوں اور الزام تراشیوں پر دھیان دیں۔ اپنے مال و دولت اور اپنے اجداد کے حسب نسب کے فخر کے باوجود یہ لوگ بے پناہ گناہوں میں ملوث ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مال و اسباب کو تباہ کر دے گا اور وہ لوگ اپنی محنتوں کے پھل سے لطف اندوز ہونے سے محروم کر دیئے جائیں گے۔ اور آخرت میں اُن کی سزا کو کوئی ٹال نہیں سکے گا۔ اللہ تعالیٰ کافروں کو کبھی وہ درجہ نہیں دے گا جو اہل ایمان کے لیے مختص کیا جا چکا ہے۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ کو چاہیے کہ آپ گناہ گاروں کا فیصلہ اللہ پر چھوڑ دیں۔ وہی ان کو ان کے گناہوں کے اعتبار سے سزا دے گا۔ رسول اللہ ﷺ کو اپنی دعوت کی اشاعت میں صبر سے کام لینا چاہیے۔ کیونکہ آپ تمام مخلوقات کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں نہ کہ کسی خاص گروہ کے لیے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سورہ : ۶۸

۷۔ "تمہارا رب ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں' اور وہی ان کو بھی اچھی طرح جانتا ہے جو راہ راست پر ہیں۔"

۸۔ "لہٰذا تم ان جھٹلانے والوں کے دباؤ میں ہرگز نہ آؤ۔"

۴۴۔ "پس اے نبی ﷺ' تم اس کلام کے جھٹلانے والوں کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دو۔ ہم ایسے طریقہ سے ان کو بتدریج تباہی کی طرف لے جائیں گے کہ ان کو خبر بھی نہ ہوگی۔"

۴۵۔ "میں ان کی رسی دراز کر رہا ہوں' میری چال بڑی زبردست ہے۔"

۵۱۔ "جب یہ کافر لوگ کلام نصیحت (قرآن) سنتے ہیں تو تمہیں ایسی نظروں سے دیکھتے ہیں کہ گویا تمہارے قدم اکھاڑ دیں گے' اور کہتے ہیں کہ یہ ضرور دیوانہ ہے۔"

۵۲۔ "حالانکہ یہ تو سارے جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔"

۶۹ --- سورۃ الحاقۃ

(تعداد آیات ۵۲)

ایک بار پھر اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ قیامت کا آنا اور آخرت کا برپا ہونا ایک ایسی سچائی ہے جس کا ٹلنا ناممکن ہے۔ اور اس دن یہ سچائی تمام لوگوں کے سامنے واضح ہو جائے گی۔ ثمود اور عاد نے اس حقیقت کو ماننے سے انکار کیا اسی لیے وہ تباہ کر دیئے گئے ثمود ایک خوفناک طوفان کے ذریعے تباہ کئے گئے تو عاد کو شدید آندھی نے تباہ کر دیا۔ اسی طرح فرعون کو بھی اس کے کیے کی سزا دی گئی اور اس کو اور اس کے حلیفوں کو دریا کی طغیانی میں غرق کر دیا گیا۔ اللہ کے خلاف بغاوت کرنے والے تباہی اور بربادی سے بچ نہیں سکتے۔ ان کی قسمتوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے یعنی ان کا انجام بد طے کیا جا چکا ہے۔ اس دن جب صور پھونک دیا جائے گا تو اس آواز کے ساتھ ہی زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔ اس روز وہ طے شدہ واقعہ پیش آجائے گا۔ اس دن آسمان پھٹ جائے گا۔ اور آٹھ فرشتے اللہ تعالیٰ کا عرش اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی یہ فیصلہ فرمائے گا کہ اس کی مخلوق کے اعمال نیک تھے یا بد۔ کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں رہے گی۔ نیک لوگوں کو اللہ کی نعمتوں سے نوازا جائے گا اور ان کی زندگی ابدی آسائشوں میں گزرے گی۔ اور گناہ گاروں کی پکڑ ہو گی اور ان کو دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ اس دن ان کا نہ کوئی دوست ہو گا نہ مددگار۔ جہنم ہی ان کا ٹھکانہ ہو گی۔

رسول اللہ پر نازل کی ہوئی آیات میں ہی بے شک اللہ تعالیٰ کا پیغام ہے۔ یہ کلام نہ کسی کی شاعری پر مبنی ہے اور نہ ہی کسی کاہن کی پیش قیاسی ہے۔ اگر کوئی شخص خود کے ایجاد کردہ کلام کو اللہ کا کلام کہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو پکڑے گا۔ اور اس کی رگ جان کو کاٹ دے گا۔ بہت سے لوگ اللہ کی آیات پر شک کرتے ہیں اور ان کو رد کر دیتے ہیں۔ لیکن آخرکار ان کو زبردست پچھتاوہ ہو گا کیونکہ بیشک یہ کلام ہی حق ہے۔

سورہ : ۶۹

۳۸۔ پس اللہ حکم دیتا ہے۔

۳۹۔ کہ اپنے اطراف کی چیزوں کو دیکھو۔

۴۰۔ اور اس کے رسول کے ذریعے بھیجی ہوئی ہدایت پر ایمان لاؤ۔

۴۱۔ یہ ایک رسول کا قول ہے، کسی شاعر کا قول نہیں ہے۔

۴۲۔ اور نہ یہ کسی کاہن کا قول ہے۔

۴۳۔ یہ (حق) تو رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے۔

۴۴۔ اور اگر اس (نبی ﷺ) نے خود گھڑ کر کوئی بات ہماری طرف منسوب کی ہوتی۔

۴۵۔ تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے۔

۴۶۔ اور اس کی رگ گردن کاٹ ڈالتے۔

۴۷۔ پھر تم میں سے کوئی (ہمیں) اس کام سے روکنے والا نہ ہوتا۔

۴۸۔ حق تو یہ ہے کہ یہ (کلام) پرہیزگار لوگوں کے لیے (اللہ کی طرف سے) ایک نصیحت ہے۔

۵۱۔ اور یہ بالکل یقینی حق ہے۔

۵۲۔ پس اے نبی ﷺ اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۰... سورۃ المعارج

(تعداد آیات ۴۴)

کفار مکہ قیامت' آخرت اور دوزخ و جنت کی خبروں کا مذاق اڑاتے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کرتے تھے کہ "اگر تم سچے ہو اور تمہاری رسالت کو جھٹلانے پر ہم عذاب جہنم کے مستحق ہو چکے ہیں تو لے آؤ وہ قیامت جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو۔" یہ سورہ ان کافروں کو تنبیہہ اور نصیحت کرنے کے لیے نازل فرمائی گئی ہے کہ روز قیامت تو آکر رہے گا۔ اور وہ ایک دن تمہارے شمار کے اعتبار سے پچاس ہزار سالوں پر محیط ہو گا۔ جو لوگ یوم حساب پر یقین نہیں رکھتے انہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس قدر غلط فہمی کا شکار تھے۔ اس روز آسمان پگھلی ہوئی چاندی کی طرح ہو جائے گا۔ اور پہاڑ دھنکی ہوئی روئی (اون) کی طرح بکھر جائیں گے۔ اس دن یہ مجرم عذاب سے بچنے کے لیے اپنے کفر کا ازالہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن اس دن ان کو بچانے والا کوئی نہ ہو گا نہ ان کی بیوی نہ اولاد نہ بھائی اور نہ ہی قریبی رشتہ دار۔ وہ اپنی شفاعت کے لیے بے چینی سے انتظار کریں گے۔ روز قیامت سے انکار کیا تھا۔ لیکن یوم حساب وہ حقیقت کو اپنی آنکھوں سے خود دیکھ لیں گے۔ اس روز وہ نادم بھی ہوں گے اور مایوس بھی۔ اور اپنے کفر پر شرمندہ بھی ہوں گے۔

سورہ : ۷۰

۱۹۔ "انسان پیدائشی بے صبرا ہے۔"

۲۰۔ "جب اس پر مصیبت آتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے۔"

۲۱۔ اور جب اسے خوش حالی نصیب ہوتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے۔ مگر وہ لوگ (اس عیب سے بچے ہوئے ہیں) جو نماز پڑھنے والے ہیں۔

۲۳۔ "جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں۔"

۲۴۔ "جن کے مالوں میں سائل اور محروم کا ایک مقرر حق ہے' جو روز جزا کو برحق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مانتے ہیں۔"

۲۷۔ "جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔"

۲۸۔ "کیونکہ ان کے رب کا عذاب ایسی چیز نہیں ہے جس سے کوئی بے خوف ہو۔"

۷۱...سورۃ نوح

(تعداد آیات ۲۸)

اس سورہ میں سیدنا نوح علیہ السلام کے قصے کو دہرایا گیا ہے۔ آپ نے اپنی قوم سے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔ اللہ کی اطاعت کرے اور اس سے ڈرے۔ لیکن لوگوں نے آپ کی دعوت کو رد کر دیا اور اپنی ضد اور متکبرانہ برتاؤ پر اڑے رہے۔ سیدنا نوح علیہ السلام نے ان کو شخصی طور پر بھی اللہ کے دین کی دعوت دی اور کھلے عام بھی لیکن انہوں نے آپ کی ہدایت کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اس کا انجام یہ ہوا کہ تمام کافر سیلاب میں غرق کر دیئے گئے۔ لیکن اس چھوٹے سے گروہ کو بچا لیا گیا جس نے آپ کی دعوت پر لبیک کہا، آپ کا ساتھ دینے سے دریغ نہ کیا۔ ایسے لوگوں کو ایک کشتی میں سوار کرا کے سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچا لیا گیا۔ سیدنا نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی :

"اور نوح نے کہا، اے میرے رب ان کافروں میں سے کوئی زمین پر بسنے والا نہ چھوڑ۔ اگر تو نے ان کو چھوڑ دیا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان کی نسل سے جو بھی پیدا ہو گا وہ بدکار اور سخت کافر ہی ہو گا۔" (۲۶، ۲۷ : ۷۱)

سورہ : ۷۱

۱۔ "ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اس کی قوم کی طرف بھیجا (اس ہدایت کے ساتھ) کہ اپنی قوم کے لوگوں کو خبردار کر دے قبل اس کے کہ ان پر ایک دردناک عذاب آئے۔"

۲۔ "اس نے کہا، اے میری قوم کے لوگو، میں تمہارے لیے ایک صاف صاف خبردار کر دینے والا (پیغمبر) ہوں۔"

۳۔ "اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ "اللہ تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے گا اور تمہیں ایک وقت مقرر تک رکھے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت جب آجاتا ہے تو پھر ٹالا نہیں جاتا' کاش تمہیں اس کا علم ہو۔"

۵۔ "اس نے عرض کیا۔"

۶۔ "اے میرے رب' میں نے اپنی قوم کے لوگوں کو شب و روز پکارا مگر میری پکار نے ان کے فرار ہی میں اضافہ کیا۔"

۷۔ "اور جب بھی میں نے ان کو بلایا تاکہ تو انہیں معاف کر دے' انہوں نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور اپنے کپڑوں سے منہ ڈھانک لیے اور اپنی روش پر اڑ گئے اور بڑا تکبر کیا۔"

۸۔ "پھر میں نے ان کو ہانکے پکارے دعوت دی۔"

۹۔ "پھر میں نے بیشک اعلانیہ بھی ان کو تبلیغ کی اور چپکے چپکے بھی سمجھایا۔"

۱۰۔ "میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو' بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔"

۱۱۔ "وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا۔"

۱۲۔ اور تمہیں مال اور اولاد سے نوازے گا' تمہارے لیے باغ پیدا کرے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گا۔"

۲۱۔ "نوح نے کہا' میرے رب' انہوں نے میری بات رد کر دی اور ان (رئیسوں) کی پیروی کی جو مال اور اولاد پا کر زیادہ نامراد ہو گئے ہیں۔"

۲۶۔ "میرے رب' ان کافروں میں سے کوئی زمین پر بسنے والا نہ چھوڑ۔"

۲۷۔ "اگر تو نے ان کو چھوڑ دیا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان کی نسل سے جو بھی پیدا ہو گا بدکار اور سخت کافر ہی ہو گا۔"

۷۲... سورۃ الجن

(تعداد آیات ۲۸)

اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو مطلع فرماتا ہے کہ کچھ جنوں نے اللہ کی وحی کو سنا اور اللہ کی عظیم الشان قدرت اور عظمت سے متاثر ہو کر ایمان لے آئے لیکن ان میں بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک گروہ نافرمانی اور بغاوت کی طرف ہی مائل رہا۔ اسی طرح زمین پر بھی کچھ انسان شیطان کے بہکانے میں آکر یہی عمل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر اڑے رہتے ہیں۔ انہیں یہ کہہ کر بہکا دیا گیا ہے کہ قیامت کبھی برپا نہ ہوگی اور وہ اس بات پر یقین بھی کرنے لگے۔ لیکن ایسے نیک بندے بھی ہیں جنہوں نے اللہ کی ہدایت کو قبول کرلیا ہے اور اللہ کے انصاف پر ایمان لے آئے ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا اور اس کی اطاعت اور عبادت میں مصروف رہے۔

سورہ : ۷۲

۴۔ "ہمارے نادان لوگ اللہ کے بارے میں بہت خلاف حق باتیں کہتے رہے ہیں۔"

۵۔ اور یہ کہ "ہم نے سمجھا تھا کہ انسان اور جن کبھی اللہ کے بارے میں جھوٹ نہیں بول سکتے۔"

۱۲۔ اور یہ کہ "ہم سمجھتے تھے کہ زمین میں ہم اللہ کو عاجز کرسکتے ہیں اور نہ بھاگ کر اسے ہرا سکتے ہیں۔"

۱۳۔ اور یہ کہ "ہم نے جب ہدایت کی تعلیم سنی تو ہم اس پر ایمان لے آئے۔ اب جو کوئی بھی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا اسے کسی حق تلفی یا ظلم کا خوف نہ ہو گا۔"

۲۰۔ "اے نبی (ﷺ) کہو کہ "میں تو اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔"

۲۱۔ "کہو، میں تم لوگوں کے لیے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی بھلائی کا۔"

۷۳ ... سورۃ المزمل

(تعداد آیات ۲۰)

اہل ایمان کو ہدایت فرمائی گئی ہے کہ آدھی رات تک عبادت اور تلاوت کلام پاک میں مصروف رہیں۔ قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر متوازن آواز سے پڑھیں۔ یہ روحانی بلندی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے حصول کے لیے بہتر ہے۔ رات کی عبادت نفس پر قابو پانے کے لیے بہت کارگر ہے۔ کیونکہ رات کے وقت خاموشی اور سکون کا دور دورہ رہتا ہے۔ دن میں اپنی کاروباری مصروفیت کی وجہ سے طبیعت میں بہت انتشار رہتا ہے۔

دن میں لوگ واقعی روزمرہ کے کاموں میں مشغول رہتے ہیں۔ اس کے باوجود ہمیں چاہیے کہ ہر وقت اللہ کو یاد کرتے رہیں۔ اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں مصروف ہو کر یہ نہ بھول جائیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ اس لیے خلوص دل سے اپنے آپ کو اس کی مرضی کا تابع بنا دیں۔ اپنے کام تو ہم زمین پر انجام دیتے ہیں لیکن ہمارے دل جنت کے حصول کی تمنا سے معمور ہونے چاہئیں۔ مسلمانوں کو اللہ کی عبادت کرنی چاہیے اور غریبوں اور محتاجوں کی مدد کے لیے اپنا مال خرچ کرنا چاہیے۔ سہولت کے مطابق قرآن پاک کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنا چاہیے۔ بیماری سفر اور حالت جنگ میں یہ کام مشکل ہو سکتا ہے لیکن ایسے حالات میں انسانی مجبوری قابل درگزر ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے فرمایا گیا کہ آپ اپنے مخالفین کی اشتعال انگیزیوں کو صبر و سکون سے برداشت کر لیں اور اپنا رویہ باوقار رکھیں۔ کافروں سے مخاطب ہو کر فرمایا گیا ہے کہ انہیں سمجھنا چاہیے کہ محمد ﷺ کو بھی اللہ کے دین کی تبلیغ کے لیے بھیجا گیا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا۔ فرعون اور اس کے ساتھیوں نے اس رسول کی نافرمانی کی اور اسی لیے انجام بد سے دوچار ہوئے۔ کافروں کا بھی یہی انجام ہو گا۔ گزشتہ انبیاء کے واقعات منکروں کے لیے ایک تنبیہہ کا درجہ رکھتے ہیں۔

سورہ : مزمل

۹۔ "وہ مشرق و مغرب کا مالک ہے، اس کے سوا کوئی رب نہیں ہے، لہٰذا اسی کو اپنا وکیل بنا لو۔"

۱۱۔ "ان جھٹلانے والے خوش حال لوگوں سے نمٹنے کا کام تم مجھ پر چھوڑ دو اور انہیں ذرا کچھ دیر اسی حالت پر رہنے دو۔"

۱۵۔ "تم لوگوں کے پاس ہم نے اسی طرح ایک رسول تم پر گواہ بنا کر بھیجا ہے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹۔ "یہ ایک نصیحت ہے' اب جس کا جی چاہے اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ اختیار کرے۔"

۷۴... سورۃ المدثر

(تعداد آیات ۵۶)

یہاں پر رسول اللہ ﷺ کو المدثر یعنی "اے اوڑھ لپیٹ کر لیٹنے والے" کہہ کر مخاطب فرمایا گیا ہے۔ آپ سے فرمایا گیا ہے کہ اٹھو اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اعلان کرو۔ اپنے کپڑے پاک و صاف رکھو اور گندگی سے دور رہو۔ نبی اکرم ﷺ سے فرمایا گیا ہے کہ اللہ کے دین کی تبلیغ میں استحکام اور صبر سے کام لیں۔ اس وحی کے نزول تک رسول اللہ ﷺ نے اپنی دینی تحریک کو اس طرح جاری رکھا تھا کہ فرداً فرداً لوگوں کو چپکے سے سمجھاتے تھے۔ اس وحی نے کھلے عام تبلیغ کرنے کا اذن عطا کر دیا۔

قیامت کا دن منکروں کے لیے بڑے عذاب کا دن ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کافروں کے ساتھ بہت سختی سے پیش آئے گا کیونکہ اللہ ہی نے انہیں پیدا کیا پھر ان کے لیے بے پناہ وسائل مہیا فرمائے اور انہیں مال و دولت سے نوازا اس کے باوجود ان لوگوں نے اس کی ہدایتوں کو ماننے سے انکار کیا اور اپنے کفر پر قائم رہے۔ وہ اللہ کی نشانیاں دیکھتے ہیں پھر بھی انہیں نظر انداز کر دیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی ہدایت سے پر آیات کو کہتے ہیں کہ "یہ کچھ نہیں ہے مگر ایک جادو جو پہلے سے چلا آ رہا ہے۔" اور اسی لیے رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو رد کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں گے۔ اور بالآخر دوزخ ہی ان کا ٹھکانہ ہو گی جس کے متعلق انہیں پہلے ہی خبردار کر دیا گیا ہے۔ اس دن ان سے پوچھا جائے گا کہ "تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی" تو وہ جواب دیں گے کہ "ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی باتیں بناتے تھے اور روز جزا کو جھوٹ قرار دیتے تھے۔" اپنے گناہوں کے اقرار کے باوجود وہاں کوئی مددگار نہ ہو گا جو ان کو بچا سکے اور نہ ہی وہ اپنے کفر کی سزا سے بچ سکیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ : ۷۴

۱۔ اے اوڑھ لپیٹ کر لیٹنے والے۔

۲۔ اٹھو اور خبردار کرو۔

۳۔ اور اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو۔

۴۔ اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔

۵۔ اور گندگی سے دور رہو۔

۳۶۔ یہ دوزخ بھی بڑی چیزوں میں سے ایک ہے' انسانوں کے لیے ڈراوا۔

۳۷۔ تم میں سے ہر اس شخص کے لیے ڈراوا جو آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے رہ جانا چاہے۔

۷۵... سورۃ القیامۃ

(تعداد آیات ۴۰)

قیامت کے دن واقع ہونے والے حادثات سے آدمی چکرا جائے گا۔ اور اس دن چاند بے نور ہو جائے گا۔ اور چاند اور سورج مل کر ایک ہو جائیں گے تو انسان پریشان ہو کر پکارے گا کہ "کہاں بھاگ کر جاؤں کہ مجھے پناہ مل سکے۔" مگر اس دن کوئی جائے پناہ نہ ہو گی۔ اس کے گناہ اس کی تباہی کا موجب بن چکے ہوں گے۔ خواہ وہ کتنی معذرتیں پیش کرے لیکن تمام ثبوت اس کے خلاف مہیا ہوں گے۔

سیدنا محمد ﷺ کی رہنمائی کے لیے قرآن حکیم موجود ہے لیکن آپ کو اس بات کی فکر نہیں کرنی چاہیے کہ وحی کے نزول کا کیا طریقہ ہو گا اور دو وحیوں کے درمیان کتنا وقفہ ہو گا۔

> "اے نبی ﷺ اس وحی کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو (یعنی عجلت مت کرو)۔ اس کو یاد کرا دینا اور پڑھوا دینا ہمارے ذمہ ہے۔ لٰہذا جب ہم اسے پڑھ رہے ہوں اس وقت تم اس کی قرات کو غور سے سنتے رہو۔ پھر اس کا مطلب سمجھا دینا بھی ہمارے ہی ذمہ ہے۔" (۷۵ : ۱۶ تا ۲۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن جیسے جیسے قرآن کا نزول ہو' درجہ بہ درجہ اور جز بہ جز تو اہل ایمان کا یہ فرض ہے کہ اس کے معنی و مطالب کو سمجھ لیں۔ لوگ "اس بھاگتی ہوئی عارضی زندگی سے" محبت نہ کریں۔ بلکہ اس زندگی کی فکر کریں جو دائمی ہے۔ کیونکہ روز حساب "کچھ چہرے ترو تازہ ہوں گے اور کچھ "چہرے اداس ہوں گے۔ کچھ لوگ اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے اور کچھ لوگ پچھتا رہے ہوں گے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور روز قیامت کو جھٹلایا۔ اس دن انہیں احساس ہو گا کہ اللہ تعالیٰ مُردوں میں بھی جان ڈال دینے پر قادر ہے جس طرح وہ نطفے سے انسان کو پیدا کرنے اور اسے مرد یا عورت بنانے کی قدرت رکھتا ہے۔

سورہ : ۷۵

۳۔ کیا انسان یہ سمجھ رہا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہ کر سکیں گے؟ کیوں نہیں؟

۴۔ ہم تو اس کی انگلیوں کی پور پور تک ٹھیک بنا دینے پر قادر ہیں۔

۵۔ مگر انسان چاہتا یہ ہے کہ آگے بھی بداعمالیاں کرتا رہے۔

۶۔ پوچھتا ہے' آخر کب آنا ہے وہ قیامت کا دن؟

۷۔ پھر جب دیدے (یعنی آنکھیں) پتھرا جائیں گے۔

۸۔ اور چاند بے نور ہو جائے گا۔

۹۔ اور چاند سورج ملا کر ایک کر دیئے جائیں گے۔

۱۰۔ اس وقت یہی انسان کہے گا کہاں بھاگ کر جاؤں؟

۱۱۔ ہرگز نہیں' وہاں کوئی جائے پناہ نہ ہو گی۔

۱۲۔ اس روز تیرے رب ہی کے سامنے جاکر ٹھہرنا ہو گا۔

۱۳۔ اس روز انسان کو اس کا سب اگلا پچھلا کیا کرایا بتا دیا جائے گا۔

۱۴۔ بلکہ انسان خود ہی اپنے آپ کو خوب جانتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۶... سورۃ الدھر

(تعداد آیات ۳۱)

اس سورہ کی آیات کا بیان بہت ہی متاثر کن علامتوں پر مشتمل ہے۔ ایک طویل مدت تک (جو کئی قرن پر مشتمل ہے) انسان کا کوئی وجود نہیں تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مخلوط نطفے سے پیدا کیا تاکہ روئے زمین پر اس کی کارکردگی کی آزمائش کی جا سکے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو سننے اور دیکھنے کی صلاحیتوں (حواس) اور سوچنے سمجھنے اور قوت فیصلہ کی صلاحیتوں سے سرفراز فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کے ذریعہ گناہ اور ثواب میں تمیز کرنے کے لیے ہدایتیں نازل فرمائیں۔ اور اس کے نیک و بد اعمال کے اچھے اور برے نتائج سے آگاہ فرمایا۔

اگر کوئی شخص غلط راستہ اختیار کرتا ہے تو اس کے اعمال کا انجام "زنجیروں' طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ" کے سوا اور کچھ نہیں۔ اور اگر وہ ایمان لاتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے تو سلسبیل کے چشمے سے آب کافور مہیا کیا جائے گا۔ خصوصاً ان لوگوں کے لیے جو اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ بدی سے بچتے ہیں اور مسکینوں' یتیموں اور غلاموں (قیدیوں) کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو خوبصورت روشنی' تازگی اور سرور سے نوازا جائے گا۔ ان کو جنت اور ریشمی لباس عطا کیا جائے گا۔ ان کے لیے منتخبہ پھل مہیا کیے جائیں گے۔ ان کے آگے چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے گردش کریں گے۔ ان کی خدمت کے لیے ایسے لڑکے مقرر کیے جائیں گے جو ہمیشہ جوان رہیں گے اور دائمی تازگی کے حامل ہوں گے اور اہل جنت کو موتیوں کی طرح گھیرے رہیں گے۔ ان کو نہایت پاکیزہ شراب پلائی جائے گی جو انہیں دائمی انبساط عطا کرے گی۔ جنت میں یہ لوگ ایسے باغوں میں رہیں گے۔ جہاں نہ انہیں گرمی کی شدت محسوس ہوگی۔ اور نہ سردی کی۔ یہ ہوگا اہل ایمان اور متقی لوگوں کا ٹھکانہ جو اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے جس کو چاہے گا (یہ جنت) عطا فرمائے گا۔ لیکن گناہ گاروں کے لیے جو اس عارضی دنیا کی محبت میں پڑے ہوئے ہیں' اللہ تعالیٰ نے ایک دردناک عذاب تیار رکھا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ : ۷۶

۱۔ کیا انسان پر لامتناہی زمانے کا ایک وقت ایسا بھی گزرا ہے جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔

۳۔ ہم نے اسے راستہ دکھا دیا' خواہ شکر کرنے والا بنے یا کفر کرنے والا۔

۲۴۔ لہٰذا تم اپنے رب کے حکم پر صبر کرو' اور ان میں سے کسی بدعمل یا منکر حق کی بات نہ مانو۔

۲۵۔ اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو۔

۲۶۔ رات کو بھی اس کے حضور سجدہ ریز ہو' اور رات کے طویل اوقات میں اس کی تسبیح کرتے رہو۔

۲۹۔ یہ ایک نصیحت ہے' اب جس کا جی چاہے اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ اختیار کرے۔

۷۷... سورۃ المرسلات

(تعداد آیات ۵۰)

روز قیامت سے متعلق اللہ تعالیٰ کا انتباہ کھوکھلا دعویٰ نہیں ہے۔ جو لوگ اس دن پر یقین نہیں رکھتے وہ اس وقت ایک عظیم صدمے سے دوچار ہو جائیں گے جب قیامت برپا ہو گی۔ اس دن ستارے ماند پڑ جائیں گے اور آسمان پھاڑ دیا جائے گا۔ اور پہاڑ دھول بن کر بکھر جائیں گے۔ اور یہ دن ہی روز حساب ہو گا۔ حق کو رد کرنے والے منکروں کو ایسے مقام پر پہنچا دیا جائے گا جہاں وہ ٹھنڈی چھاؤں کو ترس جائیں گے اور خوفناک شعلوں سے انہیں کوئی بچا نہیں سکے گا۔ ان میں بات کرنے کی صلاحیت بھی باقی نہ رہے گی اور نہ ہی انہیں اس بات کا موقع ملے گا کہ اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کے لیے منہ کھول سکیں۔ لیکن متقی لوگوں کے لیے سایہ دار درختوں کی ٹھنڈی چھائیں ہوں گی اور ہر طرف نہریں بہ رہی ہوں گی۔ ان کو ان کی خواہش کے مطابق ہر قسم کے پھل مہیا کئے جائیں گے تاکہ وہ جی بھر کے کھالیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سورہ : ۷۷

۴۴۔ تباہی ہے اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے۔
۳۵۔ یہ وہ دن ہے جب وہ نہ کچھ بولیں گے۔
۳۶۔ اور نہ انہیں موقع دیا جائے گا کہ وہ کوئی عذر پیش کریں۔
۴۱۔ متقی لوگ آج سایوں اور (ٹھنڈے پانی کے) چشموں میں ہیں۔
۴۶۔ (اس لیے اے کافرو) کھالو اور مزے کرلو تھوڑے دن۔

۷۸...سورۃ النبا (اعلان)

(تعداد آیات ۴۰)

قریش مکہ آخرت کے تصور کو نہ صرف ناقابل یقین بلکہ ناقابل تصور سمجھتے تھے اور اسی لیے روز حساب کا مذاق اڑاتے تھے۔ لہٰذا یہ ضروری تھا کہ بار بار ذکر کرکے آخرت کا عقیدہ ان کے دل و دماغ میں اتارا جائے۔ اس سورہ میں بھی روز حشر کی واضح تصویر کشی کی گئی ہے۔ جب صور پھونکا جائے گا اور آسمان کھول دیا جائے گا تو ہر عمل کے اور ہر جنس کے لوگ فوج در فوج نکل آئیں گے۔ اس وقت منکروں کو جواب مل جائے گا اور وہ افسوس کرتے رہ جائیں گے۔ اور دوزخ ہی سرکشوں کا ٹھکانا ہو گی جس میں وہ ہمیشہ پڑے رہیں گے۔ اور ان کے کرتوتوں کا بھرپور بدلہ دیا جائے گا۔ اور جب ان کو پیاس لگے گی تو انہیں گرم پانی اور زخموں کا دھواں پینے کے لیے دیا جائے گا۔ اور متقی لوگوں کے لیے محفوظ باغ ہوں گے اور نوخیز ہم عمر لڑکیاں ہوں گی۔ وہاں کوئی لغو اور جھوٹی بات نہ سنیں گے وہاں انہیں ابدی سکون اور امن میسر ہو گا۔ حتیٰ کہ فرشتے بھی ان کے سامنے (خدمت کے لیے) کھڑے ہوں گے اور ان سے کوئی بحث نہ کی جائے گی۔

سورہ : ۷۸

۶۔ کیا یہ واقعہ نہیں ہے ہم نے (اپنی مخلوق کے لیے وسیع) زمین کو فرش بنایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۔ اور پہاڑوں کو میخوں کی طرح گاڑ دیا۔

۸۔ اور تمہیں (مَردوں اور عورتوں کے) جوڑوں کی شکل میں پیدا کیا۔

۹۔ اور رات کو باعث سکون بنایا اور رات کو پردہ پوش بنایا۔

۱۰۔ اور دن کو معاش کا وقت بنایا۔

۱۲۔ اور تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان قائم کیے۔

۱۳۔ اور ایک روشن اور گرم چراغ پیدا کیا۔

۱۴۔ اور بادلوں سے بارش برسائی۔

۱۵۔ تاکہ اس کے ذریعے غلہ اور سبزی پیدا ہوں۔

۱۶۔ اور گھنے باغ بنائے۔

۱۷۔ بے شک فیصلے کا ایک دن مقرر ہے جب سب ہی کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔

۱۸۔ جس روز صور میں پھونک ماری دی جائے گی تم فوج در فوج نکل آؤ گے۔

۳۱۔ یقیناً متقیوں کے لیے کامرانی کا ایک مقام ہے جہاں ان کی ہر خواہش پوری ہو گی اور ہر آسائش مہیا ہو گی۔

۳۵۔ وہاں (وہ) کوئی لغو اور جھوٹی بات نہ سنیں گے۔

۷۹... سورۃ النازعات

(تعداد آیات ۴۶)

اس سورہ میں اس بات کی پھر وضاحت کی گئی ہے کہ قیامت تو بے شک برپا ہو گی۔ اور اس روز ان لوگوں کے دل خوف سے کانپ رہے ہوں گے جو آج اس دن کا انکار کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی یہ بات بھی بہت ہی صاف انداز میں واضح کر دی گئی ہے کہ غرور کا سر ہمیشہ نیچا ہوتا ہے جیسا کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے قصے سے ظاہر ہوتا ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو دعوت دی کہ وہ اپنے گناہوں سے پاک ہونے کا راستہ اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو عظیم نشانی عطا کی۔ لیکن اس کے باوجود فرعون نے اپنے تکبر میں آپ کی دعوت کو رد کر دیا۔ اس نے اعلان "میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔" اور اس نے "موسیٰ کے اللہ" کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماننے سے انکار کر دیا۔ اور یہ انکار اس کی تباہی اور موت کا سبب بنا۔

"درحقیقت بڑی عبرت ہے ہر اس شخص کے لیے جو ڈرے۔" (۷۹ : ۲۶)

اس لیے قیامت کے دن دوزخ کھول دی جائے گی تاکہ اس کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کو سب دیکھ لیں۔ جن لوگوں نے "سرکشی کی تھی" اور حیات بعد الممات کی بجائے دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ان کا ٹھکانا یہی دوزخ ہو گی۔ لیکن جن لوگوں نے اپنے نفس کو بری خواہشات سے بچائے رکھا' ان کا ٹھکانا جنت ہو گی۔ مصر کے مشہور مفسر سید قطب نے بھی اس بات کی وضاحت کی ہے۔

> "اللہ تعالیٰ انسان کو یہ حکم نہیں دیتا ہے کہ وہ اپنی خواہشات کو دبائے رکھے کیونکہ اللہ جانتا ہے کہ انسان کے لیے ایسا کرنا ممکن نہیں ہے۔ اللہ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ اپنی خواہشات کو اپنے قابو میں رکھے اور خود خواہشات کا غلام نہ بنے۔"

سورہ : ۷۹

۳۵۔ پھر جب وہ ہنگامہ عظیم برپا ہو گا' جس روز انسان کو اپنے کئے دھرے کا حساب دینا ہو گا۔

۳۶۔ اور ہر دیکھنے والے کے سامنے دوزخ کھول کر رکھ دی جائے گی۔

۳۷۔ تو جس نے سرکشی کی تھی۔

۳۸۔ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی۔

۳۹۔ دوزخ ہی ان کا ٹھکانا ہو گی۔

۴۰۔ اور جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا تھا اور نفس کو (روز حساب کے ڈر سے) بری خواہشات سے باز رکھا تھا۔

۴۱۔ اس کا ٹھکانا جنت کے باغ ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۰ ... سورۃ عبس

(تعداد آیات ۴۲)

اس سورہ میں رسول اللہ ﷺ کو تاکید فرمائی گئی ہے کہ کافروں کے مقابلے میں اہل ایمان کے ساتھ بے اعتنائی نہ برتیں۔ منکر چاہے کتنے ہی دولت مند اور صاحب اقتدار کیوں نہ ہوں آپ ان سے التفات سے پیش نہ آئیں بلکہ اہل ایمان کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ یہاں پر اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قریش مکہ کے کچھ بڑے سردار بیٹھے ہوئے تھے اور نبی اکرم ﷺ ان کو اسلام قبول کرنے پر امادہ کرنے کی کوشش فرما رہے تھے اتنے میں ایک نابینا شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے اس شخص سے بے رخی برتی۔ اور فوراً ہی یہ سورہ نازل ہوئی۔ کئی مفسروں نے اس کو اللہ تعالیٰ کی "خفگی" سے تعبیر کیا ہے۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی بے پناہ عنایتوں کے باوجود انسان کے ناشکرے پن کا ذکر کیا گیا ہے۔ انسان کو یاد دلایا گیا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے حقیر نطفے سے پیدا کیا ہے۔ پھر آسائش کے تمام سامان مہیا فرمائے۔ اور پھر موت اور آخرت کی یاد دہانی کرائی گئی ہے۔ لیکن اس سب کرم کے باوجود انسان کا رویہ کیسا ہے؟ "اس نے ہرگز اپنا فرض ادا نہیں کیا جس کا اللہ نے اس کو حکم دیا تھا۔" انسان کو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ "جب وہ کان بہرے کر دینے والی آواز بلند ہو گی۔" تو ہر شخص کو ایسا ہراساں کر دے گی کہ وہ سوائے اپنے کسی اور کے بارے میں نہیں سوچ سکے گا۔ وہ بڑی نفسانفسی کا عالم ہو گا۔ اور ہر شخص اپنے بچاؤ کی فکر میں غلطاں ہو گا۔

سورہ : ۸۰

۱۔ ترش رو ہوا اور بے رخی برتی اس بات پر کہ وہ اندھا اس کے پاس آگیا۔

۲۔ تمہیں کیا خبر، شاید وہ (مقدس کتاب کو سمجھ کر) سدھر جائے۔

۳۔ یا نصیحت پر دھیان دے (کہ روحانی بلندی حاصل کرے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ اور نصیحت کرنا اس کے لیے نافع ہو (یعنی اگر اس اندھے کو نصیحت کی جاتی تو فائدہ مند ہوتی)۔
۵۔ لیکن جو شخص (اپنے زعم میں) بے پروائی برتتا ہے۔
۶۔ اس کی طرف تو تم (اے محمد ﷺ) توجہ کرتے ہو۔
۷۔ حالانکہ اگر وہ نہ سدھرے تو تم پر اس کی کیا ذمہ داری ہے؟ (یعنی تم پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے)۔
۸۔ اور جو خود تمہارے پاس دوڑا آتا ہے اور جس کے دل میں (اللہ تعالیٰ کا) خوف ہے۔
۹۔ اس سے تم بے رخی برتتے ہو۔
۱۰۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے تھا۔ یہ ایک نصیحت ہے۔
۳۳۔ (قیامت کے دن) آخرکار جب وہ کان بہرے کر دینے والی آواز بلند ہو گی۔
۳۴۔ اس دن بھائی اپنے بھائی سے دور بھاگے گا۔
۳۵۔ اور بیٹا اپنے ماں باپ سے۔
۳۶۔ اور شوہر اپنی بیوی سے اور بچے اپنے والدین سے۔
۳۷۔ ان میں سے ہر شخص پر اس دن ایسا وقت آن پڑے گا کہ اسے اپنے سوا کسی کا ہوش نہ ہو گا۔

۸۱ ... سورۃ التکویر

(تعداد آیات ۲۹)

گزشتہ سورہ کی طرح یہاں بھی پیکری طرز اظہار میں دنیا کے خاتمے کی منظر کشی کی گئی ہے۔ اور گناہ گاروں کے لیے سزا اور متقی لوگوں کے لیے اجر عظیم کا ذکر کیا گیا ہے۔ قیامت کے دن سورج بے نور ہو جائے گا۔ ستارے بکھر جائیں گے۔ پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ کر اڑنے لگیں گے۔ جنگلوں کے جانور بدحواس ہو کر اکھٹے آجائیں گے۔ سمندر بھڑک اٹھیں گے۔ غرض کہ کائنات کی ہر چیز تہ و بالا ہو جائے گی۔ سب لوگوں کے نامہ اعمال کھولے جائیں گے اور آسمان کے سارے پردے ہٹ جاہیں گے۔ اور جنت و دوزخ کھول دیئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائیں گے۔

اہل ایمان کو تاکید کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کریں کیونکہ اللہ کے پاس آپ کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اختیار دے کر اپنا نبی بنایا ہے۔ آپ نہ تو "آسیب زدہ" ہیں اور نہ ہی "تمہارا دوست مجنوں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی بصیرت سے نوازا ہے۔ آپ نے اللہ کے پیغمبر کو روشن افق پر دیکھا ہے۔ تو منکروں سے پوچھو۔ "پھر تم لوگ کدھر چلے جا رہے ہو۔"

جو ہدایت آپ پر نازل فرمائی گئی ہے وہ کسی شیطان مردود کا قول نہیں ہے۔ یہ کلام پاک تو سب دنیا والوں کے لیے ہدایت ہے۔ پھر بھی ہر شخص کو آزادی ہے کہ وہ اس صحیح راستے کو اختیار کرے یا رد کر دے۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام تمام انسانوں کے لیے ہی نہیں بلکہ تمام دنیاؤں کی بھلائی کے لیے ہے۔

سورہ : ۸۱

۱۔ جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔

۲۔ اور جب تارے بکھر جائیں گے۔

۳۔ جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔

۴۔ اور جب حاملہ اونٹنیاں اپنے حال پر چھوڑ دی جائیں گی۔

۵۔ اور جب جنگلی جانور سمیٹ کر اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔

۷۔ جب جانیں (جسموں سے) جوڑ دی جائیں گی۔

۸۔ اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔

۹۔ کہ وہ کس قصور میں ماری گئی۔

۱۰۔ اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے۔

۱۱۔ اور جب آسمان کا پردہ ہٹا دیا جائے گا۔

۱۲۔ اور جب جہنم دہکائی جائے گی۔

۱۳۔ اور جنت کے باغوں پر بہار آجائے گی۔

۱۴۔ اس وقت ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا (اعمال) لے کر آیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۲۔۔۔سورۃ الانفطار

(تعداد آیات ۱۹)

انسان سے سوال کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بے پناہ نوازشوں کے باوجود وہ اتنا ناشکرا کیوں ہے۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ اللہ صرف کرم ہی کرنے والا ہے اور سزا دینے والا نہیں؟ اور انصاف کرنے والا نہیں ہے؟ اسی لیے قیامت کے دن کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اس دن آسمان پھٹ جائے گا۔ ستارے بکھر جائیں گے۔ اور سمندر پھاڑ دیئے جائیں گے اور قبریں کھول دی جائیں گی۔ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس کے نیک و بد اعمال لکھنے کے لیے فرشتے مقرر کیے گئے ہیں۔ لہٰذا کوئی بھی اپنے نیک اعمال کے انعام سے محروم نہیں رہے گا اور نہ ہی کوئی اپنے گناہوں کی سزا سے بچ سکے گا۔ متقی لوگ جنتوں میں ہوں گے اور گناہ گار دوزخ میں۔

سورہ : ۸۲

۶۔ اے انسان کس چیز نے تجھے اپنے اس رب کریم کی طرف سے دھوکے میں ڈال دیا۔

۷۔ جس نے تجھے پیدا کیا اور تجھے نک سک سے درست کیا۔

۸۔ تجھے متناسب بنایا اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ کر تیار کیا۔

۹۔ (پھر بھی) تم لوگ جزا اور سزا کو جھٹلاتے ہو۔

۱۰۔ حالانکہ تم پر (فرشتے) نگراں مقرر ہیں۔

۱۱۔ ایسے معزز اور ہمدرد کاتب۔

۱۲۔ جو تمہارے ہر فعل کو جانتے ہیں۔

۱۳۔ (ان گواہی پر) یقیناً نیک لوگ (جنت میں) مزے میں ہوں گے۔

۱۴۔ اور بے شک بدکار لوگ جہنم میں جائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۳... سورۃ المطففین

(تعداد آیات ۳۶)

ایمان والوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ کاروبار میں ایمانداری اور دیانتداری سے کام لیں۔ کسی بھی قسم کی جعلسازی کو روانہ رکھیں' چاہے وہ ناپ تول میں ہو یا رقم کی ہیرا پھیری میں۔ چیزوں کو صحیح طور پر ناپ تول کر دینے کی تاکید قرآن حکیم میں بار بار کی گئی ہے۔ کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی دھوکہ دہی و جعلسازی کا حساب نہیں لیا جائے گا؟ اگر وہ ایسا سمجھتے ہیں تو سخت غلطی پر ہیں۔ ان کے گناہوں اور غلط کاریوں کا حساب قید خانے کے دفتر (اعمال نامے) میں درج کیا جا رہا ہے جس کا نام سجین ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ "تمہیں کیا معلوم کہ سجین کیا ہے (یعنی قید خانے کا دفتر کیا ہے) وہ ایک کتاب ہے لکھی ہوئی۔"

رسول اللہ ﷺ کا مذاق اڑانے والوں کو اور بدکار لوگوں کو ایک ہی صف میں کھڑا کیا جائے گا۔ کیونکہ یہ دونوں ہی حق کو رد کرتے ہیں اور دھوکہ دہی و غلط عقیدوں اور اعمال کو اپناتے ہیں۔ ان کے اعمال ہی ان کے دلوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں یعنی ان کے دلوں پر زنگ چڑھ جاتا ہے۔ ایسے لوگ اپنے گناہوں کے نتیجے میں اپنے برے انجام سے بچ نہیں سکیں گے۔ ان کو دوزخ کی آگ میں دھکیل دیا جائے گا۔ لیکن نیک لوگوں کا اعمال نامہ علیین ہے۔ اور یہ بھی "ایک لکھی ہوئی کتاب ہے جس کی نگہداشت مقرب فرشتے کرتے ہیں۔" "بے شک نیک لوگ بڑے مزے میں ہوں گے۔" اور ان کے لیے نفیس ترین سربند شراب مہیا کی جائے گی جس میں مشک ملی ہوئی ہو گی اور تسنیم کی آمیزش ہو گی۔ تسنیم جنت کا ایک چشمہ ہے جس سے صرف مقرب لوگ ہی پانی پی سکیں گے۔ اس دنیا میں منکر لوگ اہل ایمان پر ہنستے ہیں کہ وہ راستے سے بھٹک گئے ہیں لیکن آخرت میں اہل ایمان ہنس رہے ہوں گے۔

سورہ : ۸۳

۱۔ تباہی ہے (ناپ تول میں) ڈنڈی مارنے والوں کے لیے۔
۲۔ جن کا یہ حال ہے کہ جب لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا پورا (سامان) لیتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ لیکن دوسروں کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو انہیں گھاٹا دیتے ہیں۔
۴۔ کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ ایک بڑے دن پہ اٹھا کر لائے جانے والے ہیں (اور انہیں اپنی بے ایمانی کا حساب دینا ہو گا۔)
۶۔ اس دن جب کہ سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

۸۴...سورۃ الانشقاق (آسمان کا پھٹنا)

(تعداد آیات ۲۵)

انسان کو یاد دلایا گیا ہے کہ وہ اس دنیا میں چاہے جو اعمال اختیار کرے بالآخر اس کو اپنے مالک حقیقی کے سامنے حساب دینا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے تمام سختیاں برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ انسان اپنے لوگوں میں مگن رہا اور یہ بھول گیا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سب اعمال دیکھ رہا ہے۔ اور اپنے رب کی طرف ہی اسے پلٹ کر جانا ہے۔ دو قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے۔ ایک وہ جن کا نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ وہ کسی سخت حساب طلبی کے بغیر معاف کر دیئے جائیں گے اور خوشیاں منا رہیں ہوں گے۔ دوسرے جن کا نامہ اعمال پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا وہ چاہیں گے کہ کسی طرح انہیں موت آجائے۔ مگر مرنے کی بجائے وہ دوزخ میں جھونک دیئے جائیں گے۔ وہاں ان کی کوئی شنوائی نہ ہو گی اور نہ ہی کوئی ان کا مددگار ہو گا۔ وہ اتنے متکبر' دنیاوی آسائش میں مصروف اور اتنے خود پسند تھے کہ وہ اللہ کا سامنا کرنے کو تیار ہی نہیں تھے۔ سچ تو یہ ہے کہ جب ان کے سامنے قرآن کی آیات پڑھی جاتی تھیں تو وہ ان کو سننے سے انکار کر دیتے تھے اور اپنے رب کے سامنے سجدہ کرنے سے انکار کرتے تھے۔ ان کے لیے سخت سزائیں مقرر کی جا چکی ہیں۔ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل پر کاربند رہے ان کے لیے جنت میں بے شمار انعامات مہیا کیے گئے ہیں۔

سورہ : ۸۴

۶۔ اے انسان (اللہ کی راہ میں سخت محنت کر کیونکہ) تو کشاں کشاں اپنے رب کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف جا رہا ہے۔ اور اس سے ملنے والا ہے۔

۷۔ پھر جس کا نامہ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا گیا۔

۸۔ اس سے ہلکا حساب لیا جائے گا۔

۹۔ اور وہ اپنے لوگوں کی طرف خوش خوش پلٹے گا۔

۱۰۔ رہا وہ شخص جس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا۔

۱۱۔ تو وہ موت کو پکارے گا۔

۱۲۔ اور بھڑکتی ہوئی آگ میں جا پڑے گا۔

۸۵... سورۃ البروج

(تعداد آیات ۲۲)

اس سورہ میں دین اسلام کے بنیادی اصولوں اور عقائد سے بحث کی گئی ہے۔ اور ان عقائد کو "گڑھے والوں" کے واقعہ کے ذریعہ سمجھایا گیا ہے۔ اصحاب الاخدود کا واقعہ ظہور اسلام سے بہت پہلے واقع ہوا تھا۔ ان اصحاب الاخدود (گڑھے والوں) نے ایمان لانے والوں کو آگ سے بھرے ہوئے گڑھوں میں پھینک پھینک کر جلا دیا تھا۔ ایک بڑے مجمع نے اس درندگی کو دیکھا تھا۔ اس دہشت اور بربریت کی وجہ صرف یہ تھی کہ اہل ایمان اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان لائے تھے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے "جن لوگوں نے مومن مَردوں اور عورتوں پر ظلم و ستم توڑا اور پھر اس سے تائب نہ ہوئے تو یقیناً ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔ اور مسلمانوں پر ظلم و ستم کرنے والے کفار مکہ کا بھی یہی حال ہو گا۔

پھر کافروں سے کہا گیا کہ کیا وہ فرعون اور ثمود کے انجام سے واقف نہیں ہیں۔ اگر تم لوگ اپنے گروہ کی طاقت کے بل بوتے پر زعم کرتے ہو تو فرعون اور ثمود کے گروہ تو تم سے بھی بڑے تھے۔ پھر کیوں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے انکار کرتے ہو؟ وہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔ اور دوزخ کی آگ ان کی قسمت بن چکی ہے۔ لیکن ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کے لیے جنت کے باغ ہیں جہاں صاف شفاف پانی کی نہریں رواں ہیں۔ اللہ کے قہر کے نازل ہونے میں کوئی شک نہیں لیکن وہ نہایت مہربان اور بڑا معاف کرنے والا بھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ : ۸۵

۱۰۔ جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں پر ظلم و ستم توڑا اور پھر اس سے تائب نہ ہوئے یقیناً ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔

۱۱۔ جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے یقیناً ان کے لیے جنت کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔

۱۲۔ درحقیقت تمہارے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

۱۳۔ وہ پہلی بار پیدا کرتا ہے (پھر موت دیتا ہے) اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔

۱۴۔ اور وہ بخشنے والا ہے' محبت کرنے والا ہے۔

۱۵۔ عرش کا مالک ہے' بزرگ و برتر ہے۔

۱۶۔ اور جو کچھ چاہے کر ڈالنے والا ہے۔

۸۶ ... سورۃ الطارق

(تعداد آیات ۱۷)

ہر انسان پر ایک نگہبان مقرر فرمایا گیا ہے جو اس کے اعمال کی نگرانی کرتا ہے آسمان کے تارے اس بات کا ثبوت ہیں کہ کائنات کی کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو ایک ہستی کی نگہبانی کے بغیر اپنی جگہ قائم اور باقی رہ سکتی ہو۔ رات کی سیاہی میں یہ نمودار ہوتے ہیں۔ جس روز پوشیدہ اسرار کی جانچ ہو گی اس دن ہر ظاہر و باطن کھل کر سامنے آجائے گا۔ اس دن کا آنا یقینی ہے یہ کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے۔ کافروں کو بتا دیا جائے کہ ان کی چالیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سامنے ہیچ ہیں اور ان کو اپنے انجام سے بچا نہیں سکتیں۔ اللہ کے سامنے نہ ان کا کوئی زور چلے گا اور نہ ہی کوئی ان کا مددگار ہو گا۔

سورہ : ۸۶

۵۔ پھر ذرا انسان یہی دیکھ لے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے' ایک اچھلتے ہوئے پانی سے۔

۷۔ جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔

۸۔ یقیناً وہ (خالق) اسے دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے۔

۹۔ جس روز پوشیدہ اسرار کی جانچ پڑتال ہو گی (تو تمام راز معلوم ہو جائیں گے)۔

۱۰۔ اس وقت انسان کے پاس نہ خود اپنا کوئی روزگار ہو گا اور نہ کوئی اس کی مدد کرنے والا ہو گا۔

۸۷...سورۃ الاعلیٰ (برتر)

(تعداد آیات ۱۹)

اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ سے فرماتا ہے کہ آپ کو پڑھنا سکھا دیا گیا اور جو وحی آپ پر نازل کی جا رہی ہے وہ آپ کو ازبر ہو جائے گی اور آپ اس وحی کو کبھی نہ بھولیں گے۔ اس طرح آپ کا کام آسان ہو جائے گا اور آپ ﷺ ان لوگوں کو خبردار کر سکیں گے جو غلط راہ پر چل رہے ہیں۔ جو لوگ اس پیغام الٰہی کو مان لیں گے اور پاکیزگی اختیار کریں گے وہ خوش حال ہو جائیں گے لیکن جو لوگ انکار کریں گے (اس وحی کو ماننے سے) وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں پھینک دیئے جائیں گے جہاں نہ ان کو موت آئے گی اور نہ ہی وہ جی سکیں گے کیونکہ انہوں نے دنیاوی زندگی کی آسائشوں کو ترجیح دی تھی۔

جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب (قرآن حکیم) میں رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمایا ہے وہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ یہ تمام باتیں سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں واضح طور پر بتا دی گئی تھیں۔

سورہ : ۸۷

۶۔ ہم پڑھوا دیں گے پھر تم نہیں بھولو گے۔

۷۔ سوائے اس کے جو اللہ چاہے' وہ ظاہر کو بھی جانتا ہے اور جو پوشیدہ ہے اس کو بھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۔ ہم تمہیں آسان طریقے کی سہولت دیتے ہیں (تاکہ صحیح راستہ بتا سکو)۔
۹۔ لہٰذا تم نصیحت کرو اگر نصیحت نافع ہو۔
۱۰۔ جو شخص ڈرتا ہے وہ نصیحت قبول کرلے گا۔
۱۱۔ جو اس (نصیحت) سے گریز کرے گا۔
۱۲۔ وہ بدبخت بڑی آگ میں جائے گا۔
۱۳۔ پھر نہ اس میں مرے گا اور نہ جیئے گا۔
۱۴۔ فلاح پا گیا وہ جس نے پاکیزگی اختیار کی اور اپنے رب کا نام یاد کیا۔

۸۸ ... سورۃ الغاشیۃ

(تعداد آیات ۲۶)

قیامت کے دن کو قرآن حکیم میں چھا جانے والی آفت" کہا گیا ہے۔ اس دن بہت سے چہرے تھکاوٹ سے چور ہوں گے اور خوف سے کانپ رہے ہوں گے۔ ان کے جسم شدید آگ میں جھلس رہے ہوں گے۔ ان کو کھانے کے لیے سوکھی گھاس کے سوا کچھ نہیں ملے گا اور کھولتے ہوئے پانی کے علاوہ پینے کو کچھ نہ ملے گا۔ یہ لوگ گناہ گار ہوں گے لیکن وہ لوگ جو متقی اور پرہیزگار ہوں گے جو اس دن اپنے نیک اعمال پر خوش ہوں گے اور وہ جنت میں بھیج دیئے جائیں گے اور وہاں وہ اعلیٰ باغوں میں گھومیں گے۔ ان کے بیٹھنے کے لیے آرام دہ گاؤ تکئے ہوں گے اور بہترین قالین بچھے ہوں گے۔ جنت کے باغوں میں ٹھنڈے پانی کی نہریں ہوں گی۔

رسول اللہ ﷺ کا فرض تو صرف یہ ہے کہ آپ لوگوں کو خبردار کر دیں لوگوں کے معاملات میں دخل اندازی یا ان کی نگرانی کرنا یا ان لوگوں کو راہ راست اختیار کرنے پر مجبور کرنا رسول اللہ ﷺ کے فرائض میں شامل نہیں ہے۔ لوگوں کو خود نیک و بد میں تمیز کرنے کی آزادی دی گئی ہے۔ اگر وہ راہ سے بھٹک جاتے ہیں اور اللہ کے دین کو رد کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہی انہیں سزا دے گا۔ اور اگر وہ راہ حق اختیار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں انعامات سے نوازے گا۔ اُن کو اپنے رب کی طرف ہی پلٹ کر جانا ہے اور وہی ان کے اچھے یا برے اعمال کا حساب لے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ : ۸۸

۱۷۔ (یہ لوگ نہیں مانتے) تو کیا اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے بنائے گئے؟

۱۸۔ آسمان کو نہیں دیکھتے کہ کیسے اٹھایا گیا؟

۱۹۔ پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کیسے جمائے گئے؟

۲۰۔ اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ کیسے بچھائی گئی؟

۲۱۔ اچھا تو (اے نبی ﷺ' نصیحت کیے جاؤ۔ تم بس نصیحت ہی کرنے والے ہو۔

۲۲۔ کچھ ان پر جبر کرنے والے نہیں ہو۔

۸۹ ... سورۃ الفجر

(تعداد آیات ۳۰)

انسان کو یاد دلایا گیا ہے کہ اس کائنات میں اللہ تعالیٰ نے کیسا حکیمانہ نظام قائم کیا ہے۔ اس کو دیکھنے کے باوجود کیا وہ نہیں سمجھ سکتا کہ اس کائنات کو بنانے والا اور اس نظام کو چلانے والا آخرت برپا کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہے؟ پھر تاریخی شہادتیں بھی موجود ہیں کہ عاد جیسی بے مثال قوم کا کیا انجام ہوا۔ ثمود جو چٹانوں کو تراشنے میں ماہر تھے ان کا کیا انجام ہوا۔ اور فرعون اور اس کی فوج کا کیا انجام ہوا جو لوگوں کو دہشت زدہ کرتے تھے اور بدکاری میں پڑے ہوئے تھے۔ ان تمام قوموں کو ان کے انکار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے عذاب نے گھیر لیا۔

انسان عجیب فطرت کا مالک ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اسے اپنی عنایات اور انعامات سے نوازتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اللہ نے مجھے عزت دار بنایا۔ لیکن جب اللہ اس کو آزماتا ہے اور اس کے رزق میں کمی کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اللہ نے مجھے ذلیل کیا۔ وہ بھول جاتا ہے کہ خود اس سے اپنے فرائض کی ادائیگی میں کیا کیا کوتاہیاں ہوئی ہیں۔ مثلاً کیسے اس نے غریبوں اور یتیموں کے حقوق ادا کرنے سے لاپرواہی برتی۔ اور کس طرح اس نے دوسروں کی میراث کا مال ہڑپ کر لیا۔ اور مال و دولت کی محبت میں کس بری طرح گرفتار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔ روز قیامت اس کو ان تمام اعمال کا حساب دینا ہے۔ اس وقت اس کی توبہ کچھ کام نہ آئے گی۔ صرف متقی اور پرہیز گار لوگ ہی صحیح ایمان والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے خوش رہتا ہے۔ یقیناً ان کو اپنی نیکیوں کا انعام ملے گا اور انہیں جنت میں جگہ دی جائے گی۔

سورہ : ۸۹

۱۷۔ (لوگو) تم یتیم سے عزت کا سلوک نہیں کرتے۔

۱۸۔ اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے۔

۱۹۔ (بلکہ دوسروں کی) میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔

۲۰۔ اور مال کی محبت میں بری طرح گرفتار ہو۔

۲۱۔ یقیناً اس دن جب زمین دھول میں تبدیل کر دی جائے گی۔

۲۲۔ اور تمہارا رب صف در صف فرشتوں کے ساتھ جلوہ افروز ہو گا۔

۲۳۔ اور جہنم اس روز سامنے لے آئی جائے گی۔ تب انسان کی سمجھ میں آئے گا اس وقت اس کے سمجھنے کا کیا حاصل؟

۹۰... سورۃ البلد

(تعداد آیات ۲۰)

اس سورہ میں شہر مکہ کا ذکر ہے جہاں نبی اکرم ﷺ پیدا ہوئے اور ان مصائب کا ذکر ہے جو آپ ﷺ کو اس شہر میں برداشت کرنے پڑے انسانوں سے پوچھا گیا ہے کہ وہ یہ بات کیوں بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مشقت کی حالت میں ہی پیدا کیا ہے اور ان کے مستقبل کا انحصار بھی ان کی محنت اور مشقت پر ہے۔ لہٰذا لوگوں کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیے۔ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ خالق کائنات ان پر کچھ قدرت نہیں رکھتا۔ انسان کے سامنے دو راستے ہیں۔ ایک جو نیکی اور بھلائی کی طرف لے جاتا ہے اور دوسرا بدی اور گناہوں کی طرف نیکی کا راستہ دشوار گزار ہے۔ اس کو طے کرنے کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیک اعمال پر کاربند رہنا ضروری ہے۔ مثلاً غلاموں کو آزاد کرنا۔ محتاجوں اور بھوکوں کو کھانا کھلانا ان یتیموں کی نگہداشت کرنا جو مصیبت میں گرفتار ہیں۔ دوسروں کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا اور ان کو بھی مہربانی سے پیش آنے کی تعلیم دینا۔ ایسے ہی لوگ متقی ہیں اور وہ سیدھے ہاتھ کی جماعت میں شامل ہوں گے۔ ان پر اللہ تعالیٰ اپنی نوازشیں نازل فرمائے گا۔ لیکن جو گناہ گار اللہ تعالیٰ کے کلام سے انکار کرتے ہیں وہ بائیں ہاتھ والی جماعت میں شامل ہوں گے۔ وہ دوزخ کی آگ میں جلائے جائیں گے۔

سورہ : ۹۰

۴۔ ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے۔
۵۔ کیا اس نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اس پر کوئی قابو نہ پا سکے گا۔
۶۔ وہ فخر کرتا ہے کہ میں نے بے شمار دولت جمع کر لی ہے۔
۷۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے اس کو نہیں دیکھا؟
۸۔ اللہ نے اس کو آنکھیں عطا فرمائیں تاکہ وہ دیکھ سکے۔
۹۔ اور کیا ہم نے اسے ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے؟
۱۰۔ اور دونوں نمایاں راستے اسے نہیں دکھا دیئے؟
۱۲۔ نیکی کا راستہ دشوار گزار گھاٹی کی چڑھائی (پر مشتمل) ہے۔
۱۳۔ (اور یہ راستہ ہے) کسی گردن کو غلامی سے چھڑانا۔
۱۴۔ یا فاقے کے دن کسی قریبی یتیم یا خاک نشین مسکین کو کھانا کھلانا۔
۱۷۔ ان لوگوں میں شامل ہو جو ایمان لائے اور جنہوں نے ایک دوسرے کو صبر (اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر) رحم کی تلقین کی۔
۱۸۔ یہ لوگ ہیں دائیں بازو والے۔
۱۹۔ اور جنہوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کر دیا وہ بائیں بازو والے ہیں۔
۲۰۔ ان پر آگ چھائی ہوئی ہو گی' وہ جھلس کر رہ جائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۱ --- سورۃ الشمس

(تعداد آیات ۱۵)

کیا آدمی جانتا ہے کہ اگر وہ پاکیزہ زندگی گزارے تو وہ کامیاب و کامران ہو گا اور اگر وہ بدکاری میں مبتلا ہو جائے تو تباہ و برباد ہو جائے گا۔ یہی قانون فطرت ہے۔ قوم ثمود پر کیا گزری۔ انہوں نے اپنی سرکشی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو جھٹلا دیا۔ اللہ کے نبی سیدنا صالح علیہ السلام نے ان سے کہا "خبردار' اللہ کی اونٹنی کو (ہاتھ نہ لگانا) اور اس کے پانی پینے (میں مانع نہ ہونا)۔ لیکن انہوں نے آپ کی بات کو جھٹلا دیا اور اپنے تکبر میں اس اونٹنی کو مار دیا۔ اور ان کے اس گناہ کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ان کو پیوند خاک کر دیا۔

سورہ : ۹۱

۱۔ سورج اور اس کی جلوہ سامانیوں (دھوپ) کی قسم۔

۲۔ اور چاند کی قسم جو اس کے پیچھے آتا ہے۔

۳۔ اور دن کی قسم جب کہ وہ سورج کی شعاعوں کو نمایاں کر دیتا ہے۔

۴۔ اور رات کی قسم جب کہ وہ (سورج کو) ڈھانک لیتی ہے۔

۵۔ اور آسمان کی اور اس ذات کی قسم جس نے اسے قائم کیا۔

۶۔ اور زمین کی اور اس ذات کی قسم جس نے اسے بچھایا۔

۷۔ اور نفس انسانی کی اور اس ذات کی قسم جس نے اسے پیوست (ہموار) کیا۔

۸۔ اور اس کی بدی اور اس کی پرہیزگاری اس پر الہام کر دی۔

۹۔ یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا۔

۱۰۔ اور نامراد ہوا وہ جس نے اسے (اپنے نفس کے نیکی پر ابھارنے والے رجحان) کو دبا دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۲... سورۃ الیل

(تعداد آیات ۲۱)

اہل ایمان کو یقین دلایا گیا ہے کہ ان میں سے جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور اس کے عطا کیے ہوئے مال میں سے خیرات دیتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ نوازشیں نازل فرمائے گا۔ ان کے لیے نجات کا راستہ آسان کر دیا جائے گا۔ لیکن جو شخص متقی نہیں ہے اور دولت رکھنے کے باوجود بخل سے کام لیتا ہے اس کا راستہ بہت دشوار گزار ہو گا۔ اس کی دولت اس کے کچھ کام نہ آئے گی اور وہ دوزخ کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ انسان اپنے مال و دولت میں سے جس قدر خیرات کرے گا اسی قدر اس کی نیکیوں میں اضافہ ہو گا۔ اس کو کسی کا احسان اٹھانے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ اس کا ساتھ دے گا۔ اور وہ قناعت پسند بن جائے گا اور اس کو سکون قلب حاصل ہو گا۔

سورہ : ۹۲

۱۔ قسم ہے رات کی جب کہ وہ چھا جائے۔

۲۔ اور دن کی جب کہ وہ روشن ہو۔

۳۔ اور اس ذات کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا۔

۴۔ درحقیقت تم لوگوں کی کوششیں مختلف قسم کی ہیں۔

۵۔ تو جس نے (اللہ کی راہ میں) مال دیا اور (اللہ کی نافرمانی سے) پرہیز کیا۔

۶۔ اور بھلائی کو سچ مانا۔

۷۔ اس کو ہم آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے۔

۸۔ اور جس نے بخل سے کام لیا اور (اپنے اللہ سے) بے نیازی برتی۔

۹۔ اور بھلائی کو جھٹلایا۔

۱۰۔ اس کے لیے ہم سخت (دشوار گزار) راستے کا انتظام کریں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ اور اس کا مال اس کے کس کام آئے گا جب کہ وہ ہلاک ہو جائے۔

۱۲۔ بے شک راستہ بتانا ہمارے ذمہ ہے۔

۱۳۔ اور آخرت اور دنیا' دونوں کے ہم ہی مالک ہیں۔

۹۳... سورۃ الضحٰی

(تعداد آیات ۱۱)

یہ سورہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے ایک انتہائی پریشان کن دور میں نازل ہوئی۔ اور نزول وحی کا سلسلہ رک جانے کی وجہ سے آپ یہ محسوس کرنے لگے تھے کہ یا تو اللہ آپ کو بھول گیا ہے یا پھر آپ سے ناراض ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یقین دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ آپ سے ناراض ہے اور نہ ہی اس نے آپ کو چھوڑا ہے۔ وہ آپ کی ہر حال میں حفاظت فرمائے گا۔ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کا ساتھ نہیں چھوڑا جب آپ یتیم تھے۔ دعوت حق میں آپ کو جن شدید دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے' یہ صرف چند دنوں کی بات ہے اور آئندہ ہر دور پچھلے دور سے بہتر ہو گا۔ لہٰذا آپ صحیح راستے کی رہنمائی جاری رکھیں اور لوگوں کو بتا دیں کہ آخرت بہرحال اس زندگی سے بہتر ہے۔

سورہ : ۹۳

۱۔ صبح کی عظیم الشان ساعتوں کی قسم۔

۲۔ اور رات (کی قسم) جب وہ سکون کے ساتھ طاری ہو جائے۔

۳۔ (اے نبی ﷺ) تمہارے رب نے تم کو ہرگز نہیں چھوڑا اور نہ ہی وہ ناراض ہوا۔

۴۔ اور یقیناً تمہارے لیے بعد کا دور پہلے دور سے بہتر ہو گا۔

۵۔ اور عنقریب تمہارا رب تم کو اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔

۶۔ کیا اس نے تم کو یتیم نہیں پایا اور پھر ٹھکانا فراہم کیا؟

۷۔ اور تمہیں ناواقف راہ پایا اور پھر ہدایت بخشی۔

۸۔ اور تمہیں نادار پایا اور پھر مالدار کر دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۔ لہٰذا یتیم پر سختی مت کرو۔

۱۰۔ اور سائل کو نہ جھڑکو۔

۱۱۔ اور اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرو۔

۹۴......سورۃ الم نشرح

(تعداد آیات ۸)

اللہ تعالیٰ یہاں رسول اللہ ﷺ کو یاد دلاتا ہے کہ اس نے آپ پر علم کے خزانے کھول دیئے ہیں۔ آپ کے راستے کی دشواریوں کو دور کیا۔ اور آپ کے نام کو محترم بنا دیا۔ آپ کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ ہر دشوار گزار دور کے بعد کامیابی بھی یقینی ہے۔ لہٰذا آپ تبلیغ دین میں سخت محنت سے کام لیں۔ اپنے کام کو جاری رکھیں۔ اپنے رب کی طرف ہی راغب رہیں۔

سورہ : ۹۴

۱۔ کیا ہم نے (اے نبی ﷺ) تمہارا سینہ تمہارے لیے کھول نہیں دیا۔

۲۔ اور تم پر سے وہ بھاری بوجھ نہیں اتار دیا جو تمہاری کمر توڑے ڈال رہا تھا۔

۳۔ اور تمہیں امید بندھائی۔

۴۔ اور تمہارے ذکر کا آوازہ بلند کر دیا۔

۵۔ بس حقیقت یہ ہے کہ تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔

۶۔ بے شک تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔

۷۔ لہٰذا جب تم فارغ ہو تو عبادت کی مشقت میں لگ جاؤ۔

۸۔ اور اپنے رب ہی کی طرف راغب ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۵... سورة التین

(تعداد آیات ۸)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا ہے۔ اس کو نیک فطرت سے نوازا لیکن انسان کے گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے سب سے نچلی سطح پر پہنچا دیا۔ یہ ہے انسان کی فطرت۔ لیکن اگر انسان' اللہ پر ایمان لاتا ہے اور نیک اعمال پر کاربند رہتا ہے تو یقیناً وہ انعام کا مستحق ہوگا یعنی آخرت میں انعام پائے گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ سب سے بہتر منصف ہے۔

سورہ : ۹۵

۱۔ قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔
۲۔ اور طور سینا کی۔
۳۔ اور اس پر امن شہر (مکہ) کی۔
۴۔ ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا۔
۵۔ پھر اسے الٹا پھیر کر ہم نے سب نیچوں سے نیچ کر دیا۔
۶۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔ ان کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔
۷۔ پس (اے نبی ﷺ) اس کے بعد کون جزا اور سزا کے معاملے میں تم کو جھٹلا سکتا ہے؟
۸۔ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟

۹۶... سورة العلق

(تعداد آیات ۱۹)

اس سورہ کی پہلی پانچ آیات سب سے پہلی وحی پر مشتمل ہیں جو آپ پر غار حرا میں نازل ہوئیں۔ اور یہ آپ کے منصب نبوت پر فائز ہونے کا اعلان تھا۔ اسی لیے یہ آیات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت ہی اہمیت کی حامل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ آپ ﷺ نبوت کا بار اٹھانے کی تیاری شروع کر دیں۔ یہاں قلم کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے جس کی مدد سے انسان وہ باتیں سیکھتا ہے' جو وہ نہیں جانتا۔ وہ بغاوت پر آمادہ ہو جاتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ اسی لیے وہ اپنے رب کی نافرمانی پر اُتر آتا ہے۔ انسان یہ بھول جاتا ہے کہ صرف اللہ ہی ہر بات جانتا ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ان کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹے گا اور اس وقت کوئی ان کا مددگار نہ ہو گا۔ لہٰذا اللہ کی قربت حاصل کرنے کی کوشش میں ہی انسان کی نجات ہے۔

سورہ : ۹۶

۱۔ پڑھو (اے نبی ﷺ) اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔
۲۔ جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔
۳۔ پڑھو' اور تمہارا رب بڑا کریم ہے۔
۴۔ جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا۔
۵۔ انسان کو وہ علم دیا جسے وہ جانتا نہ تھا۔
۶۔ ہرگز نہیں (کرنا چاہیے جو) وہ سرکشی کرتا ہے۔
۷۔ اس بنا پر کہ وہ اپنے آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے۔
۸۔ حالانکہ پلٹنا یقیناً تیرے رب ہی کی طرف ہے۔

۹۷... سورۃ القدر

(تعداد آیات ۵)

یہ سورہ مختصر ترین سورتوں میں سے ایک ہے اور اپنے مقفی طرز بیان کی وجہ سے بہت ہی اثر آفرین آیات پر مشتمل ہے۔ یہاں شب قدر کی عظمت و شرف کو واضح کیا گیا ہے۔ اسی رات میں قرآن مجید کا نزول ہوا۔ اور جس رات کو قرآن کے نزول کا فیصلہ صادر کیا گیا وہ ایسی خیر و برکت والی رات تھی کہ دنیا کی تاریخ میں ہزار مہینوں میں بھی وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کام نہیں کیا گیا جو انسانی فلاح کے لیے اس ایک رات میں کر دیا گیا۔ اس رات فرشتے اپنے رب کے احکامات لے کر اترتے ہیں اور یہ رات سلامتی کی رات ہے تاآنکہ صبح ہو جائے۔

سورہ : ۹۷

۱۔ ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا ہے۔

۲۔ اور تم کیا جانو کہ شب قدر کیا ہے؟

۳۔ شب قدر ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔

۴۔ فرشتے اور روح اس (شب) میں اپنے رب کے اذن سے ہر حکم لے کر اترتے ہیں۔

۵۔ وہ رات سراسر سلامتی ہے طلوع فجر تک۔

۹۸... سورۃ البیّنۃ

(تعداد آیات ۸)

اس سورہ میں اہل ایمان پر "اہل کتاب" یعنی یہود و نصاریٰ کے غلط رویے کو واضح کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہود و نصاریٰ کے صحیفوں میں ایک اور پیغمبر کے مبعوث کیے جانے کا واضح ثبوت موجود ہے پھر بھی یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی رسالت کو جھٹلاتے ہیں۔ یہ رسالت مشرکوں کے لیے اصلاح کے دروازے کھولتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ جو ہدایت اللہ کی طرف سے لے کر آئے ہیں وہ کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ وہی ہدایت ہے جو پہلے رسولوں پر نازل کی گئی تھی۔ یہ (کتاب) نوع انسانی کی فلاح و بہبود کے لیے قانون اور ضابطے بتاتی ہے۔ اور نیکی اور بدی میں تمیز کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔ یہ بڑی بدنصیبی کی بات ہے کہ اہل کتاب اور مشرکین دونوں ہی نے اس دین کو رد کر دیا جو محمد ﷺ اللہ کے اذن سے لے کر آئے ہیں۔ اس گناہ کی پاداش میں انہیں سخت عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ کیونکہ یہ لوگ بدترین مخلوق میں سے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ : ۹۸

۶۔ اہل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ہے، وہ یقیناً جہنم کی آگ میں جائیں گے اور ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ یہ لوگ بدترین خلائق ہیں۔

۷۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ یقیناً بہترین خلائق ہیں۔

۸۔ ان کی جزا ان کے رب کے ہاں دائمی قیام کی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔

۹۹ ... سورۃ الزلزال

(تعداد آیات ۸)

اس سورہ میں یوم حساب کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ قیامت کے دن یہ زمین پوری شدت سے ہلا دی جائے گی اور ہر چیز الٹ پلٹ دی جائے گی۔ ہر شخص کو اس کی نیکیوں اور گناہوں کا اعمال نامہ بتا دیا جائے گا۔ متقی لوگ اور گناہ گار دونوں ہی اس اعمال نامے کو دیکھیں گے۔ وہ اپنی نیکیوں کی جزا پائیں گے اور گناہوں کی سزا۔ اس جزا اور سزا کا فیصلہ اپنے وقت پر ہو گا۔

سورہ : ۹۹

۱۔ جب زمین اپنی پوری شدت کے ساتھ ہلا ڈالی جائے گی۔

۲۔ اور زمین اپنے اندر کے سارے بوجھ نکال کر باہر ڈال دے گی۔

۳۔ اور انسان پکار اٹھے گا یہ اس کو کیا ہو رہا ہے۔

۴۔ اس روز وہ اپنے (یعنی اپنی سطح پر گزرے ہوئے) حالات بیان کرے گی (تب انسان کو حقیقت کا پتہ چلے گا۔)

۵۔ کیونکہ تیرے رب نے اسے (ایسا کرنے کا) حکم دیا تھا۔

۶۔ اس روز لوگ متفرق حالات میں پلٹیں گے تا کہ ان کے اعمال ان کو دکھائے جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۔ پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا۔
۸۔ اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔

۱۰۰۔۔۔ سورۃ العٰدیٰت

(تعداد آیات ۱۱)

اس سورہ میں زور بیان اور عجلت کے ساتھ انسان کی بدنصیبی پر اظہار افسوس کیا گیا ہے کیونکہ انسان اپنے رب کی نوازشوں کے باوجود سخت ناشکرا واقع ہوا ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ نہ اس کی دنیاوی شان و شوکت اور نہ مال و دولت اس کے کچھ کام آئیں گے۔ روز قیامت جب اسے قبر سے اٹھایا جائے گا اور رب العالمین کے حضور پیش کیا جائے گا تب اُسے حقیقت کا پتا چلے گا۔

سورہ : ۱۰۰

۶۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔
۷۔ اور وہ خود اس (اپنے اعمال) پر گواہ ہے۔
۸۔ اور وہ مال و دولت کی محبت میں بری طرح مبتلا ہے۔
۹۔ تو کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا جب قبروں میں جو کچھ (مدفون) ہے اسے نکال لیا جائے گا۔
۱۰۔ اور سینوں میں جو کچھ (مخفی) ہے اسے برآمد کر کے اس کی جانچ پڑتال کی جائے گی۔
۱۱۔ یقیناً ان کا رب اس روز ان سے خوب باخبر ہو گا۔

۱۰۱۔۔۔ سورۃ القارعۃ

(تعداد آیات ۱۱)

یہاں روز قیامت کا نقشہ اس انداز میں کھینچا گیا ہے کہ سننے اور پڑھنے والوں کے دل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوف سے لرز جاتے ہیں۔ اس دن مرد اور عورتیں پروانوں کے جھڑے ہوئے پروں کی طرح بکھر جائیں گے۔ ان کے اعمال کو انصاف کے ترازو میں تولا جائے گا۔ جس شخص کے نیک اعمال اس کے برے اعمال سے زیادہ وزنی ہوں گے اس کو جنت کی خوشیاں عطا کی جائیں گی۔ اور جس شخص کے گناہ اس کے نیک اعمال سے زیادہ وزنی ہوں گے اس کو دوزخ کے گڑھے میں پھینک دیا جائے گا۔

سورہ : ۱۰۱

۱۔ عظیم حادثہ (یعنی بلند چیخ و پکار اور فریاد کا دن)۔
۲۔ کیا ہے وہ عظیم حادثہ۔
۳۔ تم کیا جانوں کہ وہ عظیم حادثہ کیا ہے۔
۴۔ وہ دن جب لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح۔
۵۔ اور پہاڑ رنگ برنگ کے دھنکے ہوئے اون کی طرح ہوں گے۔
۶۔ پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے۔
۷۔ وہ دل پسند عیش میں ہو گا۔
۸۔ اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے۔
۹۔ اس کی جائے قرار (بھڑکتی ہوئی آگ کی) گہری کھائی ہو گی۔

۱۰۲...سورۃ التکاثر

(تعداد آیات ۸)

دنیا کی خوشیوں، مسرتوں اور آسائشوں کی ہوس میں لوگ اللہ تعالیٰ کی عائد کردہ ذمہ داریوں کو بھول جاتے ہیں اور اسی غفلت میں قبر میں پہنچ جاتے ہیں ان کو اپنے فرائض کا احساس اس وقت ہو گا جب آخرت میں دوبارہ زندہ ہو کر انہیں اپنے مالک حقیقی کو حساب دینا ہو گا۔ اس وقت ان کو دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ نظر آئے گی۔ تب ان کی توبہ کس کام آئے گی۔ اس دن عمل کا وقت ختم ہو چکا ہو گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ : ۱۰۲

۷۔ تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا حاصل کرنے کی دھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے۔ (دنیاوی آسائش کے حصول کے لیے تمہاری آپسی رقابتیں تم کو سیدھے راستے سے بھٹکا نہ دیں۔)

۸۔ پھر ضرور اُس (قیامت کے) روز تم سے اِن نعمتوں کے بارے میں جواب طلبی کی جائے گی۔

۱۰۳...سورۃ العصر

(تعداد آیات ۳)

کئی زمانوں سے یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جب بھی انسان فلاح کی راہ سے بھٹک گیا تو وہ خسارے میں ہی رہا۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور اپنے ساتھیوں کو بھی نیکی کی تلقین کرتے رہے وہی فلاح پاتے رہے۔

سورہ : ۱۰۳

۱۔ زمانے کی قسم۔

۲۔ انسان دراصل خسارے میں ہے۔

۳۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے۔ اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔

۱۰۴...سورۃ الھمزۃ

(تعداد آیات ۹)

اس سورہ میں الزام لگانے والوں' غیبت کرنے والوں اور اپنی دولت پر فخر کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والوں کو انتباہ دیا گیا ہے۔ ان کا افسوسناک خاتمہ یقینی ہے اللہ تعالیٰ کا قہران کو برباد کر دے گا اور دوزخ کی آگ انہیں نگل جائے گی۔

سورہ : ۱۰۴

۱۔ تباہی ہے ہر اس شخص کے لیے جو (سامنے) لوگوں پر طعن اور پیٹھ پیچھے برائیاں کرنے کا خوگر ہے۔

۲۔ (اور اس کے لیے) جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا۔

۳۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اس کے پاس رہے گا۔

۴۔ ہرگز نہیں' وہ شخص تو چکنا چور کر دینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا۔

۵۔ تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ چکنا چور کر دینے والی جگہ۔

۶۔ (یہ جگہ ہے) اللہ کی آگ' خوب بھڑکائی ہوئی۔

۷۔ جو (گناہ گاروں کے) دلوں تک پہنچے گی۔

۸۔ وہ (آگ) ان پر ڈھانک کر بند کر دی جائے گی۔

۹۔ (اس حالت میں کہ وہ) اونچے اونچے ستونوں میں (گھرے ہوئے ہوں گے)۔

۱۰۵۔۔۔سورۃ الفیل

(تعداد آیات ۵)

یہاں پر کعبہ پر حبش کے بادشاہ ابرہہ کی زبردست فوج کے حملے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس فوج میں ایک بہت ہی طاقتور ہاتھی شامل تھا جو کہ ناقابل شکست سمجھا جاتا تھا لیکن اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس طرح بدترین حملے کو بھی ناکام بنایا جائے۔ ابرہہ کا مقصد خانہ کعبہ کو ڈھا دینا تھا تاکہ اس معبد کو مرکزی مقام مل سکے جو اس نے تعمیر کروایا تھا۔ اس وقت اہل مکہ ساٹھ ہزار افراد پر مشتمل اس فوج کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے اس لیے لاچار و بے بس ہو گئے۔ تب اللہ کے گھر کو بچانے کے لیے فوج در فوج پرندے دشمن کی فوج کے سروں پر پہنچ گئے۔ یہ پرندے اپنی چونچوں میں کنکریاں لیے ہوئے تھے اور انہوں نے دشمن پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پتھروں کی بارش کردی۔ اس کے بعد دشمن کی فوج میں چیچک کی وبا پھیل گئی جس نے نہ صرف ابرہہ کی فوج میں تباہی مچادی بلکہ خود بادشاہ بھی اس مرض میں مبتلا ہوا۔ اور بادشاہ سمیت پوری فوج موت کا شکار ہو گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کی حفاظت فرمائی۔

سورہ : ۱۰۵

۱۔ تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔

۲۔ کیا اس نے ان (دشمنوں) کی تدبیر کو اکارت نہیں کر دیا۔

۳۔ اور ان پر پرندوں کے جھنڈ بھیج دیئے۔

۴۔ جو ان پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر پھینک رہے تھے۔

۵۔ پھر ان کا یہ حال کر دیا جیسے جانوروں کا کھایا ہوا بھوسا۔

۱۰۶... سورۃ قریش

(تعداد آیات ۴)

اس سورہ میں قبیلہ قریش کا ذکر کیا گیا ہے' جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف بہتان تراشیوں کی بدترین مہم شروع کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ اہل قریش سے سوال کرتا ہے کہ دشواریوں اور سہولتوں میں' گرمی اور سردی کے موسم میں سفر کے دوران کون ان کی مدد کرتا ہے اور ان کی حفاظت کرتا ہے۔ ان کی حفاظت کرنے والا خانہ کعبہ کا وہی رب ہے جو ان کو رزق مہیا فرماتا ہے اور ان کے تجارتی قافلوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ پھر بھی وہ اپنے رب سے ناشکرا پن کرتے ہیں اور اس کی عبادت و اطاعت سے انکار کرتے ہیں۔

سورہ : ۱۰۶

۱۔ چونکہ قریش مانوس (و متحد) ہوئے۔

۲۔ (یعنی) جاڑے اور گرمی کے سفروں سے مانوس ہوئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ لہٰذا ان کو چاہیے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں۔
۴۔ جس نے انہیں بھوک سے بچا کر کھانے کو دیا اور خوف سے بچا کر امن عطا کیا۔

۱۰۷۔۔۔سورۃ الماعون (خیرات)

(تعداد آیات ۷)

ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ یتیموں کو نہ ستائیں اور ان کو دھکے مار کر نہ نکالیں۔ اور مساکین کو کھانا کھلانے پر لوگوں کو اکسائیں اور ان کی ہمت افزائی کریں۔ اور عبادت سے غفلت نہ برتیں اور پورے خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں یہ عبادت نمائش کے لیے نہیں ہونی چاہیے۔ اپنے پڑوسیوں کی ضروریات پوری کریں اور ان کا خیال رکھیں۔

سورہ : ۱۰۷

۱۔ تم نے دیکھا اس شخص کو جو آخرت کی جزا اور سزا کو جھٹلاتا ہے (وہ کون ہے)۔
۲۔ وہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔
۳۔ اور مسکین کا کھانا دینے پر نہیں اکساتا۔
۴۔ پھر تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لیے۔
۵۔ جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں۔
۶۔ جو ریاکاری کرتے ہیں۔
۷۔ اور معمولی ضرورت کی چیزیں (حاجت مند) لوگوں کو دینے سے گریز کرتے ہیں۔

۱۰۸۔۔۔سورۃ الکوثر (فراوانی)

(تعداد آیات ۳)

یہاں پر نعمتوں' نیکیوں اور بھلائی کے اس چشمے کا ذکر فرمایا گیا ہے جس سے اہل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایمان اپنی روحانی پیاس بجھائیں گے۔ محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ یقین دلاتا ہے کہ ان کی جدوجہد کا پھل جلد ہی انہیں ملنے والا ہے اور جو لوگ آپ سے نفرت کرتے ہیں ان کے لیے مستقبل میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

سورہ : ۱۰۸

۱۔ اے نبی ﷺ ہم نے تمہیں کوثر عطا کر دیا (یعنی نعمتوں اور نیکیوں کی فراوانی کا چشمہ عطا کر دیا۔

۲۔ پس تم اپنے رب ہی کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

۳۔ تمہارا دشمن ہی (اپنی) جڑ سے کٹ گیا ہے۔

۱۰۹۔۔۔ سورۃ الکٰفِرون

(تعداد آیات ۶)

اس سورہ میں رسول اللہ ﷺ کو بتایا گیا ہے کہ آپ (یا تمام مسلمان) دوسرے مذاہب کے پیروؤں کے ساتھ کس طرح کا رویہ اپنائیں۔ یہ اسلام کی رواداری غیر مسلموں کے ساتھ نرمی اور اپنے مذاہب کے طرز پر عبادتوں کی آزادی کا کھلا ثبوت ہے۔ اس میں واضح کر دیا گیا ہے کافر اپنے مذہب پر کاربند رہنے کے لیے آزاد ہیں اور اہل ایمان اپنے دین پر۔ اس نکتے پر یہاں کوئی الجھن نہیں ہونی چاہیے۔ جیسا کہ سید قطب نے کہا ہے۔ "مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک طرز عبادت دوسرے سے اور ایک عقیدے اور تصور دین کو دوسرے سے ممیز کرنے کے لیے یہ سورہ اس فیصلہ کن اور پرزور انداز میں نازل فرمایا گیا ہے۔"

سورہ : ۱۰۹

۱۔ کہہ دو کہ اے کافرو۔

۲۔ میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت کرتے ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں۔

۴۔ اور نہ میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن کی عبادت تم نے کی ہے۔

۵۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں۔

۶۔ تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین۔

۱۱۰... سورۃ النصر

(تعداد آیات ۳)

اس سورہ میں رسول اللہ ﷺ کو بشارت دی گئی ہے کہ مکہ کے بت پرستوں پر اسلام کی فتح کا وقت قریب آگیا ہے۔ اور یہ فتح لوگوں کو کثیر تعداد میں صحیح دین کو قبول کرنے پر آمادہ کرے گی۔ رسول اللہ سے کہا گیا ہے کہ اپنے رب کی حمد و ثنا کریں اور مغفرت کی دعا مانگیں۔

سورہ : ۱۱۰

۱۔ جب اللہ کی مدد آجائے اور فتح نصیب ہو جائے۔

۲۔ اور (اے نبی ﷺ) تم دیکھ لو کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔

۳۔ تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو اور اس سے مغفرت کی دعا مانگو بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

۱۱۱... سورۃ اللھب

(تعداد آیات ۵)

اس سورہ کی آیات میں رسول اللہ ﷺ کے چچا ابو لہب کی مذمت کی گئی ہے۔ ابو لہب اور اس کی بیوی اروی' رسول اللہ ﷺ اور اسلام کے بدترین دشمن تھے اس شخص کو فطرت بد کی وجہ سے قرآن حکیم میں "شعلوں کا باپ" کہا گیا ہے اس نے اور اس کی بیوی نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف ان تھک مہم جاری رکھی۔ ان دونوں نے آپ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پریشان بھی کیا اور آپ کی توہین بھی کی۔ ایمان لانے والوں پر ان لوگوں نے ظلم و زیادتی بھی کی اور ان کو قتل بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو یقین دلاتا ہے کہ نہ اس کے قبیلے کی سرداری اور نہ ہی اس کی دولت اس کو دوزخ کی آگ سے بچا سکیں گے۔ اور نہ ہی اس کی بیوی اپنی گردن پر تنگ ہوتی ہوئی رسی سے بچ سکے گی۔

سورہ : ۱۱۱

۱۔ ٹوٹ گئے ابو لہب کے ہاتھ اور نامراد ہو گیا وہ۔

۲۔ اس کا مال اور جو کچھ اس نے کمایا وہ اس کے کسی کام نہ آیا۔

۳۔ ضرور وہ شعلہ زن آگ میں ڈالا جائے گا۔

۴۔ اور اس کے ساتھ) اس کی بیوی بھی لگائی بجھائی کرنے والی (لکڑی کی طرح جل جائے گی۔)

۵۔ اس کی گردن میں مونجھ کی رسی ہو گی۔

۱۱۲۔۔۔ سورۃ الاخلاص

(تعداد آیات ۴)

یہ آیات کثرت سے نماز میں پڑھی جاتی ہیں۔ یہ آیات اس بات پر زور دیتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ یکتا و تنہا ہے۔ ان میں مختصر فقروں میں شاندار اور متاثر کن طریقے سے اللہ تعالیٰ کی بے مثال قدرت کا ذکر کیا گیا ہے۔ بہت ہی پر زور انداز میں کہا گیا ہے کہ اللہ یکتا ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی والد۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے اس سورہ کو "ایک تہائی قرآن" قرار دیا ہے۔

سورہ : ۱۱۲

۱۔ کہو، وہ اللہ ہے یکتا۔

۲۔ اللہ سب سے بے نیاز ہے اور سب اس کے محتاج ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد۔

۴۔ اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے۔

۱۱۳۔۔۔سورۃ الفلق (طلوع صبح)

(تعداد آیات ۵)

یہ ایک دعا ہے رب العالمین سے کہ وہ ایمان والوں کو بدکار لوگوں کی شرارتوں سے محفوظ رکھے، چاہے وہ ظاہر ہوں یا خفیہ۔ لوگوں کے علم میں ہوں یا لاعلمی میں اور جادو کی پھونکیں مارنے والوں (یا والیوں) سے بچانے کی دعا ہے۔ اور حاسدوں کے حسد سے بچاؤ کے لیے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر رات سونے سے پہلے اس سورہ کی تلاوت فرماتے تھے اور ان آیات کو بہت ہی سکون بخش پاتے تھے۔

سورہ : ۱۱۳

۱۔ کہو، میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کی۔

۲۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کیا ہے۔

۳۔ اور رات کی تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے۔

۴۔ اور گرہوں میں پھونکیں مارنے والوں (یا والیوں) کے شر سے۔

۵۔ اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

۱۱۴۔۔۔سورۃ الناس

(تعداد آیات ۶)

قرآن حکیم کی روایتی ترتیب میں یہ آخری سورہ ہے۔ اس میں مسلمانوں سے فرمایا گیا ہے کہ اللہ پر بھروسہ رکھیں اور وسوسے ڈالنے والوں کی شرارت سے اللہ کی پناہ مانگیں۔ یہ لوگ انسان کے دل میں (کفر) کا زہر بھر دیتے ہیں۔ ایک روایت کے مطابق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا "شیطان انسان کے دل کا محاصرہ کرلیتا ہے لیکن جب انسان، اللہ کو یاد کرتا ہے تو شیطان ناکام ہو جاتا ہے اور جب انسان، اللہ کو بھول جاتا ہے تو شیطان اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

سورہ : ۱۱۴

۱۔ کہو، میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب کی۔
۲۔ انسانوں کے بادشاہ کی۔
۳۔ انسانوں کے حقیقی معبود کی۔
۴۔ اس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا ہے۔
۵۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔
۶۔ خواہ وہ جنوں میں ہوں یا انسانوں میں سے۔

OOO

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

واقعات انبیاء کرام

سیدنا آدم علیہ السلام سے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک

سیدنا محمد ﷺ سے پہلے جو پیغمبر گزرے ہیں ان کے واقعات قرآن حکیم میں بیان کیے گئے ہیں جو کہ اس کتاب کے تقریباً ایک چوتھائی حصہ پر مشتمل ہیں۔ جملہ ۲۸ واقعات بیان کیے گئے ہیں جن میں سے چودہ کا سرسری حوالہ دیا گیا ہے۔ یہ ۲۸ واقعات بھی بہت زیادہ تفصیلی نہیں ہیں۔ سیدنا محمد ﷺ سے منسوب ایک روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے کم و بیش ۱۲۴۰۰۰ پیغمبر دنیا کے مختلف علاقوں میں مبعوث فرمائے۔ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں کہ :

"اے نبی (ﷺ) تم سے پہلے ہم بہت سے رسول بھیج چکے ہیں جن میں سے بعض کے حالات ہم نے تم کو بتائے اور بعض کے نہیں بتائے۔" (۷۸ : ۴۰)

قرآن کریم کی ایک اور آیت میں اس بارے میں ذکر ہے کہ زمین کا ایسا کوئی حصہ نہیں ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے پیغمبر نہ بھیجے ہوں۔ ان پیغمبروں نے عوام کو ان کی اپنی زبان میں پیغام حق پہنچایا۔ ان پیغمبروں کے واقعات قرآن کریم کا ایک حصہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

"اور اے نبی! (ﷺ) یہ پیغمبروں کے قصے جو ہم تمہیں سناتے ہیں یہ وہ چیزیں ہیں جن کے ذریعہ ہم تمہارے دل کو مضبوط کرتے ہیں۔ ان کے اندر تم کو حقیقت کا علم ملا اور ایمان لانے والوں کو نصیحت اور بیداری نصیب ہوئی۔ رہے وہ لوگ جو ایمان نہیں لائے تو ان سے کہہ دو کہ تم اپنے طریقہ پر کام کرتے رہو اور ہم اپنے طریقے پر کام کیے جاتے ہیں' انجام کا تم بھی انتظار کرو اور ہم بھی منتظر ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ چھپا ہوا ہے سب اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اور سارا معاملہ اسی کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ پس اے نبی! (ﷺ) تو اس کی بندگی کر اور اسی پر بھروسہ رکھ۔ جو کچھ تم کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے ہو تیرا رب اس سے بے خبر نہیں ہے۔" (۱۱ : ۱۲۰-۱۲۳)

سیدنا آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پہلے پیغمبر تھے۔ سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق، جنت میں سیدنا آدم علیہ السلام اور سیدہ حوا کی زندگی، شیطان کے بہکاوے میں آکر غلطی کرنا اور اللہ تعالیٰ کا عتاب ہونا، اللہ تعالیٰ کا معاف فرمانا اور دوبارہ زندگی کی بحالی کے لیے زمین پر بھیجا جانا اور آخر میں سیدنا آدم علیہ السلام کو زمین پر اللہ تعالیٰ کا نائب بنایا جانا قرآن میں کئی جگہوں پر بیان کیا گیا ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ سیدنا آدم علیہ السلام کو جنت سے بھیجنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں نہ صرف معاف کیا بلکہ زمین پر اپنا نائب بھی مقرر فرمایا۔ چنانچہ یہ بات واضح ہے کہ اسلام اس عیسائی نظریہ کو رد کرتا ہے جس کے مطابق انسانی زندگی کی ابتداء ہی گناہ سے ہوتی ہے اور اس گناہ کے کفارہ کے لیے ہی نوع انسانی میں سے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا گیا۔ اسلامی عقیدے کے اعتبار سے انسانی زندگی کی ابتداء گناہ آلود نہیں ہے اور نہ ہی اسے کسی نجات دہندہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلامی تعلیمات اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ انسان کو دنیا اور بعد آخرت جنت میں بھی خوشی اور کامرانی میسر ہوگی اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستہ پر چلیں اور گمراہی کے راستے سے پرہیز کریں۔ سیدنا آدم علیہ السلام کے واقعہ سے منسلک ان کے دو لڑکوں ہابیل اور قابیل کے قتل کے تعلق سے بہت ہی واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ اسلامی نقطۂ نظر سے کسی بھی انسان کا بلا وجہ قتل ناقابل معافی گناہ ہے اور ایک معصوم و بے گناہ کا قتل تمام انسانیت کے قتل کے مساوی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی تبلیغ کے لیے سیدنا نوح علیہ السلام کی جد و جہد کا ذکر قرآن میں کئی سورتوں میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ واضح اخلاقی اصول ہے کہ جو بھی اللہ تعالیٰ کی عظمت سے انکار کرے گا وہ تباہ ہو جائے گا اور انہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت اور امان میں رکھے۔

قرآن کریم میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو سیدنا محمد ﷺ کے روحانی جد امجد کہا گیا ہے۔ اسی لیے قرآن کریم میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو خصوصی جگہ حاصل ہے اور ان کے ماننے والوں کے دلوں میں بھی ان کی عظمت و عقیدت ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام خانہ کعبہ کے معمار اور جھوٹے خداؤں کی مورتیوں کو توڑنے والے پہلے انسان ہیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی اللہ تعالیٰ سے محبت و عقیدت کی دلیل سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی ہے۔ ان کی اس عقیدت اور جذبہ زہد و ریاضت نے آنے والی نسلوں کے جذبہ ایمان کو متحرک رکھا ہوا ہے اور آج بھی لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جانور کی قربانی دے کر عیدالاضحیٰ مناتے ہیں۔

سیدنا لوط' سیدنا ہود' سیدنا صالح و سیدنا شعیب علیہم السلام کے واقعات یہ ثابت کرتے ہیں کہ حق کو باطل پر' خیر کو شر پر اور صحیح برتاؤ کو غلط برتاؤ پر فوقیت حاصل رہی ہے۔

قرآن میں ایک مکمل سورہ سیدنا یوسف علیہ السلام کے واقعات کے لیے وقف ہے۔ جس میں درج ہے کہ انسان کو اپنی معصومیت ثابت کرنے کے لیے جو مصائب جھیلنے پڑتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی مدد سے انسان صبر سے برداشت کر لیتا ہے۔ سورہ یوسف میں اس کا تفصیلی بیان ہے جس میں صلہ رحمی اور اخوت کی فضیلت کو واضح کیا گیا ہے۔

تمام پیغمبروں میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے واقعات کا ذکر قرآن حکیم میں سب سے زیادہ بیان فرمایا گیا ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کے ساتھ مقابلے کا حوالہ کئی سورتوں میں درج ہے۔ آپ علیہ السلام کی زندگی کے ایسے واقعات بیان فرمائے گئے ہیں جو آپ علیہ السلام کی اسلامی تحریک اور تبلیغ پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اس راستہ میں دشمنوں نے کافی پریشانیاں اور دشواریاں پیدا کیں۔ یہی نہیں بلکہ ان کے اپنے پیروؤں نے بھی خود بے وفائی کی۔ ان کی زندگی کے واقعات سے کئی سبق سیکھے جا سکتے ہیں۔ خاص کر (۱) باطل کبھی حق پر فتح نہیں پا سکتا۔ (۲) ظلم ہمیشہ کے لیے غالب نہیں رہتا۔ (۳) ہر کسی کو فنا ہونا ہے، چاہے وہ کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو۔ (۴) فتح اور کامرانی اسی کو ملتی ہے جس پر اللہ تعالیٰ مہربان ہو۔ (۵) اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر قدرت والا کوئی نہیں۔

قرآن حکیم میں سیدنا داؤد علیہ السلام کے عروج کی بہت واضح تصویر کشی کی گئی ہے۔ خاص کر طالوت اور جالوت کی لڑائی اور جالوت کا سیدنا داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں مارا جانا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے واقعات زندگی سے ایک بات واضح ہو جاتی ہے کہ انصاف ایمان کا جزو ہے، اور اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور ناانصافی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

قرآن میں بیان ہے کہ سیدنا داؤد علیہ السلام کے فرزند سیدنا سلیمان علیہ السلام ایک دانشمند بادشاہ تھے انہوں نے سبا کی طاقتور ملکہ کو ماتحت کرنے کی کوشش کی اور ساتھ ہی اسے اللہ کے نیک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راستے کی طرف دعوت دی۔ اسی طرح سیدنا زکریا علیہ السلام اور ان کے فرزند حضرت یحییٰ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے بے پایاں محبت و عقیدت اس بات کی مظہر ہے کہ ایمان ایک ایسی قوت ہے جو پہاڑوں کو بھی تسخیر کر لیتی ہے۔ سیدنا ایوب علیہ السلام کی زندگی صبر و اطاعت کا مجسم نمونہ ہے۔ صبر جو کہ ایمان کا ضروری جز ہے۔ عجلت اور بے صبری پاکیزہ راستہ نہیں ہے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی دینی تحریک کے متعلق بھی قرآن حکیم میں کئی حوالے ملتے ہیں۔ قرآن کریم میں سیدنا عیسیٰ کی زندگی کے واقعات انجیل کے قصوں سے مختلف ہیں۔ اگرچہ کہ دونوں میں بڑی حد تک حالات زندگی ملتے جلتے ہیں۔ قرآن اس بات کی تردید کرتا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے تھے اور کفارہ کے طور پر اُن کو صلیب پر چڑھایا گیا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی طرح سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات لا شریک ہے اور اس کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک کرنا ناقابل معافی گناہ ہے۔ قرآن حکیم میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام خود اس بات کی تردید کرتے ہیں اور غلط راستہ اختیار کرنے پر اپنے پیروؤں کو متنبہ کرتے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے مکمل حالات ایک ہی سورہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ باقی تمام انبیائے کرام کی زندگی کے واقعات مختلف سورتوں میں منتشر قصوں کی صورت میں ملتے ہیں۔ قرآنی طرز پیش کش سے انحراف کئے بغیر میں نے ان تمام قصوں کو مربوط انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ ہر پیغمبر کے سوانحی حالات یکجا ہو جائیں۔

مختلف عقیدوں اور مذاہب کے ماننے والوں کو ایک سوال ہمیشہ پریشان کرتا رہا ہے کہ قرآن کریم میں ان کے پیغمبروں کے بارے میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ اس کا جواب بہت ہی واضح ہے کہ قرآن کے مخاطب عرب ہیں اور قرآن میں ان ہی پیغمبروں کی زندگی سے مثالیں پیش کی گئی ہیں جن سے عرب واقف تھے۔ عربوں نے ہندوستان، چین، جنوب مشرقی ایشیاء، افریقہ اور دوسرے دور دراز مقامات کے بارے میں کبھی کچھ سنا ہی نہ تھا۔ دوسرے علاقہ کے پیغمبروں کے بارے میں بتانا کچھ زیادہ سود مند نہیں ہوتا۔ پھر بھی ان پر یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ ایسی کوئی زمین یا زمین کا خطہ نہیں جہاں پر اللہ تعالیٰ نے پیغمبر نہ بھیجے ہوں۔ یہ پیغمبر لوگوں کو ان کی اپنی زبان میں پیغام الٰہی پہنچاتے رہے ہیں۔ اس لیے قرآن میں بیان ہے کہ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کچھ نبیوں کے بارے میں ہم نے تمہیں بتایا اور کچھ کے بارے میں نہیں۔"

(۷۸ : ۴۰)

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرآن دوسرے علاقوں اور قوموں کے پیغمبروں کے وجود کو تسلیم کرتا ہے گو کہ ان کا ذکر قصص القرآن میں نہیں ملتا۔ اگر ان سبھی کے واقعات کو قرآن میں بیان کیا جاتا تو قرآن تاریخ عالم کی ایک کتاب بن جاتا نہ کہ ایک آسمانی صحیفہ جو مادی اعتبار سے سود مند اور روحانی اعتبار سے بلند مراتب عطا کرنے والی ہدایات پر مشتمل ہے۔ درج ذیل خاکہ میں پیغمبروں کے نام جو انجیل میں دیئے گئے ہیں ان کے مماثل قرآن میں جو نام ہیں پیش ہیں۔

آدم	سیدنا آدم علیہ السلام
نواح	سیدنا نوح علیہ السلام
ہود	سیدنا ہود علیہ السلام
صالح	سیدنا صالح علیہ السلام
ابراہم	سیدنا ابراہیم علیہ السلام
لوٹ	سیدنا لوط علیہ السلام
شعیب	سیدنا شعیب علیہ السلام
جیکب	سیدنا یعقوب علیہ السلام
جوزف	سیدنا یوسف علیہ السلام
موسس	سیدنا موسیٰ علیہ السلام
جوناح	سیدنا یونس علیہ السلام
جوب	سیدنا ایوب علیہ السلام
ڈیوڈ	سیدنا داؤد علیہ السلام
سالومن	سیدنا سلیمان علیہ السلام
زکریاہ	سیدنا زکریا علیہ السلام
جان	سیدنا یحیٰی علیہ السلام
جیسس	سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا آدم علیہ السلام کا قصہ

انسان کی تخلیق کا ذکر قرآن حکیم میں کئی جگہ پر کیا گیا ہے۔ سیدنا آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پہلے بندے تھے۔ اس کے بعد سیدنا آدم علیہ السلام کی پسلی سے سیدہ حوا پیدا ہوئیں اور دونوں جنت میں رہنے لگے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کہا ہے اور زمین پر اپنا نائب بنا کر بھیجا۔ سیدنا آدم علیہ السلام کے جسم میں روح پھونکنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

"میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا "کیا آپ زمین میں کسی ایسے کو مقرر کرنے والے ہیں جو اس کے انتظام کو بگاڑ دے گا اور خون ریزیاں کرے گا۔ آپ کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح اور تقدیس تو ہم کر ہی رہے ہیں۔" فرمایا میں جانتا ہوں جو کچھ تم نہیں جانتے۔" (۳۰ : ۲)

قرآن میں بیان ہے :

"سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔ پوچھا "تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا جبکہ میں نے تجھ کو حکم دیا تھا؟" بولا میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے۔" (۱۲ : ۷)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

"تو یہاں سے نیچے اتر، تجھے حق نہیں ہے کہ یہاں بڑائی کا گھمنڈ کرے۔ نکل جا کہ درحقیقت تو ان لوگوں میں سے ہے جو خود اپنی ذلت چاہتے ہیں۔"

(۱۳ : ۷)

شیطان نے اللہ تعالیٰ سے عذر کیا کہ :

"مجھے اس دن تک مہلت دے جبکہ یہ سب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔"

(۱۴ : ۷)

اللہ تعالیٰ نے مہلت دے دی تب شیطان بولا :

"جس طرح تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا میں اب تیری سیدھی راہ پر ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا' آگے اور پیچھے' دائیں اور بائیں ہر طرف سے ان کو گھیروں گا اور ان میں سے تو اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔"

(۷ : ۱۶-۱۷)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "نکل جا یہاں سے ذلیل ٹھکرایا ہوا۔"

"ان میں سے جو تیری پیروی کریں گے تجھ سمیت ان سب سے جہنم کو بھروں گا۔" (۷ : ۱۸)

اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام سے فرمایا :

"تم اور تمہاری بیوی' دونوں جنت میں رہو اور یہاں بفراغت جو چاہو کھاؤ مگر اس درخت کا رخ نہ کرنا' ورنہ ظالموں میں شمار ہو گے۔" (۲ : ۳۵)

سیدنا آدم علیہ السلام اور سیدہ حوا جنت میں خوش و خرم رہنے لگے لیکن شیطان نے انہیں بہکایا اور غلط راستہ کی ترغیب دینے لگا کہ وہ ان کی شرم گاہیں جو ایک دوسرے سے چھپائی گئی تھیں ان کے سامنے کھول دے۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو اس شجر ممنوعہ سے دور رہنے کے لیے اس لیے کہا کہ وہ نہیں چاہتا کہ تم فرشتے بن جاؤ جو کہ لافانی ہیں۔ اُس نے قسم کھا کر اُن سے کہا کہ میں تمہارا سچا رفیق ہوں۔ اس نے مکاری اور فریب سے انہیں ورغلایا اور انہوں نے ممنوعہ پھل کھا لیے۔ پھل کا مزہ چکھتے ہی ان کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے اور اپنے جسم کو پتوں سے چھپانے لگے۔ اس تغیر پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

"کیا میں نے تمہیں اس درخت سے نہ روکا تھا اور کہا تھا شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔" (۷ : ۲۰-۲۲)

سیدنا آدم علیہ السلام اور سیدہ حوا کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے لگے :

"اے اللہ! ہم نے اپنے اوپر ستم کیا۔ اب اگر تو نے ہم سے درگزر نہ فرمایا اور رحم نہ کیا تو یقیناً ہم تباہ ہو جائیں گے۔" (۷ : ۲۳)

اللہ تعالیٰ نے اُن پر رحم کیا اور انہیں معاف کیا۔ لیکن انہیں نیچے زمین پر رہنے کے لیے بھیج دیا اور کہا کہ تمہارے اور شیطان کے بیچ دائمی دشمنی و عداوت رہے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام و سیدہ حوا کو اور اُن کی آنے والی نسلوں کو بھی تاکید کی کہ لباس سے وہ قابل شرم حصوں کو ڈھانکے لیکن سب سے بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔

”اے بنی آدم! ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں پھر سے اسی طرح فتنے میں مبتلا کر دے جس طرح اس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکلوایا تھا اور ان کے لباس ان پر سے اتروا دیئے تھے تاکہ ان کی شرم گاہیں ایک دوسرے کے سامنے کھولے۔“ (۷ : ۲۷)

اے نبی! ﷺ ان سے کہو :

”میرے رب نے تو راستی و انصاف کا حکم دیا ہے اور اس کا حکم تو یہ ہے کہ ہر عبادت میں اپنا رخ ٹھیک رکھو اور اسی کو پکارو اپنے دین کو اس کے لیے خالص رکھ کر جس طرح اس نے تمہیں اب پیدا کیا ہے۔ اسی طرح تم پھر سے پیدا کیے جاؤ گے۔ ایک گروہ کو تو اس نے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے' مگر دوسرے گروہ پر گمراہی چسپاں ہو کر رہ گئی ہے اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم سیدھی راہ پر ہیں۔“ (۷ : ۲۹-۳۰)

سیدنا آدم علیہ السلام کے دو بیٹے ہابیل اور قابیل کے بارے میں قرآن میں بیان کیا گیا ہے کہ دونوں بھائیوں نے قربانی کی جس میں سے ہابیل کی قبول ہوئی اور قابیل کی قبول نہیں ہوئی۔ قابیل نے اپنے بھائی سے کہا :

”میں تجھے مار ڈالوں گا۔ اس نے جواب دیا اللہ تو متقیوں ہی کی نذریں قبول کرتا ہے۔ اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ اٹھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ نہ اُٹھاؤں گا۔ میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا اور اپنا گناہ تو ہی سمیٹ لے اور دوزخی بن کر رہے۔“ (۵ : ۲۷-۲۹)

ہابیل کے ان الفاظ نے قابیل پر کوئی اثر نہیں کیا اور اس نے اپنے بھائی کو بلا وجہ قتل کر دیا اور اُن لوگوں میں شامل ہو گیا جو نقصان اُٹھانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک پرندہ بھیجا جو زمین کھودنے لگا تاکہ اسے بتائے کہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے۔ یہ دیکھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر بولا' افسوس مجھ پر' میں اس پرندے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپانے کی تدبیر نکال لیتا اور وہ اپنے کیئے پر بہت پچھتایا۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

"اسی وجہ سے بنی اسرائیل پر ہم نے یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کی زندگی بخشی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔" (۵ : ۳۲)

سیدنا نوح علیہ السلام کا قصہ

اللہ تعالیٰ نے سیدنا نوح علیہ السلام کو اپنا پیغمبر بنا کر بھیجا۔ سیدنا نوح علیہ السلام نے لوگوں کو بتایا کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو ہر چیز کا خالق ہے اور اس کے حکم کی نافرمانی کرنے والوں پر قہر و عتاب نازل ہو گا جس پر قوم کے سردار کہنے لگے :

"ہماری نظر میں تم اس کے سوا کچھ نہیں ہو کہ بس ایک انسان ہو ہم جیسے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہماری قوم میں سے بس ان لوگوں نے جو ہمارے یہاں اراذل تھے بے سوچے سمجھے تمہاری پیروی اختیار کر لی ہے اور ہم کوئی چیز بھی ایسی نہیں پاتے جس میں تم ہم لوگوں سے کچھ بڑھے ہوئے ہو' بلکہ ہم تو تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں۔" (۱۱ : ۲۷)

سیدنا نوح علیہ السلام نے لوگوں سے التماس کیا کہ انہیں غلط نہ سمجھیں :

"ذرا سوچو تو سہی کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک کھلی شہادت پر قائم تھا اور پھر اس نے مجھ کو اپنی خاص رحمت سے بھی نواز دیا مگر وہ تم کو نظر نہ آئی۔ آخر ہمارے پاس کیا ذریعہ ہے کہ تم ماننا نہ چاہو اور ہم اس کو زبردستی تمہارے سر تھوپ دیں اور اے برادران قوم! میں اس کام پر تم سے کوئی مال نہیں مانگتا' میرا اجر تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور میں ان لوگوں کو دھکے دینے سے بھی رہا جنہوں نے میری بات مانی ہے اور آپ ہی اپنے رب کے حضور جانے والے ہیں۔ مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ جہالت برت رہے ہو اور اے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برادران قوم! اگر میں ان لوگوں کو دھتکاروں تو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے مجھے کون بچانے آئے گا؟ تم لوگوں کی سمجھ میں کیا اتنی بات بھی نہیں آئی؟ اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں' نہ یہ کہتا ہوں کہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں نہ میرا دعویٰ ہے کہ میں فرشتہ ہوں اور یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ جو لوگوں کو تمہاری آنکھیں حقارت سے دیکھتی ہیں انہیں اللہ نے کوئی بھلائی نہ دی۔ ان کے نفس کا حال اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اگر میں ایسا کہوں تو ظالم ہوں گا۔" (۱۱ : ۲۸-۳۱)

یہ لوگ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہے اور سیدنا نوح علیہ السلام سے کہا :

"تم نے ہم سے جھگڑا کیا اور بہت کر لیا۔ اب تو بس وہ عذاب لے آؤ جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو اگر سچے ہو۔" (۱۱ : ۳۲)

سیدنا نوح علیہ السلام نے کہا کہ وہ اللہ اگر عذاب لانا چاہے تو کوئی روک نہ سکے گا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے پھر قوم سے التماس کیا کہ وہ اپنی ہٹ دھرمی اور روش سے باز آجائیں لیکن انہوں نے سیدنا نوح علیہ السلام کی بات کو نہیں مانا۔ مایوس ہو کر سیدنا نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کہا :

"اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کے لوگوں کو شب و روز پکارا مگر میری پکار نے ان کے فرار ہی میں اضافہ کیا اور جب میں نے اُن کو بلایا تاکہ تو اُنہیں معاف کر دے۔ انہوں نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور اپنے کپڑوں سے منہ ڈھانک لیے اور اپنی روش پر اڑ گئے اور بڑا تکبر کیا۔ پھر میں نے ان کو ہانکے پکارے دعوت دی۔ پھر میں نے اعلانیہ بھی ان کو تبلیغ کی اور چپکے چپکے بھی سمجھایا۔ میں نے کہا' اپنے رب سے معافی مانگو' بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا' تمہیں مال اور اولاد سے نوازے گا' تمہارے لیے باغ پیدا کرے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کے لیے تم کسی وقار کی توقع نہیں رکھتے حالانکہ اس نے طرح طرح سے تمہیں بنایا ہے۔ کیا دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ نے کس طرح سات آسمان تہہ بر تہہ بنائے اور ان میں چاند کو نور اور سورج کو چراغ بنایا؟ اور اللہ نے تم کو زمین سے عجیب طرح اگایا۔ پھر وہ تمہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی زمین میں واپس لے جائے گا اور اس سے یکایک تم کو نکال کھڑا کرے گا اور اللہ نے زمین کو تمہارے لیے فرش کی طرح بچھا دیا تاکہ تم اس کے اندر کھلے راستوں میں چلو۔ نوح علیہ السلام نے کہا' میرے رب! انہوں نے میری بات رد کردی اور ان کی پیروی کی جو مال اور اولاد پا کر اور زیادہ نامراد ہو گئے ہیں۔ ان لوگوں نے بڑا بھاری مکر کا جال پھیلا رکھا ہے۔ انہوں نے کہا ہرگز نہ چھوڑو اپنے معبودوں کو' اور نہ چھوڑو ود اور سواع کو اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو۔" (۷۱ : ۲۳-۵)

اللہ تعالیٰ نے سیدنا نوح علیہ السلام سے فرمایا۔ رنجیدہ مت ہو اور ہماری نگرانی میں ہماری وحی کے مطابق کشتی بنانی شروع کردو اور جب سیدنا نوح علیہ السلام نے کشتی بنانی شروع کی تو اس قوم کے سرداروں نے ان کا مذاق اُڑایا۔ اس پر سیدنا نوح علیہ السلام نے کہا کہ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کردے گا اور کس پر وہ بلا ٹوٹ پڑتی ہے جو ٹالے نہ ٹلے گی۔

اور پھر اللہ کے حکم سے تنور سے پانی اُبل پڑا اور ساری زمین پر طوفان آگیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ہر قسم کے جانوروں کا ایک ایک جوڑا (نر اور مادہ) کشتی میں رکھ لو۔ اپنے گھر والوں کو بھی۔ سوائے ان اشخاص کے جن کی نشاندہی پہلے ہی کی جا چکی ہے اس میں سوار کردو اور ان لوگوں کو بھی بٹھا لو جو ایمان لائے ہیں۔ سیدنا نوح علیہ السلام کے بیٹے نے کشتی میں سوار ہونے سے انکار کیا۔ سیدنا نوح علیہ السلام نے کہا' بیٹا! ہمارے ساتھ سوار ہو جا کافروں کے ساتھ نہ رہ لیکن اس نے کہا میں ابھی ایک پہاڑ پر چڑھا جاتا ہوں جو مجھے پانی سے بچا لے گا۔ سیدنا نوح علیہ السلام نے کہا :

"آج کوئی چیز اللہ کے حکم سے بچانے والی نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ ہی کسی پر رحم فرمائے۔" (۱۱ : ۴۳)

اتنے میں ایک موج سیدنا نوح علیہ السلام کے بیٹے اور نافرمانوں کو لے ڈوبی۔ سیدنا نوح علیہ السلام دیکھتے رہے کہ ان کا بیٹا ڈوب گیا۔ ان لمحات میں انہوں نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی کہ اُن کے بیٹے کو بچا لے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ وہ تمہارے گھر والوں میں سے نہیں ہے۔ اس کے اعمال برے تھے لہٰذا تم اس کی بابت مجھ سے درخواست نہ کرو جس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقیقت کو تم نہیں جانتے ورنہ تم بھی جاہلوں اور دانستہ گنہگاروں میں شمار کیے جاؤ گے۔

سیدنا نوح علیہ السلام نے کہا کہ اے اللہ! تو مجھے معاف فرما' اگر تو نے معاف نہ کیا اور رحم نہ کیا تو میں برباد ہو جاؤں گا اور پھر ان پر برکتیں نازل ہوئیں۔

"اے نوح! اُتر جا' ہماری طرف سے سلامتی اور برکتیں ہیں تجھ پر اور اُن گروہوں پر جو تیرے ساتھ ہیں اور کچھ گروہ ایسے بھی ہیں جن کو ہم کچھ مدت سامان زندگی بخشیں گے پھر اُنہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔"

(۴۸ : ۱۱)

طوفان آیا اور سبھی منکروں اور بے ایمانوں کو لے ڈوبا۔ سیدنا نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی :

"میرے رب! ان کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ اگر تو نے ان کو چھوڑ دیا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان کی نسل سے جو بھی پیدا ہو گا بدکار اور سخت کافر ہو گا۔ میرے رب! مجھے اور میرے والدین کو اور ہر اس شخص کو جو میرے گھر مومن کی حیثیت سے داخل ہوا اور سب مومن مردوں اور عورتوں کو معاف فرما دے اور ظالموں کے لیے ہلاکت کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کر۔" (۲۸-۲۶ : ۷۱)

سیدنا نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھی کشتی نوح سے بحفاظت کنارے پر پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی حفاظت اور فضل میں رکھا اور برکتیں اور رحمتیں عطا فرمائیں۔

سیدنا ہود علیہ السلام کا قصہ

اللہ تعالیٰ نے سیدنا ہود علیہ السلام کو اپنا پیغمبر بنا کر قوم عاد کی طرف بھیجا (قبیلہ عاد کے لوگ محنتی اور جفاکش تھے) انہوں نے قوم سے کہا :

"اے برادران قوم! اللہ کی بندگی کرو تمہارا کوئی معبود اس کے سوا نہیں ہے۔ تم نے محض جھوٹ گھڑ رکھے ہیں۔ اے برادران قوم! اس کام پر میں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا۔ میرا اجر تو اس کے ذمے ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ کیا تم عقل سے ذرا کام نہیں لیتے؟ اور اے میری قوم کے لوگو! اپنے رب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے معافی چاہو پھر اس کی طرف پلٹو۔ وہ تم پر آسمان کے دہانے کھول دے گا اور تمہاری موجودہ قوت پر مزید قوت کا اضافہ کرے گا۔ مجرم بن کر (بندگی سے) منہ نہ پھیرو۔" (۵۲-۵۰ : ۱۱)

عاد کے سرداروں نے الزام لگایا کہ :

"ہم تو تمہیں بے عقلی میں مبتلا سمجھتے ہیں اور ہمیں گمان ہے کہ تم جھوٹے ہو۔" (۶۶ : ۷)

سیدنا ہود علیہ السلام نے انہیں یقین دلایا کہ :

"میں بے عقلی میں مبتلا نہیں ہوں بلکہ میں رب العالمین کا رسول ہوں، تم کو اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمہارا ایسا خیر خواہ ہوں جس پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ تمہارے پاس تمہاری اپنی قوم کے ایک آدمی کے ذریعہ تمہارے رب کی یاد دہانی آئی تاکہ وہ تمہیں خبردار کرے؟ بھول نہ جاؤ کہ تمہارے رب نے نوح علیہ السلام کی قوم کے بعد تم کو اس کا جانشین بنایا اور تمہیں خوب تنومند کیا، پس اللہ کی قدرت کے کرشموں کو یاد رکھو۔ امید ہے کہ فلاح پاؤ گے۔" (۶۹-۶۷ : ۷)

لیکن وہ اپنی جگہ اڑے رہے اور سیدنا ہود علیہ السلام سے کہنے لگے :

"تو ہمارے پاس کوئی صریحاً شہادت لے کر نہیں آیا ہے اور تیرے کہنے سے ہم اپنے معبودوں کو نہیں چھوڑ سکتے اور تجھ پر ہم ایمان لانے والے نہیں ہیں ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ تیرے اوپر ہمارے معبودوں میں سے کسی کی مار پڑ گئی ہے۔" (۵۴-۵۳ : ۱۱)

سیدنا ہود علیہ السلام نے جواب دیا :

"میں اللہ کی شہادت پیش کرتا ہوں اور تم گواہ رہو کہ یہ جو اللہ کے سوا دوسروں کو تم نے خدائی میں شریک ٹھہرا رکھا ہے اس سے میں بیزار ہوں۔ تم سب کے سب مل کر میرے خلاف اپنی کرنی میں کسر نہ اٹھا رکھو اور مجھے ذرا مہلت نہ دو۔ میرا بھروسہ اللہ پر ہے جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ کوئی جاندار ایسا نہیں جس کی چوٹی اس کے ہاتھ میں نہ ہو۔ بے شک میرا رب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدھی راہ پر ہے۔ تم اگر منہ پھیرتے ہو تو پھیر لو۔ جو پیغام دے کر میں تمہارے پاس بھیجا گیا تھا وہ میں تم کو پہنچا چکا ہوں۔ اب میرا رب تمہاری جگہ دوسری قوم کو اٹھائے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔ یقیناً میرا رب ہر چیز پر نگران ہے۔" (۱۱ : ۵۴۔۵۷)

سیدنا ہود علیہ السلام نے قوم کے سرداروں کو یاد دہانی کرائی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اُنہیں زمین پر قبضہ دیا جس پر انہوں نے گھر بنائے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور رحمتیں بھول کر غلط راستے اپنا لیے۔ بالآخر ان کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑا اور وہ ریت اور دھول کے طوفان سے کچل دیئے گئے۔ قہرالٰہی سات رات اور آٹھ دن تک چلتا رہا اور قوم عاد فنا ہو گئی۔ ان کے قلعے نما مکانات نیست و نابود ہو گئے۔

سیدنا صالح علیہ السلام کا قصہ

اللہ تعالیٰ نے قوم ثمود کی بھلائی کی خاطر سیدنا صالح علیہ السلام کو اپنا پیغمبر بنا کر بھیجا۔ سیدنا صالح علیہ السلام نے قوم ثمود سے کہا "ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ کی ذات وحدہ لا شریک پر اور بندگی کرو اس پروردگار کی، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔" حضرت صالح علیہ السلام نے کہا کہ تمہارے پاس تمہارے رب نے یہ اونٹنی بھیجی ہے جو تمہارے لیے ایک نشانی ہے۔ اس زمانے میں پانی کی قلت ہوئی تھی اور مالدار و صاحب حیثیت لوگ کمزور طبقہ کے لوگوں اور مویشیوں کو پانی اور چارہ حاصل کرنے سے باز رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔

سیدنا صالح علیہ السلام چاہتے تھے کہ اونٹنی کو کھلا چھوڑ دو تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر چرتی پھرے اور یہ بھی آزما لیا جائے کہ خود پسند اور مغرور لوگ کیا کرتے ہیں۔ حضرت صالح علیہ السلام نے خبردار کیا کہ اس اونٹنی کو کسی برے ارادے ہاتھ نہ لگانا ورنہ اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہو گا۔ یاد کرو وہ وقت جب اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کے بعد تمہیں ان کا جانشین بنایا اور تم کو زمین میں یہ منزلت بخشی کہ آج تم اس کے ہموار میدانوں میں عالیشان محل بناتے اور اس کے پہاڑوں کو مکانوں کی شکل میں تراشتے ہو۔ پس اس کی قدرت کے کرشموں سے غافل نہ ہو جاؤ اور زمین میں فساد نہ برپا کرو لیکن قوم ثمود کے سرداروں نے ان کا مضحکہ اُڑایا اور اپنی قوم سے کہا کہ سیدنا صالح علیہ السلام کی باتوں پر یقین مت کرنا۔ ان میں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہتوں نے اپنے سرداروں کی پیروی کی۔ کچھ لوگوں نے نہیں سنا اور سیدنا صالح علیہ السلام کی پکار پر لبیک کہا۔ قوم ثمود نے سرکشی کی اور اونٹنی کو قتل کر دیا اور سیدنا صالح علیہ السلام کو چیلنج دیا کہ لے آؤ وہ عذاب جس کی تم دھمکی دیا کرتے ہو۔ سیدنا صالح علیہ السلام نے اُن کے انجام پر افسوس کیا اور اپنے ساتھیوں (پیروکاروں) کے ہمراہ اہل ثمود کو چھوڑ کر چل پڑے اور اس کے بعد ایک خوفناک زلزلہ آیا جس سے سب کچھ تباہ ہو گیا اور قوم ثمود اپنے محلوں سمیت دفن ہو گئی۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا قصہ

سیدنا نوح علیہ السلام کے بعد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا نبی منتخب کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابتداء میں اپنے ہی ملک (عراق) میں تبلیغ کی۔ اس کے بعد شام، فلسطین اور مصر گئے اور آخر میں عرب میں کارِ نبوت جاری رکھا۔ اس دوران سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے علاوہ سیدنا لوط علیہ السلام ' سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور سیدنا اسحاق علیہ السلام نے بھی مختلف علاقوں میں کار رسالت انجام دیا۔ یہ سبھی پیغمبران سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ سیدنا لوط علیہ السلام اُن کے بھانجے تھے جو قوم اُردن کے بیچ رہتے تھے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے دو فرزند سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور سیدنا اسحاق علیہ السلام تھے۔ چھوٹے فرزند سیدنا اسحاق علیہ السلام نے شام اور فلسطین میں دعوت حق دی۔ سیدنا اسماعیل علیہ السلام جو کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بڑے فرزند تھے انہوں نے تعمیر کعبہ میں اپنے والد محترم کی مدد کی۔ خانہ کعبہ جو کہ اسلامی دنیا کا مرکز ہے۔ سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور سیدنا اسحاق علیہ السلام سے دو سلسلوں کی بنیاد پڑی۔ بنی اسماعیل اور بنی اسرائیل۔ قبیلہ قریش جس سے سیدنا محمد ﷺ کا تعلق تھا وہ بنی اسماعیل سلسلہ سے ملتا تھا۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام کے فرزند اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پوتے تھے۔ اسی لیے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو سامی نسل کے پدر کہا جاتا ہے جس سے نہ صرف یہودی اور عیسائی بلکہ مسلمان بھی پیدا ہوئے۔ وہ ایک مشترک کڑی ہے جو ان تینوں کو جوڑتی ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اسحاق علیہ السلام اور سیدنا یعقوب علیہ السلام کو پیغمبری عطا فرمائی اور ان کے جانشینوں کو کلی طور پر قرآن کریم میں اولاد اسرائیل کہا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی تبلیغ کی اور لوگوں کو اس کی بندگی کی دعوت دی۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے پروردگار! اس جگہ (کعبہ) کو امن کا شہر بنا اور بت پرستی سے پاک رکھ۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے لوگوں سے پوچھا "یہ کیا ہے جس کی تم عبادت کرتے ہو؟" لوگوں نے جواب دیا :

"کچھ بت ہیں جن کی ہم پوجا کرتے ہیں۔ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا ہے۔" (۷۷-۷۲ : ۲۶)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا :

"کیا یہ تمہاری سنتے ہیں۔ جب تم انہیں پکارتے ہو یا تمہیں کچھ نفع نقصان پہنچاتے ہیں؟" (۷۳ : ۲۶)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ان لوگوں کو یاد دہانی کرائی کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے اور ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور موت و زندگی اور زندگی بعد موت اسی کے ہاتھ میں ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آذر سے کہا کہ وہ مورتیوں کی پوجا ترک کر دے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ انہوں نے اپنے مشاہدہ و تجربہ سے سیکھا ہے کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے۔ اللہ نے انہیں آسمانوں و زمین پر اپنی سلطنت بتلائی تاکہ وہ اس کی ذات پر ایمان لے آئے۔

قرآن حکیم بیان کرتا ہے کہ :

"جب رات اس پر طاری ہوئی تو اس نے ایک تارا دیکھا۔ کہا کہ یہ میرا رب ہے مگر جب وہ ڈوب گیا تو بولا ڈوب جانے والوں کا میں گرویدہ نہیں ہوں۔ پھر جب چاند چمکتا نظر آیا تو کہا یہ ہے میرا رب مگر جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہا اگر میرے رب نے میری رہنمائی نہ کی ہوتی تو میں بھی گمراہ لوگوں میں شامل ہو گیا ہوتا۔ پھر جب سورج کی روشنی کو دیکھا تو کہا یہ ہے میرا رب' یہ سب سے بڑا ہے مگر جب وہ بھی ڈوبا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام پکار اٹھے۔ اے برادران قوم! میں ان سب سے بیزار ہوں جنہیں تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہو۔ میں نے تو یکسو ہو کر اپنا رخ اس ہستی کی طرف کر لیا جس نے زمین اور آسمانوں کو پیدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا اور میں ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔" (۷۹-۷۶ : ۶)
لوگوں نے ان کی تضحیک کی اور اُنہیں دعوت حق سے باز رہنے کی تاکید کی یہاں تک کہ ان پر پتھر برسائے۔ لوگوں نے اُنہیں ڈرایا کہ مورتیاں اُنہیں تباہ کر دیں گی اور تمہارا رب تمہیں نہیں بچائے گا۔ اس پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا :

"آخر میں تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں سے کیسے ڈروں جبکہ تم اللہ کے ساتھ ان چیزوں کو خدائی میں شریک بناتے ہوئے نہیں ڈرتے جن کے لیے اس نے تم پر کوئی سند نازل نہیں کی ہے۔" (۸۰ : ۶)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آذر سے کہا کہ وہ مورتیاں کیسی ہیں جن کے تم لوگ گرویدہ ہو رہے ہو۔ آذر نے کہا کہ ہم ان مورتیوں کی پوجا کرتے ہیں جو ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ "پھر یقیناً تم اور تمہارے باپ دادا صریحاً طور پر گمراہ ہیں۔"

ابتداء میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے عراق کے بادشاہ نمرود سے کہا تھا کہ یہ مت بھول اللہ ہی نے تجھے بادشاہت اور شان و شوکت بخشی لیکن نمرود نے اس بات کی تردید کی اور کہا کہ موت اور زندگی اس کے بس میں ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اس سے کہا۔ "اللہ تعالیٰ نے حکم دیا سورج کو مشرق سے نکلنے کا۔ کیا تم اُسے مغرب سے نکال سکتے ہو؟" اس پر نمرود لاجواب ہو گیا اور انتقاماً اس نے حکم دیا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو زندہ جلا دیا جائے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ساری صعوبتیں برداشت کیں اور یکسوئی سے اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار رہے۔ ایک روز سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے معبد میں رکھی ہوئی سبھی مورتیوں کو توڑ دیا سوائے ایک بڑے بت کے۔ جیسے ہی لوگوں کو اس بات کا علم ہوا وہ معبد کی طرف دوڑ پڑے اور جب یہ دیکھا تو کہنے لگے :

"ہمارے خداؤں کا یہ حال کس نے کر دیا؟ بڑا ہی ظالم تھا وہ۔" (۵۹ : ۲۱)

ان لوگوں کو کسی نے بتایا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ایسا کیا ہے۔ پکڑ لاؤ سبھی نے مطالبہ کیا تاکہ سب لوگ دیکھ لیں کہ ہم اس کی کیسی خبر لیتے ہیں۔ جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو سامنے لایا گیا اور پوچھا گیا کہ "کس نے یہ حرکت کی ہمارے بتوں کے ساتھ؟" سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا "میں نے نہیں بلکہ اس بڑے بت نے۔ تم اس بڑے بت سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوچھتے کیوں نہیں؟" لوگ کہنے لگے "مورتیاں (بت) بولتیں نہیں" اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا:

"پھر کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ان چیزوں کو پوج رہے ہو جو نہ تمہیں نفع پہنچانے پر قادر ہیں نہ نقصان۔ تف ہے تم پر اور تمہارے ان معبودوں پر جن کی تم اللہ کو چھوڑ کو پوجا کر رہے ہو۔" (۶٦ : ۲۱)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اُنہیں کہا کہ تم لوگ مورتیاں اپنے ہی ہاتھ سے بناتے ہو اور اُن کی پوجا کرتے ہو۔ انہوں نے لوگوں سے کہا اور التجا کی کہ وہ ایک اللہ کی عبادت کریں جو ہر چیز کا خالق ہے۔ ان الفاظ پر وہ بھڑک اُٹھے اور فیصلہ کیا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو آگ کے شعلوں کی نذر کر دیا جائے لیکن شان کریمی ہے کہ وہ لوگ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے اور اُنہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ اُنہیں اولاد عطا فرمائے اور وہ نیک بندوں میں سے ہو۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا مقبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ایک سعادت مند بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے نوازا۔ جب سیدنا اسماعیل علیہ السلام دوڑ دھوپ کی عمر کو پہنچے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے سے کہا کہ بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ گویا تم کو ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابا جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں سے پایئے گا۔ پھر جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اُنہیں لٹا دیا اور بس اب اُنہیں قربان کرنے والے ہی تھے کہ آواز آئی:

"اے ابراہیم! تو نے خواب سچ کر دکھایا۔" (۱۰۵ : ۳۷)

اللہ تعالیٰ نے صرف ان کی آزمائش کی تھی اور فرمان الٰہی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنا وعدہ پورا کیا۔

"ہم نے ایک بڑی قربانی فدیے میں دے کر اس بچے کو چھڑا لیا اور اس کی تعریف و توصیف ہمیشہ کے لیے بعد کی نسلوں میں چھوڑ دی۔ سلام ہے ابراہیم (علیہ السلام) پر۔" (۱۰۹ : ۳۷)

پھر اللہ تعالیٰ نے نوازا اپنے سعادت مند بندوں کو اور فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ہم نے اُسے اسحاق علیہ السلام کی بشارت دی۔ ایک نبی صالحین میں سے۔ اور اسے اور اسحاق علیہ السلام کو برکت دی اب ان دونوں کی ذریت میں سے کوئی محسن ہے اور کوئی اپنے نفس پر صریح ظلم کرنے والا ہے۔" (۳۷ : ۱۱۰-۱۱۳)

قرآن حکیم اس بات کی وضاحت کرتا ہے :

"ابراہیم نہ یہودی تھا نہ عیسائی بلکہ وہ ایک مسلم یکسو تھا اور ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھا۔ ابراہیم علیہ السلام سے نسبت رکھنے والے کا سب سے زیادہ حق اگر کسی کو پہنچتا ہے تو وہ ان لوگوں کو پہنچتا ہے جنھوں نے اس کی پیروی کی اور اب یہ نبی ﷺ اور اس کے ماننے والے اس نسبت کے زیادہ حق دار ہیں' اللہ صرف ان ہی کا حامی و مددگار ہے جو ایمان رکھتے ہوں۔" (۳ : ۶۷-۶۸)

اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کو جو کہ مقدس مرکز اور جائے عبادت ہے سیدنا محمد ﷺ سے فرمایا کہ اس جگہ کو جائے نماز بنالو۔ اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام و سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو فرمان دیا تھا وہ پورا ہوا اور خانہ کعبہ مسلمانان عالم کی عبادت کا مرکز بنا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ :

"اے رب! ان لوگوں میں خود ان ہی کی قوم سے ایک رسول اٹھائیو' جو اُنہیں تیری آیات سنائے' ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کی زندگیاں سنوارے تو بڑا مقتدر اور حکیم ہے۔" (۲ : ۱۲۹)

فرمان الٰہی ہے :

"یہودی کہتے ہیں' یہودی ہو تو راہ راست پاؤ گے۔ عیسائی کہتے ہیں' عیسائی ہو تو ہدایت ملے گی۔ ان سے کہو "نہیں بلکہ' سب کو چھوڑ کر ابراہیم (علیہ السلام) کا طریقہ اور ابراہیم مشرکوں میں سے نہ تھا" مسلمانو! کہو کہ "ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس ہدایت پر جو ہماری طرف نازل ہوئی ہے اور جو ابراہیم' اسماعیل' اسحاق' یعقوب اور اولادِ یعقوب (علیہم السلام) کی طرف نازل ہوئی تھی اور جو موسیٰ (علیہ السلام) اور عیسیٰ (علیہ السلام) اور دوسرے تمام پیغمبروں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئی تھی۔ ہم ان کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے مسلم ہیں۔" (۲ : ۱۳۵-۱۳۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا لوط علیہ السلام کا قصہ

سیدنا لوط علیہ السلام ان لوگوں کے لیے پیغام الٰہی لائے تھے جو عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُنھیں (حضرت لوط علیہ السلام کو) اپنا رسول منتخب کیا تاکہ وہ بتائیں قوم کو کہ وہ اس بدفعلی سے باز رہیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈریں۔ سیدنا لوط علیہ السلام نے کہا:

"کیا تمھارا یہی چلن ہے کہ عورتوں کو چھوڑ مردوں کے پاس شہوت رانی کے لیے جاتے ہو؟ حقیقت یہ ہے تم لوگ سخت جہالت کا کام کرتے ہو۔"
(۵۵ : ۲۷)

لیکن بجائے اُن کی نصیحت پر عمل کرنے کے لوگوں نے ان کی تضحیک کی اور اُن کو اور اُن کے افراد خاندان کو ذلیل کیا اور بستی سے نکال باہر کیا اور کہا "نکال دو لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے 'یہ بڑے پاک باز بنتے ہیں۔" اللہ تعالیٰ نے ان کی بیوی کے سوائے سبھی گھر والوں کو بچا لیا۔ ان کی بیوی پیچھے رہ کر گمراہ لوگوں کے ساتھ ہو گئی تھی۔ پتھر اور آگ برسنے لگی اور ساری بستی و قوم نیست و نابود ہو گئی۔

قران حکیم میں یاد دہانی کرائی گئی ہے کہ:

"آج تم شب و روز اُن کے اُجڑے دیار پر سے گزرتے ہو۔ کیا تم کو عقل نہیں آتی؟" (۱۳۶-۱۳۸ : ۳۷)

سیدنا شعیب علیہ السلام کا قصہ

سیدنا شعیب علیہ السلام مدین کی طرف بھیجے گئے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر تھے۔ قوم مدین میں زیادہ تر تجارت پیشہ لوگ تھے۔ وہ لوگ جس بستی میں آباد تھے اس کے اطراف گھنے جنگلات تھے۔ سیدنا شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا:

"اللہ کی بندگی کرو' اور روز آخر کے اُمیدوار رہو اور زمین میں مفسد بن کر زیادتیاں نہ کرتے پھرو۔" (۳۶ : ۲۹)

ان کی اس دعوت کو ماننے کے بجائے لوگوں نے الزام لگایا کہ تم جھوٹے ہو' حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعیب علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس نے انہیں اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے اور کہا کہ ناپ تول اور تجارت میں دھوکہ دہی اور بے ایمانی کی روش کو ترک کرو۔

"اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ پیمانہ ٹھیک بھرو اور کسی کو گھاٹا نہ دو۔ صحیح ترازو سے تولو اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم نہ دو۔ زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔" (۱۸۳-۱۸۱-۱۷۹ : ۲۶)

لوگوں نے اُنہیں دھمکیاں دیں اور انہیں ایک سحرزدہ آدمی قرار دیا اور کہا :

"کیا تیری نماز تجھے یہ سکھاتی ہے کہ ہم ان سارے معبودوں کو چھوڑ دیں جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے تھے۔ یا یہ کہ ہم کو اپنے مال میں اپنے منشاء کے مطابق تصرف کرنے کا اختیار نہ ہو؟ بس تو ہی ایک عالی ظرف اور راست باز آدمی رہ گیا ہے؟" (۸۷ : ۱۱)

قوم نے سیدنا شعیب علیہ السلام سے کہا کہ اپنے اس نئے خیال سے باز آ جاؤ اور جیسا ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں ویسا ہی کرو۔ قوم مدین سیدنا شعیب علیہ السلام کی شرافت کی قائل تھی۔ سیدنا شعیب علیہ السلام نے کہا کہ وہ نہیں چاہتے کہ تم سے (قوم مدین سے) مقابلہ آرائی کریں۔ لیکن انہوں نے وہ نہیں کیا جو لوگوں نے اُن سے چاہا تھا۔ سیدنا شعیب علیہ السلام نے کہا :

"میں تو اصلاح کرنا چاہتا ہوں جہاں تک بھی میرا بس چلے اور یہ جو کچھ میں کرنا چاہتا ہوں اس کا سارا انحصار اللہ کی توفیق پر ہے' اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور ہر معاملہ میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اور اے برادران قوم! میرے خلاف تمہاری ہٹ دھرمی کہیں یہ نوبت نہ پہنچا دے کہ آخر کار تم پر بھی وہی عذاب آ کر رہے جو نوح علیہ السلام یا ہود علیہ السلام یا صالح علیہ السلام کی قوم پر آیا تھا اور لوط علیہ السلام کی قوم تو تم سے کچھ زیادہ دور بھی نہیں ہے۔" (۸۹ : ۱۱)

اس درخواست کا قوم مدین پر کچھ اثر نہیں ہوا اور وہ لوگ کہنے لگے :

"تو ہمارے درمیان ایک بے زور آدمی ہے تیری برادری نہ ہوتی تو ہم کبھی کا تجھے سنگسار کر چکے ہوتے۔" (۹۱ : ۱۱)

سیدنا شعیب علیہ السلام نے انہیں واضح کر دیا کہ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے طریقہ پر کام کیے جایئے اور میں اپنے طریقہ پر کرتا رہوں گا' جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس پر ذلت کا عذاب آتا ہے اور کون جھوٹا ہے۔" (۱۱ : ۹۳)

اس قوم کے سرداروں نے سیدنا شعیب علیہ السلام کو دھمکی دی کہ :

"ہم تجھے اور ان لوگوں کو جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے۔" (۷ : ۸۸)

سیدنا شعیب علیہ السلام نے کہا ہر چیز اللہ کے قبضہ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس پر قوم کے لوگوں نے اُن کا مذاق اُڑایا اور کہا :

"اگر تو سچا ہے تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دے۔" (۲۶ : ۱۸۷)

سیدنا شعیب علیہ السلام نے کہا کہ :

"تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ چشم براہ ہوں۔" (۱۱ : ۹۳)

اس کے بعد سیدنا شعیب علیہ السلام نے اپنے پیروؤں کے ساتھ وہ بستی چھوڑ دی۔ ایک رات ایک دھماکہ نے بستی کو تل پٹ کر دیا اور دوسری صبح بستی ایسی لگنے لگی کہ جیسے پہلے کوئی بسا ہی نہ ہو۔

سیدنا یوسف علیہ السلام کا قصہ

سیدنا یوسف علیہ السلام سیدنا یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں میں سے ایک تھے۔ سیدنا یوسف علیہ السلام نے ایک دن اپنے والد سیدنا یعقوب علیہ السلام سے کہا کہ انہوں نے خواب میں گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو اُنہیں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام سمجھ گئے کہ سیدنا یوسف علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کیونکہ وہ شریف اور رحم دل ہیں۔ اپنے سبھی بھائیوں میں لائق و فائق ہونے کی وجہ سے اور ان کے رتبہ کو جانتے ہوئے سیدنا یعقوب علیہ السلام بھی سیدنا یوسف علیہ السلام کے تعلق سے بہت محتاط ہو گئے اور سیدنا یوسف علیہ السلام سے کہا کہ وہ اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کریں جو ان سے جلتے ہیں اور انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے سیدنا یوسف علیہ السلام سے کہا :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ایسا ہی ہو گا (جیسا کہ تو نے خواب میں دیکھا ہے) تیرا رب تجھے (اپنے کام کے لیے) منتخب کرے گا اور تجھے باتوں کی تہہ تک پہنچنا سکھائے گا اور تیرے اوپر اور آلِ یعقوب علیہ السلام پر اپنی نعمت اس طرح پوری کرے گا جس طرح اس سے پہلے وہ تیرے بزرگوں ابراہیم علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام پر کر چکا ہے۔ یقیناً تیرا رب علیم اور حکیم ہے۔" (۶ : ۱۲)

سیدنا یعقوب علیہ السلام' سیدنا یوسف علیہ السلام سے بہت زیادہ پیار کرتے تھے۔ یہ دیکھ کر ان کے دوسرے بیٹے سیدنا یوسف علیہ السلام سے حسد کرتے تھے اور ان کو نقصان پہنچانے کے لیے کوشاں رہتے تھے۔ ان لوگوں نے فیصلہ کیا کہ وہ یا تو سیدنا یوسف علیہ السلام کو قتل کر دیں گے یا دور دراز جگہ پر لے جا کر چھوڑ دیں گے تاکہ سیدنا یعقوب علیہ السلام ان لوگوں سے لگاؤ بڑھائیں۔ ان میں سے ایک بھائی نے کہا کہ ہم سیدنا یوسف علیہ السلام کو قتل نہیں کریں گے بلکہ اس نے یہ مشورہ دیا کہ ہم انہیں کسی کنویں میں ڈال دیں گے اور پھر کوئی قافلہ انہیں اپنے ساتھ کسی دور دراز مقام پر لے جائے گا۔ اس پر سبھی بھائی تیار ہو گئے۔ انہوں نے سیدنا یعقوب علیہ السلام سے کہا کہ وہ سیدنا یوسف علیہ السلام کو بھی ان کے ساتھ کھیلنے کے لیے بھیجیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ وہ اُن کا خیال رکھیں گے اور بحفاظت واپس لے آئیں گے۔ اُن کی اس بات سے سیدنا یعقوب علیہ السلام مطمئن نہیں ہوئے اور کہا کہ مجھے خدشہ ہے کہ تم اِن کا خیال نہیں رکھ سکو گے اور کوئی جنگلی بھیڑیا سیدنا یوسف علیہ السلام کو ہلاک نہ کر دے۔ لیکن سبھی بھائیوں نے سیدنا یعقوب علیہ السلام سے کہا کہ آپ پریشان مت ہوں۔ وہ کئی ہیں جو ان کے محافظ رہیں گے اور اگر بھیڑیا آبھی جائے تو ہم اس کا مقابلہ کریں گے اور ہمیں ہلاک کرنے کے بعد ہی وہ سیدنا یوسف علیہ السلام کو نقصان پہنچا سکے گا۔

اور پھر وہ سیدنا یوسف علیہ السلام کو اپنے ساتھ لے کر گھر سے نکل پڑے اور کافی دور آنے کے بعد ایک کنویں میں اُنہیں دھکیل دیا اور روتے ہوئے واپس آئے اور سیدنا یعقوب علیہ السلام سے چلا کر بین کرنے لگے اور کہا کہ جب وہ دور تھے تو ایک بھیڑیا آیا اور سیدنا یوسف علیہ السلام کو لے دبوچا اور ہم نے انہیں بہت تلاش کیا لیکن ناکام ہوئے' ہم بس ان کا خون آلود کرتا پا سکے۔ یہ کرتا جب انہوں نے سیدنا یعقوب علیہ السلام کو دیا تو انہوں نے اس پر یقین نہیں کیا اور ان کے بیان پر بھی بھروسا نہیں کیا۔ مایوسی کے عالم میں بھی وہ اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے پر اُمید تھے اور اُنہیں یقین تھا کہ سیدنا یوسف علیہ السلام کو کچھ نہیں ہوا اور وہ خیریت سے ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرنے والا ہے۔

اس دوران ایک قافلہ کا گزر اس کنویں کے پاس سے ہوا جب قافلہ کے لوگوں نے اس علاقہ میں پڑاؤ ڈالا اور پانی لینے کے لیے کنویں میں ایک شخص نے ڈول ڈالا اور پانی لینے لگا تو دیکھا کہ ایک بہت ہی خوبصورت بچہ کنویں سے باہر آنے کی جدوجہد کر رہا ہے۔ اس شخص نے سیدنا یوسف علیہ السلام کو کنویں سے باہر نکالا' انہیں اپنے ساتھ اپنے سامان میں چھپا لیا اور جب وہ مصر پہنچا تو اس نے سیدنا یوسف علیہ السلام کو چند درہم کے عوض مصر کے ایک شخص کو جو کہ بادشاہ کے دربار میں اعلیٰ عہدہ پر فائز تھا بیچ دیا۔ وہ سیدنا یوسف علیہ السلام کو اپنے گھر لے گیا اور اپنی بیوی زلیخا سے کہا (زلیخا بہت ہی خوبصورت اور جاذب تھی) کہ وہ سیدنا یوسف علیہ السلام کا اچھا خیال رکھا کریں۔ چوں کہ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی' اس نے کہا کہ ہم سیدنا یوسف علیہ السلام کو گود لے لیں گے۔ اور پھر ان کی پرورش اچھی طرح سے ہونے لگی۔ اُن کو دنیا کے معاملات کی بہترین تربیت دی گئی۔ اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی مقصود تھا جس کا علم کسی کو نہ تھا۔ سیدنا یوسف علیہ السلام دین و دنیا کی عقل و فہم و فراست کی تربیت دراصل اُنہیں اللہ تعالیٰ کے پیغمبر بنانے کے لیے تھی۔

زلیخا سیدنا یوسف علیہ السلام کی طرف دل کی گہرائی سے راغب ہو گئی لیکن سیدنا یوسف علیہ السلام نے فاصلہ برابر قائم رکھا اور کسی بھی وقت کوئی ہمت افزا ردعمل ظاہر نہیں کیا۔ ایک وقت زلیخا نے سیدنا یوسف علیہ السلام کو اپنے کمرے میں بلایا جب کہ اس کا شوہر گھر سے باہر تھا۔ جیسے ہی سیدنا یوسف علیہ السلام کمرے میں داخل ہوئے اس نے دروازہ مقفل کر دیا اور کہا' اب میرے پاس آؤ میرے عزیز! اس پہل پر وہ پیچھے ہٹ گئے اور کہا "اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہے میرے مالک بہت فیاض ہیں اور میں ان سے دغابازی نہیں کر سکتا۔ جو گناہ کرتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔" اتنا کہہ کر وہ دروازے کی طرف لپکے اور دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگے۔ زلیخا نے انہیں پکڑنے کی کوشش کی اور اس کشمکش میں ان کے دامن کا پچھلا حصہ پھٹ گیا۔ سیدنا یوسف علیہ السلام کسی طرح دروازہ کھولنے میں کامیاب ہو گئے اور جیسے ہی زلیخا نے دیکھا کہ اس کا شوہر باہر کھڑا ہے وہ چیخی :

"کیا سزا ہے اس شخص کی جو تیری گھر والی پر نیت خراب کرے؟ اس کے سوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کیا سزا ہو سکتی ہے کہ وہ قید کیا جائے یا اُسے سخت عذاب دیا جائے۔"
(۲۸ : ۱۲)

سیدنا یوسف علیہ السلام نے الزام کی تردید کی اور کہا کہ زلیخا نے انہیں اغوا کیا۔ ایک نامور عورت کو بلایا گیا کہ وہ اس مسئلے کا حل کرے۔ اس نے کہا کہ اگر یوسف علیہ السلام کا کرتا آگے سے پھٹا ہو تو وہ قصوروار ہے اور اگر پیچھے سے پھٹا ہو تو زلیخا جواب دہ ہے۔ زلیخا کے شوہر نے دیکھا کہ کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا ہے اُس نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم غلطی پر ہو اور کہا وہ یوسف علیہ السلام سے معافی مانگے کیونکہ یوسف نہیں بلکہ وہ خود گناہ کی طرف راغب تھی۔

اس واقعہ کی خبر جنگل کی آگ کی طرح سارے شہر میں پھیل گئی اور خاص کر عورتیں زلیخا کے تعلق سے باتیں کرنے لگیں کہ وہ کس طرح گمراہ ہو گئی ہے اور جب زلیخا نے لوگوں کی باتوں کے متعلق سنا تو غصے میں آکر اُس نے سبھی معزز عورتوں کو محل میں ضیافت کے لیے دعوت دی اور جب سبھی عورتیں کھانے کے لیے بیٹھیں تو اس نے ہر ایک کے ہاتھ ایک ایک چھری تھما دی اور سیدنا یوسف علیہ السلام کو بلایا کہ وہ سب کے سامنے آئے۔ جیسے ہی سیدنا یوسف علیہ السلام آئے اُن کی خوبصورتی کو دیکھ کر سب کے ہوش اُڑ گئے اور کسی کی نظریں ان کے چہرے سے نہ ہٹیں اور اُن ہی کی چھریوں سے جو اُن کے ہاتھ میں تھیں اُن کی اُنگلیاں کٹ گئیں۔ وہ عورتیں قائل ہو گئیں اور اقرار کیا کہ :

"ماشاء اللہ یہ شخص انسان نہیں یہ تو کوئی بزرگ فرشتہ ہے۔" (۳۱ : ۱۲)

زلیخا نے کہا :

"یہ وہ شخص ہے جس کے معاملہ میں تم مجھ پر باتیں بناتی تھیں' بے شک میں نے اُسے رجھانے کی کوشش کی مگر یہ بچ نکلا۔ اگر یہ میرا کہنا نہ مانے گا تو قید کیا جائے گا اور بہت ذلیل و خوار ہو گا۔" (۳۲ : ۱۲)

سیدنا یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی :

"اے میرے رب! مجھے قید منظور ہے بہ نسبت اس کے کہ میں وہ کام کروں جو لوگ مجھ سے چاہتے ہیں۔ اگر تو نے ان کی چالوں کو مجھ سے دفع نہ کیا تو میں ان کے دام میں پھنس جاؤں گا اور جاہلوں میں شامل رہوں گا۔" (۳۳ : ۱۲)

اپنی بیوی کے کہنے پر مالک نے سیدنا یوسف علیہ السلام کو جیل میں ڈال دیا کیونکہ وہ اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیوی کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔ قید میں ان کے ساتھ دو اور نوجوان بھی تھے جو کہ ان کے دوست بن گئے۔ ایک روز ان میں سے ایک نوجوان نے کہا کہ اس نے خواب میں دیکھا ہے کہ وہ انگور پیس کر شراب بنا رہا ہے۔ دوسرے قیدی نے اپنا خواب سنایا کہ وہ اپنے سر رکھ کر روٹیاں لے جا رہا ہے اور اس کے سر پر پرندوں کا جھنڈ چونچیں مار رہا ہے۔ سیدنا یوسف علیہ السلام نے ان کے خوابوں کی تعبیر بتلائی کہ پہلے خواب والا شخص اپنے مالک کے لیے شراب بھرے گا (ساقی) اور دوسرا شخص نان بائی جس کے سر پر پرندے چونچیں ماریں گے۔

سیدنا یوسف علیہ السلام نے پہلے قیدی سے جو دربار میں ساقی ہونے والا تھا کہا کہ تم جب دربار میں ملازمت پر جاؤ گے تو مجھے بھول نہ جانا۔ لیکن رہائی کے بعد جب وہ دربار میں ساقی بن گیا تو سیدنا یوسف علیہ السلام کے بارے میں بادشاہ سے ذکر کرنا بھول گیا اور سیدنا یوسف علیہ السلام جیل میں حسرت و یاس سے رہنے لگے۔

ایک روز بادشاہ نے اپنے مشیروں سے کہا کہ اُس نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔ سات دبلی گائیں، سات موٹی گائیں کھا گئیں اور اُس نے دیکھا کہ سات بالی ہری اور سات بالی سوکھی ہوئی ہیں۔ اُس نے مشیروں سے کہا کہ وہ خواب کی تعبیر بتائیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ اس کی تعبیر کیا ہے۔ اس پر وہاں موجود ساقی نے اپنے رفیق قیدی سیدنا یوسف علیہ السلام کے بارے میں کہا کہ اُنہیں اس معاملہ میں قدرت حاصل ہے۔ وہ رفیق قیدی سیدنا یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور خواب کی تعبیر دریافت کی تو سیدنا یوسف علیہ السلام نے اس کو خواب کی تعبیر بتا دی۔ پھر وہ بادشاہ کے پاس پہنچا اور پورا واقعہ بتایا تو بادشاہ نے ساقی کو یہ پیغام دے کر جیل بھیجا کہ سیدنا یوسف علیہ السلام کو رہا کیا جائے اور ساقی سے کہا کہ وہ اُنہیں یہاں لے آئے۔ سیدنا یوسف علیہ السلام نے بادشاہ کے سامنے جانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جب تک ان پر لگائے گئے الزام (کہ انہوں نے زلیخا کو ورغلایا) کی تحقیقات نہ کرائی جائیں وہ دربار میں حاضر نہیں ہوں گے۔

بادشاہ اس پر راضی ہو گیا اور تحقیقات کا حکم صادر کیا جس میں الزامات بے بنیاد ثابت ہوئے اور زلیخا نے قبول کیا کہ سیدنا یوسف علیہ السلام بے قصور ہیں اور اُسی نے اُن کو ورغلانے کی کوشش کی تھی۔ بادشاہ نے سیدنا یوسف علیہ السلام کو انعام سے نوازا۔ سیدنا یوسف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام خوش تھے کہ ان کی بے گناہی ثابت ہو گئی اور اب ہر کوئی جان گیا کہ انہوں نے اپنے مالک سے غداری نہیں کی۔ انہوں نے لوگوں کو خبردار کیا اور کہا کہ "میں اپنے آپ کی تعریف نہیں کروں گا کہ میں بے قصور رہا کوئی بھی آدمی بہکاوے میں آ کر گناہ کر سکتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی تھی کہ میں نے اسے برداشت کر لیا اور گناہ گار نہیں رہا۔ سیدنا یوسف علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ ان پر بہت مہربان رہا ہے۔ پھر حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہ کے سامنے حاضر ہوئے جو کہ ان کی ایمان داری اور اخلاص سے بہت متاثر ہوا اور اعلان کیا کہ وہ اس کے خاص وزیروں میں سے ایک ہوں گے۔

سیدنا یوسف علیہ السلام نے بادشاہ سے کہا کہ وہ انہیں شاہی گودام کا مکمل اختیار دے دے تاکہ وہ لوگوں کی ضروریات کا خیال رکھ سکیں۔ اور یہ خبر دور دراز تک ہر خاص و عام کو معلوم ہو گئی اور لوگ ان کے پاس اناج کی ضروریات کے لیے آنے لگے۔ ان کے بھائی بھی ان لوگوں میں شامل تھے جو اناج لینے کے لیے سیدنا یوسف علیہ السلام کے پاس آئے۔ انہوں نے سیدنا یوسف علیہ السلام کو پہچانا نہیں لیکن سیدنا یوسف علیہ السلام نے انہیں پہچان لیا اور کہا کہ وہ ان کے چھوٹے بھائی بنیامین کو ساتھ لے آئیں جو کہ سیدنا یوسف علیہ السلام کے حقیقی بھائی تھے۔ انہوں نے کہا تب وہ انہیں ضرورت کی پوری چیزیں دیں گے اور یہ بھی واضح کر دیا کہ اگر وہ بھائی کو نہیں لائیں گے تو اناج وغیرہ نہیں دیا جائے گا۔ انہوں نے سیدنا یوسف علیہ السلام سے وعدہ کیا کہ وہ اپنے بھائی بنیامین کو لے آئیں گے۔ اس تلقین پر سیدنا یوسف علیہ السلام نے ان کا پیسہ بطور ضمانت رکھ لیا تاکہ آئندہ انہیں اناج دے سکیں۔ سبھی بھائی گھر واپس آئے اور اپنے والد کو پوری روداد سنائی۔ انہوں نے اپنے والد سیدنا یعقوب علیہ السلام سے التجا کرنا شروع کی کہ وہ اب کی بار ان کے ساتھ بنیامین کو بھیجیں' نہیں تو وہ سب بھوکے مر جائیں گے۔ انہوں نے قسم کھائی کہ وہ بنیامین کا خیال رکھیں گے۔

سیدنا یعقوب علیہ السلام نے ان کی قسم کو نہیں مانا اور کہا کہ میں تم پر کیسے یقین اور بھروسہ کروں جب کہ تم نے اس کے بھائی سیدنا یوسف علیہ السلام کے ساتھ کیا کیا۔ سبھی بھائی اصرار اور التجا کرنے لگے کہ وہ بنیامین کو ان کے ساتھ بھیجیں تاکہ وہ زائد غلہ حاصل کر سکے جو ان کے گزارے کے لیے ضروری ہے۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام نے ہچکچاتے ہوئے انہیں ساتھ لے جانے کی اجازت دی وہ ایک شرط پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائیں کہ بنیامین کو بخیرو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوبی واپس لے آئیں گے تاوقتیکہ قہر یا عذاب سبھی کو ختم نہ کر دے۔ سبھی بھائیوں نے فوراً عہد کر لیا اور قسم کھالی۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام نے انہیں ہدایت دی کہ وہ شہر میں ایک دروازے سے داخل نہ ہوں بلکہ ہر کوئی الگ الگ دروازے سے داخل ہو۔ انہوں نے ویسا ہی کیا ہر کوئی الگ دروازے سے شہر میں داخل ہوا اور سیدھا سیدنا یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا۔

سیدنا یوسف علیہ السلام اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے انہیں اپنے پاس بلوایا اور کہا کہ وہ ان کے وہی بھائی ہیں جو گم ہو گئے تھے جو کہ بنیامین کے حقیقی بھائی ہیں اور بقیہ سب سوتیلے بھائی ہیں۔ انہوں نے بنیامین سے کہا کہ وہ جان بوجھ کر بادشاہ کا پیالہ ان کے شتر کے بوجھ میں ڈال دیں گے تاکہ بنیامین اپنے بھائی کے پاس رہ سکیں اور پھر سیدنا یوسف علیہ السلام نے خادموں سے کہا کہ ہر کسی کے سامان کی تلاشی لی جائے چوں کہ بادشاہ کا حتمی پیالہ گم ہو گیا ہے اور اس پانے والے کو انعام کا بھی اعلان کر دیا گیا جو بھی اس پیالہ کو واپس لائے گا اسے ایک اونٹ برابر اناج دیا جائے گا۔ اس پر سبھی بھائیوں کی بھی تلاشی ہوئی وہ لوگ پریشان ہونے لگے اور کہنے لگے کہ وہ چور نہیں ہیں اور نہ وہ کوئی غلط ارادہ سے آئے ہیں۔ وہ اس بات پر راضی ہو گئے کہ جو بھی خاطی ہو گا اسے سخت سزا دی جائے۔ ان سبھی کی تلاشی لی گئی اور بنیامین کے شتر سے وہ پیالہ دستیاب ہوا۔ اس پر سبھی بھائیوں نے وزیر (حضرت یوسف علیہ السلام) سے کہا کہ ہمیں حیرت نہیں ہوئی کیونکہ اس کا بھائی یوسف علیہ السلام بھی چور تھا۔ انہیں یہ خبر نہیں تھی کہ وہ جن سے مخاطب ہیں ان ہی کی برائی کر رہے ہیں یعنی سیدنا یوسف علیہ السلام کی۔

سبھی بھائی اس چوری کے واقعہ سے پریشان تھے کہ اب وہ اپنے والد کو کیا منہ دکھائیں گے۔ جنہوں نے ان سے قسم لی تھی کہ وہ ہر حال میں بنیامین کو واپس لے آئیں گے۔ انہوں نے التجا کی کہ بنیامین کو رہا کر دیا جائے :

"اے سردار ذی اقتدار! اس کا باپ بہت بوڑھا آدمی ہے اس کی جگہ آپ ہم میں سے کسی کو رکھ لیجئے ہم آپ کو بڑا ہی نیک انسان پاتے ہیں۔" (۷۸ : ۱۲)

سیدنا یوسف علیہ السلام نے انکار کر دیا اور کہا :

"اللہ کی پناہ! دوسرے کسی شخص کو ہم کیسے رکھ سکتے ہیں؟ جس کے پاس ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اپنا مال پایا ہے اس کو چھوڑ کر دوسرے کو رکھیں گے تو ہم ظالم ہوں گے۔" (۷۹ : ۱۲)

سبھی بھائی اناج لے کر گھر واپس لوٹے لیکن بنیامین ان کے ساتھ نہیں تھے۔ انہوں نے اپنے والد سیدنا یعقوب علیہ السلام سے کہا کہ ان کے چھوٹے بھائی بنیامین نے چوری کی۔ اس پر سیدنا یعقوب علیہ السلام کو یقین نہیں آیا اور انہوں نے ماننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ تمہارے دل میں گناہ اور برائی ہے اور یہ ساری پریشانی اسی وجہ سے ہے اب بھی انہوں نے ایسا ہی کیا بنیامین کے ساتھ جیسا کہ پہلے سیدنا یوسف علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام نے سبھی کی کوتاہیوں پر سرزنش کی اور کہا کہ وہ اس سانحہ کو بھی اللہ تعالیٰ کی مرضی سے صبر کرلیں گے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا یقین تھا کہ وہ ان کے دونوں بیٹوں کو پھر سے ملا دے گا اور سبھی خاندان کے لوگ ایک جگہ جمع ہو جائیں گے۔ دن رات آنسو بہانے سے ان کی بینائی جاتی رہی۔ انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تمہیں خبر نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا یوسف علیہ السلام کو کن صلاحیتوں اور علم سے نوازا۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ جاؤ اور سیدنا یوسف علیہ السلام اور بنیامین کو تلاش کرو' اللہ تعالیٰ کی پناہ میں وہ محفوظ ہیں۔

پھر سبھی بھائی واپس شہر میں آئے اور انہوں نے بادشاہ کے وزیر سے اپنے باپ کی صحت کے بارے میں بتایا کہ وہ اپنے بیٹوں کے غم میں بہت نڈھال ہیں اور دن رات آنسو بہانے سے ان کی بینائی جاتی رہی ہے۔

تب سیدنا یوسف علیہ السلام نے اپنی شناخت کروائی اور بنیامین کو اپنے پاس رکھنے کی وجہ بھی بتلائی۔ سبھی بھائی اپنے پچھلے برتاؤ پر شرمندہ ہوئے اور سیدنا یوسف علیہ السلام سے معافی مانگنے لگے۔ اس پر سیدنا یوسف علیہ السلام نے انہیں گلے سے لگایا اور کہا :

"آج تم پر کوئی گرفت نہیں' اللہ تمہیں معاف کرے' وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔" (۹۲ : ۱۲)

سیدنا یوسف علیہ السلام نے ان سے کہا کہ وہ اپنے والد کے بارے میں پریشان مت ہوں۔ "میرا یہ کرتا لے جاؤ اور ان کی آنکھوں پر رکھو ان کی بینائی لوٹ آئے گی۔" پھر تم سبھی ماں باپ کے ساتھ میرے پاس واپس آؤ اور پھر سے ہم لوگ یکجا رہیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سبھی بھائی واپس گھر گئے اور پھر سے ماں باپ کے ساتھ مصر واپس آئے جہاں حضرت یوسف علیہ السلام بغل گیر ہوئے اور خوش آمدید کہا۔ انہوں نے کہا کہ اب وہ ان کے ساتھ چین و سکون سے رہیں۔ اپنے والد اور والدہ کو وہ تخت شاہی پر لے آئے اور پھر سبھی اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر گئے۔ سیدنا یوسف علیہ السلام نے اپنے والد کو اس خواب کی تعبیر کے بارے میں یاد دلایا جو انہوں نے کافی عرصہ پہلے دیکھا تھا اور کس طرح سے یہ خواب پورا ہوا اور پھر سیدنا یوسف علیہ السلام نے ہاتھ اُٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگی کہ اے اللہ! تو نے مجھے اقتدار دیا اور مجھے تعبیر کا علم سکھایا' میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ تو میری رہنمائی فرما اور مجھے نیک راستے پر چلا اور مجھے سکون کی موت آئے اور میں نیک بندوں میں رہوں۔ وہ اس بات سے باخبر تھے کہ ان کی زندگی میں جن واقعات سے وہ گزر رہے ہیں وہ دراصل اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اور اللہ تعالیٰ کے منصوبوں کا ایک حصہ ہے۔ انہوں نے اپنے والد سے کہا :

> "یہ تعبیر ہے میرے اس خواب کی جو میں نے پہلے دیکھا تھا' میرے رب نے اسے حقیقت بنا دیا اس کا احسان ہے کہ مجھے قید خانے سے نکالا اور آپ لوگوں کو صحرا سے لا کر مجھ سے ملایا حالانکہ شیطان میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈال چکا تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ میرا رب غیر محسوس تدبیروں سے اپنی مشیت پوری کرتا ہے۔ بے شک وہ علیم اور حکیم ہے۔" (۱۰۰ : ۱۲)

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا قصہ

سیدنا یوسف علیہ السلام کے تقریباً سو سال بعد مصر کے حکمرانوں نے ایک حکم نامہ جاری کیا کہ اسرائیلی والدین کو اگر لڑکا پیدا ہو گا تو اُسے ختم کر دیا جائے۔ لڑکیوں کو اس حکم سے مستثنیٰ رکھا گیا تاکہ وہ قوم مصر اور فرعون کے ساتھیوں کی خدمت کریں۔ یہ حکم بنی اسرائیل پر قہر بن کر نازل ہوا۔ اس اذیت ناک دور میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ کو حکم الٰہی ہوا کہ اس بچہ کو ندی میں نہ ڈالا جائے بلکہ دودھ پلایا جائے تاوقتیکہ انہیں یہ محسوس ہو کہ ان کی جان پر آفت آ گئی ہے۔ تقریباً تین مہینہ تک سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی پرورش ان کی والدہ نے کی اور پھر اس کے بعد ان کی والدہ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو ایک صندوق میں رکھ کر ندی میں بہا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی والدہ سے وعدہ کیا کہ ان کا لڑکا سلامت رہے گا اور وہ بحفاظت انہیں مل جائے گا اور وہ اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی ہو گا۔

صندوق دریائے نیل میں بہتے ہوئے بادشاہ فرعون کے محل کے قریب کنارے سے آلگا۔ فرعون کا ایک غلام اس راستے سے گزر رہا تھا اس نے وہ صندوق اٹھالیا اور بچہ کو ملکہ کے پاس لے گیا۔ فرعون کو اس کی اطلاع ہو گئی۔ اس نے حکم دیا کہ بچہ کو ختم کر دیا جائے لیکن ملکہ جو لاولد تھی بچہ کی طرف راغب ہو گئی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بچہ کو بہت خوبصورت بنایا ہے اور سنبھالنے والا اس سے پیار کرتا رہے گا۔ ملکہ نے فرعون سے درخواست کی کہ اس بچہ کو معاف کر دیں' ہم اسے گود لے لیتے ہیں اور ہم اس کی پرورش اسی محل میں کریں گے اور کسی کو خبر بھی نہ ہو گی کہ یہ اسرائیلی ہے۔ یہ ہم میں سے ہی ہو گا اور درحقیقت ہماری طرف اسرائیلیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے کار آمد ثابت ہو گا۔ فرعون راضی ہو گیا اور اجازت دے دی۔ ملکہ بچہ کی پرورش ایسی کرنے لگی جیسے کوئی اپنی اولاد کی پرورش کرتا ہے لیکن بچہ بے چین ہی رہا اور چیخنے اور رونے لگا اور کسی دایا کا دودھ نہ پیا۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اپنی دس سالہ بیٹی سے کہا کہ وہ اپنے بھائی کو دیکھے کہ وہ صندوق کدھر پہنچتا ہے۔ کم سن لڑکی نے ویسا ہی کیا جیسا کہ والدہ نے کہا تھا۔ وہ محل کے اندر داخل ہوئی اور کسی طرح ملکہ کے قریب پہنچ کر ملکہ کا اعتماد حاصل کر لیا۔ بچہ بھوک سے کمزور ہونے لگا۔ لڑکی نے ملکہ سے کہا کہ وہ ایک دودھ پلانے والی عورت کو جانتی ہے شائد وہ پیار و محبت سے دودھ پلائے اور بچہ کی پرورش کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو پھر سے اس کی ماں کو دے دیا تاکہ وہ اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھ سکے اور کوئی غم نہ کرے اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا۔"

پھر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی فرعون کے گھر میں ملکہ کی زیر نگرانی بہترین طریقہ پر پرورش ہونے لگی۔ یہیں پر وہ جوان ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں علم عطا کیا۔ ایک دفعہ وہ شہر میں گھومنے نکلے تو دیکھا کہ دو لوگ لڑ رہے ہیں ایک اسرائیلی اور دوسرا دشمن قوم کا۔ اسرائیلی نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے مدد مانگی۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اس کی مدد کو گئے اور دوسرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آدمی کو دھکا دیا اس پر وہ وہیں ختم ہو گیا۔ اس قتل پر سیدنا موسیٰ علیہ السلام بہت نادم ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے معافی کی درخواست کرنے لگے اور کہا کہ میں اب کبھی گناہ کرنے والے کی مدد کو نہیں آؤں گا۔ دوسری صبح وہ شخص جس کی سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے مدد کی تھی پھر سے ان کو مدد کے لیے پکارا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام سمجھ گئے کہ یہ ظالم آدمی ہے وہ اس پر ہی ہاتھ چلانے کے لیے گئے۔ اس شخص نے چلا کر کہا تم مجھے قتل کرنا چاہتے ہو جس طرح تم نے کل اس آدمی کو کیا' کیا تم اس ملک میں جبار بن کر رہنا چاہتے ہو؟ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی "اے میرے رب! مجھے اس طرح کے لوگوں سے بچا جو گناہ کرتے ہیں۔" اتنے میں ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ سرداران فرعون تجھے پھانسی پر لٹکانے کے لیے مشورہ کر رہے ہیں۔ تم یہاں سے بھاگ نکلو۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام مصر کو چھوڑ کر مدین کی طرف چل پڑے اور دعا کرنے لگے کہ پروردگار عالم ان کی رہنمائی فرمائے اور انہیں نیک راستے پر چلائے۔ مدین پہنچنے پر دیکھا کہ لوگ کنویں سے اپنے جانوروں کے لیے پانی لے رہے ہیں اور قریب ہی دو عورتیں اپنے جانوروں کو روک رہی ہیں۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اُن سے پوچھا کہ تم لوگ کیوں انتظار کر رہے ہو۔ انہوں نے جواب دیا ہماری یہ بد نصیبی ہے کہ جب تک چرواہے اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں ہم اپنے جانوروں کو پانی نہیں پلا سکتے۔ ہمارے والد بہت ضعیف ہیں اور وہ جانوروں کو پانی پلانے نہیں آسکتے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے دونوں کے جانوروں کے لیے کنویں سے پانی نکال کر دیا۔ جس پر وہ دونوں خواتین ان کی شکر گزار ہوئیں۔ ان میں سے ایک نے گھر جا کر اپنے والد سے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بتایا۔ اس پر اس خاتون کے والد نے کہا کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو لے آؤ تاکہ وہ اس کام کے عوض انہیں کچھ اجرت دے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے ان ضعیف بزرگ کو بتایا کہ وہ کن حالات میں مصر چھوڑ کر یہاں آئے ہیں۔

ضعیف بزرگ نے کہا "تم گھبراؤ نہیں" یہ اچھا ہوا کہ تم ان ظالموں کے درمیان سے چلے آئے۔ وہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے بہت متاثر ہوئے اور اپنی ایک لڑکی کی شادی سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے کرنے پر راضی ہوئے۔ لیکن ایک شرط رکھی کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام آٹھ سال یا اس سے زائد یہیں پر رہیں گے۔ اس پر سیدنا موسیٰ علیہ السلام رضامند ہو گئے اور مدین میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندگی گزارنے لگے۔

آٹھ سال بعد سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اہل و عیال کے ساتھ مدین کو چھوڑ دیا۔ دوران سفر انہوں نے دیکھا کہ ایک آگ کوہ طور کی جانب ہے۔ انہوں نے اہل و عیال کو وہیں قیام کرنے کو کہا اور خود اس آگ کی طرف دوڑے تاکہ معلوم کر سکیں کہ اطراف و اکناف میں کیا ہے اور کم از کم انگارے لے آئیں تاکہ اہل و عیال کو گرمی پہنچا سکیں۔ جب سیدنا موسیٰ علیہ السلام اس جگہ پر پہنچے تو وادی کے داہنے کنارے پر مبارک خطے میں ایک درخت سے پکارا گیا :

"اے موسیٰ علیہ السلام! میں تیرا رب ہوں' جوتیاں اُتار دے" (۱۲ : ۲۰)

پوچھا گیا :

"یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟" (۱۷ : ۲۰)

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا :

"یہ میری لاٹھی ہے اس پر ٹیک لگا کر چلتا ہوں اس سے اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں اور بھی بہت سے کام ہیں جو اس سے لیتا ہوں۔" (۱۸ : ۲۰)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے :

"پھینک دے اس کو موسیٰ۔" (۱۹ : ۲۰)

انہوں نے اس حکم پر لاٹھی پھینک دی جو سانپ بن کر دوڑ رہی تھی۔ پھر حکم ہوا :

"پکڑ لے اس کو اور ڈر نہیں' ہم اسے پھر ویسا ہی کر دیں گے جیسی یہ تھی۔" (۲۱ : ۲۰)

انہوں نے ویسا ہی کیا جیسا حکم ہوا تھا۔ پھر فرمایا رب نے کہ اپنا ہاتھ اپنی بغل میں دبا چمکتا ہوا نکلے گا بغیر کسی تکلیف کے یہ دوسری نشانی ہے اس لیے کہ ہم تجھے اپنی بڑی نشانیاں دکھانے والے ہیں' اب تو فرعون کے پاس جا وہ سرکش ہو گیا ہے۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی :

"پروردگار! میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو میرے لیے آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ سلجھا دے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں اور میرے لیے اپنے کنبے سے ایک وزیر مقرر کر دے' ہارون جو میرا بھائی ہے اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذریعے سے میرا ہاتھ مضبوط کر اور اس کو میرے کام میں شریک کر دے تاکہ ہم خوب تیری پاکی بیان کریں اور خوب تیرا چرچا کریں تو ہمیشہ ہمارے حال پر نگراں رہا ہے" (۳۵-۲۵ : ۲۰)

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور حکم دیا کہ :

"جا' تو اور تیرا بھائی میری نشانیوں کے ساتھ اور دیکھو' تم میری یاد میں تقصیر نہ کرنا۔ جاؤ تم دونوں فرعون کے پاس کہ وہ سرکش ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ نرمی سے بات کرنا' شاید کہ وہ نصیحت قبول کر لے یا ڈر جائے۔"

(۴۴-۴۳ : ۲۰)

سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور سیدنا ہارون علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ فرعون ہمیں تشدد کا نشانہ بنائے گا (جیسا کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام قتل کے الزام میں مطلوب تھے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

"ڈرو مت' میں تمہارے ساتھ ہوں' سب کچھ سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں' جاؤ اس کے پاس اور کہو کہ ہم تیرے رب کے فرستادے ہیں' بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے کے لیے چھوڑ دے اور ان کو تکلیف نہ دے۔"

(۴۷-۴۶ : ۲۰)

سیدنا موسیٰ علیہ السلام سیدنا ہارون علیہ السلام کے ساتھ کتاب الٰہی لے کر مصر کی طرف نکلے "کتاب الٰہی انسان کے لیے مشعل راہ اور راہبر و امت پر کرم ہے۔" انہوں نے قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے نشانیاں بتلائیں لیکن لوگوں نے انکار کیا اور کہا کہ یہ سب جھوٹ ہے اور جادو ہے اور اُن کا مذاق اُڑایا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی راہ میں گائے کی قربانی کرو۔ لوگوں نے طنز کرتے ہوئے پوچھا' کس طرح کی گائے؟ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا نہ تو زیادہ عمر کی اور نہ زیادہ چھوٹی گائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرو۔ گائے بس بیچ کی عمر کی ہو۔ لوگوں نے پوچھا کس رنگ کی ہو؟ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا گہرے پیلے رنگ کی اور چمکدار ہو۔ اس پر لوگوں نے کہا اے موسیٰ! گائیں تو طرح طرح کی ہوتی ہیں۔ اس پر سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے خلاصہ کیا کہ گائے ایسی ہو جس کو کبھی ہل جوتنے کے لیے کھیت میں استعمال نہ کیا گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو اور ساتھ ہی ساتھ صحیح اور سالم ہو۔ اس پر لوگ سمجھ گئے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام چاہتے ہیں کہ سونے کی گائے جس کی اُن کے باپ پوجا کیا کرتے تھے' اسے ختم کر دیا جائے۔ لوگوں نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم پہلے فرعون کے پاس پہنچو اور اگر وہ راضی ہو گیا تو وہ بھی اُن کے ساتھ ہوں گے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا کہ وہ اپنی بڑائی اور جہالت چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک جائے' اللہ جو کہ سارے عالم کا حاکم ہے۔

فرعون غصہ میں آگیا اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ کون ہے تمہارا رب جس کے تم پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتے ہو؟ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا :

"ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی ساخت بخشی' پھر اس کو راستہ بتایا۔" (۲۰ : ۵۰)

فرعون نے پوچھا کہ پچھلی جو نسلیں گزری ہیں ان کی کیا حالت تھی؟ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ انہوں نے پھر فرعون سے کہا کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کی قدرت کی کئی نشانیاں بارش' ہوا' جانور' نباتات یہ سبھی اللہ تعالیٰ کی عظمت کی دلیلیں ہیں عقل رکھنے والوں کے لیے۔ فرعون نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کیا تمہارے پیغمبر ہونے کا کوئی ثبوت ہے؟ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا پھینکا جو اژدھا بن گیا اور پھر انہوں نے چوغے کی جیب میں سے باہر ہاتھ نکالا تو آنکھیں خیرہ ہو گئیں۔ فرعون کے سرداروں نے کہا کہ یہ جادوگر سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ ان لوگوں نے فرعون سے کہا کہ شہر سے بڑے جادوگروں کو بلا کر مقابلہ کراؤ۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام ان سے مقابلہ کے لیے تیار ہو گئے جس کے لیے تہوار کا دن مقرر ہوا۔ دو بڑے جادوگر سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کے لیے آئے۔ انہوں نے لاٹھی اور رسی سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی طرف پھینکی جو سانپ بن کر ان کے گرد لپٹ گئی اور انہیں گھیرے میں لے لیا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مدد کے لیے دعا کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمت نہیں ہار اور حکم ہوا :

"پھینک جو تیرے ہاتھ میں ہے ابھی ان کی ساری بناوٹی چیزوں کو نگلے جاتا ہے یہ جو کچھ بنا کر لائے ہیں۔ یہ تو جادوگر کا فریب ہے اور جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا' خواہ وہ کسی شان سے آئے۔" (۲۰ : ۶۹)

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے جیسے ہی عصا کو زمین پر پھینکا وہ ایک بڑا اژدھا بن گیا اور سبھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سانپوں کو نگل گیا۔ سارے جادوگر سجدے میں گر گئے اور پکار اُٹھے مان لیا ہم نے ہارون علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے رب کو۔ فرعون نے کہا، تم اس پر یمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اس کی اجازت دیتا؟ اب میں تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کٹواتا ہوں اور کھجور کے تنوں پر تم کو سولی دیتا ہوں۔ ان جادوگروں نے بے خوف ہو کر فرعون سے کہا کہ وہ جو چاہے کر لے لیکن وہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بتلائے ہوئے نیک راہ سے نہیں ہٹیں گے۔ ان لوگوں نے تسلیم کر لیا کہ اس کا رب فرعون سے اعلیٰ ہے وہ جادوگر لوگ اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگنے لگے جو گناہ فرعون نے انہیں کرنے پر مجبور کیا تھا۔

اس پر فرعون آگ بگولہ ہو گیا اور فیصلہ کیا سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کے ہر نشان کو مٹا دے۔ اس نے اعلان کیا :

"لوگو! کیا مصر کی بادشاہی میری نہیں ہے؟ اور یہ نہریں میرے نیچے نہیں بہہ رہی ہیں؟ کیا تم لوگوں کو نظر نہیں آتا؟ کیا میں بہتر ہوں یا یہ شخص جو ذلیل و حقیر ہے وہ اپنی بات بھی کھول کر بیان نہیں کر سکتا؟ کیوں نہ اس پر سونے کے کنگن اُتارے گئے؟ یا فرشتوں کا ایک دستہ اس کی اردلی میں نہ آیا؟"

(۴۳ : ۵۱-۵۳)

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا کہ اگر وہ ان کی دعوت حق کو نہیں مانے گا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قہر تمہارا انتظار کر رہا ہے۔ پھر بھی فرعون نے اس بات پر کوئی دھیان نہ دیا۔ پس اس قوم کو قحط اور دوسری بیماریوں نے آگھیرا۔ تب لوگ سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کرنے لگے کہ اس اللہ تعالیٰ کے قہر کو ٹلوائے اور جیسے ہی اُنہیں بلا سے نجات مل گئی پھر سے وہ فرعون کی پرستش کرنے لگے۔

فرعون کے دو سردار بہت سرکش ہو گئے تھے جن میں سے ایک قارون تھا اور دوسرا ہامان۔ یہ لوگ دولت اور حکومت کے نشہ میں اندھے ہو چکے تھے۔

وقت گزرنے کے ساتھ فرعون کا رویہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بد سے بدتر ہوتا گیا اس نے انہیں عام مجمع میں ذلیل کیا اور ان کے ماننے والوں (پیروں) کو سخت اذیتیں پہنچائیں۔ فرعون نے اعلان کیا کہ اس کے سوا کوئی رب نہیں۔ اس نے اہل دربار سے کہا کہ میرے لیے ایک اونچی عمارت بنواؤ تاکہ اوپر جا کر میں موسیٰ علیہ السلام کے رب کو دیکھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکوں۔ اس نے سرداروں کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل پر رحم اور مہربانی مت کرو اور انہیں مصر سے نکال باہر کرو۔ اور پھر اس نے ظلم کی حد کر دی جس کی وجہ سے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں نے ڈر کر انہیں چھوڑ دیا اور چند ماننے والے ان کے ساتھ رہے۔ لیکن اس سے سیدنا موسیٰ علیہ السلام پست ہمت نہیں ہوئے اور اپنی راہ پر قائم رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی اور حکم ہوا کہ اب راتوں رات میرے بندوں کو لے کر چل پڑو' اور ان کے لیے سمندر میں سے سوکھی سڑک بنائے۔ تجھے کسی کے تعاقب کا ذرا خوف نہ ہو اور نہ (سمندر کے بیچ سے گزرتے ہوئے) ڈر لگے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اپنے پیروؤں کے ساتھ دریا کے پار پہنچ گئے۔ پیچھے سے فرعون اپنا لشکر لے کر پہنچا اور پھر سمندر ان پر چھا گیا جیسا کہ چھا جانے کا حق تھا۔ پھر بنی اسرائیل ایک محفوظ مقام پر قیام پذیر ہوئے جہاں ہر چیز کی فراغت تھی۔ کچھ عرصہ بعد سیدنا موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ملنے چلے اور چلتے وقت اپنے بھائی ہارون علیہ السلام سے کہا :

"میرے پیچھے تم میری قوم میں میری جانشینی کرنا اور ٹھیک کام کرتے رہنا اور بگاڑ پیدا کرنے والوں کے طریقہ پر نہ چلنا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تیس روز کے لیے (کوہ سینا پر) طلب کیا اور بعد میں دس دن کا اور اضافہ کر دیا' اس طرح اس کے رب کی مقرر کردہ مدت چالیس دن ہو گئی۔"

> "جب وہ ہمارے مقرر کیے ہوئے وقت پر پہنچا اور اس کے رب نے اس سے کلام کیا تو اس نے التجا کی کہ اے رب! مجھے یارائے نظر دے کہ میں تجھے دیکھوں' فرمایا "تو مجھے نہیں دیکھ سکتا۔ ہاں ذرا سامنے کے پہاڑ کی طرف دیکھ' اگر وہ اپنی جگہ قائم رہ جائے تو البتہ تو مجھے دیکھ سکے گا۔" چنانچہ اس کے رب نے جب پہاڑ پر تجلی کی تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ علیہ السلام غش کھا کر گر پڑے۔ اور جب ہوش آیا تو بولے پاک ہے تیری ذات میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور سب سے پہلا ایمان لانے والا ہوں۔" (۷ : ۱۴۳)

پھر اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے دریافت فرمایا "کیا چیز تمہیں اپنی قوم سے پہلے لے آئی؟" موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا وہ بس میرے پیچھے آہی رہے ہیں' میں جلدی کر کے تیرے حضور آگیا ہوں' اے میرے رب! تاکہ تو مجھ سے خوش ہو جائے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے، تو سنو، ہم نے تمہارے پیچھے تمہاری قوم کو آزمائش میں ڈال دیا اور سامری نے انہیں گمراہ کیا، اس پر سیدنا موسیٰ علیہ السلام بہت رنجیدہ ہو گئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے پروردگار! میرے ماننے والوں کو معاف فرما اور اُن کی گمراہی کی وجہ سے اُن پر قہر نہ نازل فرما۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انہیں تختیاں دیں جن کی تحریر میں ہدایت اور رحمت تھی دنیا اور آخرت کے لیے۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام جب قوم کی طرف واپس ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ سامری کی پیروی میں لوگ ایک زیورات سے بنائے گئے بچھڑے کی مورت کی پوجا کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر وہ رنجیدہ ہو گئے اور انہوں نے قوم سے کہا "تم نے مجھ سے کیوں وعدہ خلافی کی، انہوں نے جواب دیا کہ سامری نے ہم سے کہا ہے کہ زیورات کے بوجھ سے ہم لد گئے تھے اور ہم نے بس ان کو پھینک دیا آگ میں اور پھر اس طرح سامری نے بھی (آگ میں) کچھ ڈالا اور ان کے لیے بچھڑے کی مورت بنا کر نکال لایا جس میں سے بیل کی سی آواز نکلتی تھی۔ وہ لوگ گمراہ ہو گئے تھے اور اس زیورات سے بنے بچھڑے کی پوجا کرنے لگے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ یہ ہی سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا رب ہے۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے قوم سے کہا "کیا تمہیں نظر نہ آتا تھا کہ وہ ان سے بولتا ہے نہ کسی معاملہ میں ان کی رہنمائی کرتا ہے اور نہ ان کے نفع ونقصان کا کچھ اختیار رکھتا ہے۔" سیدنا ہارون علیہ السلام پہلے ہی ان سے کہہ چکے تھے کہ لوگو! تم اس کی وجہ سے فتنے میں پڑ گئے ہو، تمہارا رب تو رحمان ہے۔ پس تم میری پیروی کرو اور میری بات مانو، مگر انہوں نے ان سے کہہ دیا ہم تو اس کی پرستش کرتے رہیں گے جب تک موسیٰ علیہ السلام ہمارے پاس واپس نہ آجائیں۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے وہ تختیاں پھینک دیں اور کہا کہ تم اس کے اہل نہیں ہو اور پھر انہوں نے سیدنا ہارون علیہ السلام کے بال پکڑ کر کہا "تم نے حکم کی نافرمانی کیوں کی اور لوگوں کو گمراہی پر جانے سے کیوں نہیں روکا؟" سیدنا ہارون علیہ السلام نے جواب دیا کہ مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ "تو آکر کہے گا تم نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور میری بات کا پاس نہ کیا۔"

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی "اے پروردگار! تو ہارون علیہ السلام کو معاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرما" اور پھر سامری سے کہا "اب زندگی بھر تجھے یہی پکارتے رہنا ہے۔ مجھے نہ چھونا اور دوزخ تیری منزل ہو گی" اور پھر انہوں نے بچھڑے کی مورت کو ہاتھ میں لے کر آگ میں پھینک دیا جو کہ فوراً راکھ میں تبدیل ہو گئی۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں (سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو) اپنا پیغمبر منتخب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

"اے موسیٰ علیہ السلام! میں نے تمام لوگوں پر ترجیح دے کر تجھ کو منتخب کیا کہ میری پیغمبری کرے اور مجھ سے ہم کلام ہو پس جو کچھ میں تجھے دوں اسے لے اور شکر بجالا۔" (۱۴۴ : ۷)

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا بنی اسرائیل کی بھلائی کے لیے اور تختیوں پر آیتیں کندہ کیں اس کی وحدانیت کی اور نیک راہ پر چلنے کی ہدایتیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے :

"ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ہر شعبہ زندگی کے متعلق نصیحت اور ہر پہلو کے متعلق واضح ہدایت تختیوں پر لکھ کر دے دی اور اس سے کہا ان ہدایات کو مضبوط ہاتھوں سے سنبھال اور اپنی قوم کو حکم دے کہ ان کی بہترین مفہوم کی پیروی کرے۔" (۱۴۵ : ۷)

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے قوم کو متنبہ کیا کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو جھٹلائے گا تو وہ تباہ ہو جائے گا اور اسے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ انہوں نے لوگوں سے کہا "خیال کرو اللہ تعالیٰ نے تم پر پیغمبر بھیجے جو کہ تمہاری رہنمائی کرتے اور تم کو وہ کچھ دیا جو دنیا میں کسی کو نہ دیا تھا۔" اللہ تعالیٰ نے فلسطین انہیں دیا۔ پھر سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پیروؤں سے کہا کہ اس مقدس سرزمین میں داخل ہو جاؤ۔ وہ لوگ ہچکچائے کہ ہم لوگ کس طرح داخل ہو سکتے ہیں جبکہ اس پر طاقتور لوگ قابض ہیں۔ ہم وہاں ہرگز داخل نہیں ہو سکتے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں۔ ان لوگوں میں سے دو بہادر شخص ایسے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت سے نوازا تھا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی کی درخواست کی۔ فرمان الٰہی ہوا :

"وہ ملک چالیس سال تک ان پر حرام ہے' یہ زمین میں مارے مارے پھریں گے' ان نافرمانوں کی حالت پر ہرگز ترس نہ کھاؤ۔" (۲۶ : ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنی اسرائیل بارہ قبیلوں میں تقسیم ہو گئے :

"جب موسیٰ (علیہ السلام) سے ان کی قوم نے پانی مانگا تو ہم نے اس کو اشارہ کیا کہ فلاں چٹان پر اپنی لاٹھی مارو۔ چنانچہ اس چٹان سے یکایک بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر گروہ نے اپنے پانی لینے کی جگہ متعین کرلی۔ ہم نے ان پر بادل کا سایہ کیا اور ان پر من اور سلویٰ اتارا۔ کھاؤ پاک چیزیں جو ہم نے تم کو بخشیں مگر اس کے بعد انہوں نے جو کچھ کیا تو ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ آپ اپنے اوپر ظلم کرتے رہے۔" (۷ : ۱۶۰)

سیدنا یونس علیہ السلام کا قصہ

سیدنا یونس علیہ السلام ایک سادگی پسند آدمی تھے جو سمندر کے قریب آباد ایک بڑی بستی میں رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا نبی بنا کر بھیجا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی تبلیغ کریں۔ سیدنا یونس علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو دعوت حق دی تو لوگوں نے اُن پر فقرے کسے اور ان کی بات پر کوئی دھیان نہ دیا۔ اس پر سیدنا یونس علیہ السلام غصہ ہوئے صبر کا دامن چھوڑ دیا۔ وہ اپنی قوم سے اس قدر عاجز آچکے تھے کہ انہوں نے اس بستی کو چھوڑ دیا اور سمندری کشتی پر سوار ہو گئے۔ جب کشتی گہرے پانی میں پہنچی تو طوفان میں گھر گئی اور سیدنا یونس علیہ السلام کشتی کے اوپر سے سمندر میں جا گرے اور انہیں ایک بڑی مچھلی نے نگل لیا۔ وہ مچھلی کے پیٹ میں پہنچ گئے اور متعجب تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کیوں سزا دی جب کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا پیغمبر مقرر کیا۔ ان سے کہاں غلطی سرزد ہوئی؟ تب اُنہیں احساس ہوا کہ انہوں نے غصہ سے کام لیا جبکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی تھی کہ وہ صبر و تحمل سے کام لیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اُنہیں معاف کر دے اور انہیں ایک موقع دے کہ وہ اپنے آپ کو نبوت کے اہل ثابت کر سکیں۔

"آخر کار اس کے رب نے اسے برگزیدہ فرمالیا اور اسے صالح بندوں میں شامل کر دیا۔" (۶۸ : ۵۰)

اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا قبول فرمائی اور معجزاتی طریقہ سے ان کو مچھلی کے پیٹ سے بیماری اور نقاہت کے عالم میں ایک سوکھے کنارے پر نکال دیا۔ کدو کے درخت کے نیچے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ آرام کر کے صحت یاب ہوئے اور قریبی بستی میں چلے گئے۔ جہاں پر انہوں نے پھر سے تحریک رسالت شروع کی اور اب کی بار بہت ہی صبر و تحمل سے دعوت حق کا کام انجام دیا۔ لوگوں نے انہیں پریشان کیا' طنز کیا لیکن وہ بندوں کو نیک راہ پر لانے کے کام میں لگے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا یونس علیہ السلام سے فرمایا :

"اگر تیرے رب کی مشیت یہ ہوتی (کہ زمین میں سب مومن و فرمانبردار ہی ہوں) تو سارے اہل زمین ایمان لے آئے ہوتے۔ پھر کیا تو لوگوں کو مجبور کرے گا کہ وہ مومن ہو جائیں؟ کوئی متنفس اللہ کے اذن کے بغیر ایمان نہیں لا سکتا اور اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہ ہے کہ جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے وہ ان پر گندگی ڈال دیتا ہے۔" (۱۰ : ۹۹-۱۰۰)

سیدنا ایوب علیہ السلام کا قصہ

سیدنا ایوب علیہ السلام کئی پریشانیوں اور آزمائشوں سے گزرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا نبی بنا کر بھیجا تاکہ وہ اپنی قوم کے لوگوں کو یہ بتائیں کہ نہ صرف اللہ تعالیٰ ایک ہے اور ہر چیز پر قادر ہے بلکہ یہ ثابت کر دیں کہ اہل ایمان اور اللہ کے نیک بندے اپنی راہ پر ڈگمگاتے نہیں ہیں اور دشواریوں کا مقابلہ کرتے ہوئے راہ حق پر قائم رہتے ہیں۔ انہیں حکم ہوا کہ کاڑیوں کا بنڈل بنا کر مارو اور کسی صورت میں اپنی قسم سے پیچھے نہ ہٹو۔ وہ اپنے خالق سے کیے عہد پر قائم رہے۔ انہوں نے کئی تکالیف اور مصیبتوں پر صبر کیا اور اللہ تعالیٰ کی بندگی میں کوئی کوتاہی نہیں برتی۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان کے خاندان والوں کو پریشانیوں اور آزمائشوں سے نجات دی۔ جب وہ پیاس سے قریب المرگ تھے انہیں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ زمین کو کھودو اور وہاں سے کھودنے پر ٹھنڈے پانی کا چشمہ اُبل پڑا۔

سیدنا داؤد علیہ السلام کا قصہ

سیدنا داؤد علیہ السلام ایک چرواہے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اپنا نبی مقرر کیا بلکہ انہیں قوم کا بادشاہ بھی بنا دیا۔ ان کا بادشاہ بن جانا بھی حیرت انگیز تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے انتقال کے بعد بنی اسرائیل کے سردار پیغمبر سیدنا شموئیل علیہ السلام کے پاس پہنچے اور مطالبہ کیا کہ وہ کسی کو بادشاہ مقرر کریں جو کہ بنی اسرائیل کی قیادت سنبھالے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے۔ سیدنا شموئیل علیہ السلام نے کہا کہ وہ اس بات سے متفق نہیں ہیں کہ وہ جالوت سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں جو کہ ہمارا طاقتور حریف ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم کیوں مقابلہ نہیں کر سکتے جبکہ اس نے ہمارے لوگوں کو گھروں سے نکال باہر کیا اور والدین کو اولاد سے جدا کیا۔

سیدنا شموئیل علیہ السلام نے حکم الٰہی پر طالوت کو بادشاہ مقرر کیا۔ اس پر سرداران قوم خوش نہیں ہوئے۔ تب سیدنا شموئیل علیہ السلام نے کہا کہ طالوت کے عہد میں تمہیں وہ صندوق مل جائے گا جس میں آل موسیٰ علیہ السلام اور آل ہارون علیہ السلام کے چھوڑے ہوئے تبرکات ہیں جو کہ رب کی طرف سے تمہارے لیے سکون قلب کا سامان ہے۔ بالآخر سرداران قوم مطمئن ہو گئے اور طالوت کی فوج میں شریک ہو گئے۔

طالوت نے اپنی فوج کو خبردار کیا کہ حکم الٰہی ہے کہ قریبی ندی کا پانی نہ پینا جہاں پر وہ خیمہ زن ہیں لیکن باوجود اس حکم کے کئی فوجیوں نے اس ندی کے پانی سے پیاس بجھائی اور جب ان کے پیٹ بھر گئے تو وہ جالوت اور اس کی فوج کا مقابلہ نہیں کر سکے۔

طالوت اور اس کے کچھ ساتھی رہ گئے جنہوں نے جالوت کے خلاف نبرد آزما ہونے کا فیصلہ کیا تھا۔ سیدنا داؤد علیہ السلام جو کہ ناتجربہ کار نوجوان تھے انہوں نے جالوت کے خلاف لڑائی میں طالوت کا ساتھ دیا۔ انہوں نے جالوت کو چیلنج کیا جس پر اُس نے ان کی جسارت کا مذاق اُڑایا لیکن سیدنا داؤد علیہ السلام نے جالوت کو ختم کیا اور اس کی فوج کو شکست دی۔ اس کارنامہ پر انہیں بنی اسرائیل کا بادشاہ بنایا گیا۔ سیدنا داؤد علیہ السلام کی بادشاہت کا دور ایک شاندار عہد تھا عدل و انصاف کا۔ پہاڑوں نے اُنہیں سراہا' صبح و شام پرندوں نے اپنی اُڑانوں میں ان کی عظمت کے گیت گائے۔ ان کا دور حکومت بہت شاندار رہا اور عقل و فہم کی وجہ سے ان کی حکومت ایک طاقتور حکومت بن گئی۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا داؤد علیہ السلام پر زبور نازل فرمائی اور سیدنا داؤد علیہ السلام کو ہدایت الٰہی ملی کہ وہ انصاف کے پلڑے برابر رکھیں۔ قرآن حکیم میں بیان ہے کہ :

"اے داؤد! ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے لہٰذا تو لوگوں کے درمیان حق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ حکومت کر اور خواہش نفسی کی پیروی نہ کر کہ وہ تجھے اللہ تعالیٰ کی راہ سے بھٹکا دے گی۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ سے بھٹکتے ہیں یقیناً ان کے لیے سخت سزا ہے کہ وہ یوم الحساب کو بھول گئے۔" (۲۶ : ۳۸)

ایک روز دو در انداز ان کی عبادت گاہ کے احاطہ کی اونچی دیواریں چڑھ کر اندر گھس آئے۔ یہ دیکھ کر سیدنا داؤد علیہ السلام ششدر رہ گئے۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ باز پرس کرتے دونوں درخواست کرنے لگے کہ وہ انصاف مانگنے کی خاطر آئے ہیں کہ دونوں بھائیوں کے بیچ جھگڑا ہو گیا اور ایک نے دوسرے کو زخمی کر دیا۔ وہ چاہتے تھے کہ سیدنا داؤد علیہ السلام فیصلہ کریں کہ کون غلطی پر ہے؟ ایک بھائی کے پاس ننانوے بھیڑیں تھیں اور دوسرے کے پاس صرف ایک۔ پہلے والا چاہتا ہے کہ دوسرا اپنی ایک بھیڑ اس کے حوالے کر دے لیکن جب دوسرے نے انکار کیا تو اس نے اسے مارا پیٹا۔

سیدنا داؤد علیہ السلام نے زخمی سے کہا کہ یہ دنیا کا وطیرہ ہے کہ طاقتور کمزور پر ظلم کرتا ہے۔ ظالم بے شک غلطی پر ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو سزا دے گا۔ انہوں نے کہا کہ صرف اہل ایمان صراط مستقیم پر ہیں چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈرتے ہیں اور انصاف کرتے ہیں۔

ایک دفعہ ایک شخص کی بھیڑوں کا ریوڑ رات میں پھرنے لگا اور کسی کے کھیت میں ساری فصل کھا گیا۔ کھیت کا مالک سیدنا داؤد علیہ السلام کے پاس انصاف کے لیے پہنچا۔ اس وقت سیدنا داؤد علیہ السلام کے ساتھ ان کے فرزند سیدنا سلیمان علیہ السلام بھی موجود تھے۔ سیدنا داؤد علیہ السلام نے فیصلہ دیا کہ ریوڑ کا مالک تاوان کے طور پر بھیڑیں کھیت کے مالک کو دے دے جس کا نقصان ہوا ہے۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام اپنے والد کے اس فیصلہ سے متفق نہیں ہوئے اور کہا کہ تاوان برابر نہیں ہے صرف ایک سال کی فصل کے نقصان کے لیے سارا ریوڑ ہمیشہ کے لیے حوالے کر دینا مناسب نہیں ہے۔ اس کے بجائے کھیت کے مالک کو بھیڑیں نقصان پورا بھرپائی ہونے تک دی جائیں اور جیسے ہی نقصان کی بھرپائی مکمل ہو بھیڑیں مالک کو واپس لوٹا دی جائیں۔ سیدنا داؤد علیہ السلام نے سیدنا سلیمان علیہ السلام کے فیصلہ کی تائید کی جو کہ قرآنی احکامات کے عین مطابق تھا یعنی مسئلہ کے مکمل جائزہ کے بعد فیصلہ کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا سلیمان علیہ السلام کا قصہ

سیدنا سلیمان علیہ السلام سیدنا داؤد علیہ السلام کے چھوٹے فرزند تھے اور وہ اپنے والد کے جانشین ہوئے۔ کچھ مورخین کے مطابق یہ زمانہ ۹۶۵ قبل مسیح کا تھا' سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے تقریباً ایک ہزار سال قبل۔ سیدنا داؤد علیہ السلام کی طرح اللہ تعالیٰ نے سیدنا سلیمان علیہ السلام کو اپنا نبی منتخب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں پرندوں سے گفتگو کرنے کا علم عطا کیا اور اپنے فضل سے انہیں ہر چیز عطا کی۔ ساتھ میں اُنہیں بے حساب دولت سے بھی نوازا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ہوا کو مسخر کر دیا جو ان کے حکم سے نرمی کے ساتھ چلتی تھی جدھر وہ چاہتے اور شیاطین کو مسخر کر دیا۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام کی فوج میں انسان کے علاوہ جن اور پرندے بھی شامل تھے۔ انہوں نے اپنی قوم سے کہا :

"لوگو! ہمیں پرندوں کی بولیاں سکھائی گئی ہیں اور ہمیں ہر طرح کی چیزیں دی گئی ہیں یہ (اللہ تعالیٰ کا) نمایاں فضل ہے۔" (۱۶ : ۲۷)

ایک مرتبہ سیدنا سلیمان علیہ السلام چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا "اے چیونٹیو! اپنے بلوں میں گھس جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام اور ان کا لشکر تمہیں کچل ڈالے اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام اس کی بات پر مسکرا دیے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائی :

"اے میرے رب! مجھے قابو میں رکھ کہ میں تیرے اس احسان کا شکریہ ادا کرتا رہوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے اور ایسا عمل صالح کروں جو تجھے پسند آئے اور اپنی رحمت سے مجھ کو اپنے صالح بندوں میں داخل کر۔"

(۱۹ : ۲۷)

ایک دفعہ سیدنا سلیمان علیہ السلام نے پرندوں کا جائزہ لیا اور کہا "کیا بات ہے کہ میں فلاں ہدہد کو نہیں دیکھ رہا ہوں؟ کیا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے؟ میں اُسے سخت سزا دوں گا اسے ذبح کر دوں گا' ورنہ اُسے میرے سامنے معقول وجہ پیش کرنی ہو گی۔" کچھ ہی دیر گزری تھی کہ ہدہد نے آکر کہا "میں نے وہ معلومات حاصل کی ہیں جو آپ کے علم میں نہیں ہیں۔ میں سبا کے متعلق یقینی اطلاع لے کر آیا ہوں' میں نے وہاں ایک عورت دیکھی جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس قوم کی حکمران ہے' اس کو ہر طرح کا سرو سامان بخشا گیا ہے اور اس کا تخت بڑا عظیم الشان ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ اور اس کی قوم اللہ کے بجائے سورج کے آگے سجدہ کرتی ہے۔"

سیدنا سلیمان علیہ السلام نے فوراً ہدہد کے ساتھ ایک خط ملکہ سبا کو بھیجا جس میں انہوں نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو جو کہ ہر چیز کا خالق ہے اور دوسری سبھی عبادتیں ترک کر دو۔ خط ملنے پر ملکہ نے اپنے رفقاء سے مشورہ کیا اور کہا "اے سرداران قوم! اس معاملے میں مشورہ دو' میں کسی معاملے کا فیصلہ تمہارے بغیر نہیں کرتی ہوں' وہ کہنے لگے ہم طاقتور اور لڑنے والے لوگ ہیں۔ آگے فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ خود دیکھ لیں کہ آپ کو کیا حکم دینا ہے۔ ملکہ نے کہا کہ جب بادشاہ کسی ملک میں گھس آتے ہیں تو اسے خراب اور اس کے عزت والوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ یہی کچھ وہ کیا کرتے ہیں۔ میں ان لوگوں کو ایک تحفہ بھیجتی ہوں' پھر دیکھتی ہوں کہ میرے ایلچی کیا جواب لے کر پلٹتے ہیں۔"

جب قاصد سیدنا سلیمان علیہ السلام کے ہاں پہنچا تو انہوں نے کہا "کیا تم لوگ مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو؟ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھے دے رکھا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے جو تمہیں دیا ہے۔ تمہارا تحفہ تم ہی کو مبارک رہے۔ اے سفیر! واپس جا اپنے بھیجنے والوں کی طرف۔ ہم ان پر ایسے لشکر لے کر آئیں گے جن کا مقابلہ وہ نہ کر سکیں گے اور ہم اُنہیں ایسی ذلت کے ساتھ وہاں سے نکالیں گے کہ وہ خوار ہو کر رہ جائیں گے۔"

سیدنا سلیمان علیہ السلام نے اہل دربار سے کہا "تم میں سے کون اس کا تخت میرے پاس لاتا ہے۔ قبل اس کے کہ وہ میرے پاس مطیع ہو کر حاضر ہوں؟" جنوں میں سے ایک قوی ہیکل جن نے کہا "میں اسے حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اُٹھیں اور پھر پلک جھپکتے ہی سیدنا سلیمان علیہ السلام کے سامنے حاضر تھا۔" اس پر سیدنا سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنا سر جھکا دیا اور پکار اُٹھے "یہ میرے رب کا فضل ہے۔"

اس دوران ملکہ نے فیصلہ کیا کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام سے ملاقات کرے گی۔ ملکہ جب حاضر ہوئی تو اس سے کہا گیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ وہ کہنے لگی یہ تو گویا وہی ہے۔ پھر سیدنا سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سے کہا کہ محل میں آئے داخلہ پر ملکہ نے دیکھا تو سمجھی کہ پانی کی موج ہے اور اترنے کے لیے اس نے اپنے پائینچے اُٹھا لیے۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام نے کہا "یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیشے کا چکنا فرش ہے اور اس میں صرف عکس دکھائی دیتا ہے۔ یہ جیسا دکھائی دیتا ہے حقیقت میں ویسا نہیں ہے۔ اس لیے کہ صرف ایک ہی حقیقت ہے اور وہ اللہ تعالیٰ ہے' باقی سب چیزیں جھوٹ و فریب ہے۔" ملکہ پکار اُٹھی "اے میرے رب! (آج تک) میں اپنے نفس پر بڑا ظلم کرتی رہی' اور اب میں نے سلیمان (علیہ السلام) کے ساتھ اللہ رب العالمین کی اطاعت قبول کرلی۔"

سیدنا سلیمان علیہ السلام کے بارے میں قرآن حکیم میں بیان ہے کہ :

"یقیناً اس کے لیے ہمارے ہاں تقرب کا مقام اور بہتر انجام ہے۔" (۳۸ : ۴۰)

سیدنا زکریا علیہ السلام کا قصہ

سیدنا زکریا علیہ السلام کو ضعیف العمری میں اللہ تعالیٰ نے اپنا نبی بنایا۔ ان کی بیوی جو لاولد تھیں اور عمر کے اس حصہ کو پہنچ چکی تھیں جہاں پر وہ تولد کرنے کے قابل نہیں تھیں۔ ایک روز کعبہ میں عبادت کرتے وقت سیدنا زکریا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے میرے رب! مجھے اولاد عطا فرما' میں ایک ضعیف اور ناتواں آدمی ہوں' میرے سر کے بال سفید ہو گئے ہیں اور اب میری بیوی بھی اولاد کے بغیر اُداس رہتی ہے۔ ہم دونوں کی دلی آرزو ہے کہ ہماری کوئی اولاد ہو۔ اگر میں اولاد کے بغیر مر جاؤں تو مجھے خدشہ ہے کہ میرے عزیز و اقارب میری موت کے بعد اس مقصد اور دین کو دھکا پہنچائیں گے جس کے لیے میں تمام زندگی کام کرتا رہا ہوں۔

جب سیدنا زکریا علیہ السلام کی دعا ختم ہوئی تو اوپر سے ایک فرشتہ اُترا اور کہا "اے زکریا! اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعا قبول فرمائی' تمہیں جلد ہی ایک لڑکے سے نوازا جائے گا جسے یحییٰ کے نام سے پکارا جائے گا اور وہ انسانوں میں شہزادہ ہو گا اپنی پاکیزگی اور نیک سیرت میں اور وہ اللہ تعالیٰ کا نبی ہو گا۔

سیدنا زکریا علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر گئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایک لڑکے سے نواز رہا ہے (سیدنا زکریا علیہ السلام ضعیف ہو چکے تھے اور ان کی بیوی بانجھ تھیں) انہوں نے اعلان کیا کہ "اللہ تعالیٰ وہی کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے اور وہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

... گا جو وہ چاہے گا۔" پھر سیدنا زکریا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ اب میں کیا کروں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "تین روز تک کسی سے بات چیت مت کرنا اور جو بھی کہنا ہے اشاروں میں بتانا۔"

سیدنا زکریا علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم پر کاربند رہے اور اس خوشی کے دن کے منتظر رہے۔ پھر جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا سیدنا زکریا علیہ السلام کی بیوی کو ایک خوبصورت لڑکا پیدا ہوا۔ سیدنا زکریا علیہ السلام اور ان کی بیوی اپنے بچے (سیدنا یحییٰ علیہ السلام) پر جاں نثار تھے۔ اس بچہ کی پیدائش سے سیدنا زکریا علیہ السلام اور ان کی بیوی بہت مسرور ہوئے۔ جب سیدنا یحییٰ علیہ السلام چھوٹے ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے نوازا اور ایک کتاب دی اور فرمایا "تھامو اپنی پوری مضبوطی سے" سیدنا یحییٰ علیہ السلام ایک راست باز، منکسر المزاج اور با اخلاق آدمی بنے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق سے محبت و شفقت سے پیش آتے تھے خاص طور سے جانوروں کے ساتھ۔ قرآن کریم میں ان کے بارے میں ہے کہ :

"ہم نے اسے بچپن ہی میں "حکم" سے نوازا اور اپنی طرف سے اس کو نرم دلی اور پاکیزگی عطا کی، اور وہ بڑا پرہیزگار اور اپنے والدین کا حق شناس تھا وہ جبار نہ تھا اور نہ نافرمان، سلام اس پر جس روز کہ وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے اور جس روز وہ زندہ کر کے اُٹھایا جائے۔" (۱۵۔۱۴۔۱۳ : ۱۹)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ

عمران کی بیوی جب حاملہ تھیں تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ ہونے والے بچہ کو وہ اللہ تعالیٰ کی نذر کر دیں گی لیکن جب لڑکی تولد ہوئی تو وہ رنجیدہ ہو گئیں اور کہا "مالک میرے ہاں تو لڑکی پیدا ہو گئی ہے' میں نے اس کا نام مریم رکھ دیا ہے اور میں اسے اور اس کی آئندہ نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے تیری پناہ میں دیتی ہوں' آخر کار اس کے رب نے اس لڑکی کو بخوشی قبول فرما لیا' اسے بڑی اچھی لڑکی بنا کر اُٹھایا اور زکریا علیہ السلام کو اس کا سرپرست بنا دیا۔"

سیدنا زکریا علیہ السلام جب بھی اس کے محراب میں جاتے تو اس کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے کا سامان پاتے' زکریا علیہ السلام پوچھتے' مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا ہے؟ وہ کہتیں اللہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاس سے آیا ہے' اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔
فرشتوں نے مریم سے آکر کہا :

"اے مریم! اللہ تعالیٰ نے تجھے برگزیدہ کیا اور پاکیزگی عطا کی اور تمام دنیا کی عورتوں پر تجھ کو ترجیح دے کر اپنی خدمت کے لیے چُن لیا' اے مریم! اپنے رب کی تابع فرمان بن کر رہ' اس کے آگے سر بہ سجود ہو' اور جو بندے اس کے حضور جھکنے والے ہیں ان کے ساتھ تو بھی جھک جا۔" (۴۳-۴۲ : ۳)

نہ صرف یہ کہ سیدنا مریم علیہا السلام کی ضرورتیں پوری ہوتی تھیں بلکہ ان کی خدمت میں فرشتے بھی حاضر رہا کرتے تھے۔ فرشتوں نے اُنہیں آگاہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی عورتوں میں تمہیں افضل بنا دیا ہے۔ ایک روز فرشتوں نے کہا :

"اے مریم! اللہ تجھے اپنے فرمان کی خوشخبری دیتا ہے اس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہو گا' دنیا و آخرت میں معزز ہو گا' اللہ کے مقرب بندوں میں شمار کیا جائے گا' لوگوں سے گہوارے میں بھی کلام کرے گا اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی' وہ ایک مردِ صالح ہو گا۔" (۴۵ : ۳)

یہ سن کر سیدنا مریم حیران ہوئیں اور کہا "اے پروردگار! میرے ہاں بچہ کہاں سے ہو گا؟ مجھے تو کسی مرد نے ہاتھ تک نہیں لگایا' جواب ملا "ایسا ہی ہو گا" اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے وہ جب کسی کام کے کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے تو بس کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔

لیکن وہ دنیا کا سامنا کیسے کریں گی؟ آواز آئی تمہارا بیٹا ہماری ذمہ داری ہے' ہم اسے حکمت' تورات' بشارت اور علم و فہم سکھائیں گے اور وہ ہمارا نبی ہو گا۔ اور سیدنا مریم کو تیقن دیا گیا کہ وہ تمام انسانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی نشانی ہو گا۔

پھر جب مریم کو بچہ کا حمل رہ گیا تو وہ ایک دور دراز کے مقام پر چلی گئیں۔ جب زچگی کی تکلیف ہونے لگی تو وہ چیخ کر اللہ تعالیٰ سے فریاد کرنے لگیں۔ تب کھجور کے درخت کے اوپر سے آواز آئی "غم نہ کر تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ رواں کر دیا ہے اور تو ذرا اس درخت کے تنے کو ہلا تیرے اوپر تازہ کھجوریں ٹپک پڑیں گی اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو اور کوئی شخص تم پر اگر الزام لگائے تو اسے کہہ دے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے اللہ کے لیے روزہ کی نذر مانی ہے اور کسی سے نہ بولوں گی۔

پھر ان کے بچے کا نام عیسیٰ علیہ السلام رکھا گیا جنہیں لے کر وہ گھر چلیں۔ لوگ کہنے لگے اے مریم! یہ تو نے بڑا پاپ کر ڈالا۔ اے ہارون کی بہن! نہ تیرا باپ کوئی برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی کوئی بدکار عورت تھی۔

بچہ جھولی میں سے بول اُٹھا :

"میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں' اس نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا اور بابرکت کیا جہاں بھی میں رہوں' اور نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا جب تک میں زندہ رہوں اپنی والدہ کا حق ادا کرنے والا بنایا اور مجھ کو جبار اور شقی نہیں بنایا۔ سلام ہے مجھ پر کہ جب میں پیدا ہوا اور جبکہ میں مروں اور جبکہ زندہ کر کے اُٹھایا جاؤں۔" (۳۳-۳۰ : ۱۹)

اور جب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو انہوں نے لوگوں سے کہا :

"میں تم لوگوں کے پاس حکمت لے کر آیا ہوں' اور اس لیے آیا ہوں کہ تم پر بعض اُن باتوں کی حیثیت کھول دوں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو' لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ ہی میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی اس کی تم عبادت کرو' یہی سیدھا راستہ ہے۔" (۶۴-۶۳ : ۴۳)

اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو مُردے کو زندہ کرنے کے معجزہ سے نوازا تھا تاکہ وہ لوگوں کو دعوت حق پر راضی کر لیں اور لوگوں کو نیک راہ پر لے آئیں۔ انہوں نے قوم سے کہا :

"میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لے کر آیا ہوں۔ میں تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی صورت کا ایک مجسمہ بناتا ہوں اور اس میں پھونک مارتا ہوں' وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے۔ میں اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہوں اور اللہ ہی کے اذن سے مردے کو زندہ کرتا ہوں۔" (۴۹ : ۳)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نشانیاں لوگوں کو بتلائیں جس سے بیماروں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شفا ہوئی اور انہیں نئی زندگی ملی انہوں نے اندھوں کو روشنی دلوائی۔ مٹی سے پرندے بنائے اور ان میں جان ڈالی۔ ان واضح نشانیوں کے باوجود اسرائیلی قوم ان کا مذاق اُڑاتی اور اُنہیں جادوگر ہونے کا الزام لگاتی تھی۔ حواریوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ "کیا تمہارا رب ہم پر آسمانوں سے کھانے کا ایک خوان اتار سکتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ آگے بھی اچھی زندگی ہے۔ یہ ان کی شک اور لذت پسند طبیعت کو ظاہر کرتا ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں خبردار کیا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس دنیا کی لذت میں مت غرق ہو جاؤ۔ حواری احتجاج کرنے لگے کہ وہ خوان منگواؤ آسمانوں سے تاکہ وہ جان سکیں کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام واقعی سچے ہیں اور پھر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی :

"اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک خوان نازل کر جو ہمارے لیے اور ہمارے اگلے پچھلوں کے لیے خوشی کا موقع قرار پائے اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو، ہم کو رزق دے اور تو بہترین رزاق ہے۔" (۵ : ۱۱۴)

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی ساتھ ہی خبردار بھی کیا کہ جو بھی کفر کرے گا میں اسے ایسی سخت سزا دوں گا جو میں نے کسی کو نہ دی ہو گی۔

قرآن کریم میں بیان ہے کہ :

"اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو اور ان لوگوں کے تخیلات کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے گمراہ ہوئے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور سواء السبیل سے بھٹک گئے۔" (۵ : ۷۷)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے انصاروں کے گروہوں میں سے صرف ایک گروہ نے ان کی پیروی کی اور دوسرے گمراہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے گروہ کو فتح و کامرانی عطا فرمائی اور ایمان نہ لانے والوں اور گمراہوں نے سزائیں جھیلیں۔ قرآن کریم توحید فی التثلیث کے نظریہ کی توثیق نہیں کرتا۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے خود ایک آیت میں اس کی تردید کی ہے اور اپنے پیروؤں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عیسیٰ ابن مریم اللہ کا رسول اور ایک فرمان تھا جو اللہ نے مریم کی طرف بھیجا اور ایک روح تھی اللہ کی طرف سے۔

قرآن کریم میں بیان ہے کہ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کہو، وہ اللہ ہے یکتا، اللہ سب سے بے نیاز ہے اور سب اس کے محتاج ہیں۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے۔" (۱۱۲ : ۱-۴)

قرآن کریم اس بات کو تسلیم نہیں کرتا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا گیا صلیب پر۔ قرآن میں بیان ہے کہ مسیح کو نہ قتل کیا گیا اور نہ صلیب پر چڑھایا گیا:

"فی الواقع نہ اس کو قتل کیا نہ صلیب پر چڑھایا بلکہ معاملہ ان کے لیے مشتبہ قرار دیا گیا اور جن لوگوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ بھی دراصل شک میں مبتلا ہیں۔ ان کے پاس اس معاملہ میں کوئی علم نہیں ہے محض گمان ہی کی پیروی ہے انہوں نے مسیح کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اللہ تعالیٰ زبردست طاقت رکھنے والا ہے۔"

(۴ : ۱۵۷-۱۵۸)

OOO

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

ترتیب قرآن کریم

قرآن پاک سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ پر بتدریج حصوں میں نازل ہوا۔ موقع اور حالات کے مطابق آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی اور آپ ﷺ صحابہ کرام کو سناتے جو کہ اس کو حفظ کر لیتے اور دوسروں تک پہنچاتے۔ نبی اکرم ﷺ پر پہلی وحی ۶۱۰ عیسوی میں نازل ہوئی جب آپ ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال سے کچھ زیادہ تھی۔ اس کے بعد وقفہ وقفہ سے وحی نازل ہوتی رہی کبھی مختصر اور کبھی مفصل۔ یہ سلسلہ آپ ﷺ کی وفات تک جاری رہا۔ آپ ﷺ کی وفات ۶۳۲ عیسوی میں ہوئی۔ قرآن کریم وحی کے ذریعہ نازل ہوتا رہا۔ قرآن کریم کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک حصہ میں وہ آیات شامل ہیں جو مکہ شریف میں آپ ﷺ پر اُتریں اور دوسرے حصہ میں وہ آیات ہیں جو ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں آپ ﷺ پر نازل ہوئیں۔ روایت کے مطابق آپ ﷺ نے خود وحی کو مختلف سورتوں میں تقسیم کیا۔ اس طرح قرآن کریم میں جملہ ۱۱۴ سورہ ہیں۔ ہر سورہ میں ۳ سے ۵ آیتیں اور بعض سورتوں میں ۲۰۰ سے بھی زائد آیتیں ہیں۔ سورتوں کی ترتیب میں آیات کی تعداد کم ہوتی جاتی ہے سوائے پہلی سورہ کے۔ پہلی سورہ ''الفاتحہ'' سات آیتوں پر مشتمل ایک دعا ہے۔ دوسری سورہ ''البقرہ'' سب سے طویل سورہ ہے اور اس کے بعد کی سورتوں میں آیات کی تعداد کم ہوتی جاتی ہے۔ یہ ترتیب تقریباً قرآن کریم کے آخر تک قائم رہتی ہے۔

یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ قرآن کریم میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے مہینے میں نماز تراویح میں قرآن کریم تلاوت فرماتے تھے۔ اس کے لیے قرآن کریم کو تیس پاروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر پارہ تقریباً مساوی ہے۔ تیس پارے تیس راتوں کی مناسبت سے ہیں اور اس طرح سے رمضان کے مہینے میں ایک قرآن شریف کی تلاوت ہوا کرتی۔ قرآن کریم نماز تراویح میں باآواز بلند پڑھا جاتا اور سبھی مقتدی اس کو سنتے۔ اس لیے اس میں کسی قسم کی کوئی آمیزش کی گنجائش نہیں رہی اور یہ ایک واضح اور روشن حقیقت ہے کہ قرآن نسل در نسل اسی صورت میں چلا آرہا ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج تک اس میں کسی قسم کا کوئی ردوبدل نہیں ہوا۔

قرآن کریم میں جملہ ۱۱۴ سورہ ہیں اور ہر سورہ میں آیتوں کے نمبر دیے گئے ہیں جو کہ حوالہ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ ان سورتوں میں ۸۸ سورہ مکہ شریف میں نازل ہوئیں اور ۳۶ سورہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں۔ روایتی ترتیب میں سورہ کے نام پہلے دیے گئے ہیں بعد میں آیتوں کی تعداد اور آخر میں زمانہ نزول۔ اس میں قطعی تاریخ نہیں دی گئی ہے بلکہ صرف یہ بتایا گیا ہے کہ آیا یہ آیت مکہ شریف میں نازل ہوئی یا مدینہ منورہ میں۔ مکی سورہ یعنی ۶۱۰ء سے لے کر ۶۲۲ء تک اور مدنی سورہ یعنی ۶۲۲ء سے لے کر ۶۳۲ء تک۔

مفسرین کی رائے میں کئی سورہ ایسی ہیں جن میں مکی و مدنی آیتیں شامل ہیں لیکن زیادہ تر سورہ کسی ایک مقام پر ہی نازل ہوئیں۔ مندرجہ ذیل سورہ مکہ شریف میں نازل ہوئیں :

۱، ۶، ۷، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۱، ۱۱۲۔

اور مدینہ منورہ میں مندرجہ ذیل سورہ نازل ہوئیں :

۲، ۳، ۴، ۵، ۸، ۹، ۲۲، ۲۴، ۳۳، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۹۸، ۱۱۰، ۱۱۳، ۱۱۴۔

ہر سورہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوتی ہے سوائے نویں سورہ (التوبہ) کے۔ ہر سورہ میں کئی آیات ہیں اور ہر آیت کا ایک خاص ترنم و تلفظ ہے لیکن آیات میں حروف تہجی یا الفاظ کی یکساں حد مقرر نہیں ہے۔ کوئی ایک سورہ کسی ایک ہی موضوع کے متعلق نہیں بلکہ ایک ہی سورہ میں مختلف موضوعات آتے ہیں۔ ان میں دعا، واقعات، حکایات، ہدایتیں، احکامات و تاکید شامل ہیں۔ اس لیے یہ ضروری نہیں کہ سورہ کا نام موضوع کے عین مطابق ہو۔ مثال کے طور پر سورہ النحل میں مکھیوں کے متعلق صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک سرسری حوالہ دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ سورہ البقرہ جس میں مختلف موضوعات ہیں اور اس میں بہت ہی کم اس جانور کا ذکر ہے۔ سورہ الشعراء میں صرف چوبیسویں آیت کو چھوڑ کر باقی آیتوں میں شاعروں کے متعلق کوئی حوالہ نہیں ہے۔ بعض دفعہ ایک ہی سورہ کو دو نام دیئے گئے ہیں مثلاً سورہ نمبر ۹، ۴۰ اور ۴۱۔ اس لیے سورہ کے نام سے اس کا موضوع ظاہر نہیں ہوتا۔ سورتوں کے ناموں کی اصلیت کلی طور پر واضح نہیں ہے گو کہ ماہرین و اسکالرز نے کئی نظریات پیش کیے ہیں۔ مسلمانوں کا یہ ماننا ہے کہ وہ پر اسرار علامتیں ہیں جو روحانی برکتوں پر مشتمل ہیں۔

کچھ ناقدین نے سورتوں کے ٹائیٹل اور مواد کی نامطابقت پر تنقید کی اور اپنی سمجھ کے مطابق اُسے بے جوڑ کہا ہے لیکن باریک بینی سے مشاہدہ کرنے پر سمجھ میں آتا ہے کہ ترتیب میں ایک خاص تنظیم کار فرما ہے۔ سورہ فاتحہ دعائیہ کلمات پر مشتمل ہے۔ مفسرین دوسری سورہ کا خلاصہ مانتے ہیں تعلیمات، احکامات اور تاکید کا جو کہ قرآن میں بیان فرمائے گئے ہیں۔ اس کے بعد کی سورتوں میں اخلاقی احکامات اور تازہ واقعات و حالات کو بیان کیا گیا ہے تاکہ اہل ایمان پوری طرح سے اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کو سمجھ لیں۔

آیات کئی طرح کی ہیں اُن میں تقریباً ۲۵۰ کھلی نصیحتوں پر مشتمل آیات ہیں جو کئی سورتوں میں دہرائی گئی ہیں۔ بعض جگہ سوال کے جواب اور بعض جگہ بحث و مباحثہ اور کچھ موقعوں پر بنیادی عقائد کا خلاصہ و تشریح بیان کی گئی ہے۔ کئی آیتیں لفظ "کہو" سے شروع ہوتی ہیں یعنی وحی سیدنا محمد ﷺ کو ہدایت دیتی ہیں کہ لوگوں سے کہو کہ اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے۔

قرآن کریم کی سورہ یٰسین اور سورہ رحمٰن (بالترتیب ۳۶ اور ۵۵) جو نہایت آفریں ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا بیان ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی دو صفات وحدت اور ذکر پر زور دیا گیا ہے۔ یہ کئی بار دہرائی گئی ہیں اور یہ ایمان و عقیدہ کے بنیادی اصول ہیں۔ اس کے بعد اہم نکتہ حیات بعد الموت کی تفصیل پر مشتمل ہے جس میں جنت کی نعمتوں اور دوزخ کی تکالیف کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ دوسرے موضوعات میں انسان کا اللہ تعالیٰ کا زمین پر نائب ہونا اس کے سماجی، معاشی، سیاسی، انتظامی مسائل و شادی بیاہ اور خاندانی مسائل اور شرعی رسم و رواج و ضابطہ حیات شامل ہیں۔ نبی اکرم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ سے پہلے جو پیغمبر گزرے ہیں ان کے واقعات کئی سورتوں میں بیان کئے گئے ہیں اور کچھ سورتوں کے نام پیغمبروں کے نام پر ہیں۔ قرآن مجید میں بیان ہے کہ :

"اگلے لوگوں کے ان قصوں میں عقل و ہوش رکھنے والوں کے لیے عبرت ہے۔ یہ جو کچھ قرآن میں بیان کیا جا رہا ہے یہ بناوٹی باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ جو کتابیں اس سے پہلے آئی ہوئی ہیں ان ہی کی تصدیق ہے اور ہر چیز کی تفصیل اور ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت۔" (یوسف : ۱۱۱)

مختلف موضوعات کی ترتیب اس طرح ہے کہ جو آیتیں کسی ایک مسئلہ پر آئی ہیں وہ کئی سورتوں میں دی گئی ہیں۔ جیسا کہ پچھلے باب میں بتایا گیا ہے اور پیغمبروں کی زندگی کے واقعات جگہ جگہ پر ضرورت کے مطابق دیے گئے ہیں۔ ان حصوں کو یکجا کر کے اخلاقی اور قانونی و سماجی ضابطوں کی ایک جامع تصویر حاصل کی جا سکتی ہے۔ ایک ممتاز مفسر جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (۱۴۴۵ء، ۱۵۰۵) نے سورتوں کو تاریخ وار سلسلہ سے ترتیب دینے کی کوشش کی تھی۔ لیکن مسلمانوں نے اس ترتیب کو قبول نہیں کیا۔ اس کے بعد تھیوڈور ونول ڈیکی اور دوسرے مستشرقین نے سائیٹیفک طریقہ سے اس کو تاریخ وار ترتیب دینے کی کوشش کی لیکن اُن کی کوشش کو بھی اہل ایمان نے قبول نہیں کیا۔ قدیم ترتیب ہی ابھی تک جاری ہے۔ کچھ ماہرین اب مانتے ہیں کہ اس ترتیب میں کسی بھی طرح کے ردوبدل سے الجھنیں پیدا ہو جائیں گی۔ اسی لیے قرآن مجید کی وہی ترتیب عالمی طور پر تسلیم شدہ ہے جو سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے سے چلی آ رہی ہے۔

نول ڈیک کے مطابق تاریخ وار تسلسل کے اعتبار سے سب سے پہلے جس وحی کا نزول ہوا وہ آیت ۲ تا ۶ پر مشتمل ہے لیکن ان آیات کو ۹۶ویں سورہ میں شامل کیا گیا ہے۔ اسی طرح تاریخ وار تسلسل کے اعتبار سے ۱۰ اویں سورہ آخری سورہ ہے۔ اسی طرح سورہ فاتحہ سے پہلے چھ سورتیں نازل ہو چکی تھیں۔ اس لیے تاریخی تسلسل کے اعتبار سے یہ ساتویں سورہ ہے۔ لیکن قرآن مجید میں "الفاتحہ" پہلی سورہ ہے۔ سیوطی کے مطابق تاریخ نزول کے اعتبار سے "البقرہ" ۸۶ویں سورہ ہے لیکن قرآن کریم کی ترتیب میں یہ دوسری سورہ ہے۔ قرآن مجید کے کئی ترجموں میں تاریخ وار سلسلہ نزول اور قرآن مجید کی موجودہ ترتیب کے تقابلی تختے دیے گئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ ناقدین کا خیال ہے کہ قدیم روایتی ترتیب بے قاعدہ ہے جو کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مرتب کردہ ہے لیکن مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ :

"نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد جب عرب میں ارتداد کا طوفان اُٹھا اور اُس کو فرو کرنے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سخت خون ریز لڑائیاں لڑنی پڑیں تو ان معرکوں میں ایسے صحابہ کی ایک کثیر تعداد شہید ہو گئی جن کو پورا قرآن حفظ تھا۔ اس سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خیال پیدا ہوا کہ قرآن کی حفاظت کے معاملے میں صرف ایک ہی ذریعہ پر اعتماد کر لینا مناسب نہیں ہے بلکہ الواح قلب کے ساتھ ساتھ صفحات قرطاس پر بھی اس کو محفوظ کرنے کا انتظام کر لینا چاہیے۔ چنانچہ اس کام کی ضرورت انہوں نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ پر واضح کی اور انہوں نے کچھ تامل کے بعد اس سے اتفاق کر کے سیدنا زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو جو نبی ﷺ کے کاتب (سیکریٹری) رہ چکے تھے اس خدمت پر مامور فرمایا۔ قاعدہ یہ مقرر کیا گیا کہ ایک طرف وہ تمام لکھے ہوئے اجزا فراہم کر لیے جائیں جو نبی ﷺ نے چھوڑے ہیں۔ دوسری طرف صحابہ کرام میں سے بھی جس جس کے پاس قرآن یا اس کا کوئی حصہ لکھا ہوا ملے، وہ ان سے لے لیا جائے اور پھر حفاظ کرام سے بھی مدد لی جائے اور ان تینوں ذرائع کو متفقہ شہادت پر کامل صحت کا اطمینان کرنے کے بعد قرآن کا ایک ایک لفظ مصحف میں ثبت کیا جائے۔ اس تجویز کے مطابق قرآن مجید کا ایک مستند نسخہ تیار کر کے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رکھوا دیا گیا اور لوگوں کو عام اجازت دے دی گئی کہ جو چاہے اس کی نقل کرے اور جو چاہے اس سے مقابلہ کر کے اپنے نسخے کی تصحیح کرے۔"

جہاں تک سورتوں کی ترتیب کا معاملہ ہے یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ سیدنا زید بن حارث رضی اللہ عنہ نے اسی ترتیب اور نظم کو برقرار رکھا جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سیکھا تھا۔ ایسی کئی مستند روایتیں موجود ہیں جو ظاہر کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو بتلایا تھا کہ کون سی آیتوں کو کہاں رکھا جائے اور آیتوں کو ملا کر کس طرح ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ مکمل ہوتی ہے۔ سیدنا محمد ﷺ نے اس تعلق سے تفصیلی احکامات دیئے جس کو احتیاط کے ساتھ کسی انحراف کے بغیر اپنالیا گیا۔ اس کے بعد صحابہ کرام نے سورتوں کو حفظ کر لیا اور اس کو وہ نماز میں قرائت کرتے اور کسی موقع پر پڑھتے۔ قرآن مجید نبی اکرم ﷺ کے دور حیات ہی میں آپ ﷺ کے احکامات پر ہی منظم طریقہ سے مرتب کیا گیا۔ کئی سو مسلمانوں نے ایک مذہبی فریضہ سمجھ کر سورتوں کو یاد کر لیا اور اس طرح سے یہ نسل در نسل چلا آرہا ہے۔ اسی لیے زبانی قرآن' اس کی صداقت کا بین ثبوت ہے اور رہے گا۔ اگر آج بھی کوئی قرائت میں کچھ غلطی کر دے تو دوسرا مسلم شخص اس کی غلطی کو فوراً لقمہ دے کر صحیح کر دیتا ہے۔

مولانا مودودی رحمہ اللہ نے اس بات کی وجوہات بیان کی ہیں کہ قرآن مجید کی تاریخ وار سلسلے کی ترتیب کیوں نہیں اپنائی گئی۔

تیئس سال تک قرآن کا نزول اس ترتیب سے ہوتا رہا۔ جس ترتیب سے دعوت کا آغاز اور اس کا ارتقاء ہوا۔ اب یہ ظاہر ہے کہ دعوت کی تکمیل کے بعد ان نازل شدہ اجزا کے لیے وہ ترتیب کسی طرح درست نہ ہو سکی تھی جو صرف ارتقاء دعوت ہی کے ساتھ مناسبت رکھتی تھی۔ اب تو ان کے لیے ایک دوسری ہی ترتیب درکار تھی جو تکمیل دعوت ہی کی صورت حال کے لیے زیادہ مناسب ہو کیونکہ ابتداء میں اس کے مخاطب اول وہ لوگ تھے جو اسلام سے نا آشنائے محض تھے۔ اس لیے اس وقت بالکل نقطہ آغاز سے تعلیم و تلقین شروع کی گئی۔ مگر تکمیل دعوت کے بعد اس کے مخاطب اول وہ لوگ ہو گئے جو اس پر ایمان لا کر ایک امت بن چکے تھے اور اس کام کو جاری رکھنے کے ذمہ دار قرار پائے تھے۔ جسے پیغمبر ﷺ نے نظریے اور عمل دونوں حیثیتوں سے مکمل کر کے اُن کے حوالے کیا تھا۔ اب لا محالہ مقدم چیز یہ ہو گئی کہ پہلے یہ لوگ خود اپنے فرائض سے اپنے قوانین حیات سے اور ان فتنوں سے جو پچھلے پیغمبروں کی امتوں میں رونما ہوتے رہے ہیں اچھی طرح واقف ہو لیں' پھر اسلام سے بیگانہ دنیا کے سامنے اللہ تعالیٰ کی ہدایت پیش کرنے کے لیے آگے بڑھیں۔

علاوہ بریں قرآن مجید جس طرز کی کتاب ہے اسے اگر آدمی اچھی طرح سمجھ لے تو اس پر خود ہی یہ حقیقت منکشف ہو جائے گی کہ ایک طرح کے مضامین یکجا کرنا اس کتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مزاج ہی سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اس کے تو مزاج کا تقاضہ یہی ہے کہ اس کے پڑھنے والوں کے سامنے مدنی مرحلے کی باتیں مکی دور والی تعلیم کے درمیان اور مکی مرحلے کی باتیں مدنی دور والی تقریروں کے درمیان اور ابتدائی گفتگو میں آخر کی تلقینات کے بیچ میں اور آخری دور کی ہدایات آغاز کار کی تعلیمات کے پہلو میں بار بار آتی چلی جائیں تاکہ اسلام کا پورا منظر اور جامع نقشہ اس کی نگاہ میں رہے اور کسی وقت بھی وہ یک رخا نہ ہونے پائے۔

پھر اگر قرآن کو اس کی نزولی ترتیب پر مرتب کیا بھی جاتا تو وہ ترتیب بعد کے لوگوں کے لیے صرف اس صورت میں بامعنی ہو سکتی تھی جبکہ قرآن کے ساتھ اس کی تاریخ نزول اور اس کے ایک ایک جز کی کیفیت نزول و شان نزول لکھ کر دی جاتی اور وہ لازمی طور پر قرآن کا ایک ضمیمہ بن کر رہتی۔ یہ بات اس مقصد کے خلاف تھی جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کا یہ مجموعہ مرتب اور محفوظ کرایا تھا۔ وہاں تو پیش نظر چیز یہ تھی کہ خالص کلام الٰہی' بغیر کسی دوسرے کلام کی آمیزش یا شمول کے اپنی مختصر صورت میں مرتب ہو' جسے بچے' جوان' بوڑھے' عورت' مرد' شہری' دیہاتی' عامی' عالم سب پڑھیں' ہر زمانے میں اور ہر جگہ' ہر حالت میں پڑھیں اور ہر مرتبہ عقل و دانش کا انسان کم از کم یہ بات ضرور جان لے کہ اس کا رب اس سے کیا چاہتا ہے اور کیا نہیں چاہتا۔

یہ بات ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ کسی مشترک موضوع سے متعلق تمام سورتوں کو یکجا کرنا قرآن مجید کے مقصد سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اسی لیے یہ ضروری ہو گیا کہ مکی سورتوں کو مدنی سورتوں کے درمیان شامل کیا جائے اسی طرح پہلے کی مکی سورتوں کو مدینہ میں نازل ہونے والی بعد کی سورتوں کے بیچ ملایا جائے تاکہ اسلام کی ایک مکمل تصویر واضح ہو۔

قرآن مجید کے آخر میں جو مختصر سورتیں ہیں جو مکہ شریف میں نازل ہوئیں ان کی افادیت اور روحانی اہمیت کی وجہ سے مستشرقین درحقیقت بہت تعریف کرتے ہیں اور انہیں قدر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ یہ سورتیں قرآن کی تعلیمات وہدایات کا ایک تعارف ہیں۔ ان سورتوں میں بنیادی عقائد پر زیادہ زور دیا گیا ہے اسی وجہ سے ان سورتوں کی آیتیں مختصر' رواں' موزوں اور پر لطف ہیں جو کہ پڑھنے والے کو سکون بخشتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری طرف مدنی سورتیں زندگی کی حقیقتوں' حکایات' احکامات اور شرعی قانون و ضوابط پر مشتمل ہیں۔ اسی لیے ان سورتوں کی زبان رواں اور نثری ہے اور انداز خطابت بھی موضوع کے اعتبار سے بدلتا ہے۔ کسی تاریخی واقعہ کی تشریح و خلاصہ میں جیسے جیسے آگے بڑھتے ہیں ویسے ویسے انداز بیان موثر ہوتا جاتا ہے کہ ان سے جو اخلاقی سبق سیکھتے ہیں ان کی اہمیت واضح ہو جائے۔

قرآن کریم کے اسلوب کے تعلق سے جارج سیلس نے معروضی انداز میں بیان کیا ہے کہ :

"قرآن کریم کا طرز بیان بہت ہی خوبصورت اور رواں ہے۔ خاص کر جہاں پیغمبرانہ شان اور صحیفوں کا طرز بیان اختیار کیا گیا ہے۔ یہ انداز اختصار پر بھی مشتمل ہے اور ابہام پر بھی اور مشرقی ذوق کے اعتبار سے نمایاں تصویر کشی سے سجا ہوا ہے جن میں بلیغ فقروں نے جان ڈال دی ہے۔ خصوصاً جہاں بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان ملتا ہے وہ جملے عظیم الشان بھی ہیں اور نرمی و نزاکت کی رفعتوں سے پر بھی۔"

OOO

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیات محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تاریخ وار جائزہ

سرور کائنات سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ اگست ۵۷۰ء میں دو شنبہ کے روز بنو ہاشم کے خاندان میں پیدا ہوئے۔ اس خاندان کا تعلق مکہ کے قبیلہ قریش سے تھا۔ بنو ہاشم خانہ کعبہ کے نگران و متولی تھے' جو کہ ظہور اسلام سے پہلے بھی ایک مقدس عبادت گاہ مانی جاتی تھی' سیدنا محمد ﷺ کے والد سیدنا عبداللہ کا انتقال آپ ﷺ کی پیدائش سے دو ماہ قبل ہی ہو چکا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کی سرپرستی آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے کی۔ بنوہاشم کے سردار ہونے کی حیثیت سے عبدالمطلب کو بڑی عزت اور احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ انہوں نے آب زمزم کے چشمہ کی صفائی کی اور اس کو بحال کیا۔ یہ چشمہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے جاری ہے۔

۵۷۶ء عربوں کے دستور کے مطابق سیدنا محمد ﷺ کو صحرا میں بدوی دایہ حلیمہ کا دودھ پلوایا گیا۔ اس طرح عہد طفولیت ہی سے آپ ﷺ عام آدمی کی پر مشقت و محنت کش زندگی سے روشناس ہوئے۔ جب آپ ﷺ کی عمر مبارک مشکل سے چھ برس ہو گی تب آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ انتقال کر گئیں۔ قرآن بیان کرتا ہے کہ آپ ﷺ ان مشکل اور دشوار گزار حالات میں یتیم کی طرح پرورش پاتے رہے۔

۵۷۸ء جب سیدنا محمد ﷺ کی عمر مبارک آٹھ برس کی ہوئی تو آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب بیاسی سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ پھر آپ ﷺ کی سرپرستی کا ذمہ آپ کے چچا ابو طالب نے لیا۔ قبیلہ قریش کے دو خاندانوں بنو ہاشم اور بنو اُمیہ میں شدید عداوت چلی آ رہی تھی' جس میں بنو ہاشم کا پلڑا بھاری رہتا تھا۔ لیکن عبدالمطلب کے انتقال کے بعد بنو اُمیہ نے سبقت حاصل کر لی اور بنو ہاشم پیچھے رہ گئے۔

۵۷۸ء سیدنا محمد ﷺ نے باضابطہ طور پر کسی مدرسہ یا درس گاہ میں تعلیم حاصل
سے نہیں کی تھی۔ جب آپ ﷺ چھوٹے تھے تب ہی سے گلہ بانی کرتے تھے۔ جب
۵۸۲ء آپ ﷺ کی عمر مبارک بارہ برس ہوئی تو آپ ﷺ اپنے چچا کے ہمراہ مکہ شریف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے تجارتی قافلوں کے ہمراہ باہر جانے لگے خاص کر ملک شام کو۔ ان ہی تجارتی قافلوں کے سفر کے دوران ایک وقت آپ ﷺ نے بصرہ میں قیام فرمایا جہاں پر ایک عیسائی راہب نے سب سے پہلے آپ ﷺ کی روح مبارک کو پہچان لیا اور سمجھ گیا کہ آپ ﷺ ہی نبی آخر الزماں ہیں۔

۵۸۲ء سیدنا محمد ﷺ ایک نیک اور دیانتدار تاجر تھے اسی لیے آپ ﷺ کو
سے "الامین" کہا گیا اور تمام لوگوں میں قابل اعتماد سمجھا گیا۔ آپ ﷺ کی ایمانداری
۶۶۰ء کی شہرت سے متاثر ہو کر ایک مالدار بیوہ خاتون سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنا
کاروبار سنبھالنے کی دعوت دی اور آپ ﷺ سے شادی کی بھی خواہش ظاہر کی۔ اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک پچیس (۲۵) سال اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال تھی۔ ان کے بطن سے چار لڑکیاں اور دو لڑکے پیدا ہوئے لیکن دونوں لڑکے عہد طفولی ہی میں انتقال کر گئے۔

۶۰۱ء نبی اکرم ﷺ کی زندگی کا ایک اہم واقعہ جنگ فجار کا ہے جس میں آپ ﷺ
سے کی وابستگی قبیلہ قریش سے تھی۔ قبیلہ قریش اور قبیلہ ہوازن کے بیچ ایک سالانہ
۶۰۵ء تہوار کے موقع پر عکاظ کے مقام پر لڑائی چھڑ گئی (عکاظ مکہ شریف کے مضافات
میں واقع ہے) اس لڑائی کو جنگ فجار کہا جاتا ہے۔ اس طویل جنگ میں کافی جانی و مالی نقصان ہوا۔ بالآخر قبیلہ قریش کی فتح ہوئی اور سیدنا محمد ﷺ کے چچا زبیر کی ایماء پر ایک معاہدہ طے پایا جسے حلف الفضول کہتے ہیں۔ اس معاہدہ کا مقصد مستقبل میں جنگوں کو روکنا تھا۔ اس کے بعد قریش نے ایک انجمن بنائی تاکہ امن و امان قائم رہے اور غریبوں کی مدد ہو اور زائرین مکہ کو پریشانی نہ ہو۔ آپ ﷺ نے ان سب معاملات میں بہت ہی دلچسپی سے کام کیا۔

۶۰۵ء اصل لڑائی میں شامل قبیلہ قریش میں کعبہ شریف کی تعمیر کے دوران حجر
سے اسود نصب کرنے پر آپس میں ایک تنازعہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس پر سیدنا محمد ﷺ سے
۶۱۰ء معاملہ کو سلجھانے کی درخواست کی گئی۔ آپ ﷺ نے ایک چادر کے بیچ پتھر رکھ
کر سرداران قریش سے کہا کہ چادر کے کونوں کو پکڑ کر اُٹھاؤ تاکہ سب سرداران قریش اس کام میں برابر شریک رہیں۔ یہ آپ ﷺ کے فہم و فراست اور منصفانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلاحیتوں کا مظاہرہ تھا۔

سیدنا محمد ﷺ نے شام' یمن اور بحرین کے تجارتی سفر جاری رکھے لیکن آپ ﷺ خلوت میں قدرت الٰہیہ پر غور فرماتے۔ اکثر آپ ﷺ غار حرا کی پہاڑیوں پر جاتے اور قدرت کے رموز و حقائق کے بارے میں غور فرماتے اور تحمید و تقدیس رب العالمین میں مصروف رہتے۔

ایک دفعہ رمضان کے مہینے میں جب آپ ﷺ غار حرا میں غور و فکر میں مشغول تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلی وحی نازل ہوئی جو کہ جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کی خدمت میں لائے تھے۔ آپ ﷺ خوفزدہ ہو گئے اور جب گھر واپس ہوئے تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو یقین دلایا کہ آپ ﷺ کو نبی مقرر کیا گیا ہے اور انہوں نے کہا کہ وہ آپ ﷺ پر پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہیں۔ اس کے فوراً بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ جو کہ آپ ﷺ کے چچازاد بھائی تھے کم عمری میں ایمان لے آئے۔ اس کے بعد سیدنا زید رضی اللہ عنہ جو آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے اور پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ جو آپ ﷺ کے عزیز دوست تھے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہیں۔ شروع میں تبلیغ دوستوں اور رشتہ داروں تک ہی محدود رہی پھر آہستہ آہستہ پھیلتی گئی۔ ابتدائی تین سالوں میں آپ ﷺ کے کل تیس پیروؤں نے اسلام قبول کیا۔

قریش مکہ خانہ کعبہ کے نگراں تھے۔ ان لوگوں نے اس میں بت رکھ چھوڑے تھے۔ ابو سفیان قبیلہ قریش کے سردار تھے اور یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی پیام حق کے مخالف تھے اور آپ ﷺ کا تمسخر اُڑاتے' آپ ﷺ کی نبوت کا مذاق اُڑاتے۔ جب آپ ﷺ اُن کے بتوں کو ماننے سے انکار کرتے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر اصرار فرماتے تو وہ لوگ بھڑک اُٹھتے تھے۔

تین سال کے وقفہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ پیغام حق کی تبلیغ علی الاعلان کریں : ۶۱۳ء

"پس جو حکم تم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملا ہے وہ (لوگوں) کو سنا دو اور مشرکوں کا ذرا خیال نہ کرو۔" (سورہ حجر : ۹۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو کہہ سنا دو اور جو مومن تمہارے پیرو ہو گئے ہیں ان سے تواضع سے پیش آؤ۔" (سورہ شعراء : ۲۱۵-۲۱۴)

"اور کہہ دو کہ میں تو اعلانیہ ڈر سنانے والا ہوں۔" (سورہ حجر : ۸۹)

پھر آپ ﷺ نے کھلے عام دعوت حق دی اس بیچ اہل مکہ آپ ﷺ کے شدید مخالف ہو گئے اور آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو پریشان کرنے لگے۔ آپ ﷺ کو جسمانی تکلیفیں دینا شروع کر دیں۔ کافروں نے آپ ﷺ پر ایک بار قاتلانہ حملہ بھی کیا۔ آپ ﷺ کے پرانے ساتھی اور نگراں سیدنا حارث رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو بچانے کی کوشش کی اور اس کوشش میں شہید ہوئے۔ سیدنا حارث رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ابتدائی پیروؤں میں سے تھے۔ قریش مکہ نے خانہ کعبہ میں آپ ﷺ اور صحابہ کرام کو نماز پڑھنے سے روک دیا اور راستہ میں پتھر برسائے اور کچرا پھینکا اور سڑکوں پر پھرنے والے لڑکوں کو بھڑکایا گیا اور ان کے ذریعہ صحابہ کرام کو ستایا گیا اور انہیں گالیاں دی گئیں۔ صحابہ کرام میں سے بعض کو بہت بے دردی سے مارا اور تکلیفیں پہنچائی گئیں اور تپتی ریت پر لٹایا گیا اور بعض صحابہ کرام پر بڑی بے رحمی سے چٹانوں کے تودے رکھ دیئے جاتے یا ان کی گردنوں میں پھندے ڈال دیئے گئے جس کی وجہ سے کئی مسلمان شہید ہو گئے۔

ان مصائب اور پریشانیوں سے تنگ آ کر پندرہ مسلمان آپ ﷺ کی ہدایت پر ملک حبش ہجرت کر گئے۔ جہاں پر ایک منصف عیسائی بادشاہ کی حکومت تھی۔ اس نے اُنہیں پناہ دی۔ یہ اسلام کی راہ میں پہلی ہجرت تھی۔ جسے اسلام میں پسند فرمایا گیا۔

پہلی ہجرت کے دو برس بعد تقریباً ایک سو مسلمانوں کا ایک قافلہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بھائی سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں حبش کے لیے روانہ ہوا۔ قریش مکہ نے ایک طاقتور وفد شاہ حبش کے پاس اس درخواست کے ساتھ بھیجا کہ مکہ سے آنے والے مہاجروں کو سہارا نہ دیا جائے۔ اس وفد کے الزامات کے جواب میں سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے شاہ حبش کے سامنے وضاحت کی کہ :

"اے بادشاہ! ہم لوگ جاہل تھے، بت پرست تھے، مُردہ خور تھے، بدکار تھے، قطع

www.KitaboSunnat.com

رحمی اور پڑوسیوں سے بد معاملگی کرتے تھے' ہم میں جو طاقتور ہوتا وہ کمزور کا حق دبا لیتا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہم میں ایک رسول بھیجا جس کے حسب نسب اور صدق و امانت سے ہم واقف تھے۔ اس نے ہم کو موحد بنا کر بت پرستی سے روکا۔ راست گفتاری' امانت اور صلہ رحمی کا حکم دیا۔ ہمسایوں کے ساتھ نیک برتاؤ کی تعلیم دی۔ بدکاری' دروغ گوئی اور یتیموں کا مال کھانے سے منع کیا۔ قتل و غارت سے باز رکھا اور عبادت الٰہی کا حکم دیا۔ ہم اس رسول پر ایمان لائے اور اس کی فرمانبرداری کی۔ اس لیے ہماری قوم ہم سے ناراض ہو گئی۔ ہم کو انواع و اقسام کی اذیتیں پہنچائیں یہاں تک کہ ہم مجبور ہو کر اپنے وطن سے نکل آئے اور آپ کے ملک میں پناہ گزیں ہوئے۔ ہم کو یقین ہے کہ آپ کے ملک میں ہم کو ستایا نہیں جائے گا۔"

اس درخواست پر شاہ حبش نجاشی نے انہیں اپنے ملک سے باہر نکالنے سے انکار کر دیا اور اہل مکہ کا وفد ناکام و نامراد واپس چلا گیا۔ مسلمانوں کی ہجرت کے باوجود آپ ﷺ کی تبلیغ دین کی تحریک جاری رہی اور آہستہ آہستہ مضبوط ہوتی گئی۔ آپ ﷺ کے چچا سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو کر آپ ﷺ کے ساتھ آملے جس کی وجہ سے اسلام کو بڑی تقویت ملی۔ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بہادری کی سارے عربستان میں شہرت تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے سے ایک نئی طاقت اور قوت ملی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دوسرے خلیفہ ہوئے۔ اب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نہ صرف قبیلہ قریش کے بلکہ دوسرے قبائل کے لوگ بھی آتے گئے۔ اس تبدیلی سے قریش مکہ پریشان ہو اٹھے اور انہوں نے سیدنا محمد ﷺ سے صلح کی کوشش کی اور کہا کہ وہ لوگ آپ ﷺ کے ماننے والوں کو پریشان نہیں کریں گے۔ بشرطیکہ آپ ﷺ ان کے بتوں لات' عزیٰ اور منات کی شفاعت کو مان لیں۔ سیدنا محمد ﷺ نے اس شرط کو رد کر دیا اور اسی وقت شیطانی آیات کا قصہ رونما ہوا۔ قریش مکہ اور جاہلوں نے اسے رسول اللہ ﷺ کی جانب سے مفاہمت کی کوشش سمجھا لیکن انہیں بعد میں پتہ چل گیا کہ ان کے اس خیال کی کوئی بنیادی وقعت ہی نہیں ہے۔ اس کے بعد ان کا رویہ مسلمانوں کے ساتھ مزید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سخت ہو گیا۔ ان لوگوں نے فیصلہ کیا کہ ابو طالب اور ان کے خاندان کا مقابلہ کیا جائے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے قبیلہ اور مسلمانوں کو وادی میں پناہ لینی پڑی۔ وہاں پر یہ لوگ پریشانیوں اور دشواریوں سے دوچار تھے۔ ان کے بچوں اور عورتوں کو مہینوں تک پتوں اور گندے پانی پر گزارا کرنا پڑا۔

اس دوران سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا انتقال فرما گئیں اور پھر ابو طالب کا بھی انتقال ہو گیا۔ ان سانحات کا سیدنا محمد ﷺ کو شدید احساس ہوا اور آپ ﷺ قدرے مایوس اور رنجیدہ ہو گئے۔ آنے والے سال اور بھی آزمائشوں سے پر تھے۔ آپ ﷺ کے دشمن اور بھی سخت اور انتہا پسند ہو گئے اور آپ ﷺ کا سر طلب کرنے لگے۔ آپ ﷺ طائف کی طرف دین کی دعوت دینے گئے (طائف مکہ شریف کے بعد عرب کا بڑا شہر ہے) لیکن یہاں پر بھی لوگوں نے آپ ﷺ کا مذاق اُڑایا، پتھر برسائے اور آپ ﷺ کو شہر سے نکال باہر کیا۔ آپ ﷺ پھر سے مکہ تشریف لائے اور پھر سے دعوت حق کا کام جاری کیا۔ آپ ﷺ نے اہل مکہ میں تبلیغ کرنے کے بجائے ساری توجہ زائرین مکہ پر مرکوز کر دی۔

حج کے دوران یثرب سے قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج کے بارہ آدمی آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور مسلمان ہو گئے۔ ان لوگوں کو اُن مسلمانوں نے راضی کیا جو اس سے پہلے ایمان لا چکے تھے۔ اپنے دورۂ مکہ کے دوران ان بارہ آدمیوں نے سیدنا محمد ﷺ سے بیعت کی۔ جسے بیعت عقبہ اُولیٰ کہتے ہیں۔ ان لوگوں نے آپ ﷺ کو یقین دلایا کہ وہ آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا رہیں گے اور اس کی تبلیغ کریں گے۔ انہوں نے عہد کیا کہ وہ ہر مشکل اور دشواریوں میں آپ ﷺ کا ساتھ دیں گے۔ سیدنا محمد ﷺ نے اُن کے عہد کو قبول فرمایا اور انہیں یثرب روانہ کیا اور ساتھ میں کچھ صحابہ کرام کو بھی بھجوایا تاکہ وہ وہاں تبلیغ کا کام کریں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد ﷺ کو آپ ﷺ کی حفاظت کا تیقن دیا اور ایک شب عرش پر بلوایا جسے قرآن میں معراج کہا گیا ہے۔ کچھ مفسرین کے مطابق یہ واقعہ آپ ﷺ کی یثرب ہجرت سے تقریباً ڈیڑھ برس پہلے وقوع پذیر ہوا۔ ۶۲۰ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۲۱ء بیعت عقبہ اُولیٰ کے بعد آپ ﷺ کی خدمت میں ستر (۷۰) لوگوں نے حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ اسے بیعت عقبہ ثانی کہتے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنی وفاداری کا عہد کیا اور آپ ﷺ کو یثرب آنے کی دعوت دی تا کہ آپ ﷺ کھل کر تبلیغ دین کر سکیں۔ ان لوگوں نے آپ ﷺ کی حفاظت کا وعدہ کیا۔ ان مخلصانہ اور بے ساختہ وعدوں کے نتیجے میں آپ ﷺ نے کچھ صحابہ کرام کو یثرب روانہ کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی تا کہ وہاں ہجرت کے لیے راہ ہموار ہو سکے۔

جب قریش مکہ کو اس بات کا پتہ چلا تو وہ مضطرب ہو گئے اور ان کی مخالفت نے شدت اختیار کی۔ ان کے سرداران ابو جہل' ابولہب اور ابو سفیان نے سیدنا محمد ﷺ کے تبلیغی مشن میں مزاحمت کا فیصلہ کیا۔ اس سلسلے میں دشمنان اسلام آپ ﷺ کو حراست میں لے کر آپ ﷺ کا کام تمام کر کے اپنے ناپاک منصوبوں کو عملی جامہ پہنانا چاہتے تھے۔ ان لوگوں نے یثرب میں ایک پیغام عبداللہ بن اُبی کے نام روانہ کیا کہ سیدنا محمد ﷺ اور ان کے ماننے والوں کو یثرب سے نکال باہر کیا جائے۔ اس سازش پر فیصلے کے لیے ان سرداروں کا ایک اجلاس دارالندوہ میں منعقد ہوا جس میں طے کیا گیا کہ ہر قبیلہ کا ایک آدمی آپ ﷺ پر ٹوٹ پڑے گا اور اگر ضروری ہوا تو بے خبری اور نیند میں آپ ﷺ کو ختم کر دے گا۔

سیدنا محمد ﷺ کو اس سازش کی وقت پر خبر ہو گئی اور آپ ﷺ نے اس سازش کو ناکام بنا دیا۔ آپ ﷺ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ خاموشی سے کوہ نور کی طرف چلے گئے۔ اہل مکہ نے اس علاقہ کی تلاشی لی لیکن ان کو کامیابی نہیں ملی۔ سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کچھ دن غار ثور میں چھپے رہے اور پھر طویل اور تھکا دینے والے سفر پر روانہ ہوئے۔ بیس (۲۰) ستمبر کو آپ ﷺ قبا پہنچے یہاں پر آپ ﷺ نے اسلام کی پہلی مسجد کی بنیاد رکھی۔ پھر یہاں سے روانہ ہو کر آپ ﷺ چوبیس (۲۴) ستمبر کو یثرب میں داخل ہوئے۔ اسی تاریخ سے اسلامی کیلنڈر شروع ہوا۔ جس کو ہجری کیلنڈر کہتے ہیں۔

چند صحابہ کرام آپ ﷺ سے پہلے تشریف لا چکے تھے اور چند بعد میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریف لائے۔ تقریباً تیرہ سال تک قریش مکہ کے ہاتھوں پریشان رہنے کے بعد بالآخر انہیں تھوڑا آرام و سکون نصیب ہوا اور وہ آزادی اور دوستانہ ماحول میں رہنے لگے۔ اس واقعہ کو تاریخ اسلام میں کافی اہمیت حاصل ہے۔ ہجرت کے معنی بھاگنے کے نہیں ہیں اس کا ترجمہ ہوتا ہے ”روانہ ہونا یا اپنے گھر یا مکان سے علیحدہ ہونا۔“

آپ ﷺ جب یثرب (مدینہ منورہ) پہنچے تو فرمایا ”نہ میں امیر بننے کا خواہشمند ہوں نہ ہی مجھے حکومت یا اقتدار کی آرزو ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور اس کے حکم سے میں تمہارے لیے ایک خوشخبری لایا ہوں۔ میں تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ اگر تم میری نصیحت مان لوگے تو اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہو گا اس روئے زمین پر بھی اور موت کے بعد بھی۔ اور اگر تم اس کو ماننے سے انکار کرو گے تو میں صبر کر لوں گا اور فیصلہ اللہ تعالیٰ کے اوپر چھوڑ دوں گا کہ وہ مجھ میں اور تم میں فیصلہ کر دے۔ اس کے نتیجے میں ان لوگوں نے گمراہی کو ترک کر دیا اور شراب و رنگ رلیوں اور دھوکہ و فریب کی زندگی کو ترک کر دیا۔

سیدنا محمد ﷺ نے نماز کی صورت میں انہیں اطاعت' روزہ' زکوٰۃ اور زہد کی تعلیم دی اور ان سے کہا کہ لالچ' تہمت' جھوٹ اور بے حیائی سے دور رہو جو کہ معاشرہ میں سرایت کر گئی ہیں۔ مکہ سے ہجرت کرنے والے مہاجروں اور مدینہ کے انصار کے بیچ بھائی چارہ اور اتحاد پیدا ہوا۔ مذہبی رشتہ قبائلی بندھن سے زیادہ موثر ثابت ہوا۔ قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج کے بیچ برسوں سے جاری روایتی دشمنی ختم ہوئی اور دونوں گروہ اسلام کے پرچم تلے آگئے۔ مدینہ کے لوگوں کو انصار کہا جانے لگا اور مکہ سے ہجرت کرنے والوں کو مہاجر جو کہ پینتالیس (۴۵) افراد تھے۔ یہ لوگ ایک ساتھ کام کرتے اور ایک دوسرے کی مدد بھی کرتے۔ یثرب کی مسجد تعمیر کرنے میں ہر ایک نے حصہ لیا اور خود نبی کریم ﷺ نے اینٹیں جمائیں۔ یہ تعمیر نہایت سادہ اور نمود و نمائش سے مبرا ڈھانچہ پر مشتمل تھی جو کھجور کے درختوں کے تنوں سے بنائی گئی تھی اور کھجور ہی کی پتیوں سے اس کی چھت بنائی گئی تھی۔ مسجد سے متصل کچھ کمرے تعمیر کیے گئے تھے جن میں نبی کریم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ رہتے تھے۔ مہاجرین اور انصار نے مل کر اس شہر کا نام مدینۃ النبی ﷺ (پیغمبر کا شہر) اور عرف عام میں مدینہ رکھا۔

مدینہ منورہ میں قیام کے بعد آپ ﷺ نے یہودیوں اور مشرکین سے کہا کہ وہ آپ ﷺ سے تعاون کریں تاکہ ایک خوشحال ریاست قائم کی جا سکے جس میں سب کو برابری کا درجہ حاصل ہو اور قانون کے مطابق سب کو مساوی حقوق حاصل ہوں بشرطیکہ ہر کوئی اپنا فرض سمجھ کر شہر کی حفاظت کرے۔ آپ ﷺ نے اِن نکات کو اُس دستاویز میں شامل کیا جسے "میثاق مدینہ" کہتے ہیں۔ یہ معاہدہ مسلمانوں' یہودیوں اور کافروں کو ایک ریاست اور ایک قوم میں جوڑتا ہے۔ گو کہ یہودی اور کفار اس معاہدہ کے فریقین تھے لیکن انہوں نے اس معاہدہ کی شرائط کی پابندی نہیں کی۔ ان لوگوں نے قریش سے ہاتھ ملا لیا اور نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لیے منافقین سے ساز باز کی۔ اُن کے سرغنے عبداللہ بن اُبی نے بھی مسلمانوں سے غداری اور بے وفائی کی۔ وہ یہودیوں سے کافی قریب تھا اُس نے کئی مرتبہ اُنہیں فائدہ پہنچایا۔ باوجود معاہدہ کے یہودیوں اور منافقوں نے مسلمانوں کو پریشان کرنا شروع کر دیا۔ وہ سیدنا محمد ﷺ کو ایک غیر متنازعہ رہنما کی شکل میں اُبھرتے دیکھنا نہیں چاہتے تھے۔

۶۲۳ء یہودیوں کے ایک طاقتور سردار کرز بن جابر فہری نے مدینہ کے مضافات میں ڈاکے مارے اور پھلوں سے لدے درختوں کو تباہ کیا اور بھیڑ کے ریوڑوں کو جو کہ مسلمانوں کی ملکیت تھے' ہتھیا لیا۔ اس کے بعد یہودیوں اور منافقوں نے کفار مکہ سے رابطہ قائم کیا اور وعدہ کیا کہ اگر اہل مکہ مسلمانوں پر حملہ کریں گے تو وہ ان کا ہر طرح ساتھ دیں گے۔ پہلے ہی قریش مکہ نے عبداللہ بن اُبی کو خبردار کیا تھا کہ تم نے ہمارے آدمی کو پناہ دے رکھی ہے۔ تم یا تو آپ ﷺ کو قتل کر دو یا مدینہ سے نکال باہر کرو اور انکار کی صورت میں ہم قسم کھا کر کہتے ہیں تم پر حملہ کر دیں گے تمہارے آدمیوں کو ختم کریں گے اور تمہاری عورتوں پر قابض ہو کر متصرف ہو جائیں گے۔ عبداللہ بن اُبی نے اُنہیں یقین دلایا کہ وہ محمد (ﷺ) کا رفیق نہیں ہے۔ سیدنا محمد ﷺ نے دشمن کی حرکات پر نظر رکھنے کے لیے ناظرین کے وفود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روانہ کیے۔ ان میں سے ایک وفد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں نخلہ کو روانہ کیا جو کہ مکہ شریف اور طائف کے درمیان ہے۔ ان کے ہاتھ ایک مہر بند لفافہ دیا اور حکم دیا کہ وہ اُسے نخلہ پہنچنے کے دو روز بعد کھولیں۔ لیکن راستہ میں ایک جاسوسی ٹولہ پر سیدنا عبداللہ کو شک گزرا اور انہوں نے بغیر مدت ختم ہوئے ان میں ایک شخص کو قتل کر دیا۔ ایسا کر کے انہوں نے سیدنا محمد ﷺ کے حکم کی نافرمانی کی۔ اس پر آپ ﷺ برہم ہوئے۔ اس کے فوراً بعد ابوسفیان اپنے قافلہ کے ساتھ نخلہ سے گزرا اُسے اس واقعہ کی اطلاع ملی۔ یہ اطلاع پہلے ہی مکہ میں ابوجہل کو پہنچ چکی تھی۔ اس پر ابوجہل ایک ہزار سپاہیوں کا لشکر لے کر مدینہ کی طرف آیا کہ اپنے ہم دم کی موت کا بدلہ لے سکے۔ اس کے لشکر کی آمد کی خبر سن کر سیدنا محمد ﷺ نے دفاع کے لیے لشکر اسلام کو منظم کیا جس میں صرف تین سو تیرہ (۳۱۳) معمولی ہتھیار رکھنے والے افراد شامل تھے اور ساتھ میں دو گھوڑے اور ستر (۷۰) اونٹ تھے۔ آپ ﷺ کی ہدایت پر یہ لوگ بدر کے مقام پر خیمہ زن ہوئے جو کہ مدینہ منورہ سے اسی (۸۰) میل کی دوری پر واقع ہے۔ دونوں کے بیچ گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ سیدنا محمد ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا فرمائی:

"الٰہی! اگر تو نے اس چھوٹی سی جماعت کو ہلاک کر دیا تو زمین میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔"

کئی دشواریوں کا مقابلہ کرتے ہوئے لشکر اسلام اہل مکہ کو پچھاڑنے میں کامیاب ہوا۔ کفار مکہ کے ستر (۷۰) فوجی مارے گئے جن میں کئی سرداروں کے ساتھ ابوجہل بھی شامل تھا۔ جنگ بدر میں صرف پندرہ مسلمان شہید ہوئے۔ کفار مکہ کے کئی لوگ حراست میں لے لیے گئے۔ جن میں سیدنا محمد ﷺ کے داماد ابوالعاص، آپ ﷺ کے چچا عباس، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بھائی عقیل، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فرزند اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے چچا بھی شامل تھے۔

ولئیم موئیر جو کہ سیدنا محمد ﷺ کی سیرت پاک پر معاندانہ روش رکھتا ہے رقمطراز ہے:

"(سیدنا) محمد ﷺ کے مطابق قیدیوں کو اہل مدینہ کے تصرف میں دیا گیا جن سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت اچھا سلوک کیا گیا۔ اس نے لکھا کہ جس کسی نے دیکھا اس نے تصدیق کی کہ مدینہ کے لوگوں نے ہمیں سوار کیا اور خود پیدل چلے۔ انہوں نے ہمیں گیہوں کی روٹی مہیا کی جبکہ وہاں اس کی قلت تھی اور خود کھجور پر اکتفا کیا۔ کچھ متمول قیدیوں نے تاوان بھرا جس پر اُنہیں آزاد کر دیا گیا اور دوسرے قیدیوں سے کہا گیا کہ وہ مدینہ کے دس دس بچوں کو تعلیم دیں یہی ان کا تاوان تھا۔"

جنگ بدر کے کچھ عرصہ بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا محمد ﷺ کی چھوٹی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی جن سے لڑکے سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

۶۲۴ء یہودیوں کا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ معاہدہ ہونے کے باوجود ان لوگوں نے مدینہ کا دفاع کرنے میں مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا۔ مورخ ابن اسد کے مطابق ان کے طاقتور قبیلہ قینقاع نے جنگ بدر کے وقت دغابازی کی کوشش کی۔ ان کے تعلقات اُس وقت مزید ابتر ہو گئے جب ایک یہودی دکاندار نے ایک مسلم پردہ نشین خاتون کو چھیڑا۔ اس خاتون نے مدد کے لیے چیخ و پکار شروع کی۔ ایک مسلم نوجوان مدد کے لیے آن پہنچا اور اس جھڑپ میں وہ یہودی مارا گیا۔ قریب کھڑے ہوئے یہودیوں نے اس مسلم نوجوان کو قتل کر دیا۔ آپ ﷺ کو جب اس واقعہ کی اطلاع پہنچی تو آپ ﷺ نے بنی قینقاع کے سرداروں سے اعتراض کیا جس سے ان یہودیوں کا تعلق تھا لیکن اس پر کچھ حاصل نہیں ہوا۔ دونوں فریقین کے مابین جھگڑا ہو گیا۔ مسلمانوں نے ان یہودیوں کے فوجی ٹھکانوں کا محاصرہ کر لیا اور رسد کو روک دیا۔ پندرہ (۱۵) روز بعد یہودیوں نے اپنے آپ کو مسلمانوں کے حوالہ کر دیا اور امن کی التجا کی۔ سیدنا محمد ﷺ نے حکم دیا کہ وہ مدینہ کو چھوڑ دیں اور مال و متاع سمیت وہاں سے چلے جائیں۔

ابھی آپ ﷺ نے یہودیوں کی سرکشی کو پوری طرح ختم کیا بھی نہیں تھا کہ آپ ﷺ کو پتا چلا کہ قریش کے ہزاروں سپاہی مدینہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے ہیں۔ یہ لوگ مدینہ کے شمال میں واقع مقام اُحد کی پہاڑیوں پر خیمہ زن ہوئے۔ سیدنا محمد ﷺ نے دوسرے یہودی قبیلوں سے مدد کے لیے کہا لیکن انہوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انکار کر دیا کیونکہ اُن لوگوں کی ساری ہمدردیاں اہل مکہ اور ابوسفیان کے ساتھ تھیں۔

اسی طرح منافقین کے سردار عبداللہ بن اُبی نے ابتداءً جو تین سو فوجی مسلمانوں کو مہیا کیے تھے انہیں عین وقت پر واپس لے لیا۔ سیدنا محمد ﷺ صرف سات سو ہی افراد کو منظم کر پائے۔ جن میں سے صرف سو افراد نے زرہ بکتر پہنا۔ لشکر اسلام میں صرف دو گھوڑے تھے۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ کو اپنی فوج کی صف بندی اور درجہ بندی میں دشواریاں درپیش تھیں۔ صحابہ کرام اور نو اہل ایمان کے مابین جنگی حکمت عملی پر تضاد تھا جسے آپ ﷺ نے ختم کیا۔ اس کے بعد یہودیوں اور منافقین کی بے وفائی نے قریش کے لیے پانچویں ستون کا کردار ادا کیا۔ لشکر اسلام دشمن کے لشکر کا صرف ایک تہائی تھا لیکن آپ ﷺ کی بے مثال قیادت نے آپ ﷺ کے ساتھیوں کو متحرک رکھا۔ آپ ﷺ نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ پہاڑیوں کے دامن میں پھیل جائیں اور مورچے سنبھال لیں۔ پچاس افراد پر مشتمل تیر اندازوں کے ایک دستے کو جس کی قیادت سیدنا عبدالرحمان بن جبیر رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے' پشت کی گھاٹی پر دشمن کی حرکات پر نظر رکھنے کی غرض سے تعینات فرما دیا تھا۔ مقابلہ میں قریش مکہ کو بھاری نقصان اُٹھانا پڑا۔ مسلمانوں کے سخت دفاع سے دشمنوں کی صفوں میں ابتری پھیل گئی۔ اس وقت کچھ مسلمانوں نے بجائے اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے مال جمع کرنا شروع کر دیا۔ یہ دیکھ کر پچاس تیر انداز جو پیچھے تعینات تھے وہ بھی اس گروہ میں شامل ہو گئے۔ مکہ کے سپہ سالار خالد بن ولید نے موقع کا فائدہ اُٹھا کر پیچھے سے دھاوا بول دیا۔ مسلمان حیران و ششدر رہ گئے۔ اس کی وجہ سے بھگدڑ مچ گئی اور مکہ والوں کا لشکر آگے بڑھنے لگا۔ اسی دوران ایک افواہ اُڑی کہ سیدنا محمد ﷺ شہید ہو گئے۔ جس سے لشکر اسلام میں اور بھی ابتری پھیل گئی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس لیے تلوار پھینک دی کہ جب آپ ﷺ ہی نہیں رہے تو جنگ جاری رکھنے کا کوئی مطلب نہیں۔ حالانکہ یہ خبر غلط تھی۔ سیدنا محمد ﷺ صرف زخمی ہوئے تھے لیکن اس سے اہل ایمان کے جذبہ و جوش کو ضرب لگی۔ قریش کا لشکر آگے بڑھتا رہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باوجود مسلمانوں کی مدافعت کے انہیں شکست ہوئی۔ لشکر قریش اس قدر تھک چکا تھا کہ وہ مدینہ داخل نہیں ہو سکا اور یہ کہہ کر مکہ واپس چلا گیا کہ وہ آئندہ سال مدینہ کو فتح کرنے پھر آئیں گے۔

۶۲۶ء قریش مکہ کی جنگ میں فتح اور عبداللہ بن اُبی کی دغا بازی سے محرک ہو کر یہودیوں کے قبیلہ بنو نضیر نے سیدنا محمد ﷺ کو ختم کرنے کی ایک سازش تیار کی۔ وہ لوگ اپنی جگہ اٹل تھے کہ وہ اپنے قریبی قبیلہ بنی قینقاع کی جلا وطنی کا بدلہ لیں گے۔ مسلمانوں کو جب اس سازش کی خبر ہوئی تو انہوں نے یہودیوں کے خیموں کا محاصرہ کر لیا۔ جو سات دن تک جاری رہا بالآخر یہودیوں نے خود کو مسلمانوں کے حوالہ کر دیا۔ سیدنا محمد ﷺ نے انہیں بھی بنی قینقاع کی طرح شہربدر کر دیا۔ لیکن اُنہیں اپنے ہتھیاروں کے علاوہ ساز و سامان لے جانے کی اجازت تھی۔ ان لوگوں نے مدینہ کو چھوڑ دیا اور خیبر میں پناہ لی۔

۶۲۷ء بنو نضیر کی درگت کے واقعہ نے یہودیوں کو مشتعل کر دیا اور وہ لوگ مسلمانوں پر آخری اور فیصلہ کن حملہ کرنے کی تیاری کرنے لگے۔ ان لوگوں نے مکہ والوں سے رابطہ قائم کیا۔ کئی سفیروں کو دوسرے پڑوسی قبائل میں بھیجا۔ اس پر بنو غطفان اور بنو اسد نے فوراً آمادگی ظاہر کی۔ اس طرح سے ایک متحدہ محاذ تیار ہوا۔ جس میں دس ہزار فوجی تھے۔ جنہوں نے مدینہ کا محاصرہ کر لیا۔ اس فوج کی قیادت ابو سفیان کر رہا تھا۔ لیکن مسلمان پوری طرح سے مستعد و تیار تھے کہ دشمن کے حملہ کو پسپا کر دیں جسے الاحزاب کہا گیا ہے یعنی متحد مسلمانوں نے گہری خندقیں بنائیں شمال کی طرف ڈھلان پر جو شہر کے لیے کھلا راستہ تھا۔ یہ مشورہ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے دیا تھا جو کہ ایرانی النسل صحابی تھے اور انہوں نے ساسانی حکومتوں و حاکموں کی حکمت عملی کا گہرا مطالعہ کیا تھا۔ اس سے مکہ والے پوری طرح سے لاچار ہو گئے۔ وہ لوگ کوئی دوسرا راستہ بھی استعمال نہیں کر سکتے تھے چونکہ ایک طرف لاوے کے بڑے بڑے تودے بکھر پڑے تھے۔ چھوٹی موٹی نوک جھونک کے بعد قریش مکہ نے مورچہ چھوڑ دیا اور غزوہ خندق کا خاتمہ ہوا۔ اس کے ساتھ ہی سیدنا محمد ﷺ کی پوزیشن ہمیشہ سے زیادہ مضبوط ہو گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنو قریظہ کی جانب سے حملہ آور دستوں کو وقتاً فوقتاً دی جانے والی مدد نے مسلمانوں کو مشتعل کر دیا۔ جیسے ہی شہر مدینہ پر حملہ کا مسئلہ نبٹا مسلمانوں نے بنو قریظہ کے قبیلوں پر حملہ کیا اور ان کا محاصرہ کر لیا۔ یہودیوں نے مقابلہ کیا لیکن بالآخر انہیں شکست ہوئی۔ انہوں نے مسلمانوں سے درخواست کی کہ ان کا فیصلہ سردار سعد ابن معاذ سے کرایا جائے جو کہ اوس کا سردار تھا اور ان لوگوں کا رفیق تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی درخواست کو قبول کیا۔ سردار نے قدیم روایات اور ہدایات کے مطابق ایک صلح نامہ تیار کیا جن میں یہ شرائط بھی شامل تھیں کہ اہل مکہ مدینہ سے واپس مکہ آسکتے ہیں لیکن مسلمان مکہ سے واپس نہیں جا سکتے۔

دوسرے قبائل کو اس بات کا اختیار ہو گا کہ وہ معاہدہ کے دونوں فریقین میں سے کسی بھی ایک کے حلیف بن سکتے ہیں۔

یہ شرائط کئی صحابہ کرام کو ناگوار گزریں۔ ان کے خیال میں اس طرح مسلمان اپنے آپ کو کافروں کے حوالے کر رہے تھے۔ سب سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ تھی کہ مسلمان زیارت کیے بغیر ہی واپس لوٹے۔ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو آگاہ کیا کہ یہ معاہدہ دراصل فتح مبین ہے اور بعد کے آنے والے واقعات نے آپ ﷺ کو سچ ثابت کر دیا۔ اس سے آپ ﷺ کو مطلوبہ اطمینان و سکون میسر آیا کہ آپ ﷺ تبلیغ دین کا کام جاری رکھیں۔ آپ ﷺ کی مدینہ واپسی پر آپ ﷺ نے سفیروں کے ہاتھ مختلف سلاطین کے نام دعوتی خطوط روانہ کیے۔ جن میں یونان کا بادشاہ ہرکولیس' ایران کا بادشاہ خسرو پرویز' مصر کا بادشاہ اور حبش کا بادشاہ اور امامہ اور شام کے سرداران تھے۔ ان کو دعوت حق دی کہ وہ دائرہ اسلام میں آجائیں۔

۶۲۹ء ان حاکموں میں سے ایک چھوٹا حاکم جسے خط بھیجا گیا تھا وہ شرجیل تھا جو قیصر روم کی طرف سے اس علاقہ کا صوبہ دار تھا۔ اس نے خط کا جواب دینے کی بجائے قاصد کو اذیتیں پہنچائیں اور شہید کر دیا۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ کو دھکا پہنچا اور صحابہ کرام نے آپ ﷺ سے کہا کہ اس کا بدلہ لیا جائے۔ ایک لشکر تین ہزار افراد پر مشتمل سیدنا زید بن حارث رضی اللہ عنہ کی قیادت میں بھیجا گیا جس میں کئی نامور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جنگجو اور بہادر صحابہ کرام شامل تھے جیسے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بھائی' سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ اور سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ وغیرہ۔ ان لوگوں نے لمبا سفر طے کرتے ہوئے مقام موتہ میں رومی سپاہیوں سے مقابلہ کیا اس میں سیدنا زید رضی اللہ عنہ اور سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ شدید زخمی ہوئے۔ اس کے بعد سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے قیادت سنبھالی اور بڑی مہارت سے جنگ بندی ہوئی۔ جب لشکر اسلام مدینہ پہنچا تو مدینہ میں مایوسی پھیل گئی۔ کئی صحابہ کرام ان سپاہیوں کو بھگوڑے کہنے لگے لیکن سیدنا محمد ﷺ نے ان سپاہیوں اور بہادروں کی ستائش کی اور کہا کہ یہی حقیقت میں جنگجو اور دلیر ہیں۔

مدینہ منورہ سے آٹھ میل دور مقام خیبر میں اس دوران یہودیوں نے جو کہ آپ ﷺ کے کھلے دشمن تھے آپ ﷺ کے خلاف ایک سازش شروع کر دی۔ ان لوگوں نے پڑوسی قبائل سے رابطہ قائم کیا اور شہر مدینہ پر حملہ کرنے کا قصد کیا۔ یہودیوں کے سردار اسیر بن رازم نے بنو غطفان کے مشتعل لوگوں کو اور اُکسایا جس پر اُنھوں نے ایک چرواہے اور بیس (۲۰) اونٹوں کو ختم کر دیا جو کہ نبی اکرم ﷺ کی ملکیت تھے۔ اس سے بد تر ظلم یہ کیا کہ چرواہے کی بیوی کو قید میں ڈال دیا۔ یہ جنگ خیبر کی شروعات کا اشارہ تھا۔ جنگ شروع ہوئی اور غیض و غضب کے ساتھ کئی دن چلتی رہی اور آخر میں مسلمانوں نے فیصلہ کن دھاوا بول دیا۔ یہودیوں اور ان کے حواریوں کے اوپر مسلمان غالب ہو گئے۔ پھر ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے جس کی رو سے مسلمانوں نے یہودیوں کو ان کی زمین اور مال و متاع رکھنے کی اجازت دے دی لیکن انہیں ہتھیار مسلمانوں کے پاس جمع کروانا ضروری تھا اور یہودیوں کو لگان کے طور پر پیداوار کا نصف حصہ مسلمانوں کو دینا طے پایا۔ اس کے کچھ مہینے بعد جیسا کہ صلح حدیبیہ میں طے پایا تھا نبی اکرم ﷺ اپنے دو ہزار ساتھیوں کے ہمراہ عمرہ کے لیے مکہ تشریف لے گئے۔ قریش مکہ ان سے کوئی واسطہ نہ رکھنا چاہتے تھے اس لیے وہ اپنے گھر چھوڑ کر پہاڑیوں پر خیمہ زن ہو گئے اور وہاں سے دیکھنے لگے۔ سیدنا محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں نے تین روزہ قیام کے دوران مذہبی فریضہ ادا کیا اور مدینہ واپس لوٹ گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ڈاکٹر رفیق زکریا کی کتاب ''محمدؐ اور قرآن'' پر
نامور دانشوروں، بین الاقوامی اخبارات اور نشریاتی اداروں کے تاثرات

- اس کتاب کی تصنیف سے ڈاکٹر زکریا نے جنت میں اپنے لئے جگہ محفوظ کر لی ہے۔

مولانا کوثر نیازی

- زکریا صاحب کی یہ کتاب رشدی کی یاوہ گوئی کا ایک ایسا منطقی اور مدلل جواب ہے کہ اگر رشدی کی کتاب چھپنے کے فوراً بعد ہی یہ چھپ جاتی تو شاید وہ ہنگامے نہ ہوتے جو ہوئے۔

بی بی سی (لندن)

- رشدی نے شرانگیز اور بے ہودہ کتاب لکھی ہے۔ جب کہ زکریا صاحب کی کتاب عالمانہ اور مستند ہے۔ رشدی کو کتاب لکھ کر روپوش ہونا پڑا اس کے برعکس زکریا صاحب کو اپنی کتاب کی وجہ سے پوری دنیا میں غیر معمولی امتیاز اور اعزاز حاصل ہوا۔

انڈین ایکسپریس

- زکریا صاحب کی کتاب پڑھنے کے بعد غیر مسلموں کا اس کی روحانیت، اعزاز وعظمت کا معترف ہونا پڑتا ہے۔

اکونومکس ٹائمز (لندن)

- انیسویں صدی میں سید امیر علی کی کتاب ''SPRIT OF ISLAM'' نے مغرب میں پھیلی ہوئی اسلام کے خلاف غلط فہمیوں کو دور کرنے کا جو کام کیا تھا، وہ بیسویں صدی میں ڈاکٹر زکریا کی یہ کتاب کر رہی ہے۔

پروفیسر اکبر احمد کیمبرج یونیورسٹی

- ڈاکٹر زکریا نے اپنی کتاب میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمدؐ تک خدا کے بھیجے ہوئے تمام پیغمبروں کے وہ قصے نقل کیے ہیں، جنہیں قرآن پیش کرتا ہے۔

ممتاز عالم دین مولانا ابوالحسن علی میاں

اس کتاب میں قرآنی آیات کا اردو ترجمہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی ''تفہیم القرآن'' اور مولانا ابوالکلام آزاد کے ''ترجمان القرآن'' سے لیا گیا ہے۔